

اُترہ

انیتہ راجہ

جو ضرب اس کو لگائی گئی تھی اس کے بعد ہوش میں انا مشکل تھا۔

لیکن اُترہ نے ہمت کر کے خود کو بوٹ کے اوپر لے کرائی۔ وہ

بوٹ کی ڈک کے اوپر تھی۔ سمندر کی لہریں بھی زور پکڑ چکی

تھی۔ نہ جانے کیسے اپنی عزت بچا کر وہ یہاں تک آئی تھی۔۔۔۔

۔ وہ خود کو سمندر کی نظر کر دینا چاہتی تھی۔ کیونکہ اس کے سگے
پاپ نے چند پیسوں کے لیے اسے بیچ دیا تھا۔۔۔

بنا کچھ سوچے خود کو سمندر کی نظر کر دینا چاہتی تھی اب زندہ
رہنے کے لیے اس کے پاس بچا کیا تھا۔ لیکن مہر و اور علی کی وجہ
سے اس نے اپنے پاؤں کو پیچھے کھینچا۔۔۔

جب وہ اس کا سودا کر سکتا ہے وہ ان معصوم بچوں کو کیسے بخش
دے گا۔۔۔

لیکن وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کون سا ملک ہے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے قدموں کو مورتی اسے پیچھے سے اہٹ
محسوس ہوئی جیسے کوئی تیزی سے اوپر اڑ رہا ہے۔۔

اس نے بنا کچھ سوچے انکھیں بند کی اور سمندر میں کود گئی۔ لیکن
شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔۔۔

اس نے جب انکھیں کھلی۔ خود کو ایک۔ بجد جہاز پہ پایا
جو ایک چھوٹا بحری جہاز ہوتا ہے۔۔۔۔۔

۔ جسے تفریح کے لیے استعمال کیا جاتا ہے وہ اس کے روف کے
اوپر گری تھی۔ اور سخت زخمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے خود کو ایک کونے کے ساتھ
لگایا۔۔۔۔۔

شپ میں ڈار تھی اواز کے ساتھ میوزک بج رہا تھا۔۔۔

وہ اس شپ کی روف پر تھی یہ ایک تفری شپ تھی۔ جس کا سائز
اتنا بڑا نہیں تھا اس جہاز جتنا نہیں تھا جس سے وہ کودی تھی۔۔۔۔

جس شپ سے وہ کودی تھی وہ ایک بحری جہاز تھا سامان کو ایک
ملک سے دوسرے ملک لے جانے والا۔ لیکن ایکچول میں اس
میں لڑکیوں کی سمگلنگ ہوتی تھی۔۔۔۔

اس میں انکھیں کھولے رکھنے کی ہمت نہیں بچی تھی۔ وہ 24 گھنٹے
گھر میں رہنے والی لڑکی تھی۔ اب اچانک قسمت نے اسے سمندر
کی لہروں کے حوالے کر دیا تھا جنہیں سمجھنا بھی اس کے لیے
مشکل تھا۔ لڑنا تو دور کی بات۔۔۔۔

اچھا بس بہت مستی ہو گئی اب ہمیں واپس جانا چاہیے بابا ہمارا انتظار
کر رہے ہیں۔ احل نے قرت کو تھوڑا دور کیا۔ جو اس سے چپکنے کی
پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

اور موبائل کان کے ساتھ لگا کے بوٹ کے روف کا رخ
کیا۔۔۔۔

اس نے نیلی کلر کی شرٹ پہنی تھی نیچے جینز کی پینٹ تھی سفید کلر
کی۔ شرٹ کے بٹن دو تین ہی بند تھے۔
ہاتھ پہ کھلی چین تھی۔۔

گہری آنکھوں کا مالک تھا۔ اور سفید رنگت چوڑا سینہ اور لمبا
قد۔۔۔

وہ جیسے ہی روف پر آیا اس کی نظر اترہ پر پڑی جو ایک کونے میں
کھڑی تھی اور بوٹ کا سہارا لیے شاید اس نے خود کو بٹھایا ہوا
تھا۔ وہ جو کسی کو فون ملانے کے چکر میں تھا اس نے موبائل کو
ایک دم سے پاکٹ میں ڈالا۔

ہیلو کون ہو تم۔۔۔۔ وہ پنچیتا نظریں لی ہے اس کی طرف آیا۔۔

اُترہ اس کی آواز سے چونکی۔ اور پیچھے ہونے لگی۔ وہ پہلے ہی بہت
ڈر چکی تھی۔ وہ منظر اس کی آنکھوں میں سما یا ہوا تھا جب ایک
لڑکے نے اس کے بہت قریب آنے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔
میں۔۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی اپنا رخ اُحل کی طرف کیا۔۔۔۔

معصوم سا چہرہ سفید رنگت الجھی ہوئی آنکھیں۔ بکھرے ہوئے
بال۔ اور بازوؤں سے پھٹے ہوئے کپڑے۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اس کے قریب آکے بیٹھ چکا تھا۔
تم ٹھیک نہیں لگ رہی کون ہو یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔

اُس نے آنکھ اٹھ کر ایک نظر اُس بوٹ کو دیکھا جس سے وہ کودی
تھی جو اس بوٹ کو اب کر اس کرنے ہی والے تھی۔۔

وہ سامان سے لدا ہوا ایک پہلی جہاز تھا۔

اس نے اپنی گردن کو تھوڑا اور نیچے جھکایا ان کی نظروں سے بچنے
کے لیے۔۔۔

احل سمجھ چکا تھا کہ وہ خود کو کسی سے چھپا رہی ہے۔

احل کھڑا ہوا اور اپنا ہاتھ اگے بڑھایا اگر کسی سے چھپنا ہے تو نیچے
بہت اچھی جگہ ہے۔۔۔

اُترہ کو سمجھ نہیں رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں
دیا۔۔۔۔

اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے نیچے لے آیا تھا۔۔۔۔

لیکن نیچے کا ماحول اُترہ کی سمجھ سے باہر تھا تیز والیوم میں میوزک
تھا لڑکیوں نے منی سکریٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔

کسی کے ہاتھ میں شراب تھی تو کوئی کسی کی باہوں میں تھا۔۔۔۔

احل بھی سمجھ چکا تھا کہ وہ انکمفر ٹیبل محسوس کر رہی ہے۔۔۔

یہ احل کی پرسنل بورڈ تھی جو ویکن میں وہ تفری کے لیے استعمال کرتا تھا۔۔۔

اس نے اترہ کا رخ دوسری طرف کیا اور ایک چھوٹا سا دروازہ کھولا جس کے اندر بیڈ تھا چھوٹا سا صوفہ تھوڑا کمرہ نمہ بنا ہوا تھا۔۔۔

اترہ نے ایک نظر اس چھوٹے سے کمرے کو دیکھا۔۔۔۔

اُترہ اب اپنا مکمل ہوش کھو بیٹھی تھی۔ وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ
ٹیک لگائے انکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔۔

اور تم اسے یہاں پہ لے آئے تم جانتے نہیں ایسے لڑکیوں کو۔۔۔

بے بی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہو گئی تو چلی جائے گی۔ اخل نے دونوں ہاتھوں سے قرت
کے منہ کو تھپتھپایا۔ وہ شارٹ سکرٹ پہنے ہوئی تھی۔ بال کھلے
ہوئے تھے۔ رنگ تھوڑا سا ڈل تھا لیکن میک اپ اچھا حاصل لگایا
ہوا تھا۔

اخل۔۔۔۔۔ نے اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیا۔ اور قرت
کی طرف آیا۔۔۔

ٹھیک ہے وہ زخمی تھی تم اسے لے آئے اب پارٹی تو مت خراب
کرو نا چلو۔ قرت نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ اور اسے اپنے ساتھ باہر
لے آئی۔۔۔۔۔

باقی سب لوگ پھر سے پارٹی کرنے لگے تھے میوزک کی آواز اور
اونچی کر دی گئی تھی۔ بوٹ کی سپیڈ بھی تیز ہو گئی تھی۔۔۔

دیکھو اناج کی موٹی اسامی اترہ ہے۔۔

اس کے باپ کو جتنا پیسہ دیا ہے ناہم اس سے زیادہ وصول کریں
گے۔۔۔

استاد استاد۔۔۔۔ ایک 2220 سالہ لڑکا دوڑتا ہوا کمرے میں آیا
یہ وہی بوٹ تھی جہاں سے اترہ کودی تھی۔۔۔

اترہ بھاگ چکی ہے۔۔۔۔

سال کے اس آدمی نے ٹیبل کو زور سے پیچھے گرایا۔ جو 35 40
ہاتھ میں تاش کے پتے تھے انہیں بھی زمین پہ دے مارا تھا۔۔۔

کیسے کہاں۔۔۔ لیکن شاید اسے لڑکے کی بات پہ یقین نہیں تھا
اس نے اسے زور سے پیچھے گرایا اور بوٹ کے اس حصے میں آیا
جہاں پہ اُترہ کے ساتھ اور بھی لڑکیاں قید تھیں۔ وہ سبھی سہمی
ایک دوسرے کے ساتھ چپکی بیٹھی تھیں۔ وہ لوگ دبئی پہنچنے ہی
والے تھے۔۔۔

کہاں گئی ہے یہ۔ عدنان نے ایک لڑکی کو بالوں سے پکڑا۔ اور
گھسیٹتے ہوئے باہر لے کر آیا۔ یہ وہی لڑکی تھی جو اُترہ کے ساتھ
تھی۔۔۔

عدنان کا یہی کام تھا وہ لڑکیوں کی سمگلنگ کرتا تھا اور ان لڑکیوں کو دبئی کے شیخوں کے اگے بیچتا تھا۔ وہ پہلے لڑکیوں کی تصویریں دکھایا کرتا۔۔

اس بار اترہ کے بدلے میں اس نے باڑی رقم لی تھی۔۔

میں نہیں جانتی وہ بس باہر گئی تھی اس کے بعد نہیں آئی۔۔

۔ اس لڑکی نے کپکپاتے لبوں کے ساتھ یہ بات کہی تو اس نے ایک جھٹکے میں اسے نیچے گرایا۔۔

اس میں موبائل اپنے پاکٹ سے نکالا یقیناً اس کے باپ کو فون ملانے والا تھا۔۔۔

سلطان تمہاری بیٹی بھاگ گئی ہے اور اگر 24 گھنٹوں میں وہ
میرے پاس نہ ہوئی تو تو نہیں بچے گا۔۔۔

کہ کیا اترہ بھاگ گئی۔ سلطان جو پلنگ پر بیٹھا پیسے گن رہا تھا ایک
دم سے اٹھا۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ چیخا تھا۔

ایسا ہو گیا ہے اپنی بیٹی کو ڈھونڈو اور میرے پاس لے کر
اؤ۔ سلطان نے فون بند کر دیا تھا۔۔۔

میوزک کی اواز اترہ کے کانوں میں بج رہی تھی۔ اسے سر میں
شدید درد تھا۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں بھی درد سے اکڑا رہی
تھی۔۔

ایسے ماسٹر پیس کا مزہ ہی کچھ اور ہے۔ ایک لڑکا اترہ کے اسی
کمرے میں داخل ہوا۔ اور اترہ کے قریب ارہے تھا۔۔

انجیج میں پارٹی کا مزہ آنے والا ہے۔ ہاتھ میں پکڑے گلاس کو
لڑکے نے ٹیبل پہ رکھا۔ اور اپنی شرٹ اتار کر ایک سائیڈ پہ
پھینکی۔۔۔

اخل کہاں دھیان ہے تمہارا۔ قرت نے بازو اس کے گلے
میں ڈالے۔ ہوئے تھے اور گول گول گھوم رہی تھی وہ پوری
طرح سے ٹن ہو چکی تھی۔۔۔۔

کہیں نہیں بی بی۔۔۔۔

اخل ایک دل پھینک انسان تھا۔ وہ قرت جیسی کئی لڑکیاں تبدیل
کر چکا تھا۔ لیکن ان دنوں وہ قرت کے ساتھ تھا۔۔۔

لیکن اس کا دھیان اُترہ کی طرف تھا۔۔۔

اس نے دو تین دفعہ نظر اپنے کمرے کی طرف گھمائی تھی۔

شاید وہ زخمی تھی اس وجہ سے۔ ورنہ وہ ایک لاپرواہ انسان تھا۔۔۔

وہ لڑکا اب بید پے جگہ بنا کے اُترہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اُترہ کے
چہرے پہ اتنے بال اس نے پیچھے کیے اُترہ ابھی بھی ہوش میں نہیں
تھی۔۔۔

تم کتنی خوبصورت ہو لڑکی۔ زخم میں بھی کتنی خوبصورت لگ
رہی ہو۔ لیکن آج میں تمہیں اور تکلیف دینا چاہتا ہوں۔۔۔

تم اکیلی گھوم رہی ہو تمہارا پار ٹنر کہاں ہے۔ یہ اسی لڑکے کی گرل
فرینڈ تھی جو اندراڑہ کے پاس تھا۔

میں اسی کو ڈھونڈ رہی ہوں اخل کیا تمہاری بوٹ میں کوئی
سیکریٹ روم بھی ہے۔

مجھے عمر کہیں مل نہیں رہا اس کی بات پہ ایک دم سے اخل جو
قرت کو میں تھا مے ہوئے رقص میں مصروف تھا۔

ایک دم سے رکا۔۔۔

اس کا دھیان اترہ کی طرف کیا کیونکہ وہ اس لڑکے کی حرکتوں کو
اچھے واقف تھا کہ وہ ہوس کا مارا ہے۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے میں تانہ کو پیچھے گرایا۔
اور اپنے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولتے ہی وہ لڑکا اترہ کے قریب تھا۔

تو۔۔۔۔

وہ جو اس کی گردن پہ جھکنے ہی والا تھا اخل نے اسے پیچھے سے
پکڑا۔۔۔

تیری جرات کیسے ہوئی۔۔

اغل كى افراتفرى ديكھ كر قرت اور وه لڑكى بهى اس كے پيچھے ائى
تھى۔۔

اغل نے اسے پكڑ كر پيچھے گرايا۔

-

تو تو ایسے کہہ رہا ہے۔ جیسے تم نے کبھی کسی لڑکی کو ہاتھ بھی نہ لگایا ہو۔

وہ خود کو سنبھالتے اگے آیا۔۔۔۔۔

لڑکی کو یہاں کیوں لے کر آیا ہے اسی لیے لے کے آیا ہے نا۔
اُترہ بری طرح سے سہم چکی تھی۔ اس کے ساتھ وہ ہوا تھا کہ
اسمان سے گرا کھجور پہ اٹکا۔۔۔

اسے دوبارہ چھونے کی ہمت مت کرنا۔ اخل نے ایک ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کر زور سے دوبارہ پیچھے کیا۔۔۔

اُترہ بیڈ سے اٹھ کر دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔ جو بھی ہو رہا تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ اس کا رنگ پیلا پر چکا تھا۔ اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پھٹی ہوئی استینوں پہ رکھا۔ وہ شاید بازو چھپانا چاہتی تھی۔۔۔

.. اس لڑکے نے زمین پر گری اپنی شرٹ اٹھائی۔

نیچے جھکتے ہوئے اس نے پھر سے ایک نگاہ اُترہ پہ ڈالی۔۔۔
اور باہر چلا گیا۔۔۔

قرت دو قدم کا فاصلہ طے کر کے اخل کے پاس آئی۔۔۔

تم جس لڑکی کو جانتے نہیں ہو اس کی خاطر اپنی دوستیاں خطرے
میں ڈال رہے ہو۔ قرت نے نظر اٹھا کر اترہ کو دیکھا تو اترہ نے اپنا
رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

اخل۔۔۔ نے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کیا۔ اسے غصہ تھا پر نہ
جانے کس بات پر۔۔۔۔۔

یہ پہلی لڑکی تھی جس کی حفاظت اس نے اس طرح کی تھی۔ ورنہ
تو اسے عادت تھی کپڑوں کی طرح لڑکیاں تبدیل کرنے
کی۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔۔ اخل نے اپنا رخ اترہ کی طرف کیا۔ اترہ نے بھی
الجھی ہوئی نگاہ اس پہ ڈالی۔۔۔۔۔

تمہارے ساتھ ہوں کون ہو تم۔ لہجے میں تھوڑی سختی آئی تو اترہ
بھی چونکی۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ میں۔

میں ا۔۔۔ اترہ۔۔۔ لفظوں کو گھسیٹتے ہوئے اس نے چھوٹا سا
جملہ کمپیٹ کیا۔ بوٹ اب ایک ساحل کے قریب تھی۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو اور کیسے آئی۔۔۔

اخل۔۔۔

پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اس کی کنڈیشن دیکھ کر اچھے سے اندازہ
لگایا جاسکتا ہے کہ اس کا بیگ گراؤنڈ کیسا ہوگا۔۔۔

ایسی لڑکیاں ایسے ہی معصوم سی شکل بنا کے تم جیسے امیروں کے
اگے پیچھے گھومتی ہے۔ اس نے ہاتھ اس کے کندھے پر
رکھا۔۔۔۔

میں نے جس سے پوچھا ہے اچھا ہو گا کہ وہی بتائے۔ اخل نے اس
کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔

ایک ترچھی نگاہ اس پر ڈالی اور پھر قدم اترہ کی طرف
برہائے۔۔۔

کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔۔۔

اُترہ کی سمجھ سے باہر تھا کہ وہ کیا کریں۔ ان کی گفتگو سے اندازہ تو
اسے ہو گیا تھا کہ وہ کتنی بڑی مصیبت میں پھنس چکی ہے۔ جس
ماحول سے بھاگی تھی وہ اس میں ہی اگئی تھی۔۔۔۔

بوٹ بھی بہرہ عرب کہ دبئی پوٹ کے ساحل کے بالکل قریب
پہنچ چکی تھی۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتی ہوں۔ میں کہاں ہوں۔ غلطی سے اگئی
ہوں۔ اُترہ کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ کہتی بھی تو کیا کہتی کہ اس
کے اپنے باپ نے اس کا سودا کر دیا۔ اس نے کچھ لفظوں کو توڑ
پھوڑ کر ان جملوں کو مکمل کیا۔ درد سے اس کا بڑا حال تھا۔۔۔۔۔

غلطی کو سدھارا بھیجتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی ہم دبئی پوٹ پے اتر جانا اور پھر جہاں مرضی جانا۔۔۔
قرت کے الفاظوں نے ایک دفعہ پھر اخل کے غصے کو دعوت دی
تھی۔۔۔۔۔

میں اتر جاؤں گی۔۔۔

اس سے پہلے کہ اخل قرت کو کچھ کہتا۔ اترہ کے ان الفاظ نے اسے
اپنی طرف مخاطب کیا۔۔۔۔۔

تو اس نے بھی کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

وہ ایک لاپرواہ سالٹر کا تھا وہ خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے یہ سب
کیوں کیا ہے۔ اس نے ایک نظر اترہ کو دیکھا اور پھر غصے سے باہر
چلا گیا۔۔۔۔۔

اترہ بھی ڈری سہمی وہیں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

لیکن اسے بے صبری سے انتظار تھا کہ وہ اس بوٹ سے کب
اترے گی۔ لیکن کافی ٹائم گزر گیا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے قدم
اٹھاتے باہر کی طرف آئی۔۔۔

اخل یہ دعوت اکیلے اڑانا چاہتا ہے۔ بس اسی لیے۔۔۔

وہ اس لڑکی کو اسی لیے کچھ زیادہ ہی اہمیت دے رہا ہے۔
ماسٹر پیس جو ٹھہرا۔ ایک کہکا بلند ہوا دونوں لڑکوں نے ایک
دوسرے کے ہاتھ پہ تالی ماری۔۔۔۔

ورنہ وہ لڑکیوں کو سمجھتا کیا ہے۔۔۔

وہ دو لڑکے بیٹھے اپس میں باتیں کر رہے تھے اندر جو ہوا تھا وہ
ساری پارٹی میں پھیل چکا تھا۔ اور سب اسی پہ تبصرے کر رہے
تھے۔ اترہ کے کان میں یہ الفاظ پڑھتے ہی اسے پھر سے عزت

کے لالے پڑ گئے تھے۔ وہ کسی طرح بھاگ کر اپنی عزت بچانا
چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ تیز قدم اٹھاتی واپس کمرے میں آئی اسے سائیڈ پہ ایک سفید
چادر پڑی ملی جو اس نے اپنے ارد گرد لپیٹ لی۔ تھکی ہوئی آنکھیں
الجھا ہوا چہرہ بکھرے ہوئے بال۔ اس نے چادر کو ارد گرد
لپیٹا۔ اور معصوم سا چہرہ۔۔۔۔۔

باہر جاتے ہوئے اس کی نظر ایک ڈبی پر پڑی اس ڈبی میں مرچیں
پڑی تھیں۔ ہتھیار کے طور پر اس نے وہ مرچی کا ڈبہ اپنی چادر میں
چھپا لیا۔ وہ بوٹ کے اس کمرے نما حصے سے نکلی۔۔ وہ اب ساحل

کے قریب ہی لگنے والی تھی۔ لیکن اُسے سب سے نظر بچا کر بھاگنا
چاہتی تھی۔۔۔۔

بوٹ جیسے ہی ساحل کے قریب لگی۔ یہ دبئی پارٹ تھا۔ بحرہ
عرب کا سب سے بڑا پارٹ وہ فوراً سے اتری۔۔۔۔

اخل جو اسے شاید اترنے کا ہی کہنے آیا تھا اسے ناپا کر پریشان ہوا اور
فوراً سے بوٹ کے ڈک پر آیا۔۔

اسے اُسے جاتے ہوئے نظر آئی تو وہ تیز قدم اٹھاتا اس کے پیچھے
ایا۔ وہ بوٹ سے چھلا گا اور ساحل کے قریب آیا۔۔

کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔۔

اس نے بازوؤں کو کہانیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا۔ شرٹ کے بٹن بھی
اوپر سے کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔

اس کی آواز سے اُترہ چو نکئی۔۔۔۔

اور قدم روک کر پیچھے دیکھا۔۔۔۔

لڑکوں کے وہ الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔
اس نے فوراً سے ڈبی کا خبن کھولا۔ وہ چادر کے اندر سے ہی ہاتھوں
کو حرکت دے رہی تھی۔۔۔

اور مرچوں کو اپنی مٹھی میں بڑا۔

اخل کے قریب اتے ہی جب وہ کچھ بولنے لگا تو اترہ نے دونوں
مٹھیوں میں بھری مرچوں کو اس کی آنکھوں میں چھڑکا۔ یہ سب
اتنا اچانک ہوا تھا۔ کہ اخل کو سمجھ نہیں آیا۔۔۔

-----ا

اخل کہ دونوں ہاتھ اس کی آنکھوں پہ تھے وہ تھوڑا جھک گیا تھا۔ جلن کافی زیادہ تھی۔ اُترہ تیز تیز قدموں سے وہاں سے بھاگی اور پیچھے مڑ کر ایک بار بھی نہیں دیکھ۔۔۔۔۔

میں نہ کہتی تھی یہ لڑکی چور ہے۔۔

قوت بھاگتی ہوئی اخل کے پاس آئی۔۔۔

تو دیکھ لیا اپنی نیکی کا بدلہ۔ اس نے فوراً سے اپنے بیگ میں سے پانی
کی بوتل نکالی۔ جو اگلے ہی لمحے اخل نے اپنی طرف کھینچی اور فوراً
سے کھول کر اپنی آنکھوں میں پانی ڈالنے لگا۔۔۔۔۔

وہ لڑکی یقیناً اسی جہاز میں بیٹھی تھی۔ ایک نوجوان لڑکا سلطان کو
موبائل میں دکھاتے ہوئے بتا رہا تھا۔ اور وہ اخل کی بوٹ کے
بارے میں بات کر رہے تھے۔۔۔

اس کی ساری انفارمیشن نکلے۔۔۔۔

یہ اخل میلان کی بوٹ ہے

اُترہ کو اپنے چاروں طرف سے سانپ ڈستے ہوئے نظر آرہے
تھے۔۔۔

اخل کو ایک بار بھی مر کر اس نے نہیں دیکھا تھا۔

کیونکہ وہ دوبارہ کسی مصیبت میں نہیں پھنسنا چاہتی تھی۔ اسے
اپنی عزت سب سے زیادہ عزیز تھی۔

یہ میلان کامران کا بیٹا ہے۔ میلان کامران دبئی کے بڑے فائو
سٹار ریسٹورنٹ کا مالک ہے۔ پاکستان میں ان کا بہت بڑا کاروبار
ہے۔ ان کا گھر پاکستان کراچی میں ہے۔

اخل میلان پچھلے تین مہینے سے دبئی میں ہے اور پرسوں کی
فلائٹ سے پاکستان واپس جا رہا ہے۔۔۔
اس لڑکے نے ساری ڈیٹیل لاکر سلطان کو دی تھی۔۔۔

سلطان اپنی نظریں سمندر پہ ٹکائے اس کی بات سن رہا تھا اب
تقریبات ہو گئی تھیں۔ وہ ایک عرصے سے اس کام میں تھا۔ اور
پہلی دفعہ اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ وہ کسی بھی طرح اترہ کو
ڈھونڈنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ اب بہرہ عرب کے دبئی پورٹ سے کافی اگے اچکی تھی۔ اس
کا بھوک سے برا حال تھا۔۔

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اب یہاں سے کہاں جائیں گی۔ وہ
ایک روڈ پر پہنچی تھی بڑی بڑی بلڈنگز تھی روڈ پہ کافی زیادہ فوڈ
سٹال تھے۔ لیکن اس کے پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں تھا۔ وہ روڈ
پر پڑے ایک بیچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

اس نے چادر کو ٹھیک کیا اور دونوں پاؤں بھی بیچ پر رکھ
لیے۔ اس کی تھکی ہوئی آنکھیں روڈ پہ اتے جاتے لوگوں کو گھوڑا
رہی تھی۔ لیکن اس نے شکر کیا تھا کہ وہ اخل لوگوں سے بچ گئی
تھی۔۔۔

اب میں کہاں جاؤں گی۔۔۔

پاکستان واپس کیسے جاؤں گی۔۔۔

وہ اندر ہی اندر سوال کر رہی تھی اسے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں
کی بھی فکر تھی۔ کہ نہ جانے وہ کیسے ہوں گے اور ان کے ساتھ
ان کا باپ کیسا سلوک کر رہا ہو گا۔۔۔۔

اس کے ذہن میں وسوسے چل رہے تھے۔۔۔

کچھ بھی نہیں لے کر گئی۔۔۔۔۔

چپ چاپ آرام سے بیٹھ جاؤ۔ اخل کو پہلے ہی اترہ پے غصہ
تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھی تک جلن تھی۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑا
تھا ہاتھ میں کافی کا کپ لیے۔ سفید شرٹ کے نیچے سفید جنیز
بالوں کو ایک طرف موڑا ہوا سینے کے کھلے بٹنوں سے چورا سینہ
نظر آ رہا تھا۔ ہاتھ میں پہنے ربٹ بین کو ٹھیک کرتے ہوئے اس
نے کافی کو کب ٹیبل پر رکھا۔

قرت کی باتیں اسے اور چب رہی تھی۔
تم اب چپ کر جاؤ میں کچھ بھی نہیں سننا چاہتا۔ وہ قرت سے بھی
اکتا نے لگا تھا۔

اخل اپنے دبئی والے فلیٹ میں تھا۔ دبئی ائے اسے تقریباً تین
منٹہ ہو گئے تھے۔ اور ابھی جانے کی تیاریوں میں مصروف
تھا۔۔۔

وہ بوٹ اس کی پرسنل بوٹ تھی۔ جسے اکثر اوقات یوز کرتا
تھا۔۔۔۔۔

اوکے بیبی ریلیکس ہو جاؤ۔ قرت نے بازو اس کی باہوں میں
ڈالے۔ اخل نے اپنے ایک ہاتھ سے اس کے بالوں کو پیچھے
کیا۔۔۔

تم ریلیکس کرو پھر اخل نے ایک جھٹکے میں سے اپنے ساتھ لگایا
اور بیڈ پہ گرایا۔۔۔

اٹی لو یو سوچ اخل۔۔۔

اٹی لو یو ٹو بے بی۔ وہ اس کے ہونٹوں پہ جھکنے سے پہلے بولا۔ لیکن
اس لفظ میں کوئی سچائی نہیں تھی۔ اسے تو لڑکیاں بدلنے کی
عادت تھی اور بس قرت بھی دبئی کے ہولی ڈیز کے لیے تھی۔۔

وہ لاپرواہہ سالٹر کا تھا اور اب اترہ بھی اس کے دماغ سے نکل ہی گئی
تھی۔

آرہ اسی کنڈیشن میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ اچانک اسی مینچ پر ایک
لڑکی اکر بیٹھی جس نے جینز ٹاپ پہنا تھا اور بالوں کو ایک سائیڈ پہ
گرایا ہوا تھا۔ نارمل شکل و صورت کی مالک تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر آرہ کو دیکھا جو گھٹنوں میں سر چھپائے شاید سو
رہی تھی۔ اس کے دونوں پاؤں مینچ پر تھے۔۔

اور گھٹنوں پہ سر رکھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر اسے یہ تواندا زہ ہو گیا
تھا کہ اس کا تعلق پاکستان سے ہے۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔ الفت نے اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھا۔ اُترہ ایک
دم سے چونکی اور دونوں پاؤں پیچ سے نیچے کیا۔۔

ٹھیک۔۔۔۔۔

اتنی سی بات کہہ کے اس نے اپنا رخ بدلاتو الفت نے اس میں
اور دلچسپی لی۔۔۔

تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو۔۔۔

کیا کچھ کھاؤ گی۔۔۔

اس نے اس کی حالت سے اندازہ لگایا تھا کہ شاید وہ بھو کی
ہے۔۔۔۔۔

وہ دودن کی بھو کی تھی کیسے نہ کرتی۔ اس نے گردن کو ہاں میں
ہلایا۔۔ اور الفت کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔ اس کے پاس
کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ کسی پہ اعتبار کرنا بھی مشکل
تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں الفت نے اسے ایک برگراور کچھ فراٹزلا کے
دیے وہ کھاتے کھاتے اترہ اسے اپنی ساری داستان سنا چکی
تھی۔۔۔

مجھے تین سال ہو گئے دبئی میں اور ایسے کیسز میں نے بہت دیکھے
ہیں۔۔

الفت نے ایک فرائض اٹھا کر منہ میں ڈالا اور چبانے لگی۔ تم جیسی
بولی بالی لڑکیوں کو ایسے ہی استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔

اُرہ جو کھانے میں مصروف تھی اس کی باتیں بھی دھیان سے سن
رہی تھی۔ کیونکہ ان تین چار دنوں میں وہ پہلی لڑکی تھی جس
سے شاید اسے کوئی امید کی کرن نظر آئی تھی۔۔

میں واپس کیسے جاؤ گی ایری نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف
دیکھا۔۔

دیکھو ویسے تو اگر تم واپس جانا چاہو تو تم بوٹ کے تھرو ہی واپس جا
سکتی ہو کیونکہ تمہارا پاسپورٹ نہیں ہے۔۔۔

تمہارے پاس۔ لیکن یہ بھی رزق لینے کا کام ہے۔ کیونکہ یہاں
پہ لڑکیوں کی سمگلنگ بہت زیادہ بڑھ رہی ہے۔ ایسے میں کسی پہ
اعتبار کرنا مشکل ہے۔۔۔

اس کی باتیں سن کر اُس نے اور پریشان ہو گئی تھی تو الفت نے اس
کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ الفت ایک خوش اخلاق لڑکی تھی
۔ اپنے پاؤں پہ کھڑی تھی اور اس نے زندگی میں بہت سٹر گل کی
تھی۔۔

تو اسے اُترہ میں اپنا پ نظر ارہا تھا۔۔۔۔۔

تم فکر مت کرو تم میرے ساتھ رہ سکتی ہو۔ اور میرے کچھ جاننے والے ہیں اس سلسلے میں تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔ میں زیادہ تو کچھ نہیں کر سکتی لیکن جتنا مجھ سے ہو پائے گا میں تمہارے لیے کروں گی اس نے ہاتھ اس کی پشت پہ رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں ابھی نہیں مجھے جانا ہے۔ اخل شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے۔ قرت کو کہار ہا تھا جو شاید اسے رکنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔

پاکستان نہ جانے کا کہہ رہی تھی۔ اخل جانے تو پرسوں لگا تھا لیکن
اس سے جان چھڑانے کے لیے اس نے کہا تھا کہ وہ صبح ہی نکل
جائے گا۔۔۔

میں تمہیں بہت مس کروں گی۔ وہ شرٹ لس بیڈ پہ لیٹی ہوئی
تھی۔ اور بلینکٹ سے خود کو کور کیا ہوا تھا۔۔۔

میں بالکل بھی نہیں کروں گا اس نے دل میں کہا اور شرٹ کا
آخری بٹن کر کے ہاتھ روم میں چلا گیا۔ تقریباً رات کے دو تین
بج رہے تھے۔۔۔

اُترہ بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی۔ اصولاً تو اتنی تھکن کے بعد اسے سو جانا چاہیے تھا۔ اور یہ آرام دہ بستر بھی اسے کئی دنوں بعد نصیب ہوا تھا۔ لیکن اس کے ذہن میں جو وسوسے اور جو ڈر تھا وہ اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔ ایک طرف اسے اپنی فکر ایک طرف اپنے بہن بھائیوں کی۔ وہ پچھلے تین چار گھنٹوں سے بس کروٹ ہی بدل رہی تھی۔ جبکہ سامنے والے بیڈ پہ الفت آرام سے سو رہی تھی۔ اُترہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سے کروٹ دوسری طرف بدلی ہے۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر۔۔۔

تو مجھے ان حالات سے نکل دے۔۔۔

اللہ ہی تو اس کے پاس آخری امید بچی تھی۔ اس نے آنکھوں سے
نکلتے آنسو کو ہاتھوں کی انگلیوں سے صاف کیا۔۔۔

اور پھر اسی ہاتھ کو سر کے نیچے رکھ کر تکیہ بنایا۔۔۔

حالات اس کے بس میں نہیں تھے۔ ایک طرف وہ واپس جانا
چاہتی تھی۔ لیکن دوسری طرف اسے اپنے باپ کا ڈر تھا
اگر وہ واپس چلی بھی جائے گی تو وہ اس کے ساتھ کیا سلوک
کرے گا۔ اور یقیناً وہ اسے پھر سے بیچ دے گا۔۔۔

اور اگر غلطی سے وہ سلطان سے ٹکرا گئی۔ دبئی میں سلطان کا ڈر
اور پاکستان میں اپنے باپ کا۔ اسے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا
تھا۔ کوئی نہیں تھا جو ان سب میں اس کی مدد کرتا۔۔۔۔

صبح کے 12 بجے تھے۔ اج اخل کا دبئی میں آخری دن تھا۔
وہ ناشتے کے ٹیبل پہ بیٹھا تھا۔ جو س کا گلاس اس کے سامنے پڑا
تھا۔

اس نے ہاتھ جو س کے کلاس پہ رکھا ہی تھا۔۔۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ اخل میلان ہو۔۔۔۔۔

بالکل میں ہی اخل میلان ہوں۔۔۔

اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے کے بعد اخل خود بھی بیٹھ گیا اور اسے
بولنے کا موقع دیا۔۔

لیکن اس کے ذہن میں یہی تھا کہ یا تو یہ اس کی کسی پرانی گرل
فرینڈ کا بھائی یا باپ ہو سکتا ہے۔ جو اپنی بیٹی یا بہن کے لیے منتیں
کرنے آیا ہو گا۔۔۔

یا اس کے کسی اوارہ دوست کا کچھ لگتا ہو گا۔ جو اس کی غیر
موجودگی میں اس کی انفارمیشن لینے آیا ہو گا۔

اس کا دماغ یہیں تک جا رہا تھا۔ ہاتھ میں پہنے ربل پین سے کھیلتے
ہوئے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔

اُترہ کہاں ہے؟

وہ جو چہرے پہ اطمینان لیے اس کے سامنے بیٹھا تھا ایک دم سے
چونکا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھا۔۔۔

ہاں وہی لڑکی جو تمہاری بوٹ میں تھی۔ میں اس کا سودا پہلے ہی کر چکا ہوں۔ تو چپ چاپ اسے میرے حوالے کر دو۔۔

وہ جو اپنے پاس سے گیسٹ لگائے بیٹھا تھا کہ اترہ نہ جانے کیوں اور کس مقصد کے لیے اس کی بوٹ میں آئی تھی۔ اس کی بات سن کر تھوڑا بے چین ہوا۔ اور یہ بے چینی کس لیے تھی وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

وہ لڑکی میری بوٹ سے بھاگ گئے تھی۔ اس کے بعد میں نہیں
جانتا کہ وہ کہاں گئی۔ اور اگر جانتا بھی ہوتا تو تمہیں کبھی نہ
بتاتا۔ تم یہ کام اس کی اجازت کے بغیر کر رہے تھے اسی لیے وہ
بھاگ گئی۔۔

میں کسی کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔۔

اس کے باپ کو پورے 20 لاکھ دیے ہیں میں نے۔۔

تو پھر جا کے اس کے باپ سے پوچھو کہ اُترہ کہا ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں جانتا۔ اس کی بے چینی بس کچھ ہی دیر کے لیے تھی وہ دوبارہ سے ریلیکس ہو گیا تھا جو گلاس پھر سے اس نے ہاتھ میں پکڑا اور زونے پر ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھ گیا۔۔۔۔

سلطان اچھے سے جانتا تھا کہ وہ طاقتور باپ کا بیٹا ہے۔ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو آج اترہ کے بغیر وہ یہاں سے نہیں جاتا۔ لیکن کہیں اسے امید بھی تھی کہ اترہ اس کے پاس نہیں ہوگی۔ بھلا اخل کو کیا ضرورت تھی اسے لڑکیوں کی کمی تھوڑی تھی۔۔۔۔

وہ یہی سوچیں لیے اس کے سامنے بت بنا کھڑا تھا۔ جب کے اخل بڑے سکون سے جو س انجوائے کر رہا تھا۔ اب ٹیبل سے ایل سی

ڈی کاریموٹ اٹھا کر اس نے اسے ان کیا تو سلطان نے بھی وہاں
رکنا مناسب نہیں سمجھا اور باہر کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔

تم جب تک یہاں ہو تم کوئی جاب کیوں نہیں کر لیتی۔

الفت جو ڈریسنگ ٹیبل کے اگے کھڑی بال بنا رہی تھی نے پیچھے
مڑ کر اترہ کو اپنی طرف مخاطب کیا۔۔۔

کیا مجھے کوئی جاب مل سکتی ہے۔ اترہ جو بیڈ پر بیٹھی تھی ایک دم
سے چونکی اور اس کی طرف روح کیا کیونکہ وہ بھی اس پر بوجھ
نہیں بننا چاہتی تھی۔۔

اور ویسے بھی وہ پانچ چھ سالوں سے جا ب کر رہی تھی

۔ اس کے باپ کو تو گھر کی کوئی ہوش نہیں تھی تو اُس رہی گھر چلاتی
تھی۔ وہ کیک بیک کرتی تھی اور پھر انہیں مختلف دکانوں میں دیا
کرتی تھی۔۔۔

میرے پاس تو کوئی ڈاکو منٹس نہیں ہیں۔۔۔

ہاں لیکن تم مجھے بتا رہی تھی تم کیک بیک کر لیتی ہو۔۔۔

تو ایسا ہو سکتا ہے کہ تم ایک چھوٹا سا سٹال لگا سکتی ہو۔

کو کیز یا ڈونٹ پیسٹریز۔ وغیرہ اگر بنا لو تو یہاں پہ بھی تم انہیں
بیکریز میں دے سکتی ہو لیکن۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کیا اُس رہ تھوڑا پریشان ہوئی۔۔۔

لیکن کچھ نہیں۔ میری ایک دوست بیکری پہ کام کرتی ہے میں اس سے بات کروں گی پھر تمہیں بتاؤں گی۔ الفت کے ذہن میں بھی یہی تھا کہ بناڈاکو منٹس کے کام ملنا تھوڑا مشکل ہے۔۔۔

اگر مل جائے تو میرے لیے بہت اچھا ہو جائے گا۔

پتہ نہیں کب تک یہاں پہ رہنا پڑے تو بنا نو کری کے تو نہیں رہ
سکتی۔ اترہ نے الفت کے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے ایک کھلی سی
شرط تھی اور نیچے پینٹ-----

اخل اپنے کمرے میں بیک بیک کر رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں اس
کے ذہن میں اترہ گھوم رہی تھی۔۔

وہ ایک شرٹ کو فولڈ کرتے ہوئے نظروں کو ایک جگہ جمائے
کھڑا تھا۔۔۔

اترا کا چہرہ اس کی آنکھوں کے گرد گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

اب کیا سر پہ چھر رہی ہے۔ یہ وہ شاید اُترہ کو سوچنا نہیں چاہتا
تھا۔۔۔۔

اخل نے اپنے ہاتھ میں پکڑی شرٹ کو زور سے بیڈ پہ گرایا۔۔۔۔

کہ اتنی دیر میں اس کا موبائل ساؤنڈ کرنے لگا۔۔۔۔۔

ہاں علی۔۔۔۔۔

موبائل کو اگلے لمحے اس نے کان کے ساتھ لگایا۔

تو پارٹی میں ارہا ہے نا۔۔۔۔

اخل کے دماغ سے پارٹی نکل گئی تھی۔ وہ تو شام کی فلائٹ سے
جانے والا تھا۔۔۔

۔۔۔۵

پارٹی۔۔۔ شہادت کی انگلی کو پیشانی پہ ٹھکاتے ہوئے کہا۔

کچھ سوچنے کے بعد اس نے انے کی حامی بھری۔ جیسے وہ بھی دماغ
کو تھوڑا ریلیکس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

فلائٹ اس نے ڈیلے کر دی تھی اب وہ شاید کل یا پرسوں جانے
والا تھا۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھا ہوا جو آج سے ہی جوائننگ مل گئی اُرہ۔۔۔

ورنہ تم گھر میں بور ہوتی رہتی الفت اور آُرہ ایک ریسٹورنٹ میں
کھڑی ہوئی تھی جہاں پہ اُرہ کو آج ہی جاب مل گئی تھی از
ویٹر۔۔۔۔

تھینک یو سو میچ الفت تم سچ میں بہت اچھی ہو۔ اُرہ نے اس کے
ہاتھ پہ ہاتھ رکھا۔ اسے پہلی بار کوئی رہنما ملا تھا جس نے اس کی

اتنی مدد کی تھی۔ ویسے تو اسے جاب سے خاص خوش نہیں
تھی۔ اس نے کبھی پہلے ایسا کام نہیں کیا تھا۔ لیکن اب اس کے
پاس ڈاکو منٹس اور پاسورڈ وغیرہ نہیں تھا تو کوئی اور جاب ملنا بھی
پاسیبل نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔

تم مجھے ہر وقت اپنے ساتھ پاؤ گی الفت نے بھی اسے تسلی
دی۔۔۔۔۔

اچھا میں تمہیں شام میں پک کر لوں گی۔۔

تم اپنا بہت بہت خیال رکھنا۔ اس کے ہاتھوں کو تھپتھپاتے ہو وہ
چلی گئی اور اترہ اسے جاتے دیکھتی رہی جب تک کہ وہ نظروں
سے او جھل نہیں ہوتی۔۔۔

پھر اس نے ایک نظر پیچھے دیکھا۔ سب اس کے لیے نیا نیا تھا۔ اور
سمجھ میں نہیں رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔۔۔

اترہ کو کہیں سے بھی ڈھونڈ کر یہاں لاؤ۔۔۔

سلطان نے آج سارا دن اخل پر نظر رکھی تھی۔۔۔

لیکن اسے اب اس بات کی تسلی ہو گئی تھی کہ وہ اخل کے پاس
نہیں ہے۔ لیکن وہ اُرہ کو اتنی جلدی ہاتھ سے جانے نہیں دے
سکتا تھا اس نے اپنے بندوں کو اس کے پیچھے لگایا تھا۔۔۔
اس نے جتنے پیسے اس کے لیے خرچے تھے وہ اس سے زیادہ
وصول کرنا چاہتا تھا۔ اور وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اُرہ جیسی
لڑکیوں کی ڈیمانڈ مارکیٹ میں زیادہ ہوتی ہے۔۔۔

اور ایسی معصوم لڑکیاں مشکل سے جانسے سے میں اتی ہیں۔۔۔

اور دوسری طرف سے اس نے اس کے باپ کو بھی کافی
دھمکیاں دی تھی۔۔۔

کہ اگر وہ واپس آئے تو وہ سیدھا اس کے حوالے کرے۔۔

اُترہ صبح سے اپنے کام میں مصروف تھی اور اب شام ہو گئی
تھی۔ لیکن اب پہلے کی نسبت کام زیادہ بڑھ گیا تھا۔

کیونکہ اسی ریسٹورنٹ میں اخل کے دوست علی نے پارٹی رکھی
تھی۔۔

اب تقریباً پارٹی سٹارٹ ہو گئی تھی۔ اترہ لوگوں کی نظروں سے
خود کونہ جانے کیسے بچا رہی تھی۔ اس کا معصوم چہرہ اس پارٹی میں
موجود ہر ایک کو اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ اس کی شرم
حیا۔۔۔۔

اترہ نے ویٹریونیفارم پہنا ہوا تھا۔ جو فل وائٹ تھا اور اوپر
ریسٹورنٹ کا ٹیگ لگا تھا۔ وہ ہاتھ میں پکڑے جو س مہمانوں کو
سر و کر رہا تھی۔۔

لیکن اسے بہت سی گندی نظروں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ نہ جانے
کتنے لڑکوں نے جو س اٹھانے کے بہانے اس کے ہاتھ کو چھوا
تھا۔۔۔

یا اللہ کسی طرح مجھے واپس بھیج دے۔ اُسے سخت پریشان تھی اور
یہ کام وہ بہت ہی مجبوری میں کر رہی تھی۔۔

۔ کیونکہ وہ پارٹی کے ماحول سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ یہ جگہ اچھی
نہیں ہے وہ ایک بار ٹائپ ریسٹورنٹ تھا۔۔۔۔
اور یہ آخری دن سمجھ کر ہی وہ یہاں کام کر رہی تھی۔۔۔

تم پھر سے کھڑی ہو گئی۔ دیکھو آج تمہارا پہلا دن ہے اگر یہی
تمہاری حساب رہا تو ایک دن میں فارغ کر دی جاؤ گی پاس کھڑی
لڑکی نے اسے پھر سے ٹوکا تھا جو کہ اسے چار پانچ بار پہلے بھی

ٹوک چکی تھی لیکن اترہ پھر لوگوں کی نظروں کا کیا کرے جو اسے
اندر سے چیر رہی تھی۔۔۔

جبکہ باقی ویٹرز بہت ہی خوش اخلاقی سے سب سے مل رہی تھی
جیسے خود ہی انہیں افرزدے رہی ہوں۔۔۔۔

لیکن اترہ کے معصوم سے چہرے پہ باڑہ بجے ہوئے تھے ذہنوں کو
کئی قسم کی سوچوں نے گیرا ہوا تھا۔۔۔

اس نے پھر سے تین چار گلاس ٹرے میں سجائے۔۔۔
اور انہیں ترتیب سے رکھنے لگی۔۔۔

کہ اسی ٹرے سے ایک لڑکے نے ایک گلاس اٹھایا تو اُس نے نظر گھما کر اسے دیکھا کیونکہ وہ اس کی پشت پہ تھا۔ اس نے گلاس اٹھا کے اپنے ساتھ والی لڑکی کو دیا۔ جس نے بہت ہی نازیبا لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔ اس دوران اس نے اُس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا وہ اخل ہی تھا لیکن اُس نے اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔ وہ اس کے نوٹس کرنے سے پہلے ہی وہاں سے فرار ہونا چاہتی تھی لیکن اخل کی نظر جیسے ہی پڑی اس نے اُس کو بازو سے پکڑا۔۔۔

مس اُس نے۔۔۔ نہایت غصے سے پکارا گیا لفظ۔۔۔

اخل نے گرے شرٹ پہنی تھی۔ جو ایک طرف سے پینٹ میں تھی۔ استینوں کو کمنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا۔ شرٹ کے اوپر

والے بٹن بھی کھلے تھے۔ نیچے سفید جینز تھی۔ بلش کرتا
چہرہ۔ شرارت بھری آنکھیں۔۔

کہاں بھاگ رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ جو ایک بازو کی کہنی ٹیبل پہ رکھے ٹیڑھا کھڑا تھا ایک دم سے
سیدھا ہوا۔۔

اُترہ کے ہاتھوں نے کانپنا شروع کر دیا تھا۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو وہ مشکل سے یہ لفظ کہہ پائی تھی۔۔

اور جو تم نے حرکت کی تھی میری آنکھوں میں مرچیں ڈالنے
کی۔ اخل کے پاس کھڑی لڑکی بھی اترہ کو حیرانگی سے دیکھ رہی
تھی۔ کچھ دیر پہلے وہ اخل کی باہوں میں تھے جب کہ اب اخل
نے اسے تھوڑا دور کر دیا تھا۔۔۔

پارٹی میں موجود ہر لڑکی کی نظریں ہی اخل پر تھی وہ ایک
پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی حرکتوں کو جانتے ہوئے بھی
بہت سی لڑکیوں کا ایڈیا تھا۔ حالانکہ سب جانتی تھی۔ کہ وہ ایک
کے ساتھ ٹک نہیں سکتا۔۔۔

کیوں بھاگی تھی تم بتاؤ مجھے۔۔۔

میں نے خود کہا تھا نا کہ اتر جانا۔۔۔

شکر کرواج میراموڈتھوڑا اچھا ہے۔ بی بی کی وجہ سے اس نے
پاس کھڑی لڑکی کے بالوں کو پیچھے کیا۔ وہ قرت نہیں تھی۔۔۔
ویسے تمہارے لیے ایک بری خبر ہے۔ نظروں کو پھر سے اُترہ کی
طرف کرتے ہوئے کہا۔ اب اس کے ہاتھ کو چھوڑتے ہوئے وہ
سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

کہ تمہیں کوئی سلطان ڈھونڈ رہا ہے۔ پاس کھڑی لڑکی کو اس
نے پھر سے باہوں میں بھر لیا تھا۔

سلطان۔۔۔

اُترہ نے تھوڑا فاصلہ بنایا اور پھر سے اس سے پوچھا۔

ہاں وہی جس نے تمہارے باپ سے تمہیں خریدا ہے۔ وہ
لاپرواہی میں جواب دے رہا تھا۔ اور پاس کھڑی لڑکی کو قریب
سے قریب تر کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ اُترہ نے سنتے ہی ہاتھ میں پکڑی ٹرے کو زمین پہ گرا دیا۔

اخل نے ایک دم سے اس کی طرف دیکھا۔۔

ریلیکس میں نے اسے کچھ نہیں بتایا۔ اور نہ ہی دوبارہ پوچھنے پہ کچھ
بتاؤں گا۔ وہ پھر دوبارہ اسی کنڈیشن میں کھڑا تھا بازو کی کہنی کو

ٹیبل پر رکھے ٹیک لگائے۔۔ ایک نظر نیچے گری ٹرے کو دیکھا اور
پھر اترہ کو۔۔۔۔

اُترہ اسے کہتی بھی تو کیا کہتی۔

وہ شاید اس سے اور سوال کرنا چاہتی تھی۔ لیکن جس کنڈیشن میں
وہ تھا اس نے شرم کے مرے چپ رہنا ہی مناسب
سمجھا۔۔۔۔

اخل نے ایک نظر اسے دیکھا۔ ہنستے ہوئے انکھ ماری اور پاس
کھڑی لڑکی کو تھوڑا اور قریب کر لیا۔ اُترہ کے لیے یہ ماحول نیا تھا
اس نے شرم کے مارے اپنی نظروں کو دوسری طرف کر
لیا۔ اس کے ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔۔۔

کون ہے یہ لڑکی۔ پاس کھڑی لڑکی نے سوال کیا۔۔۔

پتہ نہیں۔ اخل نے نظر گھمائی تو اترہ غائب ہو چکی تھی اور نہ
جانے کیوں اسے فکر ہو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر اگے پیچھے
گھمائی۔۔۔

لیکن اترہ کہیں بھی نہیں تھی۔۔۔

لڑکی نے ایک واین کا گلاس اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

اس نے ہاتھ میں تو پکڑ لیا تھا لیکن اس کا دماغ ابھی بھی اُترہ کی طرف تھا۔۔۔

وہ لوگ مجھے ڈھونڈ لیں گے۔

اُترہ ریسٹورنٹ کے کچن ایریا میں آئی تھی اس کے ہاتھ بری طرح سے کانپ رہے تھے۔ جوا بھی ہوا نہیں تھا اسے اس کا ڈر تھا۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر مجھے ان لوگوں سے بچالے۔ اس کا رنگ اڑچکا تھا۔۔۔

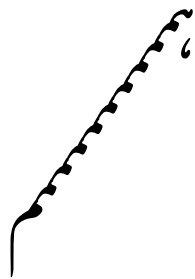
وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ٹہل رہی تھی۔۔۔

اس کی خوبصورتی اس کا سب سے بڑا مسئلہ تھی۔۔

خود کو نہ جانے کتنی نظروں سے بچا رہی تھی۔۔۔

لیکن اخل کی بات سننے کے بعد اب وہ بری طرح سے ڈرنے لگی
تھی اسے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے کبھی بھی وہ لوگ انہیں گے اور
اسے لے جائیں گے۔۔۔

اور اس کی پریشانی بنتی بھی تھی اور ہے کون تھا اس کے اپنے باپ
نے اس کا سودا کر دیا تھا۔۔۔



اخل اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے اسی جگہ پر آیا تھا۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تم۔ اُرہ نے اہٹ محسوس کی تو پیچھے دیکھا۔۔۔

وہ ڈر کے پیچھے ہوئی۔۔۔

اخل کی خود سمجھ میں نہیں تھا کہ وہ یہاں کیوں آیا۔۔۔

تم یہاں کیوں آئے ہو اُرہ نے اپنا رخ بدلا۔ وہ یقیناً باہر چلی جاتی
لیکن اخل دروازے پہ کھڑا تھا۔ تو اس نے وہیں رہ کر سوال
پوچھا۔۔۔۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں نے اس کو تمہارے بارے میں کچھ
نہیں بتایا۔ ویسے تو میں جانتا نہیں تھا۔ دو قدموں کا فاصلہ طے کر
کے وہ آگے آیا اور اُرہ کے مقابل کھڑا ہوا۔ لیکن اگر جانتا ہوتا تو
شاید تب بھی نہ بتاتا۔۔۔

اُرہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ شکار کے چکر میں ہے۔ وہ تو پہلے دن
سے ہی اس کی حرکتوں سے واقف ہو چکی تھی۔

۔ اور اب تو اس نے اپنی آنکھوں سے پریکٹیکل دیکھ لیا تھا۔

۔ کہ بوٹ میں وہ قرت کے ساتھ اور یہاں پہ کسی اور لڑکی کے ساتھ تو وہ کیسے اس کی کسی بات کا یقین کر سکتی تھی۔ لیکن ابھی سننا اور اسے برداشت کرنا اس کی مجبوری تھی۔۔۔۔۔

میں اپنا مسئلہ خود سالو کر لوں گی۔۔

اسندہ میرے راستے میں نہیں انا وہ نظریں نیچے جھکائی اسے دھمکا رہی تھی شاید لیکن لہجے میں خاص غصہ رونما نہیں تھا۔ عام سے لہجے میں کہی گئی باتیں تھی۔۔۔

اے ڈیر مجھے کوئی شوق نہیں ہے۔۔

مجھے بس لگا تھا کہ تمہیں بتانا چاہیے۔ وہ اسے سر سے لے کر پاؤں
تک گھور رہا تھا۔ اور شاید اس کی کیفیت کو محسوس کر رہا تھا۔۔

تم نے بتا لیا اب جاؤ۔ وہ تھوڑا اور پیچھے ہوئی تھی۔
اخل نے ایک نظر اسے دیکھا۔

مجھے وہ لڑکیاں زہر لگتی ہیں جو میرے سامنے شریف بننے کی
ایکٹنگ کرتی ہیں۔۔

تمہارے باپ نے تمہیں 20 لاکھ میں بیچا ہے۔ اتنا بولا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

ایک طرف سے تو تم لوگوں نے دھوکہ ہی دیا ہے۔ ایگزیکٹولی اگر دیکھا جائے تو۔ وہ دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں جمائے اس کے اگے پیچھے گھوم رہا تھا۔۔۔

اور ابھی ایکٹنگ ایسے کر رہی ہو جیسے کسی نے ٹچ بھی نہ کیا ہو۔ اس کے بالوں کو ایک طرف سے پیچھے کرتے ہوئے اس نے لفظوں کا وار کیا تھا جبکہ وہ بری طرح سے سہم چکی تھی۔۔۔

یہ تو شکر مناؤ کہ آج شاید تمہارا دن اچھا تھا۔ ورنہ اس دن والی
حرکت کو میں ایسے نہیں جانے دیتا۔ میں حساب برابر رکھتا ہوں
مس اُترہ وہ اس کے کان کے قریب ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا۔۔۔

اس کی آنکھیں انسوؤں سے بھرائی تھی۔۔۔

اس والے لہجے میں شدید غصہ تھا۔۔۔

ہر ایک کو اپنے جیسا سمجھا ہے۔ لیکن کہیں ڈر بھی تھا۔ کہ نہ جانے
رد عمل کیا ہوگا۔۔۔۔۔

اسندہ میرے راستے میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اخل جو
اسے مسلسل آنکھوں سے تاڑے جارہا تھا اب آنکھوں میں غصہ
رونما ہوا تھا۔۔۔۔

تم پہلی لڑکی ہو جو میرے پیچھے آنے کی شکایت کر رہی ہو۔ ویسے تو
میرے گھر والوں کی اسی بات کی شکایت ملتی ہے کہ میں فلانی کا
پیچھا چھوڑ چکا ہوں۔ اور اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ تھوڑی سی اس
کے چہرے کو اوپر کیا۔ میں چاہوں تو تمہیں ابھی سلطان کے
حوالے کر دوں۔۔۔

سائرہ نے پیچھے جانا چاہا تو اخل نے ایک جھٹکے میں بازو پکڑ کر ٹیبل
کے ساتھ لگایا۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا۔

کرو پھر سلطان کے حوالے۔۔
پھر کرتی رہنا لوگوں کی راتیں رنگین۔۔۔

اب لہجے میں غصہ آیا تھا۔۔

اسندہ اس لہجے میں مجھ سے بات نہیں کرنا۔

ورنہ جو تمہارے ساتھ کروں گا ناساری عمر یاد رکھو گی۔۔۔

اس کے بازو کو اس نے بہت زور سے پکڑا ہوا تھا۔ اُس نے اس کی قربت کے خوف سے نظروں کو نیچے جھکایا ہوا تھا۔۔۔
انکھیں انسوؤں سے تر تھی۔۔۔

پر یہ پہلی لڑکی تھوڑی تھی جو اس کے سامنے انسو بہا رہی تھی۔ ہاں لیکن یہ پہلی لڑکی ضرور تھی جو اس کی قربت کے خوف سے انسو بہا رہی تھی۔ ورنہ تو ہر دوسری لڑکی اس کی قربت کے لیے انسو بہاتی تھی۔ جن کا اس کے پتھر دل پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔۔۔

وہ تو بس ٹشو پیپر کی طرح انہیں استعمال کرتا تھا۔۔۔

میں نہیں کروں گی پلینز مجھے جانے دو۔ اترہ نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

تواخل نے بھی اس کے بازو کو چھوڑا۔ امید ہے اسندہ نہیں کرو گی۔۔۔

لیکن اس کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اترہ تیزی سے وہاں سے بھاگی تھی۔۔۔۔

تمہاری بہن کی وجہ سے مصیبتوں نے ہمیشہ ہمارے گھر کا راستہ دیکھا ہے۔۔۔

یہ پیسے تم لوگوں کے مستقبل کے لیے تھے۔

لاکھ میں کہاں سے لاؤں گا اب۔ 20

یہ اُرہ کا پاپ تھا جسے بیٹی کی کوئی پرواہ نہیں تھی پر 20 لاکھ
ڈوبنے کا غم تھا۔۔۔

وہ اس 14 سالہ بچی کو باتیں سنارہا تھا۔

دعا کرو تمہاری بہن مل جائے ورنہ اس کے ساتھ ساتھ تم لوگوں
کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔ وہ جو تین دن سے اسی ٹینشن میں تھا
ایک بار پھر زور سے دروازہ ٹھپکاتے باہر کی طرف گیا۔۔۔

دیکھو بہت اچھی جاب ہے تم کیوں چھوڑ رہی ہو۔

میں نے تمہیں کہا نا وہ مجھے ڈھونڈ رہا ہے۔

وہ مجھے ڈھونڈ لے گا۔ وہ کپکپاتے ہوئے اسے بتا رہی تھی۔۔

اور وہ اخل۔۔۔

وہ مجھے عجیب نظروں سے دیکھتا ہے۔۔

وہ بہت گھٹیا انسان ہیں

تم فکر مت کرو الفت اسے تسلیاں دینے کی کوشش کر رہی تھی
لیکن وہ کامیاب نہیں ہو پا رہی تھی۔ اترہ کی پریشانی اور ٹینشن
بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

اسے ایسے لگ رہا تھا کہ جیسے موت اس کے سر ہانے کھڑی
ہو۔۔۔۔

ایک طرف اخل کا ڈر۔ دوسری طرف سلطان اور پھر اس کا اپنا
باپ۔۔۔۔۔

میں نے کہا نا تم ریلیکس ہو جاؤ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ الفت کے
الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ اس کا موبائل ساؤنڈ کرنے لگا جو
اگلے ہی لمحے اس نے کان کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

ہاں جیسا بولو۔۔۔۔۔

الفت کیا تمہارے فلیٹ میں ایک لڑکی رہ رہی ہے۔۔
اُترہ۔۔۔۔۔

الفت نے حیرانگی سے اُترہ کی طرف دیکھا کیونکہ اس نے تو یہ
بات کسی کو نہیں بتائی تھی۔۔

ہا۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔

لفظوں کو کھینچتے ہوئے اس نے جواب دیا اور سوچنے میں مجبور ہو گئی۔ اس کی چہرے کا رنگ اڑتا دیکھ کر اترہ نے بھی اپنے انسو صاف کیے اور اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔

اسے کوئی سلطان نامی بندہ ڈھونڈ رہا ہے اور جہاں تک مجھے انفارمیشن ملی ہے وہ جان گیا ہے کہ وہ تمہارے فلیٹ میں تمہارے ساتھ رہ رہی ہے اور یہ سلطان نامی بندہ بہت خطرناک ہے لڑکیوں کی سمگلنگ کرتا ہے۔۔۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو الفت ایک دم سے کھڑی ہوئی تو اترہ بھی اس
کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔ اس نے بے بی پنک شرٹ پہنی
تھی۔ اور اوپر شال۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس نے موبائل بند کیا اور اترہ کی طرف دیکھا۔۔
یار بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے۔۔

کے کیا۔۔۔۔ اترہ جو پہلے ہی مسلوں میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔
چونکی کہ نہ جانے اب کیا ہو گیا ہے۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

بولو کیا ہوا ہے وہ دو قدم کا فاصلہ طے کر کے اس کے پاس
آئی۔ ہاتھ تو مسلسل کانپ رہے تھے لیکن اب ہونٹوں نے بھی
ساتھ چھوڑ دیا تھا۔۔

تمہیں سلطان ڈھونڈ رہا تھا نا اسے شاید پتہ لگ گیا ہے کہ تم
میرے پاس ہو۔۔۔

کے کیا۔۔۔

ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔

اب کیا ہو گا میں کہاں جاؤں گی۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ منہ پہ رکھ لیے تھے۔ قدموں کی چہل قدمی
بھی بڑھ گئی تھی۔۔۔

میری مانو تم ابھی یہاں سے چلی جاؤ وہ کسی بھی وقت اجائیں
گے۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔

میں کہاں جاؤں گی میں کسی کو نہیں جانتی۔ اُرہ نے دونوں ہاتھ
اس کے بازو پہ جما دیے۔ جیسے منت کر رہی ہو۔۔

دیکھو میں اچھی طرح جانتی ہوں الفت نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ
میں تھاما۔ لیکن اگر تم یہاں رہی تو وہ کسی بھی ٹائم اجائے گا اور
تمہیں لے جائے گا میں کچھ نہیں کر پاؤں گی۔۔۔

وہ بھی اپنے طرف سے ٹھیک تھی۔۔

اس لیے اچھا یہی ہو گا کہ تم ابھی کے لیے کہیں چلی جاؤ۔۔

اُترہ کو سلطان کا ڈر تھا۔ وہ کسی صورت بھی اپنے آپ کو اس کے
حوالے نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن وہ جائے بھی تو کہاں جائے اس
کے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

لیکن سلطان کا خوف موت کی طرح اس کے سر پہ کھڑا تھا اس
نے بنا کوئی اور سوال کیے اس نے جانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔

استاد وہ ایک لڑکی کے پاس روکی ہے یہ اس لڑکی کی ساری ڈیٹیل
ہے۔

اس لڑکے نے سلطان کو ایک سپر تھماتے ہوئے کہا۔ جو ہاتھ میں
تاش کے پتے لیے۔ زمین پہ کلین بچائے بیٹھا تھا۔ اگے پیچھے کچھ
ساتھی تھے۔ جو اپنے اپنے پتے چیک کر رہے تھے۔
تو تم مجھے بتانے آگئے ہو اس نے ہاتھ میں پکڑے پتوں کو زور سے
زمین پہ گرایا۔۔۔

وہ لڑکی مجھے آج شام تک زندہ یا مردہ چاہیے۔۔۔

بڑا نقصان اٹھایا ہے میں نے اس کی وجہ سے اس نے ایک زور کی
ٹانگ اس لڑکے کو ماری۔ جو تھوڑا فاصلے پہ جا کے گرا تھا۔۔۔

گاڑی نکالو میں خود جاؤں گا۔۔

تم بے وقوفوں سے یہی امید ہے مجھے۔۔۔

رات کا دوسرا پہر تھا۔ اُترہ ایک دفعہ پھر گھر سے بگھر ہو چکی
تھی۔ کالے رنگ کی چادر لپیٹے۔ انکھوں میں کئی سوال لیے۔ وہ
روڈ پہ دھیرے دھیرے قدموں سے چل رہے تھی۔ ان سب
میں اس کی خوبصورتی تو مانند نہیں پڑی تھی۔ لیکن انکھوں کی
چمک کہیں غائب ہو گئی تھی۔ دنیا اتنی عجیب ہے اسے اب
احساس ہوا تھا۔۔۔

میں اب کہاں جاؤں گی۔۔

اور اگر سلطان کے ہاتھ لگ گئی تو وہ کیا کرے گا۔۔

یا اللہ میری مدد کرو وہ انہی وسوسوں کے ساتھ قدم بقدم اگے جا رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بس ایک ہی جگہ جمی ہوئی تھی۔ وہ جہاں تھی وہاں نہیں تھی۔۔۔

روڈ کے اس طرف سمندر تھا تو دوسری طرف بلڈنگز۔۔
وہ اپنے ہی دھیان میں چلے جا رہی تھی۔۔۔

وطن سنس اڈیٹ۔۔۔۔۔

وہ اچانک سے اخل کے سات ٹکرائی تھی۔ اخل کے ہاتھ میں کچھ
شاپنگ بیگ تھے۔ اُرہ کو اس نے نہیں دیکھا تھا۔ موبائل اس
کے ہاتھ میں تھا جو زمین پر گر گیا تھا وہ اٹھانے کے لیے جھکا اور پھر
اُرہ کو دیکھا۔۔۔

اُرہ؟

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا اور وہ سیدھا کھڑا ہوا۔ بلیک پینٹ
کوٹ پہنا تھا وائٹ شرٹ تھی۔ موبائل کو کوٹ کے پاکٹ میں
ڈالتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔

اسے دیکھتے ہی اترہ نے راستہ بدلنا چاہا لیکن اس کے سوال پہ رک
گئی۔ کیونکہ وہ پہلے ہی اس سے بہت ڈر چکی تھی۔ اس نے یہی
سوچا کہ اگر میں جواب دیے بغیر گئی تو وہ پھر سے غصہ کرے
گا۔۔۔

ہر وقت 12 کیوں بجے ہوتے ہیں تمہارے منہ پہ کبھی ہنس بھی
لیا کرو۔۔۔

وہ بالکل ریلیکس کھڑا تھا۔۔۔

سوری۔۔۔

اتنا سا کہہ کے اترہ نے جانا چاہا۔ اخل نے اسے بازو سے پکڑا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو۔ وہ بھی رات کے اس ٹائم اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تقریباً 2 بج چکے تھے۔۔

تمہیں اس سے مسئلہ میں جہاں بھی جاؤں ہٹوں راستے سے۔ اترہ پہلے ہی ٹینشن میں تھی۔ اب وہ اس مصیبت کو سر پہ نہیں لینا چاہتی تھی۔۔

لگتا تمہیں سمجھ نہیں آئی تھی میری پہلے والی بات۔ تم پھر اسی
ٹیون میں بات کر رہی ہو اُترہ۔

اور مجھے اس ٹیون میں بات سننے کی عادت نہیں ہے وہ تھوڑا
قریب ہوا تھا۔۔۔

تم ایک گھٹیا انسان ہو۔
خود کو خدا سمجھتے ہو۔
بغیرت۔۔۔۔۔

کاش یہ باتیں وہ اس کے منہ پہ کہنے کی ہمت رکھتی لیکن وہ دل ہی
دل میں کہہ رہی تھی۔ جبکہ انکھیں دل کا منظر بر بیان کر رہی
تھی۔۔۔

اُترہ بہت بے بس ہو چکی تھی اس کے پاس کوئی راستہ نہیں
تھا۔۔۔

سلطان مجھے ڈھونڈ رہا ہے میں جہاں رہتی تھی اسے پتہ لگ گیا
ہے۔ پلیز وہ مجھے ڈھونڈ لے کر مجھے جانے دو۔ وہ التجا کرتے اس
سے کہہ رہے تھی۔

او۔؟ یہ پر اہلم ہے۔ اس کا بازو چھوڑتے ہوئے

اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ تم میرے فلیٹ میں
رک سکتی ہو۔ اور وہاں پہ سیو بھی رہو گی۔۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اس کی حرکتوں سے اچھی
طرح سے واقف تھی تو کیسے اس کے ساتھ جانے کی حامی
بڑھتی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے تمہاری مرضی ہے۔۔۔
اُترہ جس نے اپنا راستہ لیا ہی تھا کیا اخل نے اپنا رخ اس کی طرف
کیا۔ لیکن جہاں بھی جاؤ گی وہ تمہیں ڈھونڈ لے گا اور مجھے نہیں
لگتا تمہیں کوئی رکھنے والا ہے ایسے۔۔۔

دنیا بہت خراب ہے بی بی وہ اس کے کان کے قریب ہو کے
بولاً۔۔۔

تم جس کام سے ڈر کر سلطان کے پاس نہیں جا رہی دنیا تمہیں اسی
بے فورس کرے گی۔۔

مجھ پہ اعتبار کر سکتی ہو۔

میں جیسا بھی ہوں کسی کی مرضی کے بغیر اس کے قریب نہیں
جاتا۔۔

باقی تمہاری مرضی۔۔۔

اُترہ کے پاس اور کوئی اپشن بھی نہیں تھا۔ اخل کی باتوں نے اسے
سچ میں ڈرا دیا تھا۔ وہ جب سے گھر سے نکلی تھی اس سے ایسے ہی
تو لوگ ٹکرائے تھے۔۔

اس نے رخ بدل کر اخل کو دیکھا۔۔۔۔

اوکے تم ریڈی ہو گئی ہو چلو اجاؤ وہاں میری گاڑی کھڑی
ہے۔ اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اخل نے اسے اپنے پیچھے
انے کا اشارہ کیا۔۔

اُترہ نے گہری سانس لی۔

اور اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی اخل نے بھی شاپنگ پیگ
گاڑی کی پچھلی سیٹ پر رکھے۔ اور خود ڈرائیونگ سیٹ
سنبھالی۔۔۔

وہ لڑکی تمہارے پاس تھی ہم اچھے سے جانتے ہیں۔ سلطان اپنے
چچوں کے ساتھ الفت کے فلیٹ پہ پہنچ چکا تھا۔۔

میں نے کہا نا وہ یہاں پہ نہیں تھی۔ الفت بھی انہی کے لہجے میں
جواب دے رہی تھی وہ ڈرنے والی تو بالکل نہیں تھی۔

میں ابھی کمپلین کر کے تم لوگوں کو اندر کروا سکتی ہوں تم لوگ
لڑکیوں کی سمگلنگ کرتے ہو۔۔

لیکن الفت ایسا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ ایسے
لوگ اتنے خطرناک ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ان کے ساتھ پنگالے
لو تو پھر یہ ساری عمر نہیں چھوڑتے۔۔۔

اور پھر ساری زندگی جیل میں سروگے۔۔

جہاں پہ تمہارے یہ گندے پیسے کام نہیں آئے گے۔۔

سلطان کو بھی اب اپنے کاروبار کے لالے پڑ گئے تھے۔ وہ الفت کو
کوئی نقصان بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔ کیونکہ یہ ایسا ہی تھا کہ اپنے
پاؤں پہ کلہاڑی مارنا۔۔۔۔

یہ رہا میرا پارٹمنٹ وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آیا تھا۔
وہ ڈرتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر۔ اس نے ایک نظر اپارٹمنٹ دیکھا۔ وہ ابھی
تک کانپ رہی تھی۔۔۔

اس طرف گیسٹ روم ہے تم وہاں رہ سکتی ہو۔ اس نے بولتے ہوئے پیچھے دیکھا۔ تو وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔

میں بس آج کے لیے رکھوں گی صبح میں چلی جاؤں گی۔
میں یہیں بیٹھ جاؤں گی۔ اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ
ڈرائنگ روم میں کھڑے تھے۔

دیکھو میں نے کہاں نا۔

اور مجھے بڑا غصہ آتا ہے جب میری کوئی بات نہیں سنتا۔۔

اگر تم چاہتی ہو کہ میں سلطان کو فون نہ کروں تو یہی چپ چاپ
رہو۔

وہ دو قدموں کا فاصلہ طے کر کے اس کے پاس آیا تھا۔ دونوں ہاتھ
کمر پر تھے اخل کے۔۔۔

تمہاری ویکنس میرے ہاتھ لگ گئی ہے اب اللہ ہی بچائے تمہیں
مجھ سے۔ وہ تنزیہ مسکراتا ہوا اپنے کمرے کی طرف گیا۔

تم یہ بے وقوفی کیسے کر سکتی ہو۔۔

اُترہ۔۔ تم اس شخص کو اچھے سے جانتی تھی پھر کیوں تم اس کے
ساتھ آئی۔ خود سے سوال کرتے ہوئے۔ اس نے ایک نظر
دروازے کی طرف دیکھا۔۔

اخل اپنے روم میں جا چکا تھا تو وہ جلدی سے باہر بھاگنا چاہتی
تھی۔۔

وہ بھاگتی دروازے کے پاس آئی۔ اس نے ایک نظر پیچھے
دیکھا۔ اور پھر دروازہ کھولنے لگی۔۔۔

لیکن اس نے جیسے ہی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔ تو وہ
بہت زور سے ساؤنڈ کرنے لگا تھا۔۔

اُترہ ایک دم سے پیچھے ہوئی۔۔۔

کہاں بھاگ رہی ہو۔ اخل جو شاید چیلنج کرنے والا تھا جلدی سے
باہر آیا کوٹ اتار چکا تھا۔ اور شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے باہر کی
طرف آیا۔۔۔

یہاں سے بھاگنا اتنا آسان نہیں ہے۔

تم نے اسے سلطان کی بوٹ سمجھ رکھا ہے۔۔

یہاں تم سانس بھی لوگی۔ تو نوٹیفکیشن مجھ تک آئے گی۔۔

تمہیں تمہارا روم دکھا دیا ہے میں نے اب جب میں باہر اؤں تو تم
مجھے اپنے روم میں ملو۔ نہ کہ یہاں ایسے بت بنی۔۔۔۔

آخر چاہتے کیا ہو تم۔۔

اُرہ نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔

اور اس کے پاس آئی۔ وہ اس کی حرکت سے بہت خفا ہو گئی
تھی۔ سب ڈر بھول کر اس نے پوچھا۔ جبکہ اس سے پہلے تو وہ اس
کے ڈر سے سانس بھی نہیں لے رہی تھی۔۔

تم جیسی لڑکی سی کوئی کیا مانگ سکتا ہے۔ اخل نے شرٹ کے
بٹنوں کو چھوڑا۔

اسے بازو سے پکڑ کر قریب کیا۔ آنکھوں میں غصہ رونما تھا وہ اس
کی آنکھوں میں دیکھا رہا تھا۔

جب کے اترہ پے اس کے لفظوں نے گہرا اثر چھوڑا تھا۔ وہ گلے
میں اٹکے لفظ کو پی گئی تھی۔ وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی۔۔

تم۔۔۔۔

مجھے کیسی لڑکی سمجھ رہے ہو۔ وہ مشکل سے بول پائی تھی۔۔

جیسی بھی سمجھتا ہوں معصوم ہر گز نہیں سمجھتا۔ اس معصوم
چہرے سے کسی اور کو بیوقوف بنانا مجھے نہیں۔۔

کیا میں غلام ہوں تمہاری۔۔

خریدا ہے تم نے مجھے۔۔

میرا بازو چھوڑو مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔

میں نے کہا ناب زبان چلائی تو اچھا نہیں ہوگا۔

میں نے تو نہیں لیکن جس نے خرید اس کے حوالے کرنے میں
ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔ بازو پہ گرفت مضبوط کرتے ہوئے
اس نے ایک پل میں اسے پیچھے گرایا۔۔۔

پیار کی بات تمہیں سمجھ نہیں ارہی اپنے کمرے میں جاؤ۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد مجھے کھانے کی ٹیبل پہ ملو۔۔

وہ اتنی سی بات کر کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

جبکہ اترہ کے سر پہ موت سائے کی طرح مڈلانے لگی۔۔۔۔

اسے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھی۔ کیونکہ وہ دوبارہ اخل کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کمرے میں جاتے ہی اس نے دروازہ لوک کر لیا۔۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر۔۔۔

میں کس مصیبت میں پھنس گئی۔۔

وہ دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی۔ چہرے رُنگ
پیلا پڑ گیا تھا۔ آنکھوں کی چمک تو جیسے کہیں کھو ہی گئی تھی۔ کمرہ
بہت آرام دہ تھا۔ ڈبل بیڈ تھا۔ سیم ڈیزائن کے سونے اور باقی
فرنیچر تھا۔۔۔۔۔

الفت۔۔۔

اندھیرے کمرے میں جیسے اسے روشنی کی کرن نظر آئی۔ اس کا
دھیان اپنے بیگ کی طرف گیا۔

اس نے فوراً اسے بیگ کو الٹ پٹ کر نا شروع کیا۔ وہاں سے نکلتے
ہوئے الفت نے اسے ایک موبائل دیا تھا۔ کہ کہیں پہنچ کر وہ اس

سے رابطہ کر لے۔ اس نے فوراً سے موبائل نکالا جو زیادہ بڑا نہیں
چھوٹا سا ہی تھا اس میں الفٹ کا نمبر ال ریڈی موجود تھا۔ لیکن اس
نے جیسے ہی کال ملائی۔۔

نمبر ان ریجیبل ا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے بہت دفعہ کال ملائی۔ وہ زمین سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھی تھی
مسلل کال ملارہی تھی لیکن ہر دفعہ انٹر یجیبل ہی ا رہا تھا۔۔

نمبر کیوں نہیں لگ رہا۔ اس نے پھر سے دروازے کو دیکھا جیسے
موت کھڑی ہو دروازے پر۔۔۔

تو اسے یہاں کیوں لے کر آیا۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا خود سے سوال کر رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔

اس نے تواج تک کسی لڑکی کو سیریس لیا ہی نہیں تھا۔۔

وہ تو بس ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرتا اور پھینک دیتا تھا۔۔

اگر وہ تم سے نہ ٹکراتی تو تم اسے یہاں نہیں لے کراتے۔

یہ سب سڈن لی ہوا ہے۔۔۔

ریلیکس اس نے خود کو تسلی دی تھی۔۔

اور وہ بہت معصوم ہے۔ اخل خود کو اس سے دور رکھنا۔ وہ خود کو

شاید خود ہی سمجھا رہا تھا۔۔۔

شرٹ مکمل اتار کر اس نے ایک طرف پھینکی اور شاہور
کے لیے ہاتھ روم میں چلا گیا۔۔۔

ویسے تو اس نے آج پاکستان واپس چلے جانا تھا لیکن شاید اترہ کی
وجہ سے وہ آج بھی ڈیلے کر رہا تھا۔

وہ لڑکی اس لڑکے کے پاس ہی تھی مجھے صحیح انفارمیشن ملی
تھی۔ لیکن پھر اچانک پتہ نہیں کہاں چلی گئی۔ وہ لڑکا جو سلطان
کے پاؤں کے نیچے تھا۔ ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کر رہا تھا۔۔۔
اس کا چہرہ زخموں سے بڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اگر وہ وہاں تھی تو کہاں چلی گئی۔ ایک زور کی ہٹ اس نے اس
کے منہ پہ لگائی تھی۔ وہ جو سمندر کے ساحل پہ کھڑے
تھے۔ کسی کے دل میں خوف خدا نہیں تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس نے اس لڑکے پہ گولیوں کے وار کیے اور سمندر
کی نظر کر دیا۔۔۔

سلطان کا دھندا ایسا ہی تھا۔ وہ زندگی اور موت کے درمیان کھیلتا
تھا۔ اس کی نظر میں انسان کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔

اس سلطان کی ساری انفارمیشن کل تک مجھے چاہیے۔۔۔۔

اخل نے فون کان کے ساتھ لگایا ہوا تھا۔ وہ اپنی بالکنی میں کھڑا تھا۔ اس نے کپڑے تبدیل کر لیے تھے۔ بلیک پولو شرٹ کے نیچے بلیک ہی جینز پہنی تھی۔ شرٹ کے بازو فل تھے جو اس نے فولڈ کیے ہوئے تھے۔۔۔

اور فون کو ایک طرف رکھ کر۔۔۔
اس نے اترہ کے کمرے کا رخ کیا۔۔

کھانا لگ گیا ہے باہر اجاؤ۔ اس نے کھانا ان لائن آرڈر کیا تھا جو کہ اب اچکا تھا۔ جو پہلے سے ہی ٹیبل پر سیٹ کر چکا تھا وہ۔۔۔۔

اس کی اواز سنتے ہی اترہ چونکی۔ اس نے موبائل کو بیڈپہ
رکھا۔ اپنی شال کو ٹھیک کیا۔ لیکن وہ اتنا جگرا کہاں سے لائے۔ وہ
وہیں سکر کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

تمہیں اواز نہیں ارہی۔ اترہ نے ایک دم سے دروازے کی طرف
دیکھا۔۔۔۔

جلدی باہر اوکھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔

وہ اتنی سی بات کہہ کر چلا گیا تھا۔ شاید اسے امید تھی کہ وہ باہر ا
جائے گی۔ اور اُسے کو بھی اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ چلا گیا ہے۔ کیونکہ
وہ تو اہٹ اہٹ محسوس کر رہی تھی۔۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اگر وہ باہر نہیں جائے گی تو وہ اندر ا
جائے گا۔ رات کافی ہو چکی تھی۔ وہ جا کر جہاں بیٹھی تھی وہیں پر
تھی اور بہت مشکل سے ہمت لا کر اس نے دروازہ کھولا۔ اور پھر
دھیرے دھیرے قدموں سے باہر آئی۔۔۔

یہاں بیٹھو۔۔۔

اخل صوفے پہ ہی بیٹھا ہوا تھا کھانا ٹیبل پہ لگا ہوا تھا۔ اسے سامنے
بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے ایک پلیٹ اپنی طرف
رکھی۔۔۔

اُترہ کو بھوک لگی تھی لیکن اس ٹائم اسے کھانے کی کوئی فکر نہیں
تھی وہ تو بس کسی طرح اس سے جان چھڑوانا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اس کے بالکل سامنے اکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

مجھے کھانا نہیں کھانا یہاں سے جانا چاہتی ہوں میری دوست ہے
میں اس کے پاس جانا چاہتی ہوں۔۔۔

اخل نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

میں نے کہا بیٹھ جاؤ تم کہیں نہیں جاسکتی۔۔۔

کیوں نہیں جاسکتی ہو۔۔۔

ایسا کیوں ایک دم سے اٹھی۔۔۔

میں تمہاری غلام نہیں ہوں مجھے یہاں سے جانا ہے تو جانا
ہے۔۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔۔

مجھے اس ٹائم بہت بھوک لگی ہے۔ میں تسلی سے کھانا کھانا چاہتا
ہوں۔ اب ذرا بھی بکوس کیا تو اچھا نہیں ہوگا۔
اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پھر سے کھانا کھانے لگا۔

اُترہ نے ایک گہری سانس لی اور پھر سے بیٹھ گئی۔ ہو جاتی بھی تو
کہاں جاتی ہے۔ کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔

ویسے تمہارے باپ نے۔

اخل نے نظر اٹھا کر اُترہ کو دیکھا۔ اس نے پھر جملے پہ غور کرتے
ہوئے اخل کی طرف دیکھا۔۔

بہت سستے میں سودا کیا ہے تمہارا۔ اس معصوم چہرے کی قیمت
20 لاکھ نہیں ہونی چاہیے۔ وہ کھانا ختم کر چکا تھا۔

وہ اٹھتے ہوئے اس کے پاس آیا۔ اترہ کی الجھن میں اضافہ ہو چکا
تھا۔

تمہاری بولی تو کروڑوں میں لگنی چاہیے۔ اخل اس کے کان کے
قریب ہو کے بولا۔ تو اترہ نے ایک دم سے اپنا رخ دوسری
طرف کیا۔۔۔

اس نے ایک نوالہ بھی نہیں کھایا تھا۔ بلکہ کھانے کو دیکھا تک
نہیں تھا۔۔۔

اس نے نظروں کو نیچے جھکا لیا تھا۔ وہ کیا جواب دیتی اپنے باپ کی
بے حسی پر۔۔۔

اور اخل بھی ہنستے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

اس کے چاہتے ہی اترہ نے گہری سانس لی۔ اور کانپتے ہوئے
ہاتھوں سے گلاس میں پانی ڈالا۔ اور پھر کپکپاتے لبوں کے ساتھ
لگایا۔ ادھا پانی تو اس کی شال پر گر گیا تھا۔۔۔

اپ کا شہزادہ آج بھی نہیں ا رہا۔
اپ کے ہی لاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔

تھوڑا سا بھی رسپانسبل نہیں ہے وہ۔۔۔۔

بشر ابیگم بیڈ کروں کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ میلان
کا مران بھی دوسری سائیڈ پے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا۔
اور دب دباؤ والی شخصیت کا مالک تھا وہ۔۔۔

یہی عمر ہے ساری زندگی اس نے کام ہی کرنا ہے۔۔۔

لائف کو انجوائے کرنے دوا بھی۔۔۔۔

اور اجائے گا۔۔

پتہ نہیں کب ائے گا۔

اور ان کے بعد پتہ نہیں یہاں کتنی دیر رہے گا۔

میں تو سوچ رہی ہوں کہ خود ہی چکر لگاؤں دہائی میں۔

تو ایسا کیوں نہیں کہتی کہ خود بھی جانے کا دل ہے۔ میلان ہلکا سا
مسکرایا تھا۔

اس عمر میں بھی دونوں میں بہت زیادہ محبت تھی۔

دل تو میرا ہے لیکن ابھی نہیں جاسکتی آپ کو پتہ ہے نازاندہ کے
بیٹے کی شادی ہے اور وہ کتنا ہنگامہ کرتی۔ ہر بات اس کے نوٹس
میں رہتی ہے۔۔۔۔

لیکن میں جاؤں گی ضرور اگر آپ کا بیٹا اس ویک بھی نہیں آیا۔۔۔

اُترہ جو اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے ہی والی تھی۔۔
کے اچانک سے حال کا دروازہ کھلا اس بوٹ والے لڑکے سمیت
دو اور لڑکے حال میں داخل ہوئے۔۔۔۔

اُترہ نے ایک نظر اس بوٹ والے لڑکے کو دیکھا۔ اسے اچانک
دھچکا لگا۔ پانی کا گلاس نیچے گر گیا تھا۔ ایک دم سے اٹھی اور ٹیبل پہ
پڑی نیف کو اٹھالیا۔۔۔۔

اس کے ذہن نے تو جیسے کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہو۔۔۔
بوٹ والا منظر اس کی آنکھوں کے گرد گھومنے لگا۔

گلاس ٹوٹنے کی آواز سے اخل بھی باہر اچکا تھا۔۔۔

اس نے ایک نظر اُترہ کو دیکھا پھر ان تینوں کو دیکھا۔۔۔۔
تم سب میں سے کوئی بھی میرے قریب آیا تو اچھا نہیں ہوگا۔

وہ لڑکے بھی حیرانگی سے ایک نظر اترہ اور پھر اخل کو دیکھتے
تھے۔۔۔۔

میں نے کہا نامیرے قریب نہیں انا۔۔

اخل کو اگے اتادیکھ کر اس نے پھر سے کہا اور نیف کو تھوڑا اور
مضبوط کیا۔۔۔۔

اخل نے ایک چٹکے میں اس کے ہاتھ سے نیف لے کر ٹیبل پر
پھینکی۔۔۔

اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔۔

وہ اچھے سے جان گیا تھا کہ اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔

اور اس کی سوچ پر غصہ رہا تھا۔۔

اور دوسری طرف وہ بوٹ والا لڑکا اس جھگڑے کے بعد وہ آج مل رہا تھا۔ لیکن اخل نہیں جانتا تھا کہ وہ ملنے آ رہا ہے۔

اخل نے اس کو بازو سے پکڑا اور اسے اس کے کمرے میں چھوڑ کے آیا۔ چہرے پہ غصے کے ساتھ ساتھ پریشانی کے بل بھی تھے۔۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کہ اس کی غیرت جاگی تھی کسی لڑکی کے
لیے۔۔۔۔۔

یہ لڑکی تمہارے پاس یہاں کیا کر رہی ہے۔۔
ان تین لڑکوں میں سے ایک لڑکا بولا وہ اب ڈرائنگ روم میں
بیٹھ چکے تھے۔

تو یہاں کیوں اور کس سے پوچھ کر آیا ہے۔ اخل نے اگلے ہی لمحے
اس بوٹ والے لڑکے کو کھڑا کیا۔ اس کا غصہ بے قابو تھا۔۔

وہ یقیناً ان کو وہیں سے باہر کر دیتا لیکن ان تین لڑکوں میں سے
اس کا ایک بیسٹ فرینڈ سہمی بھی تھا۔۔

کیا ہو گئے ہے اخل۔۔

وہ بات اسی دن ختم ہو گئی تھی نا۔ سمی نے اسے پیچھے کیا جو شاید
اس لڑکے پہ وار کرنے کے لیے تیار تھا۔۔۔

تو کب سے لڑکیوں کے معاملے میں سی ری ایس ہونے لگا۔۔

کم۔۔ اون۔۔۔

اخل نے اس کا ہاتھ کچھے کیا۔۔۔۔

مجھے اس کی شکل نہیں دیکھنی۔ اس کا غصہ پہ قابو ہو رہا تھا۔ اور ایسا پہلی بار ہوا تھا اور وہ بھی کسی لڑکی کے لیے۔ ورنہ تو زندگی میں اس نے صرف ایک ہی لڑکی کی حفاظت کی تھی۔ اور وہ اس کی اپنی بہن تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر تینوں کو دیکھا اور پھر غصے سے اپنے کمرے کی طرف گیا۔ وہ یقیناً انہیں جانے کا اشارہ کر کے گیا تھا۔۔۔۔۔ اور اپنے دروازے کو بہت زور سے بند کیا۔۔۔۔۔

وہ رات اُترہ پے بہت بھاری گزری تھی۔ ساری رات اسے اخل
اور اس کے دوستوں کا ڈر کھائے جا رہا تھا۔ اس نے نہ جانے کتنی
دفعہ الفت کا نمبر ٹرائی کیا تھا۔ لیکن سلطان کے ڈر سے الفت نے
اپنا نمبر چیلنج کر لیا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ سلطان اس سے بہت تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل بھی نہیں سو پایا۔ اور یہ اس کی زندگی کی پہلی رات تھی۔ جو
اس نے اتنی بے چینی سے گزاری تھی۔۔۔

لیکن وہ اچھے سے جانتا تھا۔ کہ اُترہ ڈری ہوئی ہے۔۔

اور وہ ڈرتی بھی کیسے نہ جو بوٹ میں اس کے ساتھ ہونے والا
تھا۔ وہ تو یہی سمجھ رہی ہو گی کہ کیا پتہ میں نے لڑکوں کو بلایا
ہے۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے تمہیں اخل نے خود سے سوال کیا۔ بہت ہی
مشکلوں سے سوچوں کو دل سے نکال کر اس نے نیند کی وادیوں
میں جانا چاہا۔۔۔

اُترہ کا معصوم چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے بار بار اجاتا تھا۔۔۔
نہ جانے کتنے دفعہ اس نے سوچا کہ وہ اُترہ کے پاس جاتا ہے۔
پر پھر اپنے قدموں کو واپس موڑ لیتا۔۔۔۔۔

تم کتنے جھوٹے ہو۔۔۔

صبح کا سورج ڈلا ہی تھا کہ قرت اخل کے سرہانے کھڑی
تھی۔۔ اس نے جینز ٹاپ پہنا ہوا تھا۔ بال رول کیے ہوئے
تھے۔ ڈرک لپسٹک لگائی ہوئی تھی۔۔۔

وہ شرٹ لس بیڈ میں اونداسویا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ سے تکیے کو دبوچا
ہوا تھا۔۔

قرت نے وہی تکیہ بازو کے نیچے سے کھینچ کر اس کے سر پہ
مارا۔۔۔۔۔

کہ پلو سر پہ پڑنے سے وہ ایک دم سے اٹھا۔۔۔۔۔

کیا ہے۔۔ نمود انکھوں سے اس نے قرت کو دیکھا۔۔۔۔۔

وہ لاعلمی سے اٹھ کر پوچھنے لگا۔ رات جو ہوا تھا شاید ابھی اس کے
ذہن میں نہیں آیا۔۔۔۔۔

تم نے تو کہا تھا تم واپس جا رہے ہو۔

اٰخل نے بلینکٹ پیچھے پھینکا۔۔۔۔۔

تو اس کے دماغ میں ایک دم سے اترہ آئی۔۔۔۔۔

نہیں گیا۔۔۔

اس نے بیڈ سے اٹھنا چاہا۔ پر قرت نے اس کے گلے میں بازو

ڈالتے ہوئے اسے اٹھنے سے روکا۔۔۔

اٰخل نے دونوں ہاتھ اس کے بازو پہ جمائے۔۔

ابھی نہیں پلیر۔۔۔۔۔

اغل نے اسے پیچھے کیا۔۔۔۔۔

اسے اُرہ کی فکر تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں تمہارے لیے بریک فاسٹ بناتی ہوں۔۔
قرت تھوڑا پریشان ہوئی تھی۔ اس کے انکار پے۔۔۔

او کے ٹھیک ہے وہ شاید اس سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ تو اس نے
اسے بریک فاسٹ کی اجازت دیتے ہوئے خود وہ فریش ہونے
چلا گیا۔۔۔۔۔

اخل میلان۔۔۔۔

سلطان نے لفظ پر زور دیتے ہوئے لڑکے کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ مجھ سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔۔۔

پتہ نہیں استاد۔۔۔۔۔

تم مجھے سب بتا رہے ہو۔۔۔۔۔

اس کے ذہن میں یہی چل رہا تھا کہ کوئی اترہ کی ہی بات
ہو گی۔۔۔۔

وہ لڑکی کیا اس کے پاس ہے۔۔۔

سلطان جو ساحل کے پاس کھڑا تھا ایک دم سے چونکا۔۔۔
استاد مجھے بھی یہی لگتا ہے۔۔۔

اگر ایسا ہے تو فوراً سے پہلے اس سے بلاؤ۔۔۔

سلطان جو مسلسل اترہ کی کھوج میں تھا۔

اب اسے امید کی کرن ملی تھی تو وہ کیسے ہاتھ سے جانے دیتا۔۔۔

یاد رکھو اگر یہ لڑکی ہمارے ہاتھ لگ گئی۔

تو ڈنڈے کو چار چاند لگ جائیں گے۔ ہم عربوں میں کھیلیں
گے۔ وہ سہانے خواب سجاتا۔ سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی اب یہاں کیا کر رہی ہے۔

قرت کوائرہ کی موجودگی کا علم ہو چکا تھا۔ وہ ٹیبل پہ ناشتہ سجاتے
ہوئے۔ اس سے پوچھ رہی تھی جو ابھی وہاں پہ پہنچا تھا۔ شاور
لینے کے بعد۔۔۔۔

مجھے نہیں لگتا ہے کہ تمہیں پوچھنے کی ضرورت ہے یہ میرا پر سنل
میٹر ہے۔۔۔۔

اچھا ہو گا تم اپنے کام سے کام رکھو۔ اخل نے بھی اسے نوک ٹاک
جواب دیا تھا۔ وہ اپنے اگے کسی کی نہیں سنتا تھا۔

اب پر سنل ہو گیا۔۔۔

مجھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھ سے بھی پر سنل وہ پھر اس کے قریب
ائی۔۔۔۔

۔ اس نے اس کی شرٹ کو پکڑا۔ اور تھوڑا قریب کیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ اخل کوئی رد عمل ظاہر کرتا۔ اس کی نظر اترہ پر
پڑی جو سامنے ہی کھڑی تھی اس نے ایک جھٹکے میں قرت کو پیچھے
کیا۔۔۔

اترہ کی آنکھوں سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ رات بھر نہیں سوئی
وہ روتی رہی ہے۔۔۔

اس نے اسی شال کو لپیٹا ہوا تھا۔۔۔

اور ہاتھ میں بیگ اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

قرت کا منہ اسے دیکھتے ہی سوج گیا تھا۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔

میں اپنی دوست کے پاس جا رہی ہوں۔ اترہ نے ایک نظر اسے
اور پھر قرت کو دیکھا۔۔۔

۔ قرت نے بھی اترہ کا جائزہ لیا۔ وہ اسے ٹھیک نہیں لگ رہی
تھی۔ بہت ڈری ہوئی سہمی ہوئی لگ رہی تھی۔۔۔

اخل نے قدم اگے بڑھائے تو اترہ ڈر کے مارے پیچھے ہوئی۔۔

سمجھ نہیں آتی تمہیں اک بار۔۔۔

فریش ہو کر او اور ناشتہ کرو۔۔۔۔

اخل۔۔۔

ارام سے بولودیکھو اگے کتنا ڈری ہوئی ہے۔۔

قرت کو اندر سے اگ لگی ہوئی تھی۔ لیکن اخل کو امپریس کرنے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔

اس کی باتوں کو نظر انداز کرتا اخل نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔ تو اُرہ بھی کچھ بولے بغیر وہاں سے چلی گئی۔ پر وہ اب بس جانے کا سوچ رہی تھی۔ کسی بھی طرح وہ بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے جاتے ہی اخل نے ایک نظر قرت کو دیکھا۔۔۔۔۔

یہ مجھے کیا ہو رہا۔۔۔۔۔

اخل نے خود سے سوال کیا۔۔۔۔۔

اور پھر ایک دفعہ اترہ کو دیکھا جواب جا چکی تھی۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اخل کوئی جواب دیتا اس کا فون بجنے لگا۔۔۔۔۔

جو کان کے ساتھ لگاتے ہی وہ باہر نکل گیا۔۔۔

قرت نے محنت سے بریک فاسٹ بنایا تھا اس نے بڑا سامنہ بنایا
اس کے جاتے ہی۔ پر اس نے کوئی سوال نہیں کیا تھا کیونکہ وہ
جانتی تھی کہ وہ غصے میں ہیں۔۔۔۔

کیوں ملنا چاہتے تھے تم مجھ سے۔۔۔۔

سلطان نے اخل کو اتے ہی سوال کیا۔ وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ
میں موجود تھے۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

سلطان کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ اخل نے اپنے ہاتھ سے چپ رہنے
کا اشارہ کیا۔۔

اسندہ تمہاری زبان پہ اس کا نام نہ ائے۔ اخل نے دونوں ہاتھ
ٹیبل پر رکھے اور تھوڑا جھکا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے بیگ کو ٹیبل پر رکھا جو کہ پیسوں سے بڑا ہوا
تھا۔۔

یہ 20 لاکھ سے زیادہ ہی ہو گا۔۔۔

اسندہ تمہارے منہ سے اس کا نام تک نہ سنو۔۔۔۔

سلطان نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر پیسوں کے بیگ کو دیکھا
پیسے کھول کر اس نے نوٹوں کو دیکھا۔۔

اور اگر میں کہوں کہ مجھے یہ نہیں چاہیے۔۔۔

وہ بھی کھڑا ہو گیا۔۔۔

لیکن مجھے نہیں لگتا تم اتنی جلدی مرنا چاہتے ہو۔۔

اُترہ کی طرف دیکھنے کا سوچ بھی تو تمہارے لیے بالکل ایسا ہی ہوگا
جیسے موت کی تیاری کرنا۔ اس نے اسے تھوڑا اگے کھینچا۔۔۔۔

انکھوں کا تاب دکھا کر ایک ایک جھٹکے میں اسے پیچھے
گرایا۔۔۔۔۔

اور ایک نگا سلطان پہ ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے یہاں رہنے کا اخل نے مجھے زبردستی قید
کیا ہوا ہے۔ قرت نے اخل کے جانے کے بعد ہی اُترہ کو اپنا رنگ
دکھا دیا تھا۔۔۔۔

اب میں کہہ رہی ہوں تو اب دفع ہو جاؤ اس کے انے سے پہلے
یہاں سے۔۔۔

اور کبھی مڑ کر نہیں دیکھنا۔۔۔۔

تمہارے جیسی لڑکیوں کو تو میں ملازم بھی نہ رکھوں۔ پتہ نہیں وہ
کیسے برداشت کر رہا ہے۔۔۔۔

اُترہ اسے بہت سے جواب دے سکتی تھی۔ لیکن ابھی سنہرا موقع
تھا یہاں سے بھاگنے کا۔ تو شاید وہ ٹائم ویسٹ نہیں کرنا چاہتی تھی
اس نے بنا کچھ سوچے سمجھے اپنا وہ ایک بیگ اٹھایا۔ جو نارمل سائز کا
ایک ہینڈ بیگ تھا۔ اور شمال کو اوڑا اور باہر کی طرف جانے
لگی۔۔۔۔۔

قرت نے بھی اس کے جاتے ہی سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

یہ اُترہ کا نمبر کیوں نہیں مل رہا۔۔۔

الفت نہ جانے کب سے اس کا نمبر ٹرائی کر رہی تھی۔۔۔۔

لیکن اس افراتفری میں اُس نے موبائل نہیں اٹھایا تھا۔ اور اس کا
موبائل سائلنٹ تھا۔۔۔۔

وہ نہ جانے کتنی ہی کالے اسے کر چکی تھی۔۔۔۔

لیکن کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔۔۔

اس نے سلطان کی وجہ سے کچھ دنوں کے لیے اپنا نمبر بند کر دیا
تھا۔۔۔۔۔

اور اب سم چینج کی تھی۔۔۔۔

لیکن اب جب ان کیا تھا۔ اُری سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔
اسے بہت ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔۔۔
وہ جانتی تھی کہ اُرہ یہاں پہ کسی کو نہیں جانتی تھی۔
اور اب نہ جانے کہاں ہو گی۔۔۔۔۔

کہاں کی تیاری ہے۔۔۔

اُرہ جو ابھی اخل کے فلائٹ سے کچھ ہی دور گئی تھی اخل نے
گاڑی کی بریک لگائی اور اسے بازو سے پکڑ کر پوچھا۔۔

وہ اتنا چانک سے آیا تھا کہ اُترہ کو بھاگنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔



وہ بولتے بولتے لفظوں کو پے گئی تھی۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔ گرفت مضبوط کرتے ہوئے اخل چلایا تھا۔۔۔

مجھے قرت نے باہر نکال دیا۔۔۔

وہ شدید غصے میں تھا۔۔۔

یہ سننے کے بعد تھوڑا نارمل ہوا۔۔۔۔۔

تم سچ کر رہی ہو یا یہ تمہاری بنائی ہوئی کوئی کہانی ہے۔۔
میں سچ کہہ رہی ہوں اب چھوڑ دو۔۔

ویسے بھی میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی میں اپنی دوست
کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔۔

اچھا اس دوست کے پاس جس نے سلطان کے ڈر سے تمہیں
گھر سے باہر نکال دیا۔۔۔۔
اور پھر واپس تمہاری خبر ہی نہیں لی۔۔۔۔۔

تیز کرتے ہوئے اخل نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

اُترہ کے پاس اس کے کسی سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔
تھوڑی سی دیر میں وہ دونوں فلیٹ پہنچ چکے تھے۔
اور اخل نے قرت کی اچھی خاصی کلاس لے کر اسے گھر سے نکالا
تھا۔۔۔

استاد اپ کو اپ کے پیسے مل گئے اور زیادہ مل گئے تو اپ اس لڑکی
کا پیچھا چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔۔۔

اس کا پیچھا میں چھوڑ دیتا اگر وہ مجھے نہ ملتی۔۔۔

لیکن مجھے سمجھ نہیں ارہا۔

یہ اخل میلان کو کیا ضرورت پڑی۔ مجھے نہیں لگتا کہ اس کے پاس لڑکیوں کی کمی ہے۔۔۔

یہ بات سلطان کے ذہن میں اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

وہ پیسوں سے بھی مطمئن نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ اخل میلان کو بھی اچھے سے جانتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے زیادہ طاقتور ہے۔۔

اور اس کے باپ کا بہت نام چلتا ہے۔۔۔

اخل کوائرہ مسلسل اپنی طرف کھینچ رہی تھی اور وہ نہیں جانتا تھا
کہ یہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔
اس کا کنٹرول نہیں رہا تھا۔ خود ہے شاید۔۔۔۔۔
وہ بے چین ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم مجھے۔۔۔۔

بولو۔۔۔۔۔ اخل نے ایسے چپ ہوتا دیکھا۔ تو پھر سے سوال کیا۔۔۔

وہ باہر گارڈن میں بیٹھی ہوئی تھی اور داخل ابھی ہی اسے دیکھتے
ہوئے وہاں آیا تھا۔-----

تم مجھے کیوں قید کرنا چاہتے ہو میں تمہاری کس کام کی
ہوں۔۔۔۔

جو ڈر کے مارے پہلے چپ ہو گئی تھی اب ایک دم سے بولی
تھی۔۔۔

تم بڑے کام کی چیز ہو۔۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے
سامنے ا کے بیٹھا۔۔۔۔

اُترہ اس کے جواب سے ڈر گئی تھی۔ وہ ہاتھ جو اس نے چیئر پہ رکھا
تھا اٹھا کے اپنی گود میں رکھا اور سکر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اب لہجہ تھوڑا چینج ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ اور شاید اس کی بے بسی محسوس
کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں۔ اس نے ہاتھ اُترہ کی طرف
بڑھایا تھا۔۔۔۔

لیکن اُترہ نے اپنا رخ دوسری طرف کیا۔۔۔
وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اخل کو تو کیسے یقین کر لیتی۔۔۔۔

میں جانتا ہوں میں بہت فلرٹی انسان ہوں۔۔
اسے یوں سوچتے دیکھ کر وہ بولا۔۔۔۔

لیکن تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو۔۔۔۔

یہ دنیا بہت خراب ہے اور تم بہت معصوم ہو۔۔۔۔

اُترہ نے روح دوسری طرف کر لیا تھا جیسے اس کی باتیں کا
کوئی اثر نہیں ہو رہا۔۔۔۔

تمہاری اتنی زیادہ گرل فرینڈز ہیں۔ تمہیں کیا ضرورت پڑی ہے
مجھ سے دوستی کرنے کی۔۔۔

وہ گل فرینڈز ہیں میں تمہیں دوست بنانا چاہتا ہوں۔۔۔

اور تمہارے ساتھ میرا فلرٹ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں
ہے۔۔۔۔

یہ فلرٹ ہی تو کر رہے ہو تم۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔۔

میں دل سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

اُرہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ لیکن اس کے پاس اپشن ہی کیا تھا
وہ ہاں ہی کر سکتی تھی کوئی اپشن نہیں تھا۔ اسے سچ میں ضرورت
تھی کسی کی۔ لیکن اخل پہ اعتبار کرنا ممکن تھا۔ پر وہ صرف
دوستی کی تو ڈیمانڈ کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے گردن ہلائی۔۔۔۔

اور ہاں کی-----

لیکن اس کا ڈر کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس کا دل مطمئن نہیں تھا۔۔۔۔۔

کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے خاموشی توڑی۔۔۔۔۔

قوت کو منایا نہیں۔ اترہ کے دماغ میں یہی آیا تو اس نے پوچھ لیا

۔۔۔۔

خود ہی اجائے گی۔۔

کیوں تمہیں فکر نہیں ہو رہی۔۔۔

نہیں اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے تو اندر سے شکر منایا تھا کہ
اس سے جان چھوٹی ہے۔۔۔

اس سے پہلے اترہ کچھ اور سوال کرتی۔۔

اس پارٹی والی لڑکی کی آمد ہوئی۔ جو اس دن پارٹی میں اخل کے
ساتھ تھی۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس کے اتے ہی اخل کھڑا ہوا تھا اور اسے ملا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اُترہ کو انٹر وڈیوس کرواتا اُترہ اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔ اس نے بھی روکنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔۔

وہ لڑکی بھی اُترہ کو قرت کی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جیسے کچا چبا جائے گی۔۔۔

کتنا ٹھہر کی ہے یہ۔ اُترہ نے دل ہی دل میں سوچا تھا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔۔

صبح قرت اور اب یہ اس نے مڑ کر ایک دفعہ پیچھے دیکھا تو داخل اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اُترہ کے پیچھے دیکھتے ہی اس نے سائل کی۔ وہ لڑکی اس کی باہوں میں ہی تھی ابھی۔۔۔

اُترہ نے کوئی ری ایکٹ نہیں کیا تھا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلی
گئی۔۔۔۔

جب کے اس لڑکی کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی اخل کا دھیان اُترہ
کی طرف تھا۔۔

نہ جانے کتنی دفعہ اس نے گردن کو موڑ کر اُترہ کے کمرے کی
طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ لڑکی جو اخل کو ڈنر پہ لے کے جانے کے لیے فورس کر رہی
تھی۔ بہت مشکل سے اس نے ٹالا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی اس نے اترہ کے کمرے کی طرف کرنا چاہا لیکن
رات بہت ہو گئی تھی اور وہ جانتا تھا کہ وہ سوچکی ہوگی۔۔۔۔

اس نے ہاتھ دروازے پہ رکھتے رکھتے پیچھے کیا تھا۔۔۔۔
اور پھر کچھ سوچنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔۔

صبح ہوتے ہی اترہ کا دھیان موبائل کی طرف گیا سب سے پہلے تو
اس نے جلدی سے موبائل اٹھایا تو ایک انون نمبر سے کافی کالز آئی
ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے بنا کچھ سوچے اسی نمبر کو ڈائل کیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ
یہ الفت ہی ہوگی۔۔۔۔۔

الفت۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں فون اٹھالیا تھا الفت نے اس کی آواز سنتے ہی
بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا۔ اس نے بلیںکٹ کو پیچھے گرایا اور
ایک دم سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔

تم نے اپنا نمبر کیوں بند کر دیا تھا میں کتنی پریشان ہو رہی تھی۔
وہ سلطان آیا تھا۔

کیا سلطان اترہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

تم کہاں ہو بتاؤ مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے الفت نے بھی سوال پہ
سوال کیا۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ نے نظر کمرے کی طرف گھمائی۔۔۔

میں اسی اخل کہ گھر ہوں میں نے تمہیں بتایا تھا جس کے بارے
میں نے تمہیں بتایا تھا۔۔۔

کیا الفت شوکت ہوئی تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے اس نے موبائل کو ایک کان سے دوسرے کان پہ
لگایا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اُترہ نے اسے ساری داستان سنا دی تھی۔

تم شام کو مجھ سے ملو میں تمہیں بتاتی ہوں کہ کیا کرنا ہے۔

کیا میں تمہارے پاس واپس نہیں اسکتی اُترہ نے معصومیت سے

پوچھا۔۔۔

کیونکہ اب وہ اور یہاں نہیں رہنا چاہتی تھی۔۔۔

دیکھو میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ سلطان ایسا تھا یہ پوسیبیل نہیں ہے۔

الفت نے صاف لفظوں میں انکار کر دیا تھا۔ اُرہ کا دل ٹوٹ گیا تھا کیونکہ وہ آخری امید تھی۔۔۔۔

باڈا کیوں بچے ہیں جناب کے منہ پر۔ اخل نے اُرہ کو دیکھتے ہوئے نوٹس کیا تھا۔ اج وہ کچھ زیادہ ہی پریشان تھی۔۔۔۔

وہ ابھی اپنے کمرے سے نکلا تھا اُرہ بھی اپنے کمرے سے نکل رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔

اُترہ نے اتنا سا کہا کہ روخ بد لانا چاہا پر اخل نے اسے بازوؤں سے
پکڑ کے اپنی طرف کھینچ۔۔۔۔۔

اُترہ نے شرٹ ٹائپ شارٹ قمیض کے نیچے پلاز و پہنا تھا۔ یہ کچھ
کپڑے اسے الفت نے دیے تھے۔۔۔۔۔
بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کچھ پوچھو ہے میں نے۔۔۔

میں نے بھی جواب دے دیا ہے اخل۔ اس کی قربت سے وہ بری
طرح سہمی۔ تو اخل نے بھی اسے بازو سے چھوڑ دیا۔۔۔

اُترہ الفت کی باتوں سے سخت پریشان ہوئی تھی۔ وہ اس کی آخری
(امید تھی۔ اب سب کچھ بکھرتا ہوا نظر آ رہا تھا اسے

کل ہم نے دوستی کی تھی۔ اور ایک دوست کو دوسرے دوست
کی ہر پریشانی کا پتہ ہونا چاہیے۔ چلو او بیٹھ کر بات کرتے
ہیں۔ بریک فاسٹ بھی ریڈی ہے۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ دونوں ناشتے کی ٹیبل پر تھے اُترہ خاموشی سے
کھانے میں مصروف تھی۔ وہ نظریں جھکا کر بس ناشتہ کر رہی
تھی۔ اور اخل کو شدت سے یہ بات لگ رہی تھی۔۔۔

تم خاموش کیوں ہو۔۔۔۔۔

تمہاری دوست چلی گئی۔ اُترہ نے پوچھا۔ (اس کے خیال میں وہ
رات بھر یہیں رکی ہوگی۔ اخل کے ساتھ ہی)

ہاں وہ رات کو ہی چلی گئی تھی۔ اخل نے جلدی سے جواب دیا تھا
شاید وہ اس سے کوئی سوال کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

تم ایک ساتھ اتنی زیادہ لڑکیوں کے ساتھ کیسے۔ وہ بولتے بولتے
چپ ہو گئی تھی۔ اس کے پاس کوئی نام بھی تو نہیں تھا۔ ان
رشتوں کو دینے کے لیے۔ تو اس نے سوال کو یوں ہی ادھورا
چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

کیسے کیا۔ وہ سمجھ گیا تھا لیکن پھر بھی اسے شاید تنگ کرنا چاہتا
تھا۔ اپنی مسکراہٹ کو چھپاتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے
پوچھا۔۔۔۔۔

مطلب قرت پھر وہ لڑکی۔ تم کیا دونوں سے شادی کرو گے۔۔

اُترہ کے لیے یہ سب نیا تھا۔ وہ گھر کی چار دیواری سے نکل کر اس
دنیا میں آگئی تھی۔ یہ دنیا بہت ہی نئی اور عجیب تھی۔۔۔۔۔

تمہیں کس نے کہا میں ان دونوں سے شادی کرنے والا
ہوں۔ اخل نے ہنستے ہوئے لا پرواہی میں جواب دیا۔۔۔۔۔

ٹائم پاس کر رہے ہو۔ اُترہ نے جو س کا گلاس منہ کے ساتھ لگاتے
ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں تم سے اب کیا چھپانا دوست ہو میری اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں شرم بھی نہیں آتی۔ اُرہ کو اس کی بات پہ غصہ آیا تھا۔ کہ
کیسے وہ بے شرمی سے یہ سب کچھ بتا رہا ہے۔۔۔

تمہیں کیا ٹینشن ہو رہی ہے تم سے تھوڑی فلرٹ کیا ہے میں
نے۔۔۔

مجھ سے تم کر بھی نہیں سکتے۔ مجھے باقیوں جیسا مت سمجھنا
تم۔ اُرہ کے لہجے میں سختی آئی تو اخل نے بھی کھانا چھوڑا۔۔۔

تمہیں میں نے پہلے بھی کہا تھا۔ سلطان کے حوالے کرنے میں
دیر نہیں لگاؤں گا۔ اسے ون کرتے ہوئے اس نے کہا تھا جب کہ
اس کی بات سنتے ہی اُرہ نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ (کل سے اس نے

سلطان کے نام سے اسے نہیں ڈرایا تھا۔ اُترہ بھی اس معاملے میں
پر سکون ہو گئی تھی۔ لیکن آج پھر سے اسے سلطان کی دھمکی دی
تھی اس نے)

اس کا ایک ہاتھ جو ٹیبل پر تھا اس نے دھیرے سے نیچے کیا اور اپنی
گود میں رکھ لیے دونوں ہاتھ اس نے نظروں کو نیچے جھکا لیا
تھا۔ یہ اس کی بے بسی تھی۔۔۔

اس کی حالت دیکھ کر اخل کو اپنے کہے گے الفاظ پے غصہ ا رہا
تھا۔۔۔۔

اخل نے ابھی تک مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔
قرت بہت ہی بے چین ہو رہی تھی۔

مجھے خود ہی جانا پڑے گا۔ وہ ایک امیر
باپ کی بگڑی ہوئی بیٹی تھی۔ اس کا کرش بھی اتا جاتا تھا کبھی کسی
پہ تو کبھی کسی پہ۔ پر اس بار اسے ٹکمر کا بندہ ملا تھا۔۔۔

اخل کے پیچھے وہ دیوانی تھی۔ جبکہ اخل کی نظر میں اب اس کا ٹائم
پورا ہو چکا تھا۔۔

اور وہ یہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ اخل نہیں آئے گا
اس سے ہی منانے جانا پڑے گا۔۔۔۔

انہی سوچوں کو دماغ میں رکھتے ہوئے وہ اپنی گاڑی کی طرف
گئی۔ اس نے کالے کلر کی ہاف شرٹ پہنی تھی نیچے کالی ہی جینز
تھی۔ اور یہ کپڑے اس نے اخل کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے
لیے پہنے تھے۔۔۔۔۔

بس کچھ دنوں میں واپس اجاؤں گا۔۔۔۔۔

اب یہاں کچھ کام ہے۔ اخل ٹالنے والے انداز میں بات کر رہا
تھا۔۔۔۔۔۔۔

جانتی ہوں تمہارے کاموں کو اور تمہیں بھی۔۔۔۔۔

جلدی سے واپس اجاؤ ورنہ میں وہاں اجاؤں گی۔ بشر ابیگم بھی اس
کی حرکتوں سے اچھی طرح واقف تھی۔

موم سچ میں کام ہے۔۔

اپنے شریف سے بیٹے پر الزام لگا رہی ہیں۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی اخل نے جب رخ بدلہ توائرہ دروازے کے پاس پہنچ
چکی تھی۔

اے اے اے اے اے اے اے۔۔۔

کدھر۔ (اس نے موبائل کو فوراً بند کیا۔ اور اُترہ کی طرف آیا۔)

مجھے دوست سے ملنے جانا ہے۔ اُترہ نے اسے پاس اتے دیکھ کر دو
قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔

مجھ سے اجازت لی۔۔۔

کیوں غلام ہو تمہاری۔۔۔

اس کے لفظوں نے اخل کو اپنی طرف کھینچا تھا۔

وہ اب اس کے بالکل قریب اچکا تھا۔ اترہ در کے مارے دیوار کے
ساتھ جا لگی تھی۔ اخل نے بھی ایک ہاتھ دیوار پر رکھ کر اس کے
گرد گرفت مضبوط کی۔۔۔۔

اترہ نے ایک نظر اس کے دیوار پہ رکھے ہاتھ کو اور پھر اس کو دیکھا
وہ بری طرح سے سہم گئی تھی۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو۔ وہ مشکل سے لفظوں کو جوڑ پائی تھی۔۔

اخل کی نظریں اسے خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

مسلسل اس کے قریب سے قریب تر اتا جا رہا تھا۔۔۔

اخل پلینز۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے
تھے۔

اخل نے پہلی بار اسے اتنے قریب سے دیکھا تھا۔ یہ چمکتی
آنکھیں کھل کھلاتا ہوا چہرہ۔ گلابی ہونٹ۔۔۔۔۔

آنکھوں میں حیا۔۔۔۔۔۔۔

اسے اُترہ کی طرف کھینچ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ بے خودی میں بہکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے دیوار سے اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے چہرے پہ رکھنا چاہا۔

اُترہ نے اس کے ہاتھ کو پیچھے کیا۔۔

پلیز۔۔۔

ن۔۔۔۔ نہیں

وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اخل نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی
رکھی۔۔

شششش۔۔۔

خاموش۔۔۔۔

اب کچھ بھی بولی نا۔ توجو سوچ رہی ہو وہ سچ میں کر کے دکھاؤں
گا۔ وہ اس کے کان کے قریب ہو کر بولا تھا۔۔۔۔

ویسے بھی زیادہ مہنگی نہیں ہو تم۔۔۔

لاکھ وہ ہلکا سا مسکرایا تھا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا 20
تھا۔ اترہ کی آنکھیں مسلسل انسوؤں سے تر تھی۔۔۔۔
تمہیں ہر روز خرید سکتا ہوں۔۔۔۔

میں اتنے پیسوں میں۔۔۔۔۔

اخل نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا تھا ابھی تک کہ وہ سلطان سے ملا
(تھایا اس نے پیسے دیے تھے)

اخل کو خود ہوش نہیں تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے۔۔۔۔

اگر یہاں کوئی اور لڑکی ہوتی۔ تو وہ ایک منٹ بھی نہیں رکتا۔ ایسا کنٹرول اس میں پہلی بار آیا تھا۔

اخل۔۔۔۔۔

اس آواز سے وہ ایک دم چونکا۔ ایک نظر اترہ کو دیکھنے کے بعد اس نے اس نے رخ بدلا۔۔۔

اُترہ نے بھی اپنے انسو صاف کیے اور پیچھے ہٹی۔ ابھی جا کر اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔ یہ قرت کی آواز تھی۔۔

جو شاید اخل کو ڈھونڈتے ہوئے دے رہی تھی۔۔۔

وہ بے خودی سے نکلا تو اس نے ایک نظر اُترہ پر ڈالی۔ اس کی بکھرتی سانسوں کو محسوس کر سکتا تھا وہ۔۔۔۔

تم کتنے بے وفا ہو اب وہ اندر داخل ہو چکی تھی۔ اس نے اتے ہی بازو اخل کے گلے میں ڈالے۔ پر میں تمہارے بغیر ایک منٹ نہیں رہ سکتی۔ ائی لو یو سو میچ اس نے اس کے گالوں پہ کس کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر اچانک اس کی نظر اترہ پر گئی جو وہیں ڈری سہمی کھڑی
تھی۔۔۔

اس نے نظروں کو نیچے جھکا لیا تھا۔۔۔
شرم کے مارے۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ اترہ کے سامنے قرت کی اس حرکت پر۔ اخل کونہ جانے
کیوں اچھا نہیں لگا تھا۔ وہ پہلی بار عجیب سا محسوس کر رہا تھا۔ اس
کے جذبات اس کی خود کی سمجھ میں نہیں رہے تھے۔۔۔۔

اترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

قرت کے ہاتھ میں ایک بیگ تھا شاپنگ بیگ۔۔

وہ اسے پکارتے ہوئے اس کے پاس آئی۔۔۔

یہ میرے کچھ پرانے کپڑے ہیں میں اب نہیں پہنتی۔

میں نے ایک دو دفعہ ہی پہنے ہیں۔ تم یہ پہن لینا۔۔۔

وہ شاید آئرنہ کو نیچا دکھانا چاہتی تھی۔ وہ جو ڈری سہمی ایک کونے میں کھڑی تھی۔ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے وہ بیگ لیا۔ (اس کے لیے یہ چیز نئی نہیں تھی۔ وہ ہمیشہ سے اترن ہی تو پہنتی آئی

ہے۔ ایک باپ تھا جو ہر وقت نشے میں رہتا تھا۔ گھر کا خرچہ وہی
چلاتی تھی۔ تو اگے پیچھے سے جو بھی ملتا وہ پہن لیتی تھی۔)

اس سے پہلے کہ وہ بیگ اپنی طرف لیتی۔ اگلے نے ایک جھٹکے میں
بیگ کو کھینچا۔ اور دور پھینکا۔۔۔۔

وہ تمہاری اترن کیوں پہنے گی۔ لہجے میں غصہ تھا اور شدید
غصہ۔۔۔۔۔

بہت ہو گیا نکلے۔۔

اس نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے اور ایک ہاتھ سے اسے باہر جانے
کا اشارہ کیا۔ آنکھوں میں غصہ رونما تھا۔
قرت تو ایک دم سے ڈنگ رہ گئی۔۔۔

اخل۔۔۔۔

میں نے کہا نکلو۔۔۔۔

قرت جو اُسے کو نیچا دکھانا چاہتی تھی اس کے سامنے اپنی بے عزتی
برداشت نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے افق نگاہ اُسے پر ڈالی۔ پاؤں
زمین پر مارتے ہوئے وہ باہر کی طرف گئی۔۔۔۔

اُترہ کو تو کچھ ہوش نہیں تھا ہو کیا رہا ہے۔۔۔۔

وہ تو پہلے والے حادثے سے ہی نہیں نکلی تھی۔۔
اس کی نظریں زمین پر بکھرے کپڑوں پر تھی۔۔۔

قرت کے جاتے ہی۔ خطرے کی گھنٹی پھر سے اس کے سر پر بجنے
لگی تھی۔۔

کہاں ملنے جانا ہے دوست سے باہر اجاؤ انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔
اخل نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ اتنی سی بات کہہ کر باہر
کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

اسے اپنی غلطی کا احساس تھا۔ وہ اسے اور پریشان نہیں کر سکتا تھا
وہ جانتا تھا۔ وہ بری طرح سے ڈر چکی ہے۔۔۔۔۔

اُترہ نے تھوڑا سکون کا سانس لیا تھا۔ لیکن وہ ڈر سے ابھی بھی
نہیں نکلی تھی۔۔۔۔۔

لیکن وہ یہی سوچ کر اس کے ساتھ گئی تھی کہ وہ واپس نہیں آئے
گی۔۔

اسندہ یہ غلطی مت کرنا کہیں جانا ہو مجھے بتا کے جانا۔ وہ گاڑی
ڈرائیو کرتے ہوئے اسے ون کر رہا تھا۔ جب کہ اُترہ ڈری سہمی
چپ چاپ بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے ایک کیفے کے پاس لے کر ایسا لوکیشن
اسے الفت نے بھیجی تھی۔ لیکن وہ اسے اور ڈسٹرب نہیں کرنا
چاہتا تھا۔

میں تقریباً ایک دو گھنٹے میں تمہیں یہیں سے پک کر لوں گا۔ اور
کوئی ہوشیاری نہیں۔۔۔ اسے انکھوں سے ون کرتے ہوئے اس
نے کہا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ ابھی سٹیننگ ویل پر ہی تھے۔ گاڑی بھی لاک تھی
یہ کہتے ہی اس نے گاڑی کا لاک کھولا اور اسے باہر جانے کا اشارہ
کیا۔ وہ جب تک اندر نہیں گئی وہ گاڑی میں ہی بیٹھ کے دیکھتا رہا

اس کے اندر جانے کے بعد اس نے گاڑی کو موڑا اور چلا گیا۔ اس
کے جاتے ہی اُس نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے۔۔۔۔

جس طرح تم نے مجھے گھر سے باہر نکالا تھا دل تو نہیں کر رہا تھا
تمہیں فون کرنے کا۔ قرت نے لائن ملتے ہی شکوے شکایتیں
شروع کر دی تھی۔۔۔۔

اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں اب زندگی میں صرف یہی سب
کچھ نہیں رہ گیا۔۔۔۔

اور میں بڑی ہوں۔ اخل نے فون کاٹنا چاہا۔۔

یہ تم کہہ رہے ہو اخل۔۔۔

پلیز میں کل لندن واپس جا رہی ہوں۔۔

قرت بیسکلی لندن سے تھی۔ لیکن پچھلے تین مہینوں سے وہ)
(اخل کے لیے یہاں آئی تھی

انج ملنے آجاؤ۔۔۔

پلیز اخل۔۔۔۔

اس کے بہت اصرار کرنے پر اخل رضا مند ہو گیا تھا لیکن اس کا
دھیان اترہ کی طرف ہی تھا۔ لیکن کیونکہ اسے گھنٹے کا ٹائم دے کر
ایا تھا تو اس نے یہی سوچا کہ میں گھنٹے میں اس سے مل لیتا
ہوں۔۔۔۔

دیکھو یہ تم کیا کہہ رہی ہو میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔

تم کہیں میری جاب کروادو جہاں رہنے کا بھی بندوبست ہو۔

اُترہ اس کے مقابل بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹیبل پہ دو کافی کپ پڑے
تھے۔۔۔

ہاں میں دیکھوں گی میں بس ابھی کے لیے کہہ رہی ہوں کہ ابھی
کے لیے تم وہیں رکو۔۔۔۔

میں نہیں چاہتی تم دوبارہ سلطان کے ہاتھ لگو۔۔۔۔
بس کچھ ٹائم میری جان۔۔۔۔۔۔۔

استاد کے سامنے نمبر بڑھانے کا ٹائم اگیا ہے۔۔۔

وہ دونوں لڑکے بھی اترہ کے سامنے والے ٹیبل پر بیٹھے ہوئے
تھے انہوں نے جیسے ہی اترہ کو دیکھا۔ ایک لڑکے نے دوسرے
کو مخاطب کیا اور دھیان اترہ کی طرف کیا۔۔۔

یہ تو وہی لڑکی ہے نا استاد جسے ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔۔

ہاں وہی لڑکی ہے ہماری کامیابی کی سیڑھی۔۔۔
ہمارے خزانے کی کنجی۔۔۔۔۔

دراصل یہ دونوں لڑکے نہیں جانتے تھے۔ اخل اور سلطان کی
ملاقات کے متعلق۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر کچھ پلان بنا رہے تھے۔۔۔۔

دیکھو تم ابھی کے لیے وہیں رہو میں کچھ دنوں میں کچھ انتظام کر کے پھر تمہیں بتا دوں گی۔ دراصل الفت کافی ڈر گئی تھی کیونکہ سلطان ایک بہت ہی خطرناک بندہ تھا۔

اور وہ کسی مشکل میں نہیں پھنسنا چاہتی تھی۔۔

لیکن وہ اترہ کے لیے پریشان بھی تھی۔۔۔۔

اور جب سے اُترہ نے اخل کے روپے کے بارے میں بتایا
تھا۔ تب سے تو اس کا دل بالکل نہیں مان رہا تھا اسے واپس بھیجنے کا
لیکن اب کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ دونوں کافی دیر سے وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

اُترہ سخت پریشان ہو چکی تھی۔ کافی کا اس نے ایک گھونٹ بھی
نہیں بڑھا تھا۔۔۔۔

اچھا اُترہ مجھے اب جانا ہے میری ڈیوٹی کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔

تم اخل کو فون کر لو پھر میں نکلتی ہوں۔۔۔۔

اخل-----

اس نے گہری سانس لی تھی وہ فون نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔
یہاں آنے سے پہلے اخل نے اس کے موبائل میں اپنا نمبر سیو کیا
تھا۔۔۔۔۔

دیکھو ابھی وہی اپشن ہے ورنہ سلطان تمہیں کبھی نہیں چھوڑے
گا۔ قرت نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اور اگر مجھے خود اس نے سلطان کے حوالے کر دیا۔۔

میں تمہیں بتا چکی ہوں وہ مجھے کئی دفعہ کہہ چکا ہے۔۔۔
دیکھو اترہ۔۔۔۔۔

اخل کو غصہ نہیں ائے گا۔ جب تم میرے ساتھ چلی جاؤ گی اور
اگر غصے میں اس نے تمہیں سلطان کے حوالے کر دیا۔۔

وہ دونوں اب کافی شاپ سے باہر آگئی تھی اور وہ دونوں لڑکے بھی
اس کے پیچھے پیچھے باہر آئے تھے۔۔۔

ان کی نظر مسلسل اترہ پر تھی۔۔۔۔

اور وہ ان کی باتیں بھی غور سے سن رہے تھے۔۔

اُترہ نے بیگ سے فون نکالا ڈائی لسٹ میں ال ریڈی اس کا نمبر
ڈائل تھا۔ اس نے کال ملا کر کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

اخل جو قرت کی باہوں میں مدہوش پڑا تھا اس نے ڈرنک کی ہوئی
تھی۔۔۔

ایک نظر موبائل کو دیکھا۔۔۔

اُترہ۔۔ ہاتھ کے سہارے سے اس نے کمر سیدھی کی۔۔۔

اس نے قرت کو پیچھے ہٹایا اور موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

اخل لینے اجاؤ تم۔۔۔۔

سہمی ہوئی اواز دوسری طرف سے آئی تھی۔۔

ہا۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔

اتنا ہوں۔ وہ مکمل نشے میں تھا۔ بول بھی مشکل سے پایا تھا۔۔۔

کب۔۔۔۔۔

وہ ابھی بولی ہی تھی کہ اخل نے فون بند کر دیا۔۔۔۔

کیا کہتا ہے۔۔۔۔

الفت نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

ارہا ہے۔ اس نے اخل کے رویے کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے

جواب دیا۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے وہ ارہا ہے تو پھر میں جاتی ہوں۔۔۔۔

اپنا بہت بہت خیال رکھنا اور مجھ سے رابطے میں رہنا بس تھوڑے
ہی دنوں میں میں کوئی انتظام کر دوں گی۔ اس کے گلے ملنے کے
بعد الفت نے ٹیکسی پکڑی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یہ تو جا رہی ہے۔۔۔

وہ لڑکے اسے زبردستی نہیں پکڑ سکتے تھے کیونکہ یہ دبئی تھا
پاکستان نہیں۔ اور وہاں کے قانون سخت ہیں۔۔۔

اُس نے شال کو ٹھیک کرتے ہوئے اگے پیچھے دیکھا۔ تقریباً پانچ
دس منٹ تو گزر ہی گئے تھے۔ اس نے شارٹ فرائیڈ کے نیچے
ٹائٹس پہنی تھی یہ بھی اسے الفت نے دی تھی۔ وہ شال ضرور

اور لیتی تھی اتنے چھوٹے کپڑے اس نے پہلی دفعہ پہنے تھے۔ اور
وہ شال میں کنفر ٹیبل محسوس کرتی تھی۔۔۔۔

کینے میں لوگ اجارہ تھے اور سی سی ٹی وی کیمرے بھی
تھے۔۔

وہ لڑکے انتظار میں تھے کہ یہ تھوڑی اگے پیچھے ہو۔۔۔

یہ ابھی تک نہیں آیا تقریباً کافی ٹائم گزر گیا تھا۔۔

اُس نے پھر سے فون ملا یا۔۔۔۔

اور کافی دفعہ ملایا لیکن وہ مکمل مدہوش ہو چکا تھا تو کیسے اٹھاتا اس کا
فون۔۔۔۔

اخل بہت ٹائم ہو گیا ہے اب اجاؤ۔۔۔

اس نے ٹیکس لکھا تھا اور سینڈ کر دیا تھا۔۔۔

وہ فون کرتے کرتے بڑبڑا رہی تھی۔ ان دونوں لڑکوں نے اس
کی ساری باتیں سن لی تھی۔ اب وہ کیفے سے نکلے اور ایک گاڑی
لے کر ائے۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

اُترہ چونکی اور اس لڑکے کو دیکھا۔۔۔

ہمیں اخل نے بھیجا ہے۔۔۔

اُترہ نے ایک نظر دونوں لڑکوں پہ ڈالی۔ اور پھر گاڑی کو دیکھا
گاڑی پرانے ماڈل کی تھی۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔

اخل نے انہیں کیوں بھیجا وہ دل ہی دل میں کہہ رہی تھی۔۔۔

اخل سر کافون ار ہا ہے پلیرز جلدی چلیں۔ ان دونوں لڑکوں میں
سے ایک لڑکے نے بولا اور گاڑی کا ڈور کھول کر اترہ کو اندر بیٹھنے
کا اشارہ کیا۔۔

اس کے فون پر بیل ار ہی تھی اور وہ بیل دوسرا لڑکا ہی دے رہا
تھا۔ وہ دونوں بہت ہی پلاننگ کے ساتھ ائے تھے۔۔۔

اترہ نے ایک نظر اگے پیچھے دیکھا اور پھر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ وہ یہی
سمجھی تھی کہ یہ لڑکے شاید اس کے پاس کام کرتے ہوں
گے۔۔۔

لیکن اس کا دل بہت گھبرار ہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا

ہو۔۔۔۔

کچھ اگے جاتے ہی ایک لڑکے نے اترہ کا موبائل کھینچا۔

گاڑی خراب ہونے کے بہانے انہوں نے گاڑی کو روکا۔۔۔۔

اترہ کا موبائل چین کر انہوں نے ایک رومال اس کے ناک پہ

رکھا جس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی۔۔۔۔

یہ سب اتنے اچانک ہوا تھا کہ اترہ کو سمجھ ہی نہیں آئی کہ یہ ہوا کیا

ہے۔۔۔۔

اب تقریباً شام ہو چکی تھی۔ اخل کی آنکھ کھلی۔۔۔۔

اس ایک نظر کمرے کو دیکھا۔ وہ ایک ہوٹل کا کمرہ تھا۔ جہاں
قرت رکی ہوئی تھی۔۔۔

پھر اپنے مقابل لیتی قرت کو دیکھا۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

ایک دم سے دماغ کو جیسے جھٹکا لگتا ہے وہ ایسے ہی اٹھا تھا۔۔۔

اس نے سائیڈ پہ پکڑے اپنے موبائل کو اٹھایا۔۔

اُترہ کی 15 سے 20 کالز تھی اور وہ ایک میسج تھا۔۔۔۔

ایک جھٹکے میں بلینکٹ کو پیچھے گرایا۔ صوفے میں پڑی اپنی شرٹ پہنی۔۔۔۔

قرت گہری نیند سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ فوراً سے باہر نکلا۔ اُترہ کو کال ملائی اس نے۔۔۔۔۔

اور تقریباً کافی کال ملا چکا تھا لیکن نمبر بند ہو چکا تھا۔۔

وہ تیز سپیڈ سے گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا اسے کیفے شاپ میں پہنچا۔۔۔

وہاں اُرہ نہیں تھی۔۔۔

اسی سپیڈ سے وہ واپس گیا کیونکہ اس کے ذہن میں یہی آیا تھا کہ
اُرہ گھر گئی ہوگی۔۔

اسے سخت پچھتاوا تھا۔ خود پہ غصہ ا رہا تھا۔۔۔

اُرہ۔۔۔۔۔

وہ اسے پکارتا ہوا ہر کمرے کو چیک کر چکا تھا۔۔

لیکن اُترہ وہاں ہوتی تو اسے ملتی نہ۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے پہ پریشانی کے بل گہرے ہوتے جارہے تھے ذہن
عجیب سے وسوسوں میں گر گیا تھا۔ اسے اپنے کیے پہ پچھتاوا ہو رہا
تھا۔ وہ تو شروع سے غیر ذمہ دار تھا لیکن پہلی دفعہ اپنے غیر ذمہ
دار ہونے کا احساس اسے ہوا تھا۔۔۔
وہ خود کو کو سے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

ابھی سوچنے کا ٹائم نہیں تھا وہ انہی قدموں پہ واپس آیا۔۔

کیا تم لوگوں نے مجھ سے پوچھا تھا۔ سلطان نے ایک تھپڑ اس
ایک لڑکے کے منہ پہ مارا۔ اترہ کا منہ اور ہاتھ بندھے ہوئے تھے
وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کر دیا تم لوگوں نے۔ سلطان اچھے سے جانتا تھا۔ اخل اب
اسے نہیں بخشنے والا۔ اس نے ایک نظر اترہ پر ڈالی۔ جو سامنے
والے صوفے پر الٹی پڑی ہوئی تھی۔ چہرے پہ بکھرے بال
تھے۔۔۔۔

استاد۔۔۔۔

ایک لڑکے نے ڈرتے ہوئے کہا تھا وہ اس کے غصے سے اچھی
طرح واقف تھے وہ بخشنے والا نہیں تھا۔۔۔

اپ پیسہ ڈبل بھی کر سکتے ہیں۔۔

اس لڑکے کی اس بات پہ وہ چونک اور اپنا دھیان اس کی طرف
کیا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا تم جانتے نہیں ہوا خل کو۔۔۔۔
ہمارا پیسہ چلتا ہے جب کہ اس کے باپ کا نام چلتا ہے۔۔۔
اور وہ اخل میلان باپ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔۔۔۔۔

اور اخل یہ بھی تو نہیں جانتا کہ اسے اپ نے اٹھایا ہے۔۔۔

ڈر کے باوجود وہ لڑکا بول رہا تھا کیونکہ شاید اس کے پاس کوئی
بہت ہی اچھا سیڈیا تھا۔۔۔

اگر آپ اترہ کو کسی تنگڑی پارٹی کو بیچ دیں۔۔۔

آپ کو پیسے بھی مل جائیں گے۔ اور اخل کو پتہ بھی نہیں چلے گا
کوئی ایسی پارٹی جو اس سے لے کے یہاں سے کہیں دور چلی
جائے۔۔۔

اس لڑکے کی اس بات پہ سلطان سوچ میں پڑ گیا تھا اس نے ایک
نظر اُترہ کو دیکھا اب اس کے دل میں بھی لالچ اگیا تھا۔۔۔۔

وہ قدم اٹھاتا ہوا اس کے پاس گیا۔۔۔

جھک کر اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔

اس کی بولی بھی بڑی ٹگری لگے گی۔۔۔

اس نے زوردار کہہ کالگایا تھا تو وہ لڑکے بھی ہنسنے لگے۔۔۔

اس کا سودا میرے ہاتھوں ہی ہونا تھا دیکھو پھر سے وہیں

اگئی۔ اسے اس لڑکے کا سیڈ یا پسند آیا تھا۔۔۔۔

وہ یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے۔۔۔۔۔

اخل نے الفت کا سارا گھر چھان مارا تھا اور وہ سخت لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔ کہیں اس کے ذہن میں یہ بھی تھا کہ شاید اُترہ خود ہی اس سے چھپ گئی ہے۔۔۔۔۔
صبح والی حرکت سے۔۔۔۔۔

میں تمہیں بتا چکی ہوں میں وہاں سے اگئی تھی۔۔۔

اور میں نے ہی اسے کہا تھا کہ وہ تمہیں فون کر لے۔۔

تمہیں فون کرنے کے بعد جب تم نے انے کا کہا تو میں بھی ا
گئی۔۔

اخل کا ایک ہاتھ اس کے ماتھے پہ تھا۔ اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ
وہ گئی کہاں ہے۔۔

کیا پتہ اسے سلطان۔ الفت ابھی بولی ہی تھی کہ اخل وہاں سے
نکل گیا۔۔۔۔

وہ پہلے تو نہیں سوچ رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سلطان یہ غلطی
نہیں کرے گا اب۔

پر جب اترہ الفت کے پاس بھی نہیں ملی۔

وہ ایسے ہی لڑکیوں کو خریدتی تھی اور پھر مہنگے دام دبئی کے
ہوٹلوں میں بھیجا کرتی تھی۔۔۔

دیکھو یہ بہت یونیک پیس ہے۔۔۔

تم کروڑوں کا بزنس کرو گی اور ہمیں صرف 15 لاکھ پہ ٹرکار ہی
ہو۔۔۔

سلطان پہلے بھی اس سے کئی سودے کر چکا تھا۔۔۔

رقم بڑھاؤ گی تو اسے لے کے جاؤ گی ورنہ نہیں۔۔۔

لاکھ دے رہی ہوں تو سکون سے لے لو۔۔۔ 15

ایسی بولی بالی لڑکیوں پہ بہت محنت کرنی پڑتی ہے پھر جا کے کام
کے قابل ہوتی ہے۔۔۔۔

بھاگنے کا بھی ڈر ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ اتنی جلدی لائن پہ نہیں اتی۔۔۔۔

اُترہ کو اب تھوڑا ہوش ا رہا تھا۔۔۔۔

بہت اسرار کرنے پر راشدہ نے اسے 17 لاکھ میں خرید لیا
تھا۔۔۔۔

م-----

اُترہ کے منہ پہ کپڑا بندہ ہوا تھا وہ بول نہیں پارہی تھی اس کی آنکھ
ابھی ہی کھلی تھی۔۔۔

کہ راشدہ قدم بڑھا کر اس کے پاس آئی۔۔۔

میں صدقے۔۔۔

اس حسن کے۔ راشدہ نے پیسوں میں سے ایک گڈی اٹھائی اترہ
کے گرد گھماتے ہوئے اس نے وہ پیسے ان لڑکوں کی طرف
پھینکے۔۔۔۔۔

یہ توجیح میں بہت خوبصورت ہے۔
اس کے قریب ہوتے ہوئے اس کے منہ سے اس نے کپڑا ہٹا دیا
تھا۔۔

کو۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔

کون ہو تم لوگ اور مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور سوال کرتی سلطان بھی وہیں اگیا تھا
سارے سوالوں کے جواب مل گئے تھے۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

اس نے ان دونوں لڑکوں کو دیکھا اس کے ذہن میں اخل ایا تھا
کہیں وہ یہ بھی سوچ رہی تھی کہ مجھے اخل نے ان کے حوالے کر
دیا۔۔۔۔

کیونکہ وہ اسے لینے بھی نہیں ایا تھا اور ان لڑکوں کو بیچ دیا
تھا۔۔۔۔

وہ سچ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

کچکپاتے وجود کے ساتھ وہ سب کو گھور رہی تھی۔ لفظ زبان کا
ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔۔

وہ بہت چیخی بہت چلائی لیکن وہاں پہ کسی نے اس پہ ترس نہیں
کھایا تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں راشدہ اسے لے کر اپنے اڈے پر آئی

سلطان وہ چیختا ہوا وہاں آیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا اس کے ہاتھ
میں پسٹل تھا۔۔۔

اُترہ کہا ہے۔۔۔۔

اس پہ پسٹل طعنے ہوئے وہ پوچھ رہا تھا۔۔

مجھے کیا پتا وہ کہاں ہوگی وہ تمہارے پاس تھی۔۔۔

اس کے جواب نے اخل کو اور پریشان کیا تھا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

کہاں ہے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔۔

وہ اکیلا ہی سلطان اور اس کے بندوں پہ باری تھا۔۔۔

اسے کسی چیز کا ڈر نہیں تھا۔۔۔

فکر تھی تو بس اُترہ کی۔۔۔۔۔

لیکن سلطان اسی بات پہ قائم تھا کہ اُترہ اس کے پاس نہیں
ہے۔۔۔۔

بہت مار کھانے کے بعد بھی وہ جب اسی بات پہ قائم رہا۔۔۔

تواخل بھی اس کی بات پہ یقین کرنے کا سوچ رہا تھا لیکن اس کا
ذہن ابھی بھی اٹکا ہوا تھا۔۔۔

اس نے سلطان کا پورا گھر چھان مارا تھا۔۔۔۔۔

اسے پچھتاوا ہو رہا تھا۔ قرت کے پاس جانے کا۔۔۔۔۔

شراب پینے کا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

کہاں ہو یا۔۔۔ اس نے ایک ہاتھ گاڑی پہ رکھا۔ اندر سے وہ
ٹوٹ چکا تھا۔ رات اپنے تیسرے حصے میں ڈل چکی تھی اور ابھی
تک اس کی کوئی خبر نہیں تھی۔۔۔

کہاں ہوگی..... کیسی ہوگی۔۔۔۔۔
اسے یہ باتیں اندر سے پریشان کر رہی تھی

صبح کا سورج نکلتے ہی اُترہ کی آنکھ کھلی۔ اس نے خود کو ایک بند
کمرے میں پایا تھا ہلکی سی روشنی کہیں سے آرہی تھی۔۔۔۔۔

حالی آنکھوں سے اس نے کمرے کو گھوڑا ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ وہ
سنگل بیڈ پر سوئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

رات کا منظر اس کے ذہن میں گھومنے لگا تھا سلطان وہ

لڑکے۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔۔

ت.....تم۔۔۔۔۔۔۔۔

تم گھٹیا انسان ہو۔ الجھے ہوئے لفظ بو جھل لہجے سے نکلے
تھے۔۔۔۔

میری زندگی تباہ کر دی تم نے اخل۔۔۔۔

کیا ملا تمہیں یہ سب کر کے۔۔۔

بول نہیں رہی تھی وہ چیخ رہی تھی۔ اس کی آواز کمرے میں گونج
رہی تھی۔ بیڈ شیٹ کو مٹھی میں اس نے دبوچ لیا تھا۔۔۔

اسے سب سے زیادہ دکھ اخل کا تھا۔ کیونکہ باقی سب لوگوں نے
سامنے سے دھوکہ دیا تھا۔ جب کہ اس کی نظر میں اس نے اعتبار
جیت کر دھوکہ دیا تھا۔ وہ اپنے مان کے ساتھ خود بھی پوری طرح
سے ٹوٹ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن حقیقت نہیں جانتی تھی وہ۔۔۔۔۔

میں کیسے اس پر اعتبار کر سکتی ہوں۔ اب خود کو کٹھرے میں کھڑا
کر دیا تھا اس نے۔۔۔۔

تمہارے سکے باپ نے تمہارا سودا کر دیا تھا اُرہ۔۔۔۔

کسے کسے

اس پر یقین کر سکتی ہو۔۔۔۔۔

سب باد ہو گیا۔۔۔

نہ جانے یہ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔۔۔

نظر اب بند دروازے کی طرف گئی تھی۔ کتنی ہی مشکلیں تھیں
جن کے بارے میں اسے سوچنا تھا۔۔۔۔۔

یا اللہ میری مدد کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سی ٹی وی فوٹیج مجھے چیک کرنا ہے۔۔۔

وہ اسی کیفے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

سی سی ٹی وی فور ٹیج اس کے سامنے چل رہی تھی۔۔۔

رات اس نے نہ جانے کیسے گزار لی تھی۔ سب جگہ پہ ڈھونڈنے
کے بعد وہ پھر سے اسی کیفے میں آیا تھا۔ اور صبح تک اس کے کھلنے
کے انتظار میں وہ وہیں بیٹھا رہا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی غلطی کا احساس تھا۔۔۔۔

اور وہ اس کی وجہ سے کسی مشکل میں ہو گی۔ یہ بات تو اسے اندر
سے چیر رہی تھی۔ وہ اس کے لیے اپنی فیلنگز نہیں سمجھ پارہا
تھا۔ لیکن یہ بے چینی۔ اسے بہت ہی بے چین کر رہی تھی۔ وہ

شروع سے ہی غیر ذمہ دار تھا لیکن پہلی دفعہ اسے اپنی غیر ذمہ
داری کا احساس ہو رہا تھا۔ پہلی دفعہ یہ احساس اسے اندر سے
کھائے جا رہا تھا کہ کوئی اس کی وجہ سے تکلیف میں ہے۔۔۔۔۔

رات بھر نہ سونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

اور کھانے پینے کا تو ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔

استین کے بٹن کھلے تھے۔ کالر بھی کھڑے تھے۔۔۔

اخل میلان خود کو ہر وقت پرفیکٹ رکھنے والا۔ اج اندر باہر سے
الچھ گیا تھا۔ اس کی الجھن اُتر رہی تھی۔۔۔۔۔

پلیز زوم کرو۔۔۔۔۔

زوم۔۔۔۔۔

اس نے اس لڑکے کو پیچھے ہٹایا اور خود ہی سی سی ٹی وی فوٹیج کو زوم کیا۔۔

وہ کمپیوٹر پہ جھک گیا تھا۔۔۔

کمپیوٹر پہ وہ منظر چل رہا تھا جب باہر سے وہ لڑکے بات کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اخل ان لڑکوں کو پہچان لیتا لیکن جب وہ سلطان کے پاس گیا تھا وہ
لڑکے وہاں پہ موجود نہیں تھے۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

اخل کا دوست سمی بھی اس کے ساتھ تھا۔۔۔

اس کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کے اس نے اس کا رخ اپنی طرف
کیا۔۔۔

تو جانتا ہے ایسی لڑکیوں کو بہت اچھے سے خود گئی۔ ہو۔۔

سہمی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اخل اس کا ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔

انکھوں میں غصہ عیاں تھا۔۔۔۔۔

اسندہ دھیان سے۔۔ وہ اسے ون کرتے ہوئے پھر سے کمپیوٹر پہ

جھکا۔۔۔۔۔

بہت معصوم ہے یا روہ۔۔۔۔۔ دھیمے لہجے میں کہیں گئی بات

اواز صرف اس کے کانوں تک پہنچی تھی۔ انکھوں کے اگے اترہ

کی تصویر اگئی تھی۔ اس کا معصوم چہرہ انکھوں میں حیا۔۔۔

کیا کیا تم نے اخل۔۔۔۔۔۔۔

ایک پل کے لیے تو اسے سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

نہ جانے کس کے ہاتھ لگ گئی ہوگی۔۔۔۔

ان فورٹیج کو کئی دفعہ دیکھنے کے بعد اس نے نمبر نوٹ کیا

تھا۔۔۔۔

لیکن وہ ٹریس بہت مشکل سے ہوا تھا۔۔۔

یہ ٹیبل پر رکھو راشدہ دو لڑکیوں کو ہاتھ میں ٹرے سجائے اپنے
ساتھ اترہ کے کمرے میں لے کر آئی تھی۔۔۔۔

کون ہو تم مجھے یہاں نہیں رہنا جانا ہے مجھے۔۔۔

اسے دیکھتے ہی اُترہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز سے تو وہ ڈر گئی تھی۔ لیکن راشدہ کو دیکھتے ہی وہ بولی۔۔۔۔

مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔

وہ باہر کی طرف بھاگنے ہی لگی تھی کہ راشدہ نے ایک جھٹکے میں پھر سے بیڈ پہ گرایا۔۔۔۔

کہاں جاؤ گی لڑکی۔ وہ آنکھوں میں تابش لیے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

اُترہ نے نگاہ اس پر ڈالی آنکھوں میں آنسو عیاں تھے۔۔۔۔۔
بال بکڑے ہوئے تھے۔ شال بھی کہیں دوڑ پڑی تھی۔۔۔۔۔

کہاں جاؤ گی۔۔۔۔۔

راشدہ نے بہت ہی پر اعتماد لہجے میں سوال کیا تھا۔ جیسے اس سے
یقین تھا کہ اس سوال کا اس کے پاس کوئی جواب
نہیں۔۔۔۔۔

لڑکیاں ٹرے وہیں رکھ کر جس میں ناشتہ تھا باہر جا چکی
تھی۔۔۔۔۔

بولو کہاں جاؤ گی اس بار وہ بولی نہیں بلکہ چہی تھی۔۔۔

اُرہ سہم چکی تھی۔۔۔۔۔

اس کی اواز سے۔۔۔۔۔۔۔

اپنے باپ کے پاس جس نے پیسوں کے لیے تمہیں بھیج

دیا۔۔۔۔

یا کوئی اور سہارا ہے۔۔۔۔

یہ شریف دنیا تمہیں قبول نہیں کرے گی۔۔۔۔

گھر سے کوٹھے کا سفر جتنا مشکل ہے اس سے بھی کئی زیادہ کوٹھے
سے گھر کا سفر ہے۔۔۔۔

تم اب کہیں بھی جاؤ تمہیں لوگ اسی نظر سے دیکھیں گے۔۔
اُترہ کی تو جیسے کسی نے زبان حلق سے کھینچ لی ہو۔۔

اس حسن کی قیمت کو جانو۔۔۔

جانتی ہو۔ وہ بیڈ پر جگہ بنا کر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

پیسہ دنیا کی سب سے زیادہ طاقتور چیز ہے۔۔۔۔۔

لیکن پیسے سے بھی زیادہ طاقتور ایک عورت کا حسن ہوتا
ہے۔۔۔۔

اگر عورت پیسے کے لیے جسم بیچتی ہے تو مرد پیسہ دے کر اس
جسم کو خریدتا ہے۔۔۔۔

میں 14 سال کی تھی۔۔۔۔

جب میری تائی نے میرا سودا کر دیا تھا اسی طرح جیسے آج تمہارا ہوا
ہے۔ میں بھی بہت چینی تھی۔ اس گندی دنیا سے نکل کر میں
دوبارہ سے اس شریف دنیا میں گئی تھی۔۔

لیکن اس شریف دنیا کے شریف لوگوں نے مجھے یہاں سے
گہری ضرب لگائی تھی۔ مجھے بھوکے کتوں کی طرح نوچا گیا
تھا۔۔۔۔۔

اور بدلے میں صرف رسوائی ملی تھی۔۔۔

اب وہ اٹھ گئی تھی اور اس کا رخ کھڑکی کی طرف تھا۔

پھر مجھے احساس ہو گیا تھا کہ ایک عورت کے حسن کی قدروں و
قیمت صرف کوٹھے اور ایسی جگہوں پر ہوتی ہے۔۔۔۔

یہ دنیا تمہیں کبھی بھی قبول نہیں کرے گی۔۔۔۔

میں یہ ذلت کی زندگی نہیں گزار سکتی مجھے واپس جانا ہے۔ اس کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اُترہ نے کہا۔۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے مجھے واپس بھیج دو۔ مجھے پاکستان بھیج دو۔۔۔

اثره

میں صرف اتنا کر سکتی ہوں کہ تمہیں آج کے دن کے لیے کوئی کام نہیں دوں گی۔۔۔

یہ ناشتہ کر لو۔۔۔

کل سے تمہیں بہت کام کرنا ہے۔۔۔۔

اتنی سی بات کر کے راشدہ باہر چلی گئی۔۔۔۔

میں کچھ نہیں کروں گی کچھ نہیں۔ اُس رہ اپنے سامنے ٹیبل پر پری
ٹرے کو زمین پر گرایا۔۔۔۔

راشدی جو ابھی دروازے کے پاس پہنچی تھی ایک دم سے
پلٹی۔۔۔۔

تو ایسے نہیں مانے گی۔۔۔۔۔

راشدہ نے اتے ہی اسے بالوں سے پکڑا۔

چھوڑو۔۔۔۔۔

وہ بہت زور سے اسے کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

اس بار چھوڑ رہی ہوں اگر اسندہ اس لہجے میں پکارا نہ تو بہت برا
ہوگا۔۔۔۔

ایک جھٹکے میں اسے پیچھے گرایا وہ زمین پر گری تھی۔۔
بیڈ کی نکڑ اس کے ماتھے پہ جا کے لگی تھی۔۔۔۔۔

اخل کے پہنچنے سے پہلے ہم نے سارے ثبوت مٹا دیے تھے۔۔۔
ایک لڑکے نے سلطان کو خبر دی تھی۔۔۔

اور اس گاڑی کا کیا کیا۔۔۔

سلطان جو ایک ٹانگ ٹھنی پہ رکھے کھڑا تھا۔ نے سرگٹ کا ایک
کش لگاتے ہوئے پوچھا۔ اخل کو اب وہ اپنا دشمن مان بیٹھا
تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی ہم نے فیک ڈاکو منٹس پہ رینٹ پہ اٹھائی تھی۔۔۔

وہ یقیناً ان ڈاکو منٹس کی کھوج میں نکلے گا۔۔۔

لیکن وہ فیک ڈاکو منٹس ہیں۔۔۔۔۔

اسے کوئی سراخ نہیں مل پائے گا استاد۔۔۔۔۔

سلطان نے سرگٹ کو منہ میں رکھا اور پھر دھواں ہوا میں اڑنے
لگا۔۔۔۔۔

چہرے پہ اطمینان آیا تھا۔۔۔۔۔
کل رات والی حرکت پہ وہ اخل کو تکلیف دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔
اور اس سے بڑی تکلیف کیا ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

اخل سب تمہارے سامنے ہے جس نے بھی کیا ہے بہت پلاننگ
کے ساتھ کیا ہے۔۔۔۔

سمی جو صبح سے اس کے ساتھ بندہ ہوا تھا شاید جان چھڑوانا چاہتا
تھا۔۔۔۔

اب چلو چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

سمندر کی لہروں پہ انکھیں جمائے اخل ساحل کے پاس کھڑا
تھا۔۔۔۔

دل ایسے غم سے بو جھل تھا۔ جس کی کیفیت کا اندازہ اسے خود
نہیں تھا۔۔۔

یہ سب میری غلطی ہے۔۔۔

مجھے ٹائم پر اسے لینے انا چاہیے تھا۔۔۔

پتہ نہیں کہاں ہوگی وہ چیخا تھا۔ اس کی آواز نے سمی کو بھی چونکایا
تھا۔۔۔۔

گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا تھا وہ۔۔۔۔

اس کے ساتھ کچھ نہیں ہونا چاہیے سمی کچھ نہیں۔۔۔

ورنہ میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔۔

بہت معصوم ہے وہ۔۔۔۔۔

یہ سلطان کا ہی کام ہے۔۔۔

مجھے اس پر یقین ہی نہیں کرنا چاہیے تھا وہ ایک دم سے اٹھاتھا۔ اور

گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

وہ پل پل تڑپ رہا تھا۔ یہ سوچتے ہوئے کہ اترہ کس کے پاس

ہے۔ اور کیا سلوک کر رہے ہوں گے وہ اس کے

ساتھ۔۔۔۔۔

کل شام کی پارٹی کے لیے یہ جائے گی۔۔۔

.. بہت موٹی موٹی پارٹیاں ارہی ہیں۔۔

اچھا سودا ہو گیا تو پیسے وصول ہو جائیں گے۔۔۔۔

ایسی معصوم شکلوں کی بہت ڈیمانڈ ہے۔۔۔۔

اسے تیار کر دینا۔ اور اچھے سے سمجھا بھی دینا راشدہ اترہ کے پاس

کھڑی لڑکیوں کو کہہ رہی تھی جب کہ نظریں اترہ پر جمائی

... تھی۔

اس نے ساڑی پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔

جس کا گلا کافی ڈیپ تھا۔۔۔۔۔

پلو کو ایک طرف گرایا ہوا تھا۔۔۔۔

. میں کہیں نہیں جاؤں گی کہیں نہیں۔۔

مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔۔۔

دیکھو میں نہیں چاہتی تمہاری اس معصوم سے چہرے پہ کوئی

ضرب لگاؤں۔۔۔۔

اس پارٹی میں تمہیں بالکل ریلیکس نظر آنا ہے۔۔۔۔

اور اگر اس نے کوئی غلطی کی تو سزا تم سب کو ملے گی۔۔۔

وہ سبھی ڈر چکی تھی کیونکہ وہ راشدہ کے ظلم سے اچھی طرح
واقف تھی۔۔۔

اور لڑکی تم۔۔۔۔

اس نے اترہ کو بالوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا جو بیڈ پر ہی بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔۔

جتنی جلدی ہو جائے سمجھ جاؤ کہ تمہاری دنیا بھی یہی ہے۔ یہاں
سے جانے کا سوچنا بھی تمہارے لیے موت ہے۔۔۔

اور جس دنیا میں جانے کا تم خواب دیکھ رہی ہو وہ تمہیں کبھی قبول
نہیں کرے گی۔ اس بات پہ لہجہ تھوڑا سخت ہوا تھا اسے بیڈ پہ
گراتے ہوئے وہ باہر کی طرف گئی تھی۔۔۔۔

اُترہ جس کی انکھیں پہلے ہی انسوؤں سے تر تھی۔۔۔۔

اس نے پھر سے زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

ایک ہاتھ سے بیڈ شیٹ کو دبوا چا اس نے۔ اور بلند آواز سے رونے
لگی تھی۔ پر شاید پاس کھڑی لڑکیوں میں سے کسی میں دل نہیں
تھا جو اسے تسلی دیتی۔۔۔۔

اُترہ کہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اس کے مقابل کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرے پاس نہیں ہے دیکھ لو جہاں بھی
دیکھنا ہے۔ سلطان کی آواز بلند ہوئی تھی۔ لیکن وہ پر اعتماد تھا
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ راشدہ تک نہیں پہنچ پائے گا۔ کیونکہ وہ
ایک سیکرٹ لیڈی تھی جو ہر کام خاموشی سے کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

تو ایسے نہیں مانے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل نے گریبان سے پکڑ کر اسے نیچے گرا۔۔۔

پاس کھڑے باڈی گارڈ اگے بڑھے۔ تو سلطان نے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ یہ کون ہے۔۔۔

۔ اور اسے ہاتھ لگانے کی قیمت کیا ہو سکتی ہے۔۔۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ وہ میرے پاس نہیں ہے۔۔۔

اخل نے اپنے ہاتھ کا مکہ بنا کے اس کے منہ پہ دے مارا تھا۔۔

۔ غصے سے اس کی آنکھیں لال ہو گئی تھیں مانتھے پہ پریشانی کے
گہرے بل تھے۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

سمی جو اس کے پیچھے پیچھے ہی آیا تھا ایک دم سے اگے بڑھا وہ ابھی آیا
تھا اس نے اب جھٹکے میں اخل کو پیچھے کیا۔۔۔۔۔

کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔

اخل نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا۔۔۔۔۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنا
گریبان ٹھیک کیا۔۔۔۔۔

یا اللہ کیا دنیا میں کوئی نہیں ہے جو میری حفاظت کرے۔۔۔۔

کیا تو نے مجھے بالکل تنہا چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔

مجھے یہاں سے نکال دے وہ اندر ہی اندر یہاں سے جانے کی
دعائیں مانگ رہی تھی۔ لیکن کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ کمرے میں موجود لڑکیوں کو دیکھتی۔ جو تنگ لباس پہنے خود کو
سنوار رہی تھی۔ اور سب کے چہرے پہ اطمینان تھا۔ اُترہ یہی
دیکھ کر پریشان تھی۔ کہ یہ کیسی لڑکیاں ہیں۔

جو یہ کام اتنی خوشی سے کر رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر آنے اور پھر خود کو دیکھتی۔۔۔۔۔

کہاتھے تم۔۔۔۔۔

اخل گھر میں داخل ہوا ہی تھا کہ وہی پارٹی والی لڑکی پہلے سے گھر
میں موجود تھی۔۔۔۔۔

کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں فون بھی نہیں لگ رہا۔۔۔۔۔

ملیجہ-----

میں بہت تھک گیا ہوں میں سونا چاہتا ہوں۔۔۔

ملیجہ کو سن کر تھوڑا شوق ڈلگا تھا۔۔۔

اخل۔۔۔

اخل جو ہاتھ پیشانی پہ ٹکائے کھڑا تھا۔ نے پھر سے بیزارگی کا
منظاہرہ کیا اور اپنا رخ بدلا۔۔۔

اس کی نظر اسی دیوار پہ جا کے رکی تھی جہاں پہ اس نے اترہ کو
ٹارچر کیا تھا۔۔۔۔۔

اس کا وہی معصوم چہرہ۔ انکھیں اس کے سامنے گھومنے لگی
تھی۔۔۔۔۔

مشکل سے انسوؤں کو روکا تھا اس نے۔ اور پھر شاید سہارے کے
لیے جا کے صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

تم ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ملیجہ بھی اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔۔

کچھ نہیں بس میں نے کہانا میں تھک گیا ہوں سونا چاہتا
ہوں۔۔۔۔

میں تمہارے لیے کافی بناتی ہوں پھر پی کر۔۔۔۔۔
ملیجہ پلیز۔۔۔۔

ہم صبح بات کریں گے ابھی مجھے سونا ہے بس۔۔۔
یہ کہہ کے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔ اور دروازے کو بہت
زور سے بند کیا تھا اس نے۔۔۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے ٹیبل پہ پڑی چیزوں کو زمین پہ گرایا
تھا۔۔۔۔

یہ رات اترہ کے لیے بہت باری تھی۔۔۔۔۔۔
وہ بند دروازے پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔

تم نے یہ کیوں کیا۔۔۔۔
 کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔
 تمہیں اللہ کو بھی حساب دینا ہو گا۔۔۔۔
 اللہ کر کے تمہیں کبھی سکون نصیب نہ ہو۔۔۔۔۔

اغل نے ساری رات بے چینی میں گزاری تھی۔ انکھ یوں ہی بند
کرتا اُڑہ کا چہرہ اس کی انکھوں کے سامنے اجاتا۔۔۔
ساری رات اسے بے چینی میں گزاری تھی اس نے۔۔۔۔
تقریباً چار بجے تھے۔ وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔
گارڈن میں اکر اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔

اغل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیجہ کی اواز پہ وہ چونکا اور پیچھے دیکھا۔۔۔
تم گئی نہیں ہوا بھی تک۔۔۔
ایسے کیسے جاسکتی تھی تمہاری حالت دیکھ کر۔۔۔۔
کوئی مسئلہ ہے تم مجھے بھی نہیں بتاؤ گے۔۔۔۔۔

دیکھو میں نے کہا نا مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو۔۔۔
اتنی سی بات کہہ کے وہ گاڑی کی طرف گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ نہیں جانتا تھا وہ کہاں جائے گا۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملیجہ کی اواز کا اس پہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں یہ نہیں پہنوں گی میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔
وہ صبح سے اس بات پہ اٹل تھی۔۔۔
راشدہ مجبور تھی کیونکہ وہ اسے اگر مارتی تو اس کا چہرہ بگڑ جاتا۔
لیکن پھر بھی وہ اسے بہت فورس کر رہی تھی۔۔۔۔۔
لیکن جب وہ پھر بھی نہیں مانی تو اسے زبردستی تیار کیا گیا۔۔۔

اس نے ریڈ کلر کا فراک پہنا تھا۔۔۔
پہلی دفعہ وہ اتنی تیار ہوئی تھی۔ ریڈ لپسٹک بال کھلے ہوئے۔
انکھوں پہ ڈارک بڑھاؤں شیڈ۔۔۔۔۔

کانوں میں بڑے بڑے چمکے۔۔۔۔۔

اس کا مقابلہ تو سادگی میں بھی کرنا مشکل تھا اج تو پھر بات ہی اور
تھی۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک کلب میں پہنچ چکے تھے۔
راشدہ اسے اپنے ساتھ زبردستی لائی تھی۔۔۔۔۔
کلب کی جلتی بجھتی لائٹیں۔۔۔۔۔

ایک طرف رقص کا ساما۔۔۔۔

اُترہ اپنی نظروں کو نیچے جھکائے کونے میں کھڑی تھی۔۔۔

تقریباً سبھی کا دھیان اُترہ کی طرف تھا جو پینٹ کوٹ پہ ملبوس دو

تین ادمی تھے۔۔۔۔

لیکن ایک نظر اُترہ کو مسلسل چب رہی تھی۔۔

وہ نظر محروج عصر کی تھی۔۔۔۔۔

جو مسلسل نظریں اس پہ جمائے بیٹھا تھا۔۔۔۔

اُترہ کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

ہاتھ مسلسل کانپ رہے تھے۔۔۔

اس سے نظر بچائے وہ دوسری طرف جانے ہی لگی تھی کہ وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور اس کی طرف آیا۔۔۔۔

سنو

اس کی آواز سے وہ ایک دم سے بھاگنا چاہتی تھی لیکن راشدہ نے اس کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا کہ وہ وہیں کھڑی رہے۔۔۔۔

چھوڑ دو اس کا ہاتھ۔۔۔۔۔

[illegible]

راشدہ کو اشارہ دیتے ہوئے وہ جا کے صوفے پر بیٹھ گیا تھا اور
ساتھ میں اُترہ کی جگہ بنا چکا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

وہ بھاگتا ہوا وہاں سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

میں نے کہا کہاں گیا ہے سلطان۔۔۔۔۔

سر میں سچ کہہ رہا ہوں وہ صبح ہی پاکستان چلا گیا ہے۔۔۔

اس لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر اس نے دیوار کے ساتھ لگایا

تھا۔۔۔۔

اگر اپنی موت نہیں چاہتے تو سچ بتاؤ۔۔۔

اُترہ کہا ہے۔۔۔۔

سلطان اپنے چہیتوں کو لے کر پاکستان جا چکا تھا۔۔۔۔

اور اب جو گنے چنے بندے تھے وہ نہ تو اُترہ اور نہ ہی راشدہ کے

بارے میں کچھ جانتے تھے

.... کنتے کا ملے گا یہ ہیرا مجھے

راشدہ نے اترہ کوز بردستی اس کے ساتھ بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

مخرج عصر ایک ارب پتی بندہ تھا۔۔۔۔۔

وہ پہلے بھی یہاں سے کئی لڑکیوں کو لے کے جاچکا تھا۔
لیکن زندگی میں پہلی دفعہ اس کے مطلب کی چیز اس کے ہاتھ لگی
تھی۔۔۔۔۔

اترہ مسلسل کانپ رہی تھی اس کا پورا وجود ہی کانپ رہا تھا۔ اپنے
دونوں ہاتھوں سے اپنے فراق کو مٹھیوں میں دبوچا ہوا
تھا۔۔۔۔۔

نظروں کو نیچے جھکایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔
یا اللہ میری مدد کرو وہ اندر ہی اندر دعائیں مانگ رہی تھی۔
کیا ہونے والا ہے یہ ڈر اسے کھائے جا رہا تھا۔۔۔

بی۔۔۔۔۔

ر کو محروم نے ہاتھ کے اشارے سے چپ کروایا۔۔۔۔۔

اس ہیرے کی قیمت میں خود لگاؤں گا۔۔۔۔۔

اس کی نظریں اتر رہی تھی۔۔۔

اس نے ہاتھ اگے بڑھایا ہی تھا کہ پاس کھڑے باڈی گارڈ نے ہاتھ
پہچیک بک رکھی۔۔۔۔۔

اس کی نظریں مسلسل اترہ اپ پر تھی۔۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔۔

مجھے جانا ہے وہ اٹھی ہی تھی کہ راشدہ نے پھر سے اسے زبردستی
بٹھایا۔۔۔۔۔

مخروج نے نظریں اترہ پر جمائی ہوئی تھی اسے سر سے لے کے
پاؤں تک دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی خیانے اسے اپنا اسیر بنالیا تھا۔۔۔۔

اپنی مرضی کی قیمت لکھ لو۔۔۔۔

پہلی دفعہ کچھ ڈنگ کی چیز لے کر آئی ہو۔۔۔۔

ایسے ہیرے کی تلاش مجھے صدیوں سے تھی۔۔۔۔

اس نے اٹھ کر کوٹ کا بٹن بند کیا۔۔۔

اُترہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

راشدہ نے اس کے بازو کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

مخرج نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔

جسے اترہ نے نظر انداز کیا۔ اور نظروں کو پھیر لیا۔۔۔۔۔

پر مخرج کی نظریں اسی پر جمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر بازو سے پکڑ کر اترہ کو باہر کھینچتا ہوا لے گیا۔۔۔

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔

نہیں جانا مجھے۔۔۔

پلیز ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔

وہ یہی بولے جا رہی تھی انہی لفظوں کو بار بار دہرا رہی
تھی۔۔۔۔۔

تم ایک سلطان کو نہیں ڈھونڈ پارہے۔۔۔۔۔

اخل فون پہ چیخ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے موبائل کو ایک طرف پھینکا تھا۔۔۔۔۔
اس نے سلطان کے پیچھے کئی لڑکوں کو لگا رہا تھا لیکن ابھی تک اس
کو کوئی پتہ نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

تم اس لڑکی کے پیچھے خود کو پاگل کر رہے ہو۔۔۔

سمی اس کی حالت پہ سخت خفا ہوا تھا۔۔۔

اس کے باپ نے اس کا سودا کیا تھا وہ۔۔۔

وہ اتنی اسانی سے اس کی جان نہیں چھوڑنے والے۔۔
ایسے لوگوں کے ہاتھ جب ایک دفعہ لڑکی لگ جاتی ہے۔ پھر
اسانی سے وہ پیچھا نہیں چھوڑتے۔۔۔۔۔

اور تم اب کیا کرو گے اس لڑکی کا۔۔۔

ذمہ داری ہے وہ میری۔۔۔۔۔۔۔

اور کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔

اسے ہاتھ سے پیچھے دھکیلا۔۔۔۔

اور رخ دوسری طرف کر کے بیٹھ گیا گردن کو نیچے جھکا لیا تھا اس
نے۔۔۔۔۔

ماتھے پہ پریشانی کے بل تھے ایک ہاتھ کو پیشانی پہ ٹھکائے وہ گہری
سوچ میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

مخرج عصر اترہ کو لے کہ ایک بڑے سے بنگلے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو لڑکی۔۔۔۔۔

اُترہ کو ایک طرف گرایا تھا وہ صوفے پہ جا کے گری تھی ایک کمرہ
تھا جس پہ بڑا سا بیڈ صوفہ اور ہر چیز عالی شان تھی۔۔۔
مجھے روتی چیختی لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں۔۔۔۔

ابھی آرام کر لو۔ اج رات میں سکون سے گزارنا چاہتا ہوں۔
تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

اور راشدہ سے زیادہ پیسہ بھی دے سکتا ہوں۔۔۔

تمہارے جیسی خوبصورت لڑکی اگر بزنس میں ہو تو بڑے بڑے
ڈیلر اسانی سے قابو اسکے ہیں۔۔۔۔
تم بڑے کام کی چیز ہو۔۔۔۔۔

تمہیں اپنی وائف بنا کر بزنس کی دنیا میں انٹروڈیوس کروں
گا۔۔۔۔

پر اس سے پہلے۔۔۔۔
انجرات میری رنگین بناؤ گی۔۔

میں کچھ بھی نہیں کرنے والی۔۔

مجھے واپس جانا ہے ابھی وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بھاگی
تھی۔۔۔

کہ محرو ج نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر بید پر گرایا۔۔

یہاں سے بھاگنے کا سوچا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

وہ ایک دم سے بیڈ پر گر گئی تھی مشکل سے خود کو سنبھالتے ہوئے
پھر سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

دوبارہ یہ غلطی مت کرنا وہ پاس آیا تھا۔۔۔

اُترہ ڈرتے ہوئے پیچھے ہو رہی تھی۔۔۔۔

کہ اس نے ایک جھٹکے میں اسے پاس کیا۔۔۔۔۔

میری ہاں میں ہاں ملانا ہی تمہارے لیے اچھا ہو گا۔

سرگوشی میں کہتا اس نے اسے پیچھے گرایا اور باہر کی طرف چلا
گیا۔۔۔

دروازہ اس نے لاک کر دیا تھا۔۔۔۔

اخل پتہ لگ جائے گا۔۔۔۔

دیکھو سارے لڑکوں کو کام پہ لگا دیا ہے جس جس کے جہاں جنگ
کنکشن ہیں سبھی لگے ہیں نا۔۔۔

اخل-----

ملیجہ کی اواز یہ سہی اور اخل پیچھے چونکے۔۔۔

تم نے پرومبس کیا تھا کہ میری برتھ ڈے والے دن تم سارا دن
میرے ساتھ سپینڈ کرو گے۔۔۔

اب دن تو گزر گیا کیا پارٹی میں بھی نہیں اؤ گے۔۔۔

ملیجہ-----

اخل کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ۔۔۔

اخل ملیجہ کووش کرنے کے بعد باہر گارڈن کی طرف چلا گیا
تھا۔۔۔۔

یہ رونقیں اسے سکون نہیں بخش رہی تھی۔ یہ پہلی بار تھا۔
کتنی لڑکیوں نے اسے لفٹ دی تھی۔ لیکن سب کو انور کرتے
ہوئے وہ باہر کی طرف آیا تھا۔۔۔۔
اپنی حالت کو نہیں سمجھ پارہا تھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

تم ایسے کیوں اگتے چلو مجھے کیک کاٹنا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔

ملیجہ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے دل گھبرا رہا ہے میں یہی
ٹھیک ہوں تم کاٹ لو نا۔۔۔۔

اخل۔۔۔

ملیجہ اس کے قریب ہوئی۔۔۔

کیا پیار نہیں کرتے۔۔۔۔

اس کے سوال پے وہ سوچ میں پڑ گیا تھا لیکن پھر ایک دم سے باہر

ایا۔۔۔۔۔

کرتا ہوں کرتا ہوں۔۔۔۔

اخل نے دونوں ہاتھ سے اس کے چہرے کو تھاما۔۔

لیکن سمجھونا۔۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔
یا اللہ میری مدد کر۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھی بیڈ کروں کے ساتھ ٹیک لگائی ہوا تھی۔ کمرے
میں اندھیرا تھا۔۔۔

کھڑکی سے ذرا سی روشنی آرہی تھی۔۔۔

لیکن وہ بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔

مخروج اس کے ساتھ کیا کرے گا یہ وسوسے اسے کھائے جارہے
تھے۔۔۔

اس نے ایک نظر کھڑکی کو دیکھا اور اس کی طرف بڑھی۔۔۔۔

رونے کی وجہ سے سارا میک اپ بکھر گیا تھا۔۔۔۔

بالوں کا بھی حلیہ خراب تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور پھر کھڑکی کے ہینڈل کو
پریس کیا۔۔۔۔۔

یہ دوسری منزل پر تھی۔۔۔۔

کھڑکی کے اس پار بالکنی تھی۔ اس نے ڈرتے ہوئے روح کھڑکی
کی طرف کیا ہی تھا۔۔۔۔

کہ باہر کے منزل نے اسے اور توڑ دیا۔۔۔۔۔

اخل ملیجہ کو باہوں میں بڑے خوش گپ میں مصروف تھا۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔۔۔

وہ نظر کا دھوکہ سمجھ کر بلاناچاہتی تھی۔۔۔

کیسے کوئی کسی کی زندگی تباہ کر کے اتنے سکون میں رہ سکتا
ہے۔۔۔۔

اس کی نظریں اس پہ جمی ہوئی تھی۔۔۔۔

انکھوں سے موٹے موٹے آنسو گر رہے تھے۔۔۔۔

اس نے انہی ہاتھوں سے کھڑکی کو بند کیا اور جا کر واپس اپنی جگہ پر
بیٹھ گئی۔۔۔۔

پارٹی تقریباً ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

تم کہیں نہیں جا رہے۔۔۔

اخل چلو ناپلیز میں کافی بناؤں گی ہم ساتھ میں پییں گے۔۔۔۔

اوکے اوکے۔۔۔۔۔

اخل اسے چاہ کر بھی انکار نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔

بلکہ جو کچھ ہو رہا تھا اس کی سمجھ سے ہی باہر تھا۔

اس کا دھیان مسلسل سحری کی طرف تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ابھی تک کپڑے نہیں پہنے۔۔۔۔۔

مخرج نے پاس کھڑی ہیلپرز کو باہر جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

لگتا ہے تم پیار کی بات سمجھ نہیں رہی۔۔۔

مخرج عصر ملیحہ کا بھائی تھا۔۔۔۔۔

تمہیں کسی اور زبان میں سمجھانا پڑے گا۔۔۔

میں نے کہانا میں کچھ نہیں کرنے والی ہوں مجھے واپس جانا

ہے۔۔۔

اور اسی بات پہ قائم تھی۔۔۔۔۔

بہت بڑی قیمت دے کر وصول کیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔

ایسے کیسے جانے دوں وہ قدم با قدم اس کے پاس ا رہا تھا وہ ڈری
پیچھے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

کہ محرو ج نے جھٹکے میں بازو سے کھینچ کر پاس کیا۔۔۔۔۔

یہ کپڑے پہنو۔۔۔۔۔

وہ دیوار کے ساتھ جا کر رک گئی تھی دل کی دھڑکن تیز ہو رہی
تھی کیا ہونے والا ہے۔۔۔۔۔

نہیں پہنوں گی میں۔۔۔

میں پیار سے سمجھا رہا ہوں تمہیں سمجھ نہیں رہی لہجے میں غصہ آیا
تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنا ہاتھ اترہ کے چہرے پہ رکھا۔ انسو صاف کیے
جلدی سے پہنو۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اس
نے کہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے دوسرا ہاتھ اس کی کمر میں ڈالنا چاہا لیکن اُس نے ایک
زوردار تھپڑ اس کے چہرے پہ مارا۔۔۔۔۔

مہر و ج کا ایک ہاتھ اس کے چہرے پہ تھا۔ انکھیں غصے سے لال ہو
گئی تھی۔۔۔۔

تیری تو میں۔۔۔

تو دو ٹکے کی لڑکی مجھ پہ ہاتھ اٹھائے گی۔۔۔

اسے بالوں سے پکڑ کر اس نے اگے کیا۔۔۔

اب میں بتاتا ہوں کہ مردانگی کیا ہوتی ہے۔۔۔۔

بالوں سے ہی پکڑ کر اس نے اسے بیڈ پہ گرایا تھا۔۔۔

اپنا کوٹ اتار کر اس نے ایک سائیڈ پہ پھینکا۔۔۔۔

ن۔۔۔۔ نہیں میرے قریب نہیں انا۔۔۔۔

اُترہ پھر سے ہمت کر کے اٹھی تو اس نے دوسرے ہی جھٹکے میں
اسے بیڈ پہ گرایا۔۔۔۔

اس کی قربت کے خوف سے اُترہ کے منہ سے زوردار چیخ نکلی
تھی۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے کافی کا کپ نیچے گرا تھا۔۔۔۔۔

یہ اُترہ کی آواز ہے۔۔۔

ملیجہ جو اس کے بالکل مقابل بیٹھی ہوئی تھی اسے پیچھے ڈکیتے
ہوئے وہ باہر کی طرف بھاگا وہ روم تیسرے نمبر والا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے دروازے کو زور سے دکا لگایا تھا لیکن وہ نہیں کھلا تھا
کیونکہ وہ لوک تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک ہی جھٹکے میں دروازے کو توڑا۔۔۔۔۔

مخروج جو اس پہ جھکنے ہی والا تھا ایک دم سے سیدھا ہوا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اغل نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے محروج کو دیکھا۔۔۔۔۔

الچھے ہوئے بال سو جی ہوئی انکھیں۔۔۔۔۔

بیڈ سے اٹھنے کی کوشش میں وہ ایک دفعہ پھر گر گئی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔

اغل نے اسے گریبان سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

ملیجہ بھی اخل کے پیچھے ہی آئی تھی۔۔۔۔

اخل یہ تم کیا کر رہے ہو چھوڑ دو۔۔۔۔

اخل نے نظر انداز کرتے ہوئے اس کے منہ پہ زور سے تیج
ماڑا۔۔۔۔

مخروج کے ناک سے خون نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

بہت مہنگا پڑے گا تمہیں یہ اس نے ایک جھٹکے میں اخل کو پیچھے
کیا۔۔۔۔

اس کی سمجھ سے باہر تھی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل نے اس کے دونوں بازوؤں کو تھام کر اسے کھڑا کیا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو نادونوں ہاتھوں سے اس کے چہرے کو تھاما۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اترہ نے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی وہ گرنے ہی والی
تھی کہ اخل نے اسے اپنے بازوؤں میں تھاما۔۔۔

ملیجہ یہ سب حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جبکہ محروج اپنے ناک پہ
ہاتھ رکھی غصے سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ملیجہ کی وجہ سے وہ کیسے ایکسپلین کرے وہ نہیں جانتا تھا۔
پر اترہ کے تھپڑ اور اخل کے پنج دونوں بھی اسے شدید غصہ
تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسے وہاں سے لے آیا تھا۔۔۔

محروج نے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

پر وہ اخل تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے بیڈ پہ لٹانے کے بعد بلینکٹ کو اس کے اوپر اور کر وہ اس کے
ساتھ ہی جگہ بنا کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

ایک منٹ کے لیے بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا وہ۔۔۔۔

اس کے بال سوارتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔۔۔۔

ذہن میں کئی سوال تھے کہ نہ جانے کیا کچھ ساہ ہو گا اس

نے۔۔۔۔

تم نے مجھے سلطان کے حوالے کر دیا۔ سلطان نے مجھے داشتہ کو
بھیج دیا۔ اور راستہ نے محروج کو۔۔۔۔

وہ نیند میں ہی بول رہی تھی جب کہ اس کے لفظ اخل کے دل کو
چیر رہے تھے۔۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔

میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے میں برباد ہو گئی۔۔۔۔

وہ مسلسل بول رہی تھی جبکہ اس کے لفظ اخل کے دل کو چیر رہے
تھے۔۔۔۔

لیکن وہ بے قابو ہوتا جا رہا تھا اس نے ایک زوردار آواز سے اُترہ کو
پکارا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اسے بازوؤں سے پکڑ کر بٹھایا۔۔۔۔

اب بس وہ اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اخل کو ایسے پاس دیکھا کہ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی اس نے ایک
جھٹکے میں سے پیچھے کیا۔۔۔۔۔

چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔۔

پلیز وہ بولی نہیں بلکہ چیخی تھی۔۔۔۔۔

مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔۔

اخل کو اب اس کی نیند خراب کرنے کا پچھتا تھا۔۔۔
کے وہ سکون سے سو تو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری _____

اتنا سا کہا کے وہ باہر کی طرف نکلا۔ ایک نظر اترہ کو دیکھنے کے بعد
اس نے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔

بھائی اپ نے اس لڑکی کو کہاں سے لیا بتائیں مجھے۔۔۔۔۔
یہ سب کیا چل رہا ہے اس گھر میں۔۔۔۔۔

اخل کے ساتھ اس کا کیا کنکشن ہے مجھے یہ بتاؤ تم پہلے۔۔۔
مخروج غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

مخروج ایسا ہے ملیجہ نہیں جانتی تھی اپنے بھائی کے بارے
میں۔۔۔

پر آئزہ کو لے کر وہ بہت جیلس ہو رہی تھی۔۔۔

کے اخل اس کے لیے اتنا فکر مند کیوں ہے۔۔۔۔۔
مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر حال میں یہ اس نے دل میں کہا اور زور سے
پنچ شیشے پہ مارا شیشہ چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔

ملیجہ بھی اس کو اس کے حال پہ چھوڑ کر باہر چلی گئی۔۔۔
اور اخل کو فون ملا یا لیکن اس نے اٹھایا نہیں۔۔۔
تو اس نے خود جانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُس نے اس کے باہر جاتے ہی جلدی سے اٹھ کر روم لاک کر لیا
تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

وہ جو اس کے کمرے کے باہر ہی تھا۔۔۔

اس کے رونے کی آواز سے سخت بے چین ہوا۔۔۔۔۔
پلیز نہیں۔۔۔۔۔

اخل-----

ملیجہ کے ہاتھ کو اخل زور سے جھٹکا تھا۔۔۔۔۔

وہ ڈری ہوئی ہے میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔۔۔

لیکن اس بات سے اس نے رخ اپنا اس کی طرف کیا۔۔۔

اسے ایک لڑکی ہی سمجھ سکتی ہے۔۔۔۔

وہ بہت ڈری ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے ہینڈل سے ہاتھ اٹھایا۔ ایک نظر
دروازے کو دیکھا پھر ایک نظر ملیجہ کو اور غصے سے گارڈن کی
طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

وہ اترہ کی حالت کو لے کر بہت پریشان ہو چکا تھا۔

اور یہ سب اس کی وجہ سے ہوا ہے یہ باتوں سے اندر ہی اندر
کھائے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

تمہاری زندگی سے اس کو بہت دور پھینک دوں گی۔۔۔۔۔
اس کے جاتے ہی ملیجہ کے چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے۔

ملیجہ کے بہت اصرار کرنے پر اترہ نے دروازہ کھولا تھا۔
کیونکہ وہ بہت ڈر گئی تھی۔ اخل کی موجودگی سے۔۔۔۔۔
اس کی قربت کے خوف سے۔۔۔۔۔

دیکھو۔۔۔۔۔

میرے بھائی نے جو بھی کیا میں اس پہ بہت شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔

پر میں تمہاری مدد کروں گی میں تمہیں ان سب سے نکال لوں
گی۔۔۔۔۔

اگر تم مجھ پر یقین کرو۔۔۔۔۔

مجھے کسی پہ یقین نہیں کرنا مجھے واپس جانا ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں تمہاری مدد کروں گی۔۔۔۔

اسے مدد کی نہیں آرام کی ضرورت ہے اب باہر اجاؤ۔۔۔۔۔

اخل اس کی آخری بات سن چکا تھا۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے دودھ کے گلاس اور میڈیسن کو اس نے ٹیبل پر
رکھا۔۔۔۔

ایک نظر اترہ کو دیکھا جو اس کے اتے ہی سہم چکی تھی۔۔۔
ملیجہ جو وہیں بیٹھی تھی۔۔۔۔

ساری رات وہ اپنی عزت کی حفاظت کی دعائیں مانگتی
رہی۔۔۔۔۔

کہیں اہٹ محسوس ہوتی تو سکر کر بیٹھ جاتی۔۔۔

اخل نے بھی ساری رات اس کے کمرے کے گرد ٹہل کر
گزاری تھی۔ پر کمرے میں جانے کی ہمت اس میں نہیں تھی۔

ان دو دنوں میں کیا ہوا اس کے ساتھ کیا کچھ اس نے برداشت
کیا۔ صرف اس کی لا پرواہی کی وجہ سے۔۔۔۔

وہ کیسے اس کو ان سب سے نکال پائے گا۔۔۔۔
اس کا ذہن انہی الجھنوں میں بھٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ کیوں ہے ایسا ج پہلی بار اسے ایسا ہونے پہ پچھتا ہوا تھا۔۔
ورنہ تو اسے اپنے فریڈم بہت پیاری تھی۔۔۔

اخل ملیجہ کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ جو اس کا بھائی کرنے لگا
تھا اُترہ کے ساتھ پر ملیجہ نے اسے باتوں سے قائل کیا۔۔

اور اُترہ کا ہمدرد ہونے کا احساس دلایا تھا۔۔۔

کے وہ سخت ناراض ہے بھائی سے۔۔۔۔

پر اخل نے اسے رکنے نہیں دیا تھا۔۔۔۔

اس کے بہت اصرار پر بھی۔۔۔

وہ اس میں اس کے بھائی کو دیکھتا تھا۔۔۔۔۔

مخرج کو بھی وہ اتنی اسانی سے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

وہ منظر اس کی آنکھوں سے ہٹ ہی نہیں رہا تھا جب وہ اترہ کے

قریب ہونے لگا تھا۔۔۔۔۔

اس نے پاکستان میں کچھ لڑکوں کو سلطان کے پیچھے لگایا تھا۔ اور

خبر کے انتظار میں تھا۔ یقیناً وہ پاکستان جانے میں ایک منٹ نہیں

لگا تھا اگر اترہ یہاں نہ ہوتی۔ یا اگر اترہ کے ڈاکو منٹس ہوتے

۔۔۔۔۔

سلطان کو خبر مل چکی تھی کہ اخل اسے ڈھونڈ رہا ہے۔۔۔

صبح ہوتے ہی اخل نے سب سے پہلے بریک فاسٹ بنایا تھا۔
وہ جانتا تھا اترہ باہر نہیں ائے گی۔۔۔

وہ بریک فاسٹ لے کر اس کے کمرے میں گیا تھا۔۔

مجھے الفت کے پاس جانا ہے۔ مشکل سے اس نے الفاظ ض کو
مکمل کیا تھا۔ اخل کہ ہاتھ میں ناشتے کی ٹرے تھی جو اس نے
سائیڈ پر رکھی۔ اسے دیکھتے ہی اترہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

تم نے ابھی تک کپڑے نہیں بدلے اترہ لہجے میں غصہ آیا تھا۔ ان
کپڑوں کو دیکھا کر اس کا خون کھول رہا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُخل نے رات کو ہی اس کے لیے کچھ کپڑے اودڈ کر دیے تھے
۔ شاپنگ بیگ اس نے اس کے ہاتھ میں دیا۔ جو صوفے پر ہی پڑا
تھا۔ اُخل نے سکائی بلو شرٹ پہنی تھی۔ نیچے وائٹ چیئرز شرٹ کو
ایک طرف سے پینٹ میں دیا ہوا تھا۔ بازو کے استین کھلے
تھے۔ چہرے پہ کہیں مایوسی تو کہیں اُترہ کے ملنے پہ اطمینان بھی
تھا۔۔۔۔۔

تم کہیں نہیں جاسکتی اُترہ۔۔۔۔۔

ابھی کے لیے کہیں نہیں۔۔۔۔

خطرہ۔۔۔۔

اخل کچھ بولنے ہی والا تھا۔۔۔

خطرہ مجھے تم سے ہے تم سے اخل تم سے۔ اس نے ایک ہی لفظ کو
کئی بار دہرایا اور ہر بار لفظ کو کھینچتے ہوئے کہا تھا۔ وہ جو صوفے پر
بیٹھی تھی ایک دم سے اٹھی۔۔۔۔

تم نے مجھے سلطان کے حوالے کیا۔۔۔۔

م۔۔۔۔ میں کیوں کروں گا تمہیں سلطان کے حوالے۔۔۔۔

وہ جو دن رات ایک کیے سلطان کو ڈھونڈ رہا تھا۔ اور اس سے پہلے
بھی وہ اترہ کے لیے سلطان کو پیسے دے چکا تھا۔ ان لفظوں نے
... اسے اندر سے جھنجھوڑا

اترہ۔۔۔۔

اس کے جملے نے اسے اندر تک توڑ دیا تھا۔۔

وہ اس کی طرف بڑا ہی تھا کہ اترہ نے اپنا رخ بدلا۔ اس کی قربت کا
خوف اس کے چہرے سے عیاں تھا۔۔۔۔

او کے ریلیکس۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ قربت کے خوف سے کتنی
خوفزدہ ہے۔۔۔

مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ناشتہ کر لو۔۔۔۔

تو تم کیوں نہیں مجھے لینے آئے بتاؤ۔ اس کی بات کو نظر انداز
کرتے اس نے پوچھا۔۔۔

تمہیں کتنی کالیں کی میں نے میسج کیا۔۔۔

کیوں نہیں ائے بتاؤ وہ سارے منظر اس کے ذہن میں گھومنے
لگے تھے سلطان وہ لڑکے راشدہ۔ سب۔۔۔۔۔

تم نے ان لڑکوں کو لینے بھیجا مجھے۔ وہ لڑکے ہی مجھے سلطان کے
پاس لے کر گئے۔۔۔

میں۔۔۔۔۔۔ وہ سمجھ گیا تھا اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ وہ
لڑکوں کے ساتھ اتنے آرام سے کیوں بیٹھی تھی گاڑی میں۔۔

اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ کیا کہے اسے۔۔۔
کہ وہ نشے میں تھا کسی کے ساتھ تھا۔۔

لبوں کو مچتے ہوئے وہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ دونوں ہاتھ کمر پر
ٹکائے تھے۔۔

کوئی جواب نہیں تمہارے پاس۔۔۔
کیونکہ تم ایک جھوٹے انسان ہو۔۔۔۔
اس نے پھر سے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔ چہرے پہ افسردگی آئی تھی۔۔
آئی ایم سوری۔۔۔۔۔
لفظوں میں بے بسی تھی۔۔۔۔

اب کچھ بھی نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں۔۔۔
اپنی جان سے زیادہ حفاظت کروں گا تمہاری۔۔۔۔

اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی ناکام کوشش کی تھی
اس نے۔۔۔۔

چلو ناشتہ کرو۔۔۔۔

اُترہ نے اپنا رخ پھیر لیا تھا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

لیکن اس میں کوئی ہلچل نہیں ہوئی۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ وہ بھوکا ہے۔ کچھ نہیں کھایا اس نے۔۔۔

اب زبردستی ہی لسٹ اپشن تھا۔ اس کے پاس۔۔۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی۔۔۔

اس نے بازو سے پکڑ کر اسے بیڈ پہ بٹھایا۔ اس کے احتجاج کے
 باوجود۔۔۔۔۔

ٹرے اٹھا کر بیڈ پر رکھی اترہ اسے دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ سانس بھاری ہو رہی تھی۔۔۔۔

اخل رخ اس کی طرف کر کے بیٹھا۔۔

ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد اس نے بریڈ پے جیم لگائی۔۔

اُرہ اب کسی پے اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔ سب اس کے لیے ایک
جسے ہی تھے۔ اور اخل کو تو وہ اچھے سے جانتی تھی۔
ایک نمبر کا ٹھہر کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

قیرت ملیجہ۔۔۔۔۔

اور نہ جانے کتنوں کے ساتھ وہ رہ چکا ہے۔۔۔

لیکن اس کی سمجھ سے باہر تھا کہ ابھی تک اخل نے اس پہ کوئی وار
کیوں نہیں کیا۔۔۔۔۔

اسے محبت کے جانسے میں کیوں نہیں بسایا۔۔۔

بریڈ کا سلائس اس نے اس کے منہ کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ اترہ
نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔ اخل کے ہاتھ سے کھانا نہیں
چاہتی۔۔۔

اخل شرمندہ ہوا۔ پہلی لڑکی تھی جس کی فکر نے اسے بچپن کیا
تھا۔۔۔

اور اس کی لفٹ کو ایسے کھرا یا تھا۔۔۔۔۔ پر فی الحال اس نے
اپنی ایگو کو سائیڈ پہ کیا۔۔۔
وہ اسی میں خوش تھا کہ وہ کھا رہی ہے۔۔۔

اس نے ایک بانٹ لے کر اسے دوبارہ سے ٹرے میں رکھ دیا۔۔۔

اسے ختم کرو۔۔

کھالیا میں نے۔۔۔

اس کے لہجے سے وہ ابھی بھی حفالگ رہی تھی۔۔۔

اخل نے ٹیبل پر پڑے دودھ کے گلاس کو دیکھا جوا بھی تک ویسے
ہی پڑا ہوا تھا۔۔۔

ختم کرو اس نے پھراٹھا کے اس کی طرف بڑھی بریڈ۔۔۔۔۔۔۔

مجھے اترہ ہر صورت میں چاہیے۔۔۔۔

ہر صورت میں۔۔۔۔

مہروج نے راشدہ کو فون ملا یا تھا۔۔۔

وہ اسے یہی کہہ رہی تھی کہ اب وہی اسے ہینڈل کرے۔۔۔
ہم جس چیز کا سودا کر دے اس کی ذمہ داری ہماری نہیں ہوتی

۔۔۔۔۔

مہروج کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس نے موبائل بند کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

غصے سے موبائل کو ایک طرف پھینکا تھا اس نے۔۔۔

اتنی آسانی سے تمہیں نہیں لینے دوں گا۔۔۔

جن کی اس کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ چاہتا تو اخل سے پیسوں کا مطالبہ کر کے بھی اسے لے سکتا تھا

لیکن وہ جانتا تھا کہ اخل پیسے اس کے منہ پہ مارے گا۔

اسے پیسوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔

وہ کچھ ایسا کرنا چاہتا تھا کہ اخل مجبور ہو کے اسے اس کے حوالے

کرے۔۔۔۔۔

آئزہ گارڈن کہ ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ شاید اپنی قسمت

کو کوس رہی تھی۔۔

مخرج سے اب اخل کی قید میں آگئی تھی۔ اسے ایسے ہی لگتا تھا۔

تقریباً شام ہونے والی تھی۔ سارا دن اس نے کمرے میں گزارا
تھا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں۔ ملیجہ جو تھوڑی دیر پہلے ہی انی تھی۔ اخل
سے ملنے کے بعد۔ وہ اُترہ کے پاس انی تھی۔

وہ صبح سے نہ جانے کتنے چکر لگا چکی تھی۔
یہی سوچتے کہ اُترہ اخل کے ساتھ ہے۔۔۔

اُترہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا لیکن پھر بھی وہ بیٹھ گئی
تھی۔۔۔۔

تم چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں تمہیں پاکستان بھیج سکتی
ہوں۔

اُترہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔۔
آنکھیں رونے اور جگنے کی وجہ سے سو جھبی ہوئی تھی۔۔۔

کہ۔۔۔۔ کیسے

اُترہ نے شال کو اوڑھا ہوا تھا۔ بالوں کو بھی ٹائٹ باندھا ہوا تھا۔۔۔

اس کی سادگی ملیحہ کے فشن کو پیچھے چھوڑ رہی تھی۔

یہ اتنا مشکل نہیں ہے بس تمہارے ڈاکو منٹس۔
پاکستان سے بنوانے پڑیں گے پھر ایزیلی یہاں پہ کام ہو جائے گا۔۔۔

اور۔۔۔

وہ اس سے پہلے کچھ اور بولتی وہ اخل کے آنے کی اہٹ محسوس کر چکی تھی وہ چپ ہو گئی۔۔۔

اخل نے ایک نظر اترہ کو دیکھا پھر ملیجہ کو۔۔۔۔

اخل آؤ نہ۔۔

تم بھی ہمیں جوائن کرو۔۔۔

لیکن اس کے کہنے سے پہلے ہی وہ بیٹھ چکا تھا بالکل اترہ کے
سامنے۔ ایک ڈبل سیٹ چیئر تھی۔۔۔۔

تم جب پہلی دفعہ اخل کی بوٹ پرانی تھی مجھے تب سے تم بہت
معصوم لگی تھی۔

سبھی لوگ باتیں کر رہے تھے کہ ایسی لڑکیاں اچھی نہیں ہوتی۔۔

اخل اس کی بات ہے خفا ہوا تھا۔۔۔۔
اخل نے وہ ہی بلو شرٹ پہنی تھی۔ وائٹ چیز اس کی آنکھ
خاصی اداس لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

پر مجھے تم بہت اچھی لگی تھی۔ اخل کے تاثرات دیکھا کر اس نے با
ت کو گومیا۔۔۔۔

اخل نے تمہاری مدد کر کے بہت اچھا کیا۔۔۔۔۔

ملیجہ اپنی جگہ سے اٹھ کر اخل کے پاس بیٹھ گئی تھی۔۔۔ اس کے پاس بٹھنے پے وہ اپسٹ تھا۔۔۔

میں نے ایسے ہی تو نہیں اسے پرپوز کیا تھا۔ اُرہ جب میں نے پہلی دفعہ اسے دیکھا تھا میں دل دے بیٹھی تھی۔ اور میں نے اظہار کرنے میں کوئی دیر نہیں کیا۔

لیکن میرے لیے شاکیڈ تھا۔ جب اخل نے میرا پروپوزل ایکسیپٹ کیا۔۔۔۔

میں امیجن نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

ملیجہ نے اپنا سر اس کے کاندھے پر رکھا۔۔

وہ اٹھنا چاہتا تھا لیکن کیسے اٹھاتا۔۔۔

ٹائم پاس کے چکر میں وہ بہت سے باتیں کر چکا تھا اس سے۔۔۔۔

ہر ہی لڑکی سے کرتا تھا۔۔۔

اُترہ دل ہی دل میں اخل کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔۔

قرت اور اب ملیجہ دونوں کو ایک ساتھ سیٹ کیا ہوا تھا اس

نے۔۔۔۔۔

لیکن پتہ نہیں اسے اج اُترہ کے سامنے اچھا نہیں لگ رہا تھا اس

طرح ملیجہ اس کے ساتھ چپک کر بیٹھے۔۔۔

اس نے دو تین دفعہ اسے پیچھے کرنے کی کوشش کی پر وہ اور

قریب ہو گئی۔۔۔

اُترہ نے نظرے نیچے جھکالی تھی۔۔۔

دونوں ہاتھ گود میں رکھے ان سے کھیل رہی تھی جیسے ان کی
باتوں سے اسے کوئی غرض نہیں۔۔۔

جب کے اخل اسے اہٹ اہٹ محسوس کر رہا تھا۔۔۔
اس کی نظریں اس سے ہٹ نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ ملیجہ کی جگہ اُترہ ہوتی۔۔۔۔

اس کا سر اس کے کاندھے پہ ہوتا۔۔۔۔

لیکن وہ یہ کیوں چاہ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

اس کی نظریں اس سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔۔

اپنے چہرے پہ اس کی نظروں کا تاب محسوس کرتے اس نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

اخل نے اس کے دیکھتے ہی اپنا رخ دوسری طرف کیا۔۔۔

جیسے کسی نے چوری پکڑ لی ہو۔۔۔

اور ملیجہ کے بالوں سے کھیلنے لگا۔۔۔۔
جیسے اپنی غلطی چھپا رہا ہو۔۔۔۔

ملیجہ کو تو جیسے موقع مل گیا ہو۔ اُترہ کو نچا دکھانے کا۔۔
اخل۔۔۔۔

ہم اکیلے نہیں ہے۔ اپنا ہاتھ اس کے منہ پر رکھتے ہوئے ملیجہ نے
کہا۔ اشارہ اُترہ کی طرف تھا۔۔۔۔۔۔

اُترہ نے جانا ہی مناسب سمجھا۔۔۔۔۔۔
اور اخل کو دیکھے بغیر اندر کی طرف چلی گئی۔۔

اس کے جاتے ہی اخل نے ملیجہ کو پیچھے کیا۔۔۔۔۔
ملیجہ بھی تھوڑا خیر ان ہوئی۔۔۔۔۔

پر اس کے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔
یہ کیا کیا تم نے اخل دل ہی دل میں خود کو کوستے وہ اُترہ کے پیچھے
اندار آیا۔۔۔۔۔

اسے محبت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
شاید۔۔۔۔۔
لیکن اقرار مشکل تھا۔۔۔

میں ایک دو دن میں چکر لگاؤں گا کہہ تو رہا ہوں۔۔
تمہاری ماں ہو کیسے نہ پریشان ہو تم اواز سے ٹھیک نہیں لگ
رہے۔۔۔

کوئی مسئلہ ہوا ہے دوستوں کی بات ہوئی ہے اب بتاؤ مجھے۔۔

بشر ابیگم اچھے سے جان گئی تھی۔ کے اخل ٹھیک نہیں ہے۔۔
نہیں موم کوئی بات نہیں بس تھوڑا تھک گیا ہوں آج۔۔۔

اسی لیے۔۔۔

تم اپنا خیال بھی تو نہیں رکھ رہے۔۔۔۔

اب مجھے فائنل ڈیٹ بتاؤ کب ارہے ہو۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ کمر پہ رکھے موبائل فون کے ساتھ لگائے اس نے پاؤں
سے ہٹ کیا۔ کوئی جواب نہیں تھا اس کے پاس کہ کب ائے
گا۔۔۔۔۔

بس اجاؤں گا بہت جلد۔۔۔۔۔

سوچنے کے بعد اس نے جواب دیا۔۔۔

اور میں جانتی ہوں یہ جلدی اب کبھی نہیں آنے والی۔
قرت تو لندن جا چکی ہے اب وہاں رکنے کی کیا وجہ ہے۔۔۔
میں یہاں اس کی وجہ سے نہیں تھا پلینز موم۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے وہ لڑکی مجھے ایک انکھ نہیں پسند میں پہلے
ہی بتا چکی ہوں تمہیں۔۔۔۔

میری جو بہو ہو گی وہ سلیقے والی ہو گی۔۔۔

اس سے پہلے بھی بشر ابیگم ایسے ہی باتیں کرتی تھی۔ اور اخل کو
ان باتوں سے چر تھی۔ وہ ہمیشہ سے اپنی اینڈیل کو اپنی طرح ہی۔

چاہتا تھا۔ اور اکثر لڑ بھی لیتا تھا۔ اور ان کی بات وہ غور سے سن
رہا تھا۔۔۔۔۔

اور دل و دماغ میں بس اُترہ تھی۔۔۔۔۔

پر کہیں وہ اپنے اندر کے حیوان سے ڈرتا بھی تھا۔ کہ کہیں اس کا
شکار وہ معصوم نہ ہو جائے۔ اسے بھی محبت کے جال میں جکڑ کر
چھوڑ نہ جائے وہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہمیشہ سے یہی تو کرتا آیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے اس کی ساری انفارمیشن چاہیے۔۔۔۔۔

ساری محروج سکون سے بٹنھے والوں میں سے نہیں تھا۔۔۔
اس نے اپنے بندوں کو اترہ کی انفواگٹھی کرنے کے پیچھے لگا دیا
تھا۔۔۔

اترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے موبائل پکٹ میں ڈالا۔۔۔۔۔

ملیجہ کو لے کے او۔۔۔۔۔

اس نے پاس کھڑی لڑکی کو حکم دیا۔۔۔۔۔

جو ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔ اور صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

مجھے تھپڑ مارنے کی قیمت جھکانی پڑے گی۔۔۔

رات کے کھانے کے بعد اترہ جو کمرالوک کرنے کے ارادے
سے داوڑے کو بند کرنے لگی تھی۔۔

اخل نے دروازے کو پکڑا۔۔۔۔۔

روم لوک نہیں کرنا۔۔۔۔۔

اترہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ۔۔۔۔۔

تو وہ سمجھ گیا تھا اس کے سوال کو۔۔

مجھے رات کو دیکھنا ہوتا ہے۔۔۔۔

کیا دیکھنا۔۔۔۔۔

تمہیں دیکھنا اور کیا۔۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔

تمہارے ہر کیوں کا جواب میرے پاس نہیں۔۔۔۔۔

اس کیوں کا جواب تو اس کے پاس بھی نہیں تھا۔۔۔۔

پر اسے فکر تھی۔۔۔۔

اسے یوں گھورتے دیکھ کر اُترہ کو شدید غصہ آیا۔۔۔۔

ایک گٹھیا انسان ہو تم۔۔۔۔

مجھے قید نہیں کر سکتے ہو تم۔۔

مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔

اج نہیں تو کل میں یہاں سے بھاگ جاؤں گی۔۔

وہ معصومیت سے اسے اپنی پلاننگ بتا رہی تھی۔۔

میں ملیحہ یا قرت نہیں جو تمہارے اشارے پے۔۔۔
بس۔۔۔۔ ہاتھ کے اشارے سے اس نے خاموش کروایا
۔۔۔۔

وہ ایک ہی سانس میں بولی جارہی ہے۔۔۔

تم نے میرا سودا کیا۔۔۔۔۔

مجھے سلطان کے حوالے کیا۔۔

اُترہ میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں نے تمہارا سودا نہیں
کیا۔

اب دوبارہ ان میں سے کوئی بھی لفظ تمہاری زبان میں نہ آئے۔
نہ ہی سلطان اور نہ ہی کوئی اور۔۔۔

تم سب ملے ہوئے ہو۔۔
میں اچھے سے جانتی ہوں تمہیں۔۔۔

اخل کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی
تھی۔۔۔

اس نے دروازہ اس کے منہ پہ بند کیا تو اخل تو غصے سے جیسے پاگل
ہو گیا تھا۔۔۔

وہ پہلے ہی اس کی باتوں کو مشکل سے برداشت کر رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے میں دروازہ کھولا وہ بری طرح سے سہم چکی
تھی۔۔

کون سی زبان سمجھاتی ہے تمہیں۔۔۔۔

وہ اس کے قریب جا رہا تھا۔ وہ ڈر کے مارے پیچھے ہو رہے تھے۔۔

گزرے ہوئے لمحات جو اس کے ذہن میں اٹکے ہوئے تھے۔ وہ
پھر سے ابر آئے تھے دل کی دھڑکن یک دم تیز ہو گئی تھی۔۔
اخل میں بھی بھی وہ ایک حیوان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اس کی سانسیں اوپر نیچے ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں-----

اخل کو اس نے ایک جٹکھے میں چھپے کیا جو قریب سے قریب تر
آ رہا تھا۔ اور تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا پر اگلے ہی لمحے اخل
نے اس کے ہاتھ کو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے اسے زوردار تھپڑ
دے مارا۔۔۔۔۔

یہ سب اس سے بہت اچانک ہوا تھا۔
وہ کیسے کسی لڑکی سے تھپڑ کھا سکتا تھا۔

تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ وہ جا کر بیڈ پر گری تھی۔۔۔۔۔
لیکن اب گردن اٹھانے کی ہمت نہیں تھی اس میں وہیں پہ رونا
شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے اسی ہاتھ کا مکہ بنا کے دیوار پر مارا۔۔۔۔۔
زور سے دروازہ پٹاخہ اور باہر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

اپنے کمرے میں اتے ہی اس نے واٹن کی بوتل اٹھائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن غصہ اس قدر تھا۔ کہ وہی بوتل اٹھا کر اس نے دیوار کے
ساتھ پٹا ہی۔۔۔۔۔

جو چکنا چور ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

دوسری بوتل اٹھائی۔ گلاس در گلاس نہ جانے کتنی واٹن اپنے اندر
اتار چکا تھا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے گلاس کو ایک طرف لٹکایا اس نے وہ مکمل نشے
میں جا چکا تھا۔۔۔

پھر مشکل سے خود کو سہارا دے کراٹھا۔۔۔۔۔

اس نے رخ اُترہ کے کمرے کا کیا تھا۔۔۔۔۔

پر مشکل سے چل پارہا تھا۔۔۔۔۔

&&

اخل جتنا بگڑا ہوا ہے۔ لائن پہ اتے اتے اسے ٹائم لگے گا۔۔۔

کیا وہ لڑکی اخل کے گھر ہے۔۔۔۔

مخروج نے ملیحہ کے اتے ہی پوچھا اور صوفے سے اٹھ گیا۔۔۔
بھائی مجھے سمجھ نہیں اتی اپ اس لڑکی کے پیچھے کیوں پڑے
ہیں۔۔

اخل اس کو لے کر کچھ زیادہ ہی ری ایکٹ کر رہا ہے۔۔

اپ جانتے ہیں میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں۔۔

اور اگر اپ کے کسی سٹیپ سے اس نے مجھے چھوڑ دیا تو میں اپ کو
کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔۔

ملیجہ-----

میں نے جو پوچھا ہے مجھے اس کا بتاؤ۔۔۔۔

مخروج کو پھر سے غصہ اگیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے تمہارے سامنے تمہارے بھائی پہ ہاتھ اٹھایا۔۔

تم ابھی بھی۔۔۔۔

اور وہ تمہارا مقابلہ دو ٹکے کی لڑکی سے ہرگز نہیں کر سکتا۔۔

تم مخروج عصر کی بہن ہو۔۔۔۔۔

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔

اور اگر چاہتی ہو کہ وہ لڑکی تمہارے راستے میں نہ آئے۔۔

توجو میں کہوں گا وہی کرنا ہو گا۔۔۔۔

&&&

اُترہ ابھی رو کر سمبلی ہی تھی۔ بیڈ پہ سیدھی ہو کے لیٹی اور بلیںکٹ
کو اپنے اوپر کیا۔ تھپڑ کا نشان واضح تھا۔۔۔۔

دروازہ بند تھا۔ لاک کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔۔
وہ اخل سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔۔

اتنا غصہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ابھی ابھی آنسو تھے۔۔۔۔

انکھیں اس نے ذرا سی بند ہی کی تھی۔۔۔۔

کہ دروازہ جو تھوڑا سا بند تھا ایک دم سے زور سے کھلا تھا۔

اخل کے ہاتھ میں واٹن کی بوتل تھی۔۔۔۔

بوتل کو دروازے کے ساتھ ٹھکاتے ہوئے۔ اس نے ایک نظر
اُترہ کو دیکھا۔۔۔۔

اُترہ ایک دم سے اٹھی تھی۔

اس کے دل کے دھڑکن یک دم تیز ہو گئی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی
کہ وہ نشے میں ہے۔ اور اس کے ارادے بھی ٹھیک نہیں لگ
رہے تھے اسے۔۔۔۔۔

ماٹھے پہ پسینے کی بوندے چمکنے لگی تھی۔۔

۔۔۔۔۔ اخل۔۔۔۔۔

بمشکل منہ سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

اسے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھتے ہوئے وہ اگے
بڑھا۔۔۔ انکھیں نشے سے سرخ ہو گئے تھے۔

اخل۔۔۔ وہ مشکل سے بول پارہی تھی اور پیچھے ہوتی جارہے
تھی۔۔۔

ن۔۔۔۔۔ نہں۔۔ نہیں پلینز۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔

اس وقت ہوش میں نہیں تھا اسے کچھ سمجھ نہیں ارہا تھا۔۔۔
اوپر سے اترہ کی خوبصورتی سے اپنی طرف مائل کر رہی
تھی۔۔۔

یہ معصوم سا چہرہ۔ سمندر سے گہری آنکھیں۔ لبوں پہ کھپ
کھپا ہٹ۔ اس ڈر میں بھی اس کی خوبصورتی ماند نہیں پڑی
تھی۔۔۔۔۔

اُترہ نے اپنا دوپٹہ اٹھانے کی ناکام کوشش کی۔ اخل نے اسے بازو
سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔۔

تم بہت خوبصورت ہو اُترہ۔۔۔۔۔

اگے اتے اس کے ذرا سے بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔

اور کھینچنے والے انداز میں اپنے کمرے کی طرف لے کے گیا۔۔۔

چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے ہاتھ کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی
تھی۔ کے اگلے ہی لمحے اخل نے اسے بیڈ پہ دے مارا۔۔۔

سمجھتی کیا ہو تم خود کو۔ وہ اس کے احتجاج پر سخت خفا ہوا تھا

وہ وائٹن کے بوتل جو اس نے توڑی تھی اس کے کانچ اترہ کے
پاؤں میں چبے تھے۔۔۔۔

پاؤں سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔
پر اسے ترس نہیں آیا تھا پھر بھی۔۔۔۔

اج وہ حشر کروں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔

تم جیسی لڑکیوں کو عزت را اس نہیں اتی۔۔۔۔

کیا کچھ نہیں کیا تمہاری خاطر اور تم نے بدلے میں۔۔۔۔

اسے بالوں سے پکڑا اور کھڑا کیا۔۔۔۔

شراب کی بوتل اس نے اوپر اٹھائی ایک نظر اسے دیکھا اور پھر
زمین پر دے ماری۔۔۔۔

اُس نے دونوں ہاتھ اس کے اگے جوڑے۔۔۔

اُس کا تو دل جیسے بند ہونے لگا تھا۔۔۔۔

اس کی التجا کرتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

پلیز چھوڑ دو۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔ میں وہ بول نہیں پارہی تھی۔ لفظ حلق میں اٹک
گئے تھے۔۔۔۔۔

حلق سے زبان تو جیسے کسی نے کھینچ لی ہو۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو پلینز۔۔۔۔۔

اخل تو جیسے اندھا ہو گیا تھا وہ اسے دیکھی نہیں پارہا تھا۔ اس کی
منتیں تر لے کچھ نہیں سنائی دے رہا تھا۔۔۔

اخل نے کندھے سے اس کی شرٹ کو پکڑ کر کھینچا ہی تھا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

کہ اس اواز میں اسے اپنی طرف مخاطب کیا وہ ملیجہ تھی۔۔

یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی لمحے اخل کو پیچھے دھکیلا۔۔۔

ایسی لڑکیاں تو ایسے موقعوں کا فائدہ اٹھاتی ہیں۔۔

اس نے افق نگاہ پر ڈالی۔۔۔۔

اُترہ نے ایک لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے دوڑ لگاتی تھی وہ اپنے
کمرے کی طرف گئی تھی اور روم لوک کر لیا تھا۔

وہ یقیناً باہر بھاگ جاتی۔ بھاگتے ہوئے بھی نہ جانے کتنے کانچ اس
کے پاؤں میں چبھے تھے۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں پہنچتے پہنچتے دودفعہ گری تھی۔۔۔
وہ باہر بھاگ جاتی لیکن۔ ایک تو اور چلنا محال تھا اور اوپر سے

مخرج سلطان راشدہ کا ڈر۔ اور ایسے ہی چھپی دنیا میں کالی
بھیڑوں کر ڈر۔ وہ روئے بھی تو کسے اس کے اپنے باپ نے اسے
دنیا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

گھر جیسا بھی تھا محفوظ تو تھا۔۔۔۔۔۔۔
ان باتوں کو سوچتے وہ دجکے سے رونے لگی تھی۔۔۔
پاؤں میں بہتا خون اتنی تکلیف نہیں دے رہا تھا۔۔۔
جتنا اسے اخل کا ڈر بے چین کر رہا تھا

اخل نشے میں مکمل جاچکا تھا۔ ملیجہ نے اسے سنبھالتے ہوئے بیڈ پہ
لٹایا تھا۔ اور خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی تھی۔۔۔
اس کے ذہن میں اپنے بھائی کی باتیں گھومنے لگی تھی۔۔۔۔
اس کا شک یقین میں بدلتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

&&&&&

یا اللہ میری مدد کر۔۔۔۔۔۔۔۔
مجھے ان سب سے نکال دے۔۔

ہر دوسرے لمحے وہ اہٹ محسوس کرتی تھی کہ کہیں پھر سے اخل
نہ ہو۔۔۔۔۔

وہ زمین پر ہی بیٹھ گئی تھی۔
سب کچھ ختم ہو گیا تھا اج۔۔۔۔۔

اخل سے جو اسے خطرہ تھا اج وہ یقین میں بدل گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنا پد کھا دیا تھا اسے ایسا لگتا تھا۔۔۔۔۔

اب اس کا بچنا اسان نہیں۔۔۔۔۔

وہ اب بس مرجانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اس کے پاؤں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

پر اندر کا درد اس باہر کے درد سے کہیں زیادہ گہرا تھا۔ اسے اس
درد کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

_____&&&&&

صبح اخل کی آنکھ کھلی تھی۔۔

ملیجہ پوری طرح اس میں چھپ کر سوئی ہوئی تھی۔۔
وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔
کمرے میں بکھرے کانچ کے ٹکڑے۔۔۔

ان ٹکڑوں پہ اور کمرے میں خون کے نشان۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاس پر ی اپنی شرٹ کو پہنا اور بلینکٹ کو ایک دم سے پیچھے
گرا یا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

وہ منظر اس کے ذہن میں تھا جب اُترہ کو گھسیٹتے ہوئے روم میں
لے کے ا رہا تھا۔۔

اسے تھپڑ مارا اس کے بال کھینچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے قریب ہونے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اس کی شرٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔؟۔۔۔

یہ کانچ کے ٹکڑے اس کے پاؤں میں چبھے تھے۔
پر اپنی بے خودی میں اسے اس کے درد کا احساس کہاں
تھا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ اس کی سانسیں رکنے لگی تھی۔۔۔۔۔

لمحہ ضائع کیے بغیر وہ اس کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے ہینڈل کو دو تین دفعہ پریس کیا۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

اس نے شرٹ کے بٹن کو بند کرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

چہرے پہ پریشانی واضح تھی۔۔۔

پلیز کھولو یا۔۔۔۔۔

ہینڈل کو پریس کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔۔

اس کے کمرے سے لے کر اترہ کے کمرے تک خون کے نشان

تھے۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ کو اس نے اب پریشانی پہ ٹھکرایا۔۔

وہ اس کا سامنا کیسے کرے گا۔۔۔ کیا وضاحت دے گا۔

اسے کیسے محفوظ ہونے کا احساس دلائے گا۔

وہ تو خود کتوں کی طرح اس پہ چپٹے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔۔۔۔

جب اس نے اسے تھپڑ مارا۔

پھر وائٹن پینے کے بعد۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے وہ زور سے چلایا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ اس کے نوک کرنے سے ہی سہمی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور اس کے چلانے سے وہ اور ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے پاؤں میں شدید درد تھا لیکن ان تکلیفوں میں وہ درد اسے
محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے۔۔۔

ملیجہ ٹاپ پہنتے ہوئے کمرے سے باہر آئی۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا اس کے پاس آنے سے پہلے ہی اس نے اسے دور
رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

یہاں سے اب جاؤ ابھی کے لیے جاؤ پلیز۔۔۔۔

اس کا غصہ دیکھ کر ملیجہ بھی وہاں سے جا چکی تھی۔۔

اور اس کی آنکھ میں آنسو تھے۔۔۔۔

وہ اترہ کو سب کا قصور وار سمجھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ سب اس لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔۔

اتنی اسانی سے نہیں۔۔۔

وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر چلی گئی۔۔۔۔

مخرج۔ کو ملیجہ کی طرف سے خبر کا انتظار تھا۔۔

لیکن ملیجہ خود منہ لٹکائے ارہی تھی۔۔۔۔

تمہیں میں نے کچھ بولا تھا وہ غصے سے بولا اور ملیجہ کی طرف قدم
بڑھائے۔ وہ افس جانے لگا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی نے اخل کو اپنے کنٹرول میں کر لیا ہے۔۔۔۔

اس کی وجہ سے اس نے انسلٹ کی۔۔۔

اگر وہ میرا نہیں ہوا تو میں اس کا بھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔

محروج کی وہ ایک ہی اکلوتی بہن تھی۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا۔۔۔

لیکن وہ جواب دیے بغیر اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔

[illegible]

کوئی بھی نہیں۔۔۔

وہ قدم بڑھا کر اگے گیا۔۔۔

تمہارا پاؤں ایک دم سے نیچے بیٹھا۔۔۔۔

پلیئر ریلیکس ہو جاؤ۔۔۔

اس کو الفاظ نہیں مل رہے تھے کہ کن لفظوں میں وہ اسے تسلی

دے۔۔۔۔

ایسا کیا بولے کہ اسے سکون ملے۔۔۔۔

بس۔ اگلے ہی لمحے وہ اٹھا تھا دونوں ہاتھوں سے اس کے انسو

صاف کیے۔۔۔

بس نہ مر جاؤں گا میں اب-----

پلیز خاموش-----

لیکن فلحال اس کے پاؤں کی فکر تھی اسے----

اسے بیڈ پہ بٹھایا-----

اس کا پاؤں بری طرح زخمی ہوا تھا-----

یا اللہ-----

اخل نے ہونٹوں کو میچتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

کہ وہ کیسے برداشت کر رہی ہے اتنے درد کو-----

اُسہ دل ہی دل میں دعائیں مانگ رہی تھی اپنی حفاظت کی۔

وہ پہلے بھی تو ایسے ہی مہربان تھا۔----

تھوڑی دیر میں اس کے زحموں کو صاف کر کے اسے پٹی کی۔

اس نے کھانا رڈر کیا تھا وہ اسے زبردستی کھلایا اس نے۔۔۔۔

سلطان دبئی اچکا ہے۔۔۔۔

فون لے کر اخل باہر آیا۔۔۔۔۔

دوسری طرف والی لڑکے نے بتایا تھا کہ سلطان اس کی قید میں

ہے اب۔ اس خبر نے اسے تھوڑا سکون دیا تھا۔۔۔

اور دل میں ابھی بھی اُترہ کا درد تھا۔۔۔۔۔

اس نے فون بند کر کے پاکٹ میں ڈالا۔۔۔۔۔۔۔

صبح سے شام ہو گئی تھی اُترہ ابھی تک کمرے میں تھی۔۔۔۔

اس کا یہ مرجھایا ہوا روپ اخل کو اندر ہی اندر سے چھیڑ رہا
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل نے ہاتھ اُتر کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔
ک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔۔
کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔
کسی اچھی سے جگہ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

م۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے۔ نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اس نے سفید کمر کی
شارٹ فرائیڈ پہنی تھی۔ نیچے جینز کے پینٹ تھی۔ یہ سب اخل
نے ارڈر کیے تھے۔ سمپل سے فرائیڈ تھی۔ گہرا گلا۔۔۔۔۔
وہ بہت ڈیسنٹ اور خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل نے فریش ہونے کے بعد ملٹی کلر میں شرٹ پہنی تھی نیچے
لاسنوں والی جینز تھی۔۔۔۔

اُترہ کے چکر میں اس کی شپ بھی تھوڑی بڑھ گئی تھی۔ پر اسے سوٹ کر رہی تھی۔۔۔۔

میری طبیعت نہیں ٹھیک مجھے الفت کے پاس چھوڑاؤ۔۔
میں یہاں سکون سے نہیں رہ سکوں گی۔۔۔۔

اثره

چلو اَوَاٹھو جلدی۔۔

گہری سانس لینے کے بعد اس نے کہا تھا۔۔۔
 باہر جا کے بات کریں گے۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں موجود
تھے۔۔۔۔۔

اس کے ڈر کے اگے وہ احتجاج نہیں کر سکی۔۔۔۔
اس کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے اسے سہارا دے کر لایا
تھا۔ اخل نے

کیا ہم اچھے دوست بن سکتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ پیار کا کہے گا۔ وہ کبھی یقین نہیں
کرے گی۔۔

لیکن وہ تو عشق کی بھی حد پار کر چکا تھا۔۔

اُترہ نے اس پہ جیسے جادو کر دیا ہو۔۔۔۔۔

تم بول نہیں رہی۔۔۔۔۔

تم جو رات کو کرنے لگے تھے اس کے بعد میں تم پہ یقین کر سکتی
ہوں تمہیں لگتا ہے۔۔

ایک دفعہ پھر شرم سے پانی پانی ہو گیا تھا۔ وہ رات والا منظر اس
کے ذہن میں چلنے لگا تھا۔ اخل نے کوئی جواب نہیں
دیا۔۔۔۔۔

مجھے وحشت محسوس ہوتی ہے تم سے۔۔۔
وہ جو اس کے ڈر سے خاموش تھی ایک دم سے بولی۔۔۔۔۔
مجھے واپس بھیج دو یا مجھے الفت کے پاس چھوڑ دو۔۔۔۔۔

پلینز-----

اس کی آنکھوں سے پھر سے انسو نکلنا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اسے ہاتھوں سے پکڑ کر اس نے کھڑا کیا۔۔۔۔۔

ایم سو سوری۔۔۔۔

میں آج کے بعد وٹن کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔

میں معافی مانگتا ہوں تم سے۔۔۔۔۔

اور اگر الفت کو تمہاری پرواہ ہوتی تو وہ پوچھ لیتی۔ اگر مجھے لگتا کہ

تم وہاں سیو ہو تو میں تمہیں وہاں چھوڑنے میں کیوں دیر

لگتا۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔

لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ لفظ کافی نہیں ہے۔ تمہارے درد کو
تمہاری تکلیف کو کم کرنے کے لیے۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

کو اس نے تھوڑا قریب کیا تو وہ بھی اس کے سینے سے لگ
گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھے اور زار و قطار ہونا
شروع کر دیا۔ جیسے اسے چاہیے تھا کوئی جس کے سینے سے لگ کر
وہ رو سکے۔۔۔۔۔

یہ لمحہ اتنا خوبصورت تھا۔

کے اخل اسے خود سے جدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

پر اس کے انسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔۔۔۔

او کے بس۔۔۔۔

اس نے اسے سینے سے اپنے سامنے کیا۔ اس کے انسو صاف
کیے۔۔۔

اب کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

تم اپنے اس دوست پر یقین کر سکتی ہو۔۔۔۔

تمہیں کبھی مایوس نہیں کرے گا۔۔۔۔ وہ انی لو یو کہنا چاہتا
تھا۔۔۔

کیسے کہتا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ یقین نہیں کرے گی۔۔۔۔۔

اُترہ نے روخ موڑ لیا تھا۔۔۔

کیا ہم دوست ہیں اس نے ہاتھ اگے بڑھایا۔۔۔۔۔
اُترہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔ پھر اس کے ہاتھ کو۔۔۔۔۔

اخل کو لے کر اس کے ذہن میں کئی سوال تھے۔ اور سچ یہی تھا کہ
اس نے کوئی امید نہیں لگائی تھی اس سے۔ اس کے دل میں کوئی
فیلنگز بھی نہیں تھی۔ ایسی لڑکی جس نے باپ سے دھوکہ کھایا ہو
وہ کیسے کسی پہ اعتبار کر سکتی تھی۔ لیکن اور اپشن ہی کیا تھا۔ اور
کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

اور ہاتھ ملائے بغیر اس نے سر ہلایا۔۔۔

اخل اسی پہ خوش تھا کہ چلو اس نے انکار نہیں کیا۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کو پیچھے کیا۔۔۔۔

اُترہ نے کافی منہ کے ساتھ لگاتے ہی برا سا منہ بنایا۔۔۔

اخل اپنی ہنسی نہیں روک پایا۔۔۔۔

اُترہ نے شرمندگی کے مارے کافی کو وہیں رکھ دیا تھا وہ کھانا کھا
چکے تھے اب گاڑی میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

اُترہ کے دل میں سے ڈر نہیں گیا تھا۔ اس کی قربت کا ڈر۔
اس کے ساتھ ایک گھر میں رہنے کا ڈر۔۔۔۔۔

تم پہلی دفعہ پی رہی ہو۔۔۔۔۔

خود کو تھوڑا سنبھالتے اس نے پوچھا تھا۔ اس کی معصومیت پہ فدا
ہو چکا تھا وہ

جی۔۔۔۔۔۔۔ سوچوں سے نکلتے ہوئے کہا اس نے۔۔۔۔۔

اس معصومیت پہ وہ صدقے واری جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے سوچا نہیں تھا کہ وہ ایسی لڑکی سے محبت کر بیٹھے
گا۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا کہ اس کا موبائل بچنا شروع ہوا

ملیجہ کی کال تھی۔ موبائل گاڑی کے ڈک پہ پڑا تھا تو اترنے بھی
دیکھا لیا۔۔۔

وہ باہر کی طرف دیکھنے لگی تھی۔۔
کہ وہ آرام سے کال سن لیں۔۔۔۔۔

اخل نے فون کٹ کر دیا۔۔۔
اُترنے نے ایک نظر اسے دیکھا پھر موبائل کو۔۔۔

تم کیوں نہیں سن رہے اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔۔۔
اسے لگا تھا شاید اس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

اب اخل اسے کیا ایکسپلین کرے اس کے دماغ میں نہیں رہا تھا

اٹھانا ضروری بھی نہیں اس نے سرسری سا جواب دیا۔

کیوں تم پیار نہیں کرتے کیا۔ اس کے سوال نے تو جیسے اس کو پکڑ لیا ہو۔۔۔

—

کیونکہ اگر وہ نہ کہے گا۔ تو وہ سمجھ جائے گی کہ وہ نہیں

سدھرا۔۔۔۔۔

اور کل رات بھی وہ اس کے ساتھ تھی تو سوال اس کے ذہن میں ا
سکتے ہیں۔ وہ اگے ڈری ہوئی تھی وہ اور ڈسٹرب کرنا نہیں چاہتا
تھا۔۔۔۔۔

ہاں کرتا ہوں۔۔۔۔۔

بلکہ بہت جلد ہم ایک ہونے والے ہیں۔

یہ اس کے منہ سے اچانک نکلا تھا۔۔۔

لیکن اب وہ اس کو کیسے سنبھالے گا۔ وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔
اُترہ نے اسے پریشانی میں ڈال دیا تھا۔۔۔
اس نے بھی کافی کو سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔
اسے دیکھتے ہوئے اس نے گاڑی کو سٹارٹ کیا۔۔۔

تم اندر جاؤ میں تھوڑی دیر میں اتا ہوں۔۔۔

اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا اور اس نے گاڑی کو پھر سے سٹارٹ کیا
تھا۔۔۔۔۔

اُترہ بھی چپ چاپ اتر گئی وہ اس کی بیگم یا محبوبہ تھوڑی تھی جو
سوال جواب کرتی۔ کہ کہاں جارہے ہو کیوں جارہے ہو۔۔۔۔۔

اس کے اندر داخل ہونے تک اسے دیکھتا رہا اور پھر گاڑی موڑ
لی۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک ویران سی جگہ پر پہنچا تھا۔۔۔

جہاں پہ سلطان بندھ ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ چیر کی پچھلی
طرف بندھے ہوئے تھے۔ دولٹ کے اس کے دائیں بائیں پسٹل
لیے کھڑے تھے۔ چہرہ زخموں سے بڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کی اہٹ محسوس کرتے اس نے گردن کو اٹھایا۔۔۔
اخل کے پاؤں سے دیکھتے دیکھتے وہ چہرے پہ آیا۔۔۔۔۔
تمہیں پیار سے سمجھایا تھا کہ اُرہ سے دور رہو۔۔۔۔۔

لیکن تو کتے کی موت ہی مرنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے پاؤں اس کے سینے پہ رکھ کے اس کی چیئر کو نیچے
گرایا۔۔۔۔۔

یہ تم اچھا نہیں کر رہے۔ سلطان مشکل سے بول پایا تھا۔۔
میرے ادنی تمہیں چھوڑیں گے نہیں۔۔۔۔۔

ترا تعلق جس گندی دنیا سے ہے۔ وہاں صرف تب تک ہی یاد
رکھا جاتا ہے جب تک سانسیں چلتی ہے۔۔۔
کیوں کے مرے ہوئے انسان پیسے نہیں دے سکتے۔۔۔

پاؤں وہ اس کے سینے سے گلے تک لے کر گیا تھا اور گلے کو زور
سے دبانے لگا۔ پاؤں کے ساتھ۔۔

ااااا۔۔۔ تو اچھا نہیں کر رہا۔۔۔

وہ مشکل سے بول پارہا تھا کہ اخل نے پاس کھڑے لڑکے سے
پستل کھینچا۔۔۔

اور اس کے منہ میں رکھا۔۔۔

ہاں مجھے بھی لگا ہی تھا کہ میں اچھا نہیں کر رہا۔

ٹھیک سے کرنا چاہئے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک ساتھ اس نے تین گولیاں اس کے اندر گاڑی۔۔۔

تڑپ کے مرا تھا وہ۔۔۔۔۔

اب ہوا ٹھیک

تمہیں کچھ دن زندہ رکھنے کا پچھتاوا میرے دل سے کبھی نہیں

جائے گا ایک زور کا بیج اس کے منہ پہ مارا اس نے اور پھر اپنا رخ

بدلہ

اس کے مرنے سے بھی اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔۔۔
ہوتا بھی کیسے اس نے اُرہ کو تکلیف پہنچائی تھی۔۔۔

اس نے گن پیشانی پہ رکھتے ہوئے ایک نظر پھر پیچھے مڑ کر اسے
دیکھا۔۔

بندوق لڑکے کی طرف پھینک کر۔۔۔

اور پھر غصے سے اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

اُرہ گھر پہنچی ہی تھی کہ تھوڑی ہی دیر میں ملیجہ اگئی تھی۔۔۔
لیکن وہ اپنے ہی شکار پر تھی وہ دونوں کچن میں بیٹھی تھی۔۔۔

یہ بہت اسان ہے۔ ملیجہ نے اس کے ایک ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔۔

اگر تم تیار ہو تو میں یہ کام کر سکتی ہوں کچھ ہی دنوں میں پاکستان جا
سکتی ہوں تم۔۔۔۔

لیکن یہ کیسے پوسیبل ہے۔۔۔

میرے پاس تو کوئی ڈاکو منٹس ہی نہیں ہے۔ اترہ کی بات بھی بجا
تھی۔۔۔

دیکھو ہم تم لوگوں کی طرح نہیں ہیں جوان کاموں کے لیے مہینے
یا سال لگ جائیں۔ ہمارے پاس پیسہ ہے ہم ایک دو دن میں بھی
کر سکتے ہیں۔۔۔

لفظوں لفظوں میں اس نے اسے تانہ مارا تھا۔۔۔

لیکن وہ اس بات پہ اٹل تھی کہ اسے کسی طرح بھی وہ پاکستان بھیج
دے۔۔

تاکہ اخل سے اس کی جان چھوٹے لیکن وہ کیا جانتی تھی کہ اخل
کی تو جان ہی اس میں بستی ہے۔۔۔۔۔

بتاؤ کیا تم جانا چاہتی ہو۔۔۔۔

اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

ہاں اگر تم یہ اسانی سے کر سکتی ہو تو میں جاؤں گی۔۔۔

میں یہاں سیو نہیں ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے کچھ ہی دنوں میں میں تمہارے ڈاکو منٹس ریڈی کروا
دوں گی۔ اور پھر اس کے بعد۔۔۔

اور پھر اس کے بعد اس کا بھائی تمہیں۔ یہاں سے ایئرپورٹ یا
میرے خیال میں ایئرپورٹ سے پاکستان بھی چھوڑنے جائے
گا۔۔۔

کیوں ملیجہ ایسا ہی ہے نا۔۔۔۔۔

اخل غصے سے

اندر داخل ہوا تھا اس نے ملیجہ کی باتیں سن لی تھی۔۔۔

ملیجہ کے توہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے۔۔۔

اور اترہ تم بہت سیف محسوس کرو گی۔۔۔

تمہاری جرنی بھی کافی اچھی رہے گی۔۔۔

غصے کی نگاہ اس نے اترہ پر ڈالی۔ تو اترہ نے ہونٹ مچتے ہوئے
گہری سانس لی۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے تھے۔۔۔
اور نگاہیں اترہ پہ جمائی ہوئی تھی۔۔۔۔

اترہ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ملیجہ کو اور پھر اپنے کمرے کی
طرف چلی گئی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی ملیجہ چیئر سے اٹھ گئی تھی۔۔۔
اخل میں تو بس۔۔۔

تمہارے چہرے پہ یہ نشان۔۔۔

تم تو بس کیا۔ اس نے ملیجہ کے بازو کو زور سے پیچھے کی طرف مڑ

--

بولو تم تو بس کیا۔۔

اخل۔۔۔

پلیز یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو۔۔۔

تم اور تمہارا بھائی۔

میری بات کو کان کھول کر سن لو۔۔۔۔

اُترہ سے دور رہو وہ اس کے کان کے قریب ہو کر بولا تھا۔
ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔ اس نے اسے زور سے دھکا دیا تھا پیچھے وہ چیئر
کے ساتھ جا کر ٹکڑائی تھی۔۔۔

وہ باہر کی طرف بڑا ہی تھا کہ ملیجہ نے اس کا ہاتھ پکڑا
وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی پاکستان جانے کے بارے میں تو میں
اسے کیا کہتی اور ویسے بھی تم اسے یہاں کیوں رکھنا چاہتے
ہو۔۔۔

میں تو اس کی بھلائی کے لیے کہہ رہی تھی۔۔

اس کی باتوں نے اخل کو سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

پر اس نے اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا اور اترہ کے کمرے کی
طرف گیا۔۔۔۔

تم پاکستان جانا چاہتی ہو دروازے کو زور سے کھولا اس نے اور اس
سے سوال کیا۔۔۔

م۔۔۔۔ وہ جو سونے کی تیاری میں تھی بیڈ سے اٹھی۔ اس کے
غصے سے تو پہلے ہی وہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔

اس نے ننگے پاؤں زمین پر رکھے تو اس کا زخم ایک دفعہ پھر چڑ
گیا۔۔۔

ای۔۔۔ اس نے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا۔۔۔

اخل کا دھیان بھی اس کے پاؤں کی طرف گیا۔۔۔

وہ نیچے جھکا۔۔۔

تو اترہ کا دھیان باہر گیا جہاں ملیحہ اسے کچھ نہ بولنے کا اشارہ کر رہی
تھی۔۔۔۔

بیٹھوں میں پٹی چلیج کرتا ہوں۔۔۔۔

اس کے درد سے اس کا غصہ کم ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

بتاؤ کیا وہ تمہیں لے جانے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

اسے بتانا تو سچ ہی تھا لیکن ملیجہ کی بات سے پھر اس نے بات گھما

دی۔۔۔

نہیں میں نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

کیوں پوچھا تھا اس کے دونوں پاؤں اس نے بیڈ پر کیے۔۔۔

کیوں کیا ساری زندگی تمہارے ساتھ رہنا ہے۔۔۔

اس کی اس بات سے تو اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

اور ہر سانس نے حامی بڑی تھی ہمیشہ ساتھ رکھنے کی۔۔۔

مجھے جانا تو ہے نا۔۔۔

کہیں نہیں جانا۔۔۔۔

کیا اپنے باپ کے پاس واپس جانا ہے تاکہ وہ تمہیں پھر سے بھیج

دے۔۔۔

کچھ حادثے کتنے خوبصورت ہوتے ہیں نا وہ اس کی آنکھوں میں
دیکھ رہا تھا۔ اور کہیں نہ کہیں اس کے باپ کا شکریہ ادا کر رہا
تھا۔ کہ اگر وہ اسے بھیجتا نہ تو وہ اس کے پاس کیسے آتی۔ لیکن یہ
قسمت کے کھیل ہیں۔ اترہ اخل کی تھی۔

اسی لیے چار دیواری سے سیدھی۔ دبئی بوٹ پر اتری اخل کے لیے۔ وہ دل ہی دل میں اپنی قسمت پہ ناز کر رہا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اگے کا سفر اس سے مشکل لگ رہا تھا۔ منزل تو اس کے سامنے تھی۔ پر راستہ نہیں مل رہا تھا کہ منزل تک پہنچ کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پاکستان میں میرے دوست ہیں رشتہ دار ہیں کوئی نہ کوئی تو رکھیے
گا۔

تو یہاں رہنے میں کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

کیا اس دوست پر یقین نہیں ہے۔۔۔

دل کی بات لبوں پر آئی تھی۔۔۔

اخل۔۔۔۔

یہ چوٹ کیسے لگی۔۔۔

ملیجہ نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

دیکھو تو۔ کتنا گہرا زخم ہے کیا کسی سے لڑائی ہوئی ہے۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ اس کے چہرے پہ رکھے اس کے زخم کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔

جب کے اخل یہ کیڑا ترہ سے اکسپٹ کر رہا تھا۔۔۔

تمہارا جھگڑا ہوا ہے کسی سے۔۔۔

ملیجہ سوال پہ سوال کر رہی تھی جب کہ اس کا دھیان اترہ پہ
تھا۔۔۔

چلو میں مرہم لگاتی ہوں۔۔۔۔۔

ملیجہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ لے گئی۔ وہ اُترہ کے سامنے
بڑی بڑی باتیں کر چکا تھا ملیجہ کو لے کے اب انکار مشکل لگ رہا
تھا۔۔۔۔۔

اُترہ بھی سکون سے لیٹ گئی تھی۔
جیسے ان کے باہر جانے کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔۔۔

تم نے ابھی تک نہیں بتایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔

میں نے کہانا میں اب سکون سے سونا چاہتا ہوں کیا یہ پوسیبیل
ہے۔ مرہم لگانے کی وجہ سے اس کا ذخم بھی تھوڑا چھڑ گیا تھا۔
اور اوپر سے اترہ کی ٹینشن۔۔۔۔۔

وہ جو اسے مرہم لگا رہی تھی اس نے ایک جھٹکے میں سے پیچھے
کیا۔۔۔۔

تم مجھے جانے کا کہہ رہے ہو۔۔

تم نے اس دن بھی میری انسلٹ کی تھی اس کے باوجود میں اگئی۔

تم بدل گئے ہو۔۔۔

کیا تمہارے دل میں میرے لیے اب کوئی فیلنگز نہیں بچی۔۔۔

دیکھو میں اس ٹائم بہت تھک گیا ہوں میں سونا چاہتا ہوں

ہم صبح اس موضوع پہ بات کریں گے اور ویسے بھی تمہارا گھر جانا
ہی ٹھیک رہے گا

بھا۔۔

وہ بھائی کہنے لگی تھی لیکن اخل سمجھ گیا تھا۔۔۔

ابھی اس کا نام میرے سامنے مت لینا۔۔۔۔

وہ شرمندہ ہے اپنے کیے پہ۔۔۔

اس کے غصے کے باوجود ملیجہ نے اپنی بات پوری کی۔۔

وہ اُترہ سے معافی مانگنا چاہتے ہیں۔۔

ملیجہ وہ غصے سے بولا تھا

۔۔۔۔

اسے کہنا دوبارہ اُترہ کا نام بھی اس کی زبان پہ نہ ائے۔۔۔

ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔

اخل-----

اخل جو پہلے غصے میں تھا۔ اسے بازو سے پکڑ کر اس نے باہر نکالا
اور دروازے کو زور سے بند کر دیا۔۔۔۔

سر پہ چڑھ رہی ہے۔۔۔۔
معافی مانگے گا۔۔۔۔

اس نے صوفے کو زور سے ہٹ کیا تھا۔۔۔۔۔۔
اخل

یہ سب اس دو ٹکے کی لڑکی کی وجہ سے ہے۔۔۔
لیکن اب اور نہیں۔۔۔۔۔

اس نے پاؤں کو زور سے زمین پر مارا۔
اور کچن سے اپنا بیگ اٹھا کر باہر چلی گئی۔۔۔
اُترہ کے لیے نفرت تھی اس کے دل میں۔۔۔۔۔

اج جلدی اٹھ کے اُترہ۔۔۔
وہ جوا بھی اٹھا تھا انگڑائی لیتے ہوئے وہ گارڈن میں فریش ایر لینے
ایا تھا۔۔۔۔۔

کہ اُتر کو سامنے ٹہلتے دیکھا۔ تو اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔
ہاں۔۔۔۔۔

گڈ مار ننگ۔۔۔۔۔

پاؤں کیسا ہے اس نے پاؤں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

وہ جب جب اس زخم کو دیکھتا تھا۔ تو وہ اسے بے چین کر دیتا
تھا۔ وہ کتنا گھٹیا انسان ہے اسے اس بات کا احساس ہوتا
تھا۔۔۔۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔

اشارہ اس کے چہرے کی طرف تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ چہرے پہ رکھا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ذرا سا زخم پیے۔۔۔۔۔

اسے اس کا یوں ایسے پوچھنا اچھا لگا تھا۔۔۔

کیا یہ رات کو نہیں نظر آیا تمہیں۔۔۔۔

اس کے ذہن میں جو رات سے ٹینشن تھی وہ دور کرنا چاہتا

تھا۔۔۔

ایا تھا پر ملیجہ نے مرہم لگا دی تھی نہ

اگر وہ نہ لگاتی تو کیا تم لگاتی۔ اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی

طرف دیکھا۔

میں-----

میں کیوں لگاتی-----

ملیجہ کا حق ہے تم پر-----

ویسے بھی تم دونوں ایک ہونے والے ہو-----

مجھے تو یہاں رہنا بھی اچھا نہیں لگتا ملیجہ پتہ نہیں کیا سوچے
گی-----

وہ جو اپنے دل کی بات اس کے اگے رکھنا چاہتا تھا اس کی باتوں
سے خفا ہوا-----

ان کچھ دنوں میں اُرہ اخل کے بہت قریب ہو گئی تھی۔

وہ بھی اسے دوست ماننے لگی تھی۔-----

اس پر اعتبار کرنے لگی تھی۔ اور صرف دوستی کی حد تک اس نے
اگے کا کبھی نہیں سوچا تھا۔

وہ جانتی تھی اپنی اوقات-----

وہ بھی چھوٹے بچوں کی طرح اس کی فکر کرتا تھا۔

اس کے کھانے پینے کا اس کے سونے کا وہ ہر چیز کا خیال رکھتا
تھا۔ رات کو کئی دفعہ اسے اٹھ کے دیکھتا۔ اس کی ہر ضرورت کا
خیال رکھتا تھا۔-----

وہ پاکستان گیا تھا کچھ دنوں کے لیے پر ایک لمحہ نہیں رک پایا۔ اور
فیمیلی سے بھی ملنا چاہتا تھا اور اترہ کے ڈاکو منٹس بھی ریڈی
کروانے تھے۔ لیکن وہ اس نے خود ہی نہیں کروائے۔
وہ چاہتا تھا وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ایسے ہی رہے۔۔۔

تم نے مجھے جواب نہیں دیا داخل میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔
اس بار لہجے میں تھوڑا غصہ آیا تھا۔۔

اترہ کیوں صبح صبح دماغ خراب کر رہی ہو۔۔۔۔
وہ استین کو ہنیوں تک فولڈ کرتا ہوا اس کے پاس آیا۔

یہ جاب کا کیڑا کہاں سے تمہارے دماغ میں اگیا۔۔
اس نے ایک پاؤں ٹیبل کے نکر پر رکھ کر تسمیں بند کیے۔۔
اس نے گرین کلر کی شرٹ پہنی تھی۔ وائٹ لائن تھی جس
میں۔۔۔

اور ویسے بھی تمہارے ڈاکو منٹس کمپلیٹ نہیں ہیں۔۔۔

تو میں کون سا کہہ رہی ہوں میں کسی افس میں جاب کروں گی۔۔

کسی ریسٹورنٹ پہ۔۔

اچھا بس اب تم کیا ویٹرز کی جاب کرو گی۔ اس کی بات ابھی ان
کمپلیٹ تھی کہ اس نے اسے ٹوکا۔۔

پچھلے دو دنوں سے وہ اسی بات پہ اس سے بحث کرتی تھی۔۔۔

اخل۔۔۔۔

ملیجہ بھی یہاں ہے اسے اندازہ نہیں تھا وہ ابھی سو کر کمرے سے
باہر آیا تھا۔۔۔

اگر وہ کرنا چاہتی ہے تو اسے کرنے دو تم اسے ایسے قید تو نہیں کر
سکتے۔۔۔۔

یہ اس کا رائٹ ہے۔۔۔

ملیجہ نے کافی کا کپ اسے دیا۔۔۔

وہ اچھی خاصی جلیس تھی اس سے۔۔۔۔۔

اخل نے کافی پکڑی ایک نظر اترہ کو دیکھا باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

—

وہ میری بات نہیں تالے گا دیکھ لینا۔۔۔

تمہیں پر میشن دے دے گا۔۔۔

میری کوئی بھی بات نہیں ڈالتا۔۔

اُترہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر باہر کی طرف دیکھا۔۔۔۔
اُترہ اسے ابھی بھی دوست ہی سمجھتی تھی۔ پر ملیجہ اندر ہی اندر
گرتی تھی۔۔۔۔۔

اخل تم بات نہیں کر رہے۔۔۔۔۔

کیا بات کروں میں اُترہ تم سے۔۔۔۔۔

وہ جب واپس جانے لگی تھی اس نے اٹھ کے اس کا بازو پکڑا۔ وہ
ایسے ناراض نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

اس کی خوشبو کا وہ دیوانہ تھا اسے پاس کرنے سے ڈرتا تھا۔
وہ مسلسل اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

پھر اچانک ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آنکھوں کا رخ
موڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں مانتی بات میری۔۔۔۔۔

میں سارا دن گھر میں رہ کے بور ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔

اُترہ کو اپنا اپ اس پہ بوجھ سا لگنے لگا تھا۔ وہ کب تک اس کے
ٹکڑوں پہ پلتی۔۔۔۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی میرے پاس تو ہنر بھی ہے میں کیس بناتی
ہوں۔ اور بہت ہی اچھے۔ وہ اسے ڈیٹیل میں بتانا چاہتی تھی اپنی
خوبیوں کے بارے میں۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

کل سے تم میرے ساتھ چلنا افس۔ اخل لوگوں کے جو دبئی میں
ریسٹورنٹ تھے۔ ان کو اخل ہی دیکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

غیر ذمہ دار سے وہ تھوڑا ذمہ دار ہوا تھا۔ اس کے اس بدلاؤ
پے۔ اس کی فیملی بھی ہوش تھی کیونکہ پہلے فورس کرنا پڑتا تھا
اسے کے کام میں دھیان لگائے۔ پر اب وہ خود ہی ہر کام میں
دلچسپی لیتا تھا۔

دینی میں ہمارے کچھ ریسٹورنٹ ہیں۔۔۔

اگر تم چاہو تو وہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں تمہارے ریسٹورنٹ میں نہیں۔۔۔۔۔

یہ کیا بیچار کی ضد ہیں اترہ۔۔۔۔۔

تم میرے انڈر کام نہیں کرنا چاہتی۔۔۔۔۔

نہیں میں ہر وقت تمہارے سر پہ سوار نہیں رہ سکتی۔

ویسے بھی ملیجہ کو اچھا نہیں لگتا۔

مجھے خود اچھا نہیں لگتا۔

تم دونوں میری وجہ سے۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے کیا۔

میری وجہ سے تم لوگ اچھے سے بات نہیں کرتے۔

ایسا نہیں ہے۔۔۔۔

میں تم سے۔۔۔۔۔

نہیں وہ پزل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا کہنا چاہیے کہ ایکسپلین کرنا چاہیے۔۔۔۔۔

ان فیکٹ میں تو ابھی ابھی اسی سے بات کر رہا ہوں۔۔۔

یہ دیکھو اس نے بے دہانی میں اپنا موبائل کالا کھولا۔۔۔

اور چیٹ اس کے سامنے کر دی۔۔۔۔۔

اُس نے سکریں دیکھتے ہی ایک نظر سکریں کو دیکھا اور پھر اسے

دیکھا۔۔۔۔۔

اس نے سکریں کو اپنی طرف کیا۔

اس کے چہرے کے ری ایکشن دیکھ کر کہ کیا دیکھ لیا اس
نے۔۔۔۔۔

وہ قرت کی چیٹ تھی۔۔۔۔۔

لوون لوٹو کے چکر میں وہ نمبر بھی بلا بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اور بہت ہی پرسنل میسج۔۔۔۔۔

تم نہیں سدھرو کے اخل۔۔۔۔۔

اب کوئی میسج کرے جواب تو دینا پڑتا ہے۔ وہ اندر سے اچھا خاصا

شرمندہ ہوا تھا۔۔۔۔۔

قرت سے بھی بریک اپ نہیں ہوا تھا اس کے بہت میسج اور کالز

کرنے پہ اس نے بس کل ذرا سی اس سے بات کی تھی

لیکن اس ذرا سی بات میں بھی بہت کچھ تھا۔۔۔۔۔

اس نے دل کو مشکل سے مطمئن کیا تھا کہ وہ اُترہ کو دل کی بات
بتائے گا۔

پر ساری محنت پہ پانی پھر گیا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کو اپنے باپ کی تو کبھی یاد نہیں آئی تھی لیکن اپنے چھوٹے بہن
بھائیوں کو وہ ضرور یاد کرتی تھی۔

اور ان سے ملنے کے لیے بے تاب تھی۔۔۔۔۔

اُترہ ٹائم دیکھا ہے رکھ دو اب اسے۔۔۔

وہ رات کے تقریباً ایک بجے آیا تھا اس کے کمرے میں دیکھنے

اس نے ہونٹوں کی ایک طرف کھینچتے منہ سے نہ کی تھی۔۔۔

اس نے بلیک کلر کی شرٹ پہنی تھی۔ کھلے بال چہرے پہ
معصومیت۔ گلابی ہونٹ گلابی گال۔ دل کو مشکل سے قابو کر پاتا
تھا وہ۔۔۔۔۔

وہ کتنا بے بس تھا۔ وہ اسے باہو میں بڑنا چاہتا تھا اسے دل کی ہر
بات کہنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اسے ڈر تھا۔ کہ کہیں پیار کے چکر میں وہ اپنی دوستی بھی
خراب نہ کر لے۔۔

اغل-----

کہاں گم ہو گئے کیا قرت کی یاد ارہی ہے۔۔

اثرہ نے ہستے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ جو اس کو گوڑے جارہا تھا ایک دم سے چونکا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔

وہ بلیںکٹ سیدھا کرنے کے لیے اس پہ جھکا تھا کہ اثرہ نے اس کے پوکٹ سے ارام سے موبائل نکالا لیا۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ

اس کی آخری ڈیوٹی ہے وہ بلینکٹ سیدھا ضرور کرے گا۔ اخل
نے ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اور جو ہاتھ اس نے موبائل لے کے بلینکٹ میں چھپایا تھا اس ہاتھ
کو زور سے پکڑا۔۔۔۔۔

یہ چالاکیاں میرے ساتھ نہیں چلیں گی مس ائرہ۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

التجا کرتے ہوئے اس نے موبائل مانگا تھا۔

۔۔۔

بچوں کی طرح سارا دن بس ویڈیوز اس نے دروازے کو زور سے
بند کیا اور موبائل کو پھر سے پاکٹ میں ڈال لیا۔۔۔۔۔

_____&&&&&&

مہرج ابھی تک اس کے نشے سے نہیں نکلا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اب اس نے اپنے قدم مضبوط کر لیے تھے۔۔۔۔۔

بھائی اپ کو لگتا ہے یہ ٹرک کام کرے گی۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں کام کرے گی۔۔۔۔۔

بس تم وہاں جا کر اُترہ کو میرا پیغام دو۔۔۔۔۔

وہ پیچھے پیچھے ائے گی۔۔۔

اور ہر بات پہ جی حضوری کرے گی۔۔۔

ایک تو یہ میرے نہ ہونے والے صالے کو ابھی بھی سکون نہیں
ہے۔۔

اخل نے موبائل غصے سے کان سے اتارا۔۔۔

اور ملیجہ کو کال کی اور اسے بلا یا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اچکی تھی رات بہت ہو گئی تھی لیکن اخل کا
حکم کیسے ٹالا جاسکتا تھا۔۔۔۔۔

تم نے مجھے اتنی رات کو بلایا کیا ہوا۔۔۔۔۔

کیوں نہیں بلا سکتا اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

اسے کمرے میں جانے کا اشارہ کرتے ہوئے جب وہ کمرے میں
جا چکی تھی اس نے ایک دفعہ پھر اُترہ کو دیکھا تھا جو گہری نیند سو
چکی تھی۔۔۔۔۔

میرا سالہ کیا کر رہا ہے آج کا کل۔۔۔۔

کچھ نہ ہونے والا۔۔۔۔۔

اس نے دل میں کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اغل نے اپنا روم لاک کیا اور اتے ہی اس سے سوال کیا۔۔۔

اس نے بازوؤں کو کمنیوں تک فولڈ کیا اور شرٹ کے اوپر والے
بٹن کھولیں۔۔۔۔۔

تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو۔۔۔۔۔

ملیجہ نے حیرانگی سے اخل کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔۔۔۔

ملیجہ کو جان کے لالے پڑ گئے تھے کہ کہیں اس کو کچھ پتہ تو نہیں
لگا۔۔۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا ہی تھا کہ ملیجہ اس کے پاس آئی۔۔۔

کتنے دن ہو گئے ہم نے اچھا ٹائم سپینڈ نہیں کیا۔ اس نے اپنے
دونوں ہاتھوں سے اخل کے گلے میں ہار بنا کے ڈالے۔۔۔۔۔

جو پوچھا ہے وہ بتاؤ اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے اس نے رخ دوسری
طرف کیا۔۔۔۔۔

وہ افس ہوتے ہیں مجھے کیا پتہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

تم یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔۔

وہ اٹھی اور اس کے کمرے میں پڑی ایک چھوٹی سی فرج
کے۔ پاس گئی۔۔۔۔۔

وہ اس میں وائن رکھتا تھا اس کی سبھی گرل فرینڈز جانتی تھی۔۔۔

پرائرہ نہیں جانتی تھی۔۔۔۔

اخل خود اگے بڑھ اور سب سے تیز واٹن کی بوتل باہر نکالی۔۔۔

وہ اس کے منہ سے سچ نکوانا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس نے دوپیک بنائے ایک اسے دیا اور ایک خود پیا۔۔۔

دروازہ وہ لاک کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ٹن ہو چکی تھی۔۔۔

اخل بھی تھوڑا نشے میں جا چکا تھا لیکن اسے اپنا مشن یاد تھا۔۔۔۔

اٹی لویو سوچ اس نے باہے اس کی گردن میں ڈالی۔۔۔

اٹی لویو ٹواخل نے اس کے ہونٹوں کو قید کرتے ہوئے کہا۔۔

اور شدت سے بھرپور لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

تمہارا بھائی ارہ کی انفارمیشن کیوں اکٹھی کر رہا ہے۔۔۔۔

اس نے کاندھے سے اس کی شرٹ سرکاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہ پسند کرتا ہے اسے۔۔۔۔۔

اور اسے پانے کے لیے سب کچھ کرے گا۔۔۔

وہ لڑکی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتی۔۔۔۔

اخل کو شدید غصہ آیا تھا۔۔

پر وہ نشے میں پوری طرح سے ٹن ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اس نے دو تین سوال پوچھے تھے لیکن ملیجہ پوری طرح سے ٹن ہو
چکی تھی۔ وہ جواب دیے بغیر اس کے لبوں پہ جھکی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ ابھی تک نہیں اٹھا۔۔۔۔۔

کیا اسے افس نہیں جانا۔۔۔۔۔

اُترہ کو تقریباً اٹھے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔

وہ سہلتے ہوئے سوچ رہی تھی۔۔۔۔

میرا موبائل اسے موبائل کی ٹینشن تھی جو ابھی بھی اس کے پاس
تھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں اس کے روم کے پاس انی اس نے دروازہ لاک
کیا۔۔۔

اخل۔۔۔۔

وہ بالکل بھی نہیں جانتی تھی کہ ملیجہ بھی ہے۔۔۔

اس نے دوسری دفعہ لاک کرنے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ
ملیجہ نے دروازہ کھول دیا وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اُترہ ہی
ہوگی۔۔۔۔

وہ اسے جیلس کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ملیجہ۔۔۔۔

اُترہ بالکل بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کمرے میں ہو سکتی
ہے۔۔۔۔۔

ایم سوری مجھے نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

مجھے موبائل لینا تھا میرا وہ اخل کے پاس ہے۔۔۔۔

اسے سچ میں اچھا نہیں لگا تھا ایسے منہ اٹھا کے اجانا۔
ارے شرمندگی کی کیا بات ہے۔۔۔۔

اجاؤ اندر۔۔

وہ اسے اندر کا ماحول دکھانا چاہتی تھی۔ وہ دکھانا چاہتی تھی کہ وہ
اس کے کتنا قریب ہے۔۔۔۔۔

اس کے بہت اصرار کرنے پر وہ اندر آئی تھی۔۔۔۔۔

اخل فریش ہو کے نکلا ہی تھا۔۔۔

کمرے میں وائن پڑی تھی۔ چیزیں بکھری ہوئی تھی۔۔۔

اخل اچھا خاصا شر مندہ ہوا تھا۔۔۔

وہ نظریں اس سے چرا رہا تھا۔ اس نے وعدہ کیا تھا اس سے کہ وہ
نہیں ٹچ کرے گا وائن کو کبھی۔۔۔

اور اس سے زیادہ شر مندہ تو اُس رہ ہوئی تھی اس طرح ان کے
کمرے میں آنے سے۔۔۔

پراسے غصہ بھی تھا۔۔۔۔۔

میرا موبائل اس نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

ہاں موبائل۔۔۔۔۔

اس نے ڈرا سے موبائل نکال کر اسے دیا۔۔

.. ملیجہ کو تو وہ جوتی کی نوک پر رکھتا تھا۔

اسے اس کی کیا پرواہ تھی۔ اور ابھی کے لیے وہ اچھا خاصا غصہ تھا

اس پہ۔۔۔۔۔

وہ ابھی چاہتا تو اسے باہر نکال سکتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر اترہ کو کیا ایکسپلین کرتا۔ کہ وہ تو اسے بگڑا ہوا ہی
سمجھتی۔۔۔۔۔

ناشتہ کیا۔۔۔۔۔

موبائل اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔
لہجے میں فکر واضح تھی۔۔۔۔۔

ہاں کر لیا۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے موبائل لیا اور باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

اخل نے غصے بڑی نگاہ سے ملیجہ کو دیکھا۔۔۔

کس کی اجازت سے تم نے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارا۔۔۔۔

رات والی بارے بھی اس کے دماغ میں تھی۔۔۔۔

وہ اچھے سے سمجھ چکا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر دروازہ کھولا

ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے قریب جا رہا تھا اور وہ جا کر دیوار کے ساتھ
لگی۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہاری بات کا کیوں نہ کھولتی میں دروازہ

وہ سب جانتی ہے ہمارے ریلیشن کے بارے میں۔۔۔

اخل کو شدید غصہ تھا۔۔۔۔۔

یہاں سے دفع ہو جاؤ ابھی اور اسی وقت دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔

اس بات کا کیا مطلب ہے تم نے رات میرے ساتھ گزاری
ہے۔

اور اب۔۔۔۔۔

میں نے زبردستی نہیں کی تم سے اپنی مرضی سے سب تم
نے۔۔۔۔۔

دیکھو ابھی میرا دماغ بہت خراب ہے یہاں سے جاؤ۔۔۔

ملیجہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔ پھر صوفے سے اپنا ٹاپ اٹھایا۔ اور
اسے پہنا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ میں آنسو تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ تھوڑی دیر میں اس کے کمرے کو چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
پر وہ شدید غصے میں اور غم میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایسے نہیں جانا چاہیے تھا اُس رہ تمہیں۔۔۔۔۔

اخل پتہ نہیں کیا سوچے گا میرے بارے میں میں تو اس کے سر پر
ہی سوار ہو گئی۔۔۔۔۔

پراس نے بھی جھوٹا وعدہ کیا۔۔۔۔۔

اُسے خود سے ہی باتیں کیے جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

اسے قدموں کی اہٹ سنائی دی تو اس نے پیچھے دیکھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

وہ جوں میں چیر پر بیٹھی تھی اٹھتے ہوئے اس کے پاس آئی۔۔۔

سوری۔۔۔۔ اترہ نے دونوں ہاتھ اس کے بازو پہ رکھے۔۔۔

اخل کے ہاتھ میں جو س کا گلاس تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوری کس لیے۔۔۔

اسے لگا تھا وہ حفا ہوگی۔۔۔۔

مجھے ایسے نہیں انا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

اخل اس سے کیا ایکسپلین کرے۔۔۔۔۔

وہ پزل تھا بہت زیادہ۔۔۔۔۔

ایسے نہیں ایکسیپٹ ہوگی سوری۔۔۔

تو پھر وہ چلتے ہوئے لون میں آیا اور صوفے پر بیٹھا وہ بھی چلتے چلتے

اس کے پیچھے آئی اور اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

اخل نے اسے ہاتھ سے اگے کیا۔۔۔

اخل نے وائٹ شرٹ میں پہنی تھی۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل بیٹھے ہوئے تھے رخ ایک
دوسرے کی طرف تھا۔۔۔

ویسے میری غلط اتنی بڑی بھی نہیں ہے۔

اور۔۔۔۔

وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔

بولو اس نے پھر سے جو س کا گلاس اٹھایا۔۔

تم نے مجھ سے کچھ پرومس کیا تھا۔۔۔۔

وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا اس کا اشارہ کس طرف ہے۔

کیا لیکن وہ انجان بنا رہا۔۔۔۔۔

وائن تم نے پھر سے۔۔۔۔

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے اخل نے اسے روکا۔

وہ اس کے منہ سے وائن بھی نہیں سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس نے جو س کا گلاس منہ کے ساتھ لگا لیا تھا۔ تاکہ تھوڑی دیر

سوچ سکے کہ اسے جواب کیا دینا ہے۔۔۔

وہ بھی سوچتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے دونوں نے غلطی کی ہے پہلے میں سزا دیتا ہوں پھر

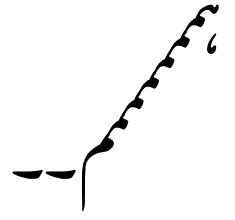
تم دے لینا۔۔

وعدہ خلافی کو غلطی کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔
اخل۔ وہ تھوڑا افسردہ ہوئی۔۔۔۔۔

اوکے تو پہلے تم دے لو۔ یار پر یہ برا سامنہ نہ بناؤ۔۔۔۔۔
اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ وائٹن والی بات پہ سچ میں حفا تھی۔ پراخل اسے ایسے اگنور کر رہا
تھا تو اس نے بھی جانے دیا

تمہاری سزا یہ ہے اخل۔۔۔۔۔
وہ سوچ میں پڑ گئی تھی کہ اسے سزا کیا دے۔۔۔۔۔



تمہاری سزا تم مجھے جاب کی اجازت دے دو۔۔۔

اُرہ۔ یہ بات اس کے ذہن سے نکل گئی تھی۔ اُرہ نے موقع کا
اچھے سے فائدہ اٹھالیا تھا۔۔۔

اخل کہ ذہن میں یہ بات نکل گئی تھی۔
اب وہ بری طرح پھنس چکا تھا۔۔۔

دیکھو تمہیں ماننی پڑے گی۔

اُترہ تم بھی نہ۔۔

پر پھر یاد رکھنا میں اپنی باری بھی اچھے سے لوں گا۔۔

تو اس نے اس کی بات پہ حامی بھر لی۔۔۔۔۔

اب میری باری اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے اس کا رخ پھر سے اپنی طرف کیا اور تھوڑا قریب کیا۔۔

--

ہاں اب تمہاری باری۔۔۔۔۔

وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس بس ایک ہی چانس
تھا۔ میں سوچ کے بتاؤں گا۔۔۔۔۔

وہ جو اس سے مانگنا چاہتا تھا اسے ڈر بھی تھا کہ وہ برا نہ مان
جائے۔۔۔۔۔

کیوں ابھی کیا ہے۔۔۔۔۔
یہ کیا بات ہوئی۔۔۔۔۔

بہت جلدی ہے سزا لینے کی۔ بہت سخت ہے میری سزا یاد
رکھنا۔۔۔۔۔

لیکن فلحال کے لیے ادھر آؤ وہ اٹھا تھا اور اسے بھی ہاتھ سے کھڑا
کیا تھا۔۔۔۔۔

کہاں۔۔۔۔۔

اؤ تو بتاتا ہوں وہ اپنے ساتھ اسے اندر لے کر گیا۔۔۔۔۔

کیا ہے میرے کمرے میں وہ اس کے کمرے میں لے کے آیا
تھا۔۔۔۔۔

تمہیں انج کا دن یہیں گزارنا پڑے گا۔۔۔

کیا یہ میری سزا ہے اس نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں سزا اتنی ہلکی تھوڑی دوں گا۔۔۔۔۔

تو پھر میں اس روم میں کیوں رہوں گی سارا دن وہ ایک دم سے
باہر آئی تھی۔۔۔۔۔

کہانا یہی رہو گی اس نے پھر سے اسے لاک کر دیا۔۔۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔

بھائی اخل کو شک ہو گیا ہے اپ کو میری بات پہ یقین کرنا
چاہیے۔۔۔

اور اس لڑکی نے اسے اپنا دیوانہ بنا دیا ہے۔۔۔۔

میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی اس نے پاس پڑھے شیشے کے
گلاسوں کو نیچے گرایا۔۔۔

پلیز کسی بھی طرح اسے میرا کر دے۔۔

ہوا کیا ہے مجھے یہ بتاؤ مہر و ج چلایا تھا۔۔

تم نے اُترہ کو نہیں کہا کچھ۔۔۔۔

ہاں نہیں کہا میں نے کیونکہ جب میں گئی تھی وہ سوچکی
تھی۔۔۔۔

اخل نے اسے اپنے ساتھ کیوں رکھا ہوا ہے۔۔۔

میں نہیں جانتی بس کسی بھی طرح اسے اخل کی زندگی سے دفع
کرنا ہوگا آپ کو وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

اخل نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ کہتے کہتے رکی اور غصے سے کمرے میں چلی گئی

اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔۔۔

تم نے سارا دن مجھے قید رکھا اور میری سزا بس یہی تھی اب اور کوئی سزا نہیں ہے۔۔۔۔۔

مائی ڈیرِ یہ سزا نہیں تھی۔۔۔۔۔
سزا تو پیار بھری ہو گی نہ۔۔۔۔۔
مطلب۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔

اب باہر اؤسر پرانز ہے۔ مطلب بھی سمجھ دوگا۔۔۔۔۔

سرپرست اس نے حیرانگی سے دیکھا تھا۔۔۔

اس نے اس کی آنکھوں پہ کپڑا باندھا اور اسے باہر لے کے آیا۔
اس کے روم کے بالکل ساتھ والے روم میں۔۔۔۔

اب اس نے اس کی آنکھوں سے پٹی کھولی تھی۔۔۔۔

لیکن اگے کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔

وہ روم پورا ڈیکوریٹ ہوا تھا۔۔۔۔

اخل نے کیس وغیرہ بنانے کے لیے وہ روم اس کے لیے
ڈیکوریٹ کیا تھا۔۔۔۔

دنیا جہان کی ہر وہ چیز موجود تھی جو کیک بنانے میں استعمال ہوتی
تھی۔ اون میکر واون۔ ڈیکوریشن کے لیے ہر چیز۔ ہر سائز کے
سانچے۔ اور ہر چیز پنک کلر میں تھی۔۔۔

دیواروں پہ کیکیس ڈونرز کی پکیس۔ مڈ میں پنک کلر کا ہی ایک شیڈ
بنایا تھا۔۔۔۔

ائرہ بیکس کے نام سے ڈبے تھے ان کے اوپر لوگوں کو بنا تھا۔۔۔۔

دیواروں پہ بھی ائرہ بکس لکھا تھا۔۔۔۔

اغل-----

اس نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

یہ تو خوابوں جیسا ہے۔۔۔۔۔

اس کی معصومیت پہ وہ ہنسا تھا۔۔۔

تم بھی پڑیوں سے کم نہیں۔۔۔۔

وہ اس کی قربت کو پتہ نہیں کیسے نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔

اپنا پکھونے کا ڈر تھا اسے۔۔۔۔۔

تو کیسا لگا میرا چھوٹا سا سر پر انز۔۔۔۔

یہ چھوٹا نہیں یہ بہت بڑا ہے وہ اس سے دور ہوئی اور کمرے میں
ٹہلنے لگی وہ ہر چیز کو ہاتھ لگا رہی تھی اور ہاتھ لگا کے دیکھ رہی تھی
کہ کیا یہ سچ ہے یا سہنا ہے۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو میں ہمیشہ سے خواب دیکھتی تھی۔۔۔۔

کہ میں ایک پرو فیشنل بھکر بن جاؤ۔۔۔۔

میرے پاس بھی اوروں کی طرح لاگو ہوا ایسے ڈبے ہوں وہ ہر چیز
اسے اٹھا کر دکھا رہی تھی۔۔۔۔۔

اور ایسا کمرہ ہو۔۔۔۔۔

لیکن میں جانتی تھی یہ کبھی بھی پائسیبل نہیں ہے۔۔۔۔۔

ایسا کیوں۔

اگر پائسیبل نہیں ہوتا تو اللہ کبھی یہ خواب تمہارے دل و دماغ میں
ہی نہیں ڈالتا۔۔۔۔۔

اور تم تو اس سے کہیں زیادہ ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔۔۔

تھینک یو وہ پھر سے اس کے پاس آئی

میں کھانا لگاتا ہوں کھانا کھانے کے بعد تم اپنی سزا کے لیے تیار
رہنا۔۔۔۔

ایسی کون سے سزا ہے جو تم مجھے کھانا کھانے کے بعد دینے والے
ہو۔۔۔۔

کیا میں تمہارے لیے کیک بناؤں۔

اب تم سزا سے بھاگ رہی ہو۔۔

نہیں نہ صبح سزا دینا۔ اس نے اپنا رخ بدلا اور پھر سے چیزوں کو
دیکھنے لگی۔۔۔۔

یہ چیٹنگ میرے ساتھ نہیں چلے گی۔۔

اخل نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔

سب سے پہلے کھانا۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں ان دونوں نے کھانا کھایا اور وہ دونوں ٹی وی
لائیچ میں بیٹھے موی دیکھ رہے تھے۔۔۔

اخل کے ہاتھ میں کافی کاکپ تھا۔ اُترہ کے کہ بھی ہاتھ میں تھا
لیکن پی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

اب میری باری۔۔۔۔

اخل نے اسے یاد دلاتے ہوئے کافی کا ایک شپ لیا۔۔۔۔
وہ اس کے بازو پہ سر رکھ کے لیٹنے کے سٹائل میں بیٹھی ہوئی
تھی۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ اس نے بھی نار ملی جواب دیا۔۔۔

مجھے۔۔۔۔

اخل تھوڑا رکا تھا۔۔۔۔۔

ایک نظر پھر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

مجھے کس چاہیے۔۔۔۔۔

اُترہ جو کافی کا کپ ٹیبل پہ رکھنے کے لیے جھکی تھی۔ ایک دم
سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔

کس۔ اسے لگا شاید اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔۔

اخل نے بول تو دیا تھا پر اب اچھا خاصا پزل ہوا تھا۔۔۔

اس نے کافی کا ایک شپ لیا۔۔۔۔۔

انی وانٹ کس اترہ

پر ہمت کر کے اس نے پھر سے بولا۔ وہ یہ موقع کیسے گروا سکتا تھا۔۔۔

اخلاص۔۔۔

اُترہ نے پاس پڑھا کیشن زور سے اسے مارا۔۔۔۔۔

تمہارا یہ ٹھکر کین کب جائے گا۔۔۔۔۔

اب کوئی نہیں ملی تو میرے ساتھ شروع ہو گئے۔۔۔۔۔
اسے سچ میں کس چاہیے تھی۔۔۔۔۔

کیا فرینڈز کس نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں۔

-

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔

اب مجھے غصہ اجائے گا۔۔۔۔۔

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

میں سونے جا رہی ہوں۔۔۔۔

اُترہ اس کی بات کو سیریس نہیں لے رہی تھی۔ وہ اچھے سے جانتی

تھی اس کے ٹھہرک پن کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تم اپنی بات سے منکر رہی ہو اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل کیا ہے۔۔۔۔۔

اخل نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔۔۔

وہ صوفے سے اٹھی تو وہ بھی اٹھ گیا۔۔۔

کس۔۔۔۔۔

چاہئے۔۔۔۔۔

اور اب اگر نہ دی تو میں زبردستی لوگا۔۔۔۔۔

اس نے پھر کہا اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

تم پاگل ہو گئے ہو یہ کیا بد تمیزی ہے اس نے زور سے اس کے
ہاتھ کو جھٹکا۔۔۔۔۔

اب مجھ سے بات نہیں کرنا۔۔۔۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔۔

کئی دنوں بعد وہ اج پہلے دن کی طرح سہمی تھی۔ ہاتھ کا پینا شروع
ہو گئے تھے۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔ اخل کے لیے سنبھالنا مشکل تھا۔۔۔۔۔

ریلیکس میں مذاق کر رہا ہوں۔۔۔

وہ جو اس کے نشے میں تھا آک دم باہر آیا۔۔۔۔۔

وہ ایک بکھلا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ سچ میں مذاق تھا۔۔۔

وہ غصے سے اپنے کمرے میں گئی اور زور سے دروازہ بند کیا۔۔

ہو تو تم ایک لڑکے ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم کیسے ڈیمانڈ کر سکتے ہو۔۔۔

وہ بھی اتنی گھٹیا۔۔۔

اُترہ کو سب بکھرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور پھر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے اخل۔۔۔۔

سیدھا کس مانگ لی۔۔۔۔ اس نے ہاتھ کو اوپر کی طرف

لہرایا۔۔۔

اس سے اچھا تھا یا۔۔۔۔۔

یا اللہ اس نے گردن کو اوپر کیا۔۔۔

اور اترہ کے کمرے کی طرف دیکھا۔۔۔

لیکن وہ جانتا تھا وہ ڈر گئی ہے وہ اسے اور تنگ نہیں کرنا چاہتا

قفا

میری معصوم سی گڑیا۔۔۔۔۔

لیکن تمہیں سنبھالنا نہیں آیا ابھی تک اسے اس نے پاؤں سے زور

سے ہٹ کیا۔۔۔۔۔

تم اس کے قابل ہی نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کنٹرول نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔۔

بی بی انی مس یو۔۔۔

دیکھو تم نے مجھے خود گھر سے باہر نکالا تھا لیکن پھر بھی میں تمہیں
میسج کر رہی ہوں۔

ملیجہ جو پچھلے ادھے گھنٹے سے کالے ملار ہی تھی اب تنگ اکرا اس
نے میسج کیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بھائی کی بات مان لینی چاہیے۔۔۔۔

اُترہ کو بھائی کے حوالے کر دینا چاہیے۔۔۔۔۔

اُخل ساری رات نہیں سویا تھا۔ بے چینی میں وہ ٹھلتا رہا
اسے لگا ان دونوں کی دوستی ختم ہو گئی۔۔۔۔۔

اس کے ذہن میں کئی سوال تھے۔۔۔
کہ اب اُترہ پہلے کی طرح اس کے ساتھ شاید نہ رہ سکے۔
وہ پھر سے پہلے جیسی نہ ڈر جائے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

اور دوسری طرف اُترہ بھی اسی کشمکش میں رہی۔۔۔

اس کی قربت کا خوف اسے ڈرانے لگا تھا۔

اس کی محبتوں سے ناواقف تھی۔

تم نے کس کیوں مانگی۔۔۔۔

کیونکہ وہ ٹھہر کی ہے

اسے لڑکیوں سے کس لینے کی عادت ہو گئی ہے۔۔۔۔

بہت مشکل سے خود کو سنبھالتے وہ سوئی تھی۔۔۔۔۔

انج اٹھنا نہیں ہے کیا۔۔۔۔۔

اخل نے پہلے لوک کیا لیکن جواب نہ ملنے پہ وہ اندر آیا۔۔

اُترہ نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس کے پاس بیڈ پہ تھوڑی جگہ بنائی اور بیٹھ گیا۔۔

سوری نہ میں مذاق کر رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھوا گل نے اس کا ہاتھ پکڑا ہی تھا لیکن وہ تپ رہا تھا۔

اُترہ۔۔۔۔

اس نے پریشانی کے عالم میں اسے پکارا اور ہاتھ اس کے ماتھے پہ رکھا۔۔۔۔

اس نے نیوی بلو شرٹ پہنی تھی اوپر سے بٹن کھلے تھے۔
بالوں کو پچھلی سائیڈ پہ موڑا ہوا تھا۔۔۔۔

تمہیں تو بحار ہو رہا ہے تم تو تپ رہی ہو۔۔۔۔۔

وہ اندر ہی اندر خود کو کوس رہا تھا وہ جانتا تھا یہ سب اس کی وجہ سے
ہوا ہے۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔

پھر اسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے کے لیے پانی اور پٹیاں لے
کرا یا۔۔۔

یہ سب میری وجہ سے ہے نا اس نے کپڑے کو پانی میں ڈپ
کرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

کتنا برا ہونا میں اُترہ۔۔۔۔

میں نے کہا نہ جاؤ مجھے بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔
وہ سخت خفا تھی۔۔۔۔

اُرہ وہ ایک مذاق تھا میں تنگ کر رہا تھا۔

بولا میں تم سے کیوں اس مانگوں گا۔ میرے پاس ال ریڈی گرل
فرینڈ ہے۔۔۔۔

کس لفظ پہ تھوڑا الجھتے ہوئے اس نے ایکسپلین کیا تھا۔۔

جیسے دوسری لڑکیوں سے مانگتے ہو ایسے ہی۔۔

تمہیں بس یہی سب نظر آتا ہے۔۔۔۔۔

پلیز سٹاپ۔

وہ اس کی بات پہ اچھا خاصا حفا ہوا تھا کہ وہ خود کو ان لڑکیوں سے
کمپیئر کر رہی ہے۔۔۔۔۔

میں بہت ڈر گئی ہوا خل۔۔

پلیز میرے ساتھ ایسا کچھ نہیں کرنا۔

اخل کو اپنے آپ پہ بہت غصہ ا رہا تھا۔۔۔

آئرہ۔ سوری میں کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔

اس نے آئرہ کے لیے بہت کچھ کیا تھا۔ صرف اتنی سی غلطی پر

بہت سے تعلق تو نہ ہی تھوڑا سکتی تھی۔

یا پھر اس کے سوا کوئی نہیں تھا جس پہ وہ اعتبار کر سکے۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور گلا شکوہ کرتی اس کا موبائل بچنے لگا
تھا۔۔۔

اخل نے بھی اس کے موبائل کی طرف دیکھا کیونکہ اس کے
موبائل میں صرف اس کا نمبر تھا۔۔۔

اور پھر سوالیہ نظروں سے اترہ کو دیکھا۔۔۔

اترہ نے اسے انور کرتے ہوئے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔

جی اُترہ بیکس۔۔۔۔

اس نے ایکسا مٹڈ ہو کر کہا تھا۔۔

تھوڑی دیر میں اس نے فون بند کیا۔۔

کون تھا اخل نے سوال کیا۔۔

اخل مجھے پہلا ارڈر ملا ہے۔۔

اخل نے کمرہ ڈیکوریٹ کرتے ساتھ ہی اس کا پیج بھی بنادیا
تھا۔ اور پھر اس کے موبائل میں بھی لاگ ان کر دیا تھا۔۔

اس نے ایڈرن کروایا تھا۔۔۔۔۔

تاکہ اسے ارڈر ملے اور وہ گھر میں ہی بزی ہو جائے۔۔

اور جاب کا کیرا اس کے سر سے نکل جائے۔۔

اس نے بلینکٹ کو پیچھے گرایا۔

ایرہ پہلے ٹھیک ہو لو۔۔

پھر۔۔۔۔۔ن

نہیں۔۔

میں ٹھیک ہوں۔

اس کی ایک بھی نہ سنتے ہوئے وہ فریش ہونے چلی گئی۔۔۔

تم میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہے۔

ملیجہ نے موبائل کو زور سے صوفے پہ پھینکا تھا دونوں ہاتھ کمر پہ
ٹھکائے کھڑکی کی طرف دیکھنے لگی۔

جس عزت افزائی سے اخل نے اسے گھر سے باہر نکالا تھا وہ
دوبارہ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن اب یہی ایک راستہ تھا کیونکہ وہ
کب سے اسے فون کر رہی تھی کل رات سے فون کر رہی تھی
لیکن وہ پک نہیں کر رہا تھا اور ابھی تو شاید اس نے اسے بلا کر
دیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے قبہ سے کپڑے نکالے۔۔

میں اتنی اسانی سے نہیں جیتنے دوں گی تمہیں مس اُترہ اس نے
زور سے پاؤں زمین پر مارا اور چینجنگ روم میں چلی گئی۔۔

اُترہ۔۔

وہ بے دہانی میں کمرے میں داخل ہوا۔۔

اُترہ نے سرخ کلر کی شارٹ فرائک پہنی تھی۔ بالوں کو اوپر کی طرف فولڈ کیا ہوا تھا۔

سفید رنگت پہ سرخ رنگ بہت بچ رہا تھا۔
وہ اچ کچھ زیادہ ہی خوبصورت لگ رہی تھی۔
اخل کی نظریں تو جیسے ٹھہر گئی تھی اس پر۔۔
وہ بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے ہی اگے بڑھا۔۔۔

اس کے قدموں کے اٹھ محسوس کرتے اُترہ نے اپنا دھیان اس کی طرف کیا۔۔

ہاں۔۔۔ اس کی نظریں ابھی تک اسی پہ جمی تھی۔

اخل۔۔۔۔۔اُترہ نے جواب نہ ملنے کی صورت میں اس نے پھر
سے پکارا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

وہ اب اس کی پشت پہ کھڑا تھا۔۔

ایرہ میٹریل مکس کر رہی تھی۔

مجھے ریسٹورنٹ کے لیے لوکیشن دیکھنے جانا ہے۔

اسے مصروف دے دیکھ کر اس نے قریب سے اسے سمل کرنے

کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

کے ایرہ نے فوراً سے اپنا رخ بدلا۔

تو اس نے بھی خود کو سنبھالا۔۔۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ ماتھے پہ جب کہ نظر اس پر پڑ تھی۔۔

اگر ہ نے شیڈ سے انڈے اٹھاپے۔۔

اسے کوئی خبر نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔

کہاں جانا ہے اس نے سوال کیا کیا اور دو بارہ اپنی جگہ پر آئی۔۔

دینی پارٹ۔۔۔ اخل پھر قریب آیا۔۔۔

وہ تھوڑا اور قریب ہوا۔

اُترہ کے بال سلکی سموتھ تھے مشکل سے قابو اتے تھے۔۔

وہ نیچے جھکی ہی تھی کہ سارے بال کھل کر اگے آ گئے۔۔

اوس

اُترہ نے ہاتھ اگے بڑھایا ہی تھا کہ اخل نے دونوں ہاتھوں سے
اس کے بالوں کو پکڑے۔۔

میں کرتا ہوں تمہارے ہاتھ مصروف ہیں۔۔۔
تھینک یو۔۔۔

وہ اس کے بال کم سے سمیٹ رہا تھا اور اسے قریب سے فیل زیادہ
کر رہا تھا۔۔۔

ہوا نہیں۔۔۔۔

وہ جو اس کی گردن پہ جھکنے ہی والا تھا ایک دم سے سیدھا ہوا اس کی
اواز سے۔۔

نہ۔۔۔ نہیں تم خود کر لو۔۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا اور باہر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔
ایرہ تھوڑا حیران ہوئی لیکن پھر سے کام میں مصروف ہو گئی بال
باندھ کر۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

اس کے جانے کے کچھ ہی دیر بعد ملیجہ آئی۔۔

اخل تو کہیں باہر گیا ہے۔۔۔

اس نے افق نگاہ اترہ پر ڈالی۔۔۔
اور ہیلز کی ٹک ٹک کرتی اس کے پاس آئی۔۔

کہاں گیا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے۔۔۔۔۔

لوکیشن دیکھنے گیا ہے۔ اترہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر سے
کام کرنے لگی۔۔۔

میجھ نے ایک نظر اترہ کے بلینگ کمرے کو دیکھا۔۔۔

تھوڑی دیر میں اترہ نے اسے سب بتایا تھا کہ یہ اخل نے بنایا
ہے۔۔۔

وہ اچھی خاصی جلس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

دیکھیں اپ کو خود پک کر ناپڑے گا میں کیسے ڈیلیور کر سکتی
ہوں۔۔

اُرہ فون کان کے ساتھ لگائے کب سے اسی بات پہ بحث کر رہی
تھی۔۔

کیا ہوا کوئی مسئلہ ہے وہ ہاتھ میں کافی کا کپ لیے آئی اور اس سے
پوچھا وہ ساری بات سن چکی تھی اس کے فون رکھتے ہی اس نے
سوال کیا۔۔۔

وہ گئی نہیں تھی۔ ایک تو وہ اپنے بھائی کے کہنے پہ اُترہ پہ نظر رکھ رہی تھی۔

دوسرا اسے اخل کا انتظار تھا۔۔۔۔۔

وہ کیک کا آرڈر تھا وہ پک کرنے نہیں ارہے۔۔

سائڑہ کے پاس اب وہ ہی تھی۔۔

کیا تم دے اوگی اُترہ نے اسے کہا۔۔۔۔۔

تو تم کیوں نہیں جارہی اُترہ۔۔

ملیجہ کا شیطانی دماغ کا ایک دم سے جاگا تھا۔۔

اخل نے منع کیا ہے اس کی اجازت کے بغیر کہیں۔

دیکھو یہ تمہارا پہلا ارڈر ہے اور اور یہ بہت بڑی پارٹی ہے جس
کے لیے تم نے کیک بنایا ہے میری مانو تو خود جاؤ تمہیں اور کسٹمر
مل جائیں گے

میں کیسے جاؤں اس نے حیرانگی سے کہا۔
اور اخل بالکل بھی پر میشن نہیں دے گا۔
ارے وہ دے دے گا۔

میں اسے کال کر کے پوچھتی ہوں اُس نے موبائل نکالا ہی تھا کہ
ملیجہ نے اس کے موبائل کو لیا۔

دیکھو تمہارا پہلا ارڈر ہے تم اگے ہی لیٹ ہو رہی ہو میں اسے کال
کر کے بتا دوں گی اور میری بات وہ ٹالے گا بھی نہیں۔۔

کیا سچ میں تم بتا دو گی۔ اُرہ بھی اپنا پہلا ارڈر کسی وجہ سے لیٹ
نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

ہاں ہاں میں ابھی اسے کال کرتی ہوں اس نے جان بوجھ کے اپنا
موبائل ہاتھ میں اٹھایا جو ٹیبل پہ پڑا تھا۔

کہا گم ہو یا ر۔۔

اخل ساخل کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔

اخل نے اسے دو تین دفعہ کال کی تھی۔۔

اس کی دپی کو زم کرتے ہوئے وہ مسکرا رہا تھا۔۔۔

کب آؤ گی قابو میں تم۔۔۔۔

کیا کر دیا ہے تم نے اترہ۔۔۔۔

انی مس یو۔۔۔۔۔۔۔

خیر تو ہے نا۔۔۔ سہی جو کچھ فاصلے پہ کھڑا تھا۔

اسے یو مسکراتے دیکھ کر اس نے اس کی کمر کو تھپتھپاتے ہوئے

پوچھا۔۔

کچھ نہیں اس نے موبائل پاکٹ میں ڈالا۔۔۔

یہ کیک اس نے ایک بزنس مین کے بیٹے کی سالگرہ کے لیے بنایا
تھا۔۔۔

پارٹی میں زیادہ لوگ نہیں تھے کچھ ہی لوگ تھے لیکن سبھی
سوٹ پہنے تھے اور پرسنلٹی سے اچھے حاسے رچ لگ لگ رہے
تھے۔۔

فیملی فنکشن تھا۔۔۔۔۔

اُس پارٹی سے تھوڑی سائیڈ پر ائی اس نے اپنے بیگ سے موبائل
نکالنا چاہا کہ وہ اخل سے بات کرنے سے ڈر بھی تھا کہ وہ غصہ نہ
کرے۔۔۔۔۔۔۔

پر اس کے بیگ میں موبائل نہیں تھا وہ تو کب سے ملیجہ نے نکال
دیا تھا۔۔۔

یا اللہ موبائل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسائرہ۔۔۔۔۔

اسدالمس۔۔

سوٹ پینٹ پہنے ایک لڑکے نے ہاتھ اس کی طرف بڑھایا لمبا
چوڑا اور دلکش چہرے کا مالک وہ کب سے اسے پارٹی میں نوٹ کر
رہا تھا اور اب انفارمیشن لے کر اس کے پاس آیا تھا۔۔
ایئرہ اس سادگی میں بھی حسن کی ملکہ لگ رہی تھی۔۔

ائرہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

یہ کیک اپ نے بنایا ماشاء اللہ یہ ڈیزائن بہت یونیک ہے۔
ڈائمنڈ سٹائل۔۔۔

ایکچولی ہمارا کیک وٹ کا بزنس ہے۔
کیک وٹ اترہ نے حیرانگی سے کہا۔
جی بالکل کیک وٹ۔ اونراپ کے سامنے کھڑا ہے۔ یہ ایک بہت
بڑا برانڈ تھا۔۔

کیا اپ ہمارے ساتھ کام کرنا چاہیں گی۔
اسد سے افر کی۔۔۔۔۔

اور اس کے ارادے اور ہی تھے۔

لیکن اگے ملیجہ تھی۔

وہ اسے اگنور کرتے ہوئے اس کے کمرے کی طرف بڑا ہی تھا کہ
اس نے پیچھے سے پکارا۔

وہ گئی ہوئی ہے۔

اس نے ایک دم رخ پیچھے کیا اور غصے سے اس کی طرف آیا کہاں
گئی ہے۔۔۔۔۔

اپنا کیک ڈلیور کرنے

کیا مطلب۔ اس نے موبائل پاکٹ سے نکالا اور اسے فون ملایا
لیکن اس کا موبائل تو گھر ہی تھا۔ وہ ٹیبل پر پڑا تھا بجنے لگا تو اس نے
غصے سے کال بھی کاٹی۔

کہاں گئی ہے وہ اس نے پھر سے غصے سے۔۔
اخل مجھے نہیں پتہ وہ کہاں گئی ہے وہ اپنا کیک ڈلیور کرنے گئی ہے
اور میں نے تو اسے کہا تھا کہ تمہارا انتظار کر لے اکیلی باہر جائے گی
اسے کچھ پتہ بھی نہیں ہے لیکن اس نے کہا تھا اسے جانا ہے تو وہ
چلی گئی۔۔۔

میں نے بہت کہا کہ پہلے بھی تم نے بہت کچھ دیکھا ہے۔۔
لیکن اسے شاید پرواہ نہیں ہے۔۔

اُرو کو اپنے پہلے ارڈر کی پیمنٹ ملی تھی۔۔

وہ ایک شاپ پہ آئی اسے اخل کے لیے گفٹ لینا تھا۔

اس نے بہت سی چیزیں دیکھی واپچ بریسٹر جیسے وہ پہنتا تھا۔

لیکن اسے ایک چھوٹا سا ڈبہ پسند آیا۔

جس پہ بیسٹ فرینڈ لکھا تھا

اندر چھوٹے چھوٹے پیرٹس تھے شیشے کا بنا ہوا وہ ایک چھوٹا سا
باکس تھا۔

اس نے وہ خریدا اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔۔۔۔۔
اخل نے اس کے لیے اتنا کچھ کیا تھا تو اسے بھی گفٹ دینا چاہتی
تھی۔۔۔

تم نے مجھ سے سوری بھی نہیں کہا اور تم نے مجھے بلاک بھی کر
دیا۔۔

کیوں بدل گئے ہو تم اتنا ملیجہ اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔

دیکھو اس ٹائم مجھے کچھ بھی نہیں سننا اچھا ہو گا کہ یہاں سے چلی
جاؤ۔

میں نہیں جاؤں گی اپنے سوالوں کے جواب لیے بغیر نہیں جاؤں
گی۔

اٹی لو یو سوچ

اٹی ہیٹ یو اس نے اس کے منہ پہ جواب دیا۔

اب جاؤ یہاں سے۔۔

اگر ہیٹ کرتی ہو تو وہ سب کیا تھا۔

اتنے قریب کیوں ائے تم۔۔

اخل کو پہلے ہی اترہ پہ غصہ تھا وہ غصے سے کمرے کی طرف گیا اور
دروازے کو زور سے بند کر دیا۔۔۔

ملیجہ بھی منہ سجائے وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔
لیکن اسے یقین تھا کہ اترہ کی شامت ہے۔۔۔۔۔
وہ اندر سے خوش بھی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اخل باہر نکلا اترہ کے لیے کہ وہ کہاں گئی ہے۔
اسے فکر تھی کیونکہ اس کے دشمن بھی تو کم نہیں تھے۔۔۔۔

وہ گاڑی نکالنے ہی لگا تھا کہ اترہ اگئی

اخل۔۔۔۔

اس نے خوشی سے پکارا۔۔۔

اخل نے زور سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور اس کی طرف آیا۔
میں تمہارے لیے گفٹ لے کر آئی ہوں اس کے دونوں ہاتھ
پیچھے تھے۔۔۔۔

لیکن اخل اس وقت شدید غصے میں تھا اس نے اسے بازو سے
پکڑا۔۔

اور اندر کی طرف لے کر آیا۔۔۔

اخل۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔

کس کی اجازت سے گئی تھی۔۔۔

پوچھا تھا تم سے۔۔۔

کب پوچھا تھا۔ اس کے بات کمپیٹ ہونے سے پہلے ہی وہ دڑا
تھا۔

اس کے غصے سے وہ سہم گئی تھی۔۔

میں نے پوچھا تھا۔

اُترہ۔۔۔۔

کیوں جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔

ملیجہ نے کہا تھا وہ تمہیں بتا دے گی۔

ملیجہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنا رخ دوسری طرف کیا۔۔

اُترہ بس کر دو بس۔۔۔

تم جانتی ہو۔ وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا۔۔

میں چھوٹی بچی نہیں ہوں۔ اُرہ بھی اس کی باتوں سے سخت خفا
ہوئی تھی۔۔۔۔

اور نہ ہی تم خدا ہو مجھ پر۔۔۔

اس نے جو رخ موڑا تھا ایک دم سے غصے سے اپنا رخ پھر اس کی
طرف کیا۔۔۔۔

اواز نیچی۔۔۔۔۔

نہیں کرتی کیا کر لو گے اس نے اواز کو اور اونچا کیا۔۔۔

میں آخری دفعہ کہہ رہا ہوں اواز نیچی۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ کمر پہ ٹکائے ہاتھ کے اشارے سے وان کرتا اس کے
پاس آیا۔۔۔

اب ایک لفظ نہ نکلے اترہ۔۔۔

نکلے گا وہ ابھی بولی ہی تھی کہ اخل نے اسے زور سے پیچھے کرنا
چاہا۔۔۔

اس کا ارادہ اسے پیچھے کر کر اپنے کمرے میں جانے کا تھا لیکن اترہ
زور سے زمین پر گری تھی۔۔۔

جو گفٹ اس کے لیے لے کر آئی تھی وہ بھی زور سے کر زمین پر
گرا تھا اور شیشے ٹوٹ گئے تھے۔

اُترہ۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے پلٹا۔۔۔

ایک جھٹکے میں نے اسے اٹھایا۔۔۔

تم ٹھیک ہو۔۔۔

اس کے بال پیچھے کیے۔۔

نہیں ہوں میں ٹھیک چھوڑ دو اس نے روتے ہوئے کہا اور اس کا
ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔۔

میں اتنے پیار سے لے کر آئی تھی۔

لیکن تم اس قابل ہی نہیں تمہیں گفٹ دیا جائے۔

اسے سچ میں دکھ تھا گفٹ ٹوٹنے کا وہ اس کی پہلی کمائی میں سے تھا
اور تقریباً وہ سارے پیسوں کا گفٹ لے کر آئی تھی۔۔

اخل نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا تھا۔

اس کا دل بھی کرچی کرچی ہو گیا تھا وہ اتنے مان سے لے کرائی
تھی اور اس کے غصے کی وجہ سے سب بیڑا غرق ہو گیا۔
سوری۔۔۔

وہ بولنے ہی لگا تھا کہ اترہ نے اس کے ہاتھوں کو پیچھے کیا اور اپنے
کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔

اس کا سارا غصہ غائب ہو گیا تھا اس نے ٹوٹے ہوئے اس کا بیچ کے
ٹکڑوں کو دیکھا۔ اسے بہت برا لگ رہا تھا۔۔۔
یہ کیا کیا تم نے اخل۔

وہ انہی قدموں پر اس کے کچھے گیا۔۔۔۔

مجھے بات نہیں کرنی اخل پلینز۔۔۔

کیا ہے۔۔۔

سوری بول رہا ہو

غصے سے واقف ہو تم اچھی طرح۔۔۔

وہ جو منہ نیچے لٹکائے کھڑی تھی۔۔۔

اخل نے ہاتھ سے پکڑ کر اوپر کیا۔۔۔۔

لگی تو نہیں۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل کے ہاتھ کو جھٹکا اُڑنے۔۔۔۔

نہ چھوڑو تو۔۔۔۔

اخل نے پھر سے پکڑنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

اخل نے اپنا ایک پاؤں اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں
رکھا تو وہ پیچھے ہوئی۔ وہ ایک قدم پیچھے ہوتی تو وہ بھی ایک دم اگے
ہوتا۔۔۔ کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

منار ہا ہوں اپنی کیوٹ سی دوست کو۔۔۔۔۔

یہ کون سا طریقہ ہے منانے کا۔۔۔۔۔

اخل-----

پیچھے ہٹو اس نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کے پیچھے کرنا

چاہا-----

اُترہ کے قدم اس کے قدموں میں اڑے تو وہ زور سے بیڈ پر گر گئی اخل اسے پکڑنے کے چکر میں اس کے ساتھ ہی گرا تھا۔۔۔

پوزیشن یہ تھی کہ وہ نیچے تھی اور وہ اوپر تھا۔۔۔۔

اصولاً تو اخل کو اٹھ جانا چاہیے تھا لیکن اس کی آنکھوں میں آنکھیں جمائے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

کھلے بال گلابی ہونٹ۔۔۔۔

کہیں الجھی ہوئی آنکھیں۔۔۔۔۔

وہ ان میں کھو ہی گیا تھا۔

اسے اپنے قریب سے محسوس کرنے کا موقع اسے ملا تھا تو وہ کیسے
گوا سکتا تھا۔۔۔۔۔

ہٹو۔۔۔۔۔

اس کے احتجاج پر وہ ہوش میں آیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بے قابو ہوتا وہ اس کے مقابل ہی لیٹ گیا تھا

منستے ہوئے۔۔۔۔

ایک بات پوچھو۔۔۔۔۔

اُترہ اس کے ایک دم سے سنجیدہ ہونے پہ پریشان ہوئی اور حامی
بڑی۔۔۔۔۔

حالانکہ وہ اس کی پہلی حرکت پہ حاصی خفا ہوئی تھی۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔

اتنی خوبصورت کیوں ہو۔۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل لیٹے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے۔۔۔۔

اُترہ نے گردن اس کی طرف کی۔۔

مطلب۔۔۔۔۔۔

وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا کہ اُترہ نے اسے چپ کر وایا۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے میرا تعلق ان لڑکیوں سے ہے جو اپنی تعریف سن
کر خوش ہو جاتی ہیں اور سب بھول جاتی ہیں۔۔۔

وہ اٹھی ہی تھی کہ اخل نے ہاتھ اگے کیا۔۔۔۔۔

لیٹی رہونہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی اس حرکت پہ وہ خفا ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسے انکھیں نکالتے ہوئے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

میرے کہنے کا مطلب ہے وہ پزل ہوا تھا۔۔۔

تم لیٹو میں جا رہا ہوں اپنے روم میں۔۔۔۔۔

اور ایسا نہیں ہے تم خوبصورت ہو تو اسی لیے کہہ رہا ہوں۔

اگلے ہی لمحے وہ بھی اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اچھا اس لیے مجھے دو دفعہ گرایا تم نے۔۔۔۔۔

اس نے بازو دیکھتے ہوئے کہا جو پہلے وہ زمین پر گری تھی تو اسے
ہلکا سا درد تھا۔۔۔۔۔

دیکھو جو پہلے گرایا اس کے لیے سوری۔۔۔۔۔

لیکن ابھی وہ تھوڑا چپ ہوا تھا۔۔۔۔۔

کاش ایسے روز گرانے کا موقع ملے تو اس نے دل ہی میں کہا تھا۔۔۔

ابھی کیا اترہ نے فوراً اسے سوال کیا۔۔۔

اس کی حرکتیں پہلے ہی اسے کچھ عجیب سی لگ رہے تھیں۔۔۔

مطلب ابھی تم بیڈ پہ گری ہو چوٹ تو نہیں لگی نا۔۔۔۔

اس کی بات زبان پہ اتے اتے رہ جاتی تھی۔ محبت کے چکروں
میں کہیں دوستی نہ گواہ بیٹھے یہی سوچ کے وہ چپ کر جاتا
تھا۔۔۔۔

پہ کنٹرول اب اس کا شاید نہیں رہا تھا۔۔۔۔

تو کیسا رہا اج

وہ اٹھا کھڑے ہوتے اس نے شرٹ کی سلوٹوں کو ٹھیک کرتے
ہوئے پوچھا۔۔۔۔

ساری پریس کاستیاناس کر دیا تھا تم نے اُرہ۔ گرتے ہوئے اس
نے شرٹ کو زور سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔۔
اُرہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اُرہ نے اسے ساری داستان سنا دی تھی جو اسے
ارڈر ملا تھا اس کی بھی۔۔۔۔۔۔

اخل نے ابھی تو کوئی ری ایکٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اسد کے
بارے میں باخبر تھا اسے وہ ایک کلائنٹ ہی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی اسے بتا ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل کے نوٹیفکیشن
مسلسل ٹرن ٹرن کر رہی تھی اخل نے غصے سے اس کا موبائل
اٹھایا۔۔۔۔

وہ اخل کے پاس ہی تھا اس نے اپنے پاکٹ میں ڈال لیا تھا۔

انسٹا گرام کے بہت زیادہ نوٹیفکیشن تھے اس نے فوراً سے
انسٹا گرام اوپن کی۔۔۔۔۔

اُترہ کی ٹیگ پکچر تھی اسد نے لگائی تھی۔۔۔

وہ ایک نظر پکچر ز پھر ایک نظر اُترہ کو دیکھتا۔۔

اسد-----

پہلے دن ہی تم نے پکچرز بنانا شروع کر دی ہاں-----

اس کے چہرے پہ غصہ رونما ہو رہا تھا۔۔۔

کون سی پکچر اُترہ کھڑی ہوئی اور موبائل دیکھنے لگی ہاں یہ گروپ
پکچرز ہیں وہاں پہ بنائیں گئی تھی تو میں کیسے انکار کرتی۔۔۔

تو گروپ پکچرز بنانی تھی نا اس کے ساتھ اکیلے کیوں بنائی۔۔۔۔

وہ غصے سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ بھی تو میں نے کام ہی کرنا ہے نا۔

اس نے کہا تو میں نے بنالی۔۔۔۔۔

میں یہ تیج ہی ختم کر رہا ہوں اس نے کلک کیا ہی تھا کہ اترہ نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

روکنے کی پوری کوشش کر رہی تھی لیکن وہ موبائل اس نے اونچا کر لیا تھا۔۔۔۔۔

پلیز نہیں نا پلیز تمہیں میری قسم۔۔۔۔

وہ ایک دم سے رکا تھا۔۔۔۔

اس نے موبائل کو پیچھے کیا اور ایک نظر اترہ کو دیکھا۔۔

اور تمہیں کیوں لگا کہ میں تمہاری قسم پہ رک جاؤں گا۔۔۔۔

کیوں کیا میں دوست نہیں ہوں تمہاری۔۔۔

دوستی کی قسم سے کوئی نہیں رکتا اترہ کوئی سپیشل ہوتا ہے تب بھی

ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ اسے مدے کی طرف لے کے انا چاہتا تھا۔۔

اسے ایک اور چانس ملا تھا کیسے گوا سکتا تھا

اچھا۔۔۔

اُترہ کچھ سوچتے ہوئے رو کی۔۔۔۔

تو پھر تمہیں ملیجہ کی قسم۔۔۔

وہ اچھا خاصا بد مزہ ہوا تھا موبائل اس کے ہاتھ میں تھا کہ وہ غصے

سے باہر چلا گیا۔۔

ملیجہ ملیجہ ملیجہ۔۔۔

اس ملیجہ کا قصہ میں آج ہی ختم کرتا ہوں۔۔۔۔

تم ہو دل میں تم وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔
کب سمجھے گی یہ۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اس کا موبائل ساؤنڈ کرنے لگا اس نے
کان کے ساتھ لگایا سمی کی کال تھی۔۔۔۔۔

تو پارٹی پہ ارہا ہے نا۔۔

ملیجہ ارہی ہے کیا۔۔

اس نے موبائل ایک کان سے دوسرے کان میں کے ساتھ
لگایا۔

اور اپنے کمرے میں گیا اس نے قبد سے شرٹ نکالی وہ ساتھ ساتھ
بات کر رہا تھا۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ ریڈی ہو چکا تھا۔
وہ جانا نہیں چاہتا تھا لیکن وہ ملیجہ کاج حساب برابر کرنا چاہتا
تھا۔۔۔

وہ نہیں ائے گا مجھے پتہ ہے اس کا ایمن۔۔

ملیجہ کو تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اخل پارٹی میں ارہا ہے کیونکہ
کافی دنوں سے اس نے یہ سب سکپ کیا ہوا تھا۔۔ جب سے اترہ
ائی تھی اس کی زندگی میں۔

سمی نے مجھے خود بتایا ہے وہ ارہا ہے۔

اور اس نے سپیشل تمہارا پوچھا تھا۔
کیا سچ میں وہ تھوڑا شوقد تھی۔
ہاں بابا سچ میں اب جلدی سے اجاؤ۔

___\$

تم کہیں جارہے ہو۔۔۔۔

وہ اُس رہ کو پارٹی کا نہیں بتانا چاہتا تھا کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ ان کی پارٹیاں کس ٹائپ کی ہوتی ہیں۔
وہ پہلی بار پارٹی میں ہی توائی تھی۔

مجھے سہمی سے ملنے جانا ہے ضروری کام ہے رات کو دیر بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔

تم کھانا بھی نہیں کھاؤ گے اس نے معصومیت سے پوچھا۔
کیونکہ وہ ٹیبل لگا چکی تھی اور اسی کا انتظار کر رہی تھی۔
نہیں کام بہت ضروری ہے تم کھانا کھا لو پھر سو جانا۔
موبائل کے ساتھ نہ لگی رہنا۔-----

مجھے دیر ہو جائے گی۔۔

او کے ٹھیک ہے۔۔۔

اسے سمجھاتے ہوئے وہ ہاتھ میں ربٹ بین پہن رہا تھا
اُترہ اس کی تیاری پہ حیران تھی۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اسے گڈ بائے کر کے جا چکا تھا۔۔۔

میں نے ایسا نفیس چہرہ نہیں دیکھا۔

اسد موبائل ہاتھ میں تھا اس کے ساتھ تصویر کو زوم کر کے دیکھ رہا تھا۔

تم پہلے کیوں نہیں ملی مجھے۔۔

اثره

اُترہ نے اس کو اپنا نمبر دیا تھا اس نے ساتھ ہی میں فون ملایا۔۔۔
اُترہ جو کھانا کھا رہی تھی فون کی بیل بجتے ہی اس نے فون کو اٹھایا
نمبر ان نون تھا لیکن کیک کا آرڈر ہو گا یہی سمجھ کر اس نے فون
کان کے ساتھ لگایا۔۔۔

مس اترہ دوسری طرف سے اواز آئی

— — —

جی مس اترہ بات کر رہی ہوں وہ چیئر سے اٹھی اور چیئر کو ٹیبل
کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ کو شیڈ پر رکھا۔۔۔۔۔

میں اسد بات کر رہا ہوں آپ سے ملاقات ہوئی تھی آج۔۔۔۔

اسد جی جی مجھے یاد ہے۔۔

لمبی چوری بات ہونے کے بعد یہ ڈیسائڈ ہوا تھا کہ اسد صبح اٹے گا
اور جیسا کام اسے چاہیے وہ اترہ کو سمجھائے گا۔۔۔۔۔

لیکن کام تو صرف بہانہ تھا وہ تو اترہ کے دل میں جگہ بنانا چاہتا تھا۔

سکائی شرٹ نیچے وائٹ چیزز شرٹ کے بٹن اوپر والے کھلے
ہوئے۔۔

گلے میں چین بڑی ہوئی شپ۔۔

دلکش چہرہ۔۔۔

ہاتھ میں پہنی چین کو فولڈ کرتے ہوئے وہ پارٹی میں شامل ہوا تو
تقریباً سبھی لڑکیوں کی نظریں اسی پر اٹک گئی۔۔
وہ پارٹی کی جان ہوا کرتا تھا لیکن آج کافی ٹائم بعد آیا تھا۔۔

لیکن انہی لڑکیوں میں ایک سائیڈ پہ ملیجہ بیٹھی تھی۔۔۔

جس نے وائٹ شٹ ٹاپ نیچے وائٹ ہی جینز۔
کمر بالکل حالی تھی۔۔۔

بہت ہی نازیہ کپڑے تھے۔۔
لیکن وہ کیا جانتی تھی اب اخل کی چوائس کو
وہ اخل جسے چھوٹے کپڑوں والی لڑکیاں زیادہ پسند تھی۔
وہ ایک شال میں لپیٹی ہوئی لڑکی پہ مر مٹا تھا۔۔۔۔

تم اس پارٹی میں میرے لیے ائے ہو مجھے جان کر بہت خوشی ہوئی
ہے۔۔۔۔

ہاں میں صرف تمہارے لیے آیا ہوں لیکن تمہیں کچھ بتانے آیا
ہوں۔۔

اسے اس کے قریب جاتے ہوئے اس نے پیچھے سے وائٹن کا گلاس
اٹھایا۔

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ اسے حگ کرے گا اچھی خاصی شرمندہ
ہوئی۔۔۔۔

کیا اس نے حیرانگی کہا۔۔

کہ اتنے میں اخل نے پاس کھڑی ایک لڑکی کو اپنی باہوں میں
بڑا۔۔۔

یہ تم کیا کر رہے ہو اس نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

لیکن وہ لڑکی خوشی خوشی اس کی باہوں میں آئی تھی۔۔۔

میں اپنی گرل فرینڈ چلیج کر رہا ہوں تم سے دل بھر گیا ہے۔
اور یہ رہی میری نیو گرل فرینڈ۔

وہ چاہتا تو اسے سچ بتا سکتا تھا لیکن وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ اُسہ کو
کوئی نہ کوئی نقصان ضرور پہنچائے گی۔ اس لیے وہ اُسہ کو ان سب
سے دور رکھنا چاہتا تھا اگلے لمحے اخل نے پاس گزرتی لڑکی سے دو
پیک لیے ایک اسے پلایا خود پیا اور پھر نہ جانے کتنی شراب اپنے
اندر اتاری۔۔۔

اور پھر اس لڑکی کو باہوں میں بھر لیا۔۔۔۔

ملیجہ وہاں رک کر کیا کرتی اس کی انسٹرٹ بہت زیادہ ہو گئی تھی۔
اخل کے نام سے اس نے پارٹی میں اچھی خاصی واہ واہ کڑوائی ہوئی
تھی

اج بھی اس نے کافی شوہیاں ماری تھی۔

اپنے اور اس کے ریلیشن کو لے کے۔

اب ساری پارٹی میں اس کا مذاق بن گیا تھا۔

اخل یہی تو چاہتا تھا کہ سب کے سامنے اس سے برکپ تاکہ دوبارہ

وہ اسے تنگ نہ کرے اور اس کی زندگی سے دفع ہو جائے۔

ورنہ وہ یوں ہی اٹکی رہتی۔

اس کے پیچھے اور اترہ بھی اس سے تنگ ہوتی۔۔۔۔

وہ لڑکی جو اخل کی باہوں میں تھی اس نے اپنی دوست کو تنقید کی
تھی کیونکہ اخل نے اسے پہلے ہی بتایا تھا کہ وہ کیا کرنے والا
ہے۔۔۔

اس کی دوست پاس کھڑی ویڈیو بنا رہی تھی لیکن اخل کو علم نہیں
تھا وہ ٹن ہو چکا تھا اور پوری طرح سے اس لڑکی کو باہوں میں لیے
جھول رہا تھا۔۔۔۔

یہ ابھی تک نہیں آیا میں کال کرتی ہوں۔۔۔۔

اُترہ نے فون ملایا۔۔۔۔۔

اخل ایک لمحے کے لیے رکا اور اس نے اپنے پاکٹ سے موبائل
نکالا۔۔۔

بولو کیا ہوا۔۔۔

اُترہ کو لاؤڈ میوزک کی آواز آرہی تھی لیکن وہ تو کہہ رہا تھا کہ وہ کسی
کام پہ گیا ہے۔۔

تم کہاں ہو اُترہ نے سوال کیا۔۔۔۔۔

میں بتا کہ ایا تھا کہ مجھے کام کے لیے انا ہے اُرہ اب سو جاؤ۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے موبائل پاکٹ میں ڈالا اور پھر سے لڑکی کی
طرف رخ کیا۔۔۔۔۔

اُرہ تھوڑی حیران ہوئی کہ کس لہجے میں بات کی ہے اس نے

لیکن پھر بامشکل انکھیں بند کر کے سو گئی۔۔

اخل رات کو کافی دیر سے ایا تھا اور صبح کافی دیر سے اٹھا تھا اُرہ
ناشتہ کر چکی تھی اب لون میں بیٹھی تھی

اسد کو اس نے تقریباً دن چار پانچ کا ٹائم دیا تھا انے کا۔
گڈ مار ننگ وہ تقریباً ایک بجے اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اتنی لیٹ گڈ مار ننگ۔

کہاں تھے تم اس نے اپنا رخ پیچھے کیا اور اس سے سوال کیا۔۔۔۔۔

کتنی بار پوچھنا ہے۔۔۔۔۔

وہ استین فولڈ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور تم نے مجھ سے رات کو کیسے بات کی تھی۔۔۔۔۔

اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔

رات کو ہم نے کب بات کی۔۔۔

اُترہ تھوڑی حیران ہوئی۔۔۔

کال کی تھی میں نے تمہیں۔۔۔۔

وہ جو ریلیکس بیٹھا تھا ایک دم سے چونکا کے پتہ نہیں اس نے کیا
کہا اسے۔۔۔۔۔

وہ جو موبائل کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔

ایک دم سے کمرسیدھی کر کے بیٹھی۔۔۔

ایک نظر موبائل کو اور پھر ایک نظر اخل کو دیکھتی اخل بھی
شوقد تھا کہ ایسا کیا دیکھ لیا اس نے۔۔

تم کتنے گٹھیاں انسان ہو۔۔۔

تمہیں ذرا بھی شرم نہیں اتی یہ سب کرتے ہیں۔

کیا کیا ہے میں نے۔۔۔

جھوٹے ہو تم۔

تم تو کام کے لیے گئے تھے نا یہ سب کیا ہے۔۔

تم میری سوچ سے زیادہ گھٹیا ہو۔

اخل کا غصہ بڑھ رہا تھا وہ کھڑا ہوا اور اس کے ہاتھ سے موبائل
کھینچا۔۔۔

لیکن ویڈیو دیکھتے

وہ شرم سے پانی پانی ہو گیا تھا۔۔۔

وہی رات والی ویڈیو تھی۔

وہ ویڈیو جو لڑکیوں نے ریکارڈ کی تھی اسے ٹیگ کر کے انسٹا گرام

پہ لگائی تھی۔۔۔

وہ کیا ایکسپلین کرے اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔
اس نے موبائل کو بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔۔۔

اُترہ وہ میں۔۔۔۔

وہ اس سے خوف اس کرنے لگی تھی بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں
گئی۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے وہ اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا لیکن
روکتا تو کسی منہ سے روکتا۔۔۔

شٹ۔۔۔۔

اخل نے اپنا فون کان کے ساتھ لگایا وہ شدید غصے میں تھا۔
یہ ویڈیو بھی ڈیلیٹ کرو اور میں شام میں ملتا ہوں تمہیں۔
اس حرکت کا حساب برابر کروں گا میں تم فکر مت کرنا اس نے
اسے دھمکایا۔۔۔۔

وہ لڑکی بھی کافی ڈر گئی تھی اس نے فوراً سے ویڈیو کو ڈیلیٹ کر دیا
تھا لیکن جس نے دیکھنی تھی اس نے تو دیکھ لی

اُترہ کے دماغ سے کیسے ڈیلیٹ کرے گا۔۔۔

اُترہ کو کافی مایوس کیا تھا اس نے

وہ سمجھ نہیں پار ہی تھی اس کو
سارا دن ہی کمرے میں بند رہی تھی۔
اخل میں ہمت نہیں تھی اسے منانے کی۔۔

اسد نے فون کر کے اسے انے کا بتایا تھا وہ ملنا تو نہیں چاہتی تھی
لیکن مجبوری میں ایسے ملنا پڑا۔۔

اسد تقریباً وقت سے پہلے ہی اگیا تھا
وہ گیسٹ روم میں بیٹھے تھے کہ اخل اپنے کمرے سے باہر آیا اس
کو دیکھتے ہی اس کا پاڑا پھر سے ہائی ہو گیا۔

اس نے زور سے اپنے روم کا دروازہ بند کیا اور ان کی طرف
ایا۔۔۔

لیکن اترہ اس سے کوئی بات نہیں کر رہی تھمنہ بھی نہیں لگا رہی
تھی۔

وہ ناراض تھی اگر وہ چاہتا تو اسے ایک منٹ میں باہر نکال سکتا تھا
لیکن اس کی ناراضگی سے ڈرتا تھا۔۔۔۔

ہیلو اس نے اتے ہی اسد کو دیکھا اور ہیلو کیا اور ایک نظر اترہ کو
دیکھا۔۔۔

اسد کھڑا ہوا اور ہاتھ اگے بڑھایا میں مس اتر رہا اپ انٹروڈکشن
نہیں کروائیں گی۔۔۔۔

مسٹر اسد میں یہاں ریٹ پ رہتی ہوں اور یہ مکان مالک
ہے۔ مسٹر اخل میلان۔۔۔
منہ سے دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

اس نے لفظ کو کھینچتے ہوئے کہا تھا اور غصے سے اخل کی طرف دیکھا
وہ اچھا خاصا شوقد ہوا تھا۔۔۔۔

لیکن بہت جلد میں کہیں اور شفٹ ہو جاؤں گی۔۔۔۔

اخل میلان نام سنا ہے میں نے اپ کا بھی اور اپ کے فادر کا
بھی۔۔۔۔۔

میں اپ کو اپنا بکنگ روم دکھاتی ہوں انیں۔
وہ اخل کی طرف غصے سے دیکھ کر انہیں لے کر اپنے بکنگ روم
میں چلی گئے تھی۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔

نے غصے سے اترہ کی طرف دیکھا لیکن وہ کہاں رکنے والا تھا ٹیبل
سے ایک اپیل اٹھایا۔

اسے اچھالتے ہوئے وہ بھی ان کے پیچھے گیا۔۔۔۔۔

اُترہ نے اسے نظر انداز کیا اور اسد کو کمرہ دکھانے لگی لیکن اسد تو
مسلسل اسے دیکھ رہا تھا اور یہ نوٹ اخل بی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل شیڈ پر بیٹھ گیا تھا اور بہت غصے سے اپیل کو کھارہا تھا۔
کیسا لگا اپ کو یہ۔۔

اپ کی طرح بہت خوبصورت ہے اس کی یہ بات سنتے ہی اخل
نے گلا صاف کیا تھا۔۔۔۔۔

تجھے خوبصورتی میں دکھاؤں گا وقت آنے پہ اس نے دل ہی دل
میں کہا تھا۔۔۔۔۔

میں اپ کو لوگوں کے سیمپل دکھاتی ہوں۔۔۔۔

وہ بہت اوپر پڑے تھے اُترہ نے ہاتھ اٹھایا لیکن وہ وہاں تک نہیں
پہنچ پائی تو اسد مدد کرنے کے لیے آگے بڑھا لیکن اخل نے کہا
رکو۔۔۔۔۔

میں اٹھا کے دیتا ہوں وہ وہیں کھڑی تھی ہاتھ اس کا ابھی بھی اوپر
تھا کہ اخل نے پیچھے سے اس کے گرد دائرہ تنگ کیا۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ اور بازو کو چھوتے ہوئے اس نے اس کے بازو کو نیچے
کیا۔۔۔۔۔

اُترہ اس کی حرکت کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ نے نکلنے کی کوشش کی لیکن اس نے تھوڑا اور دائرہ تنگ
کیا۔۔۔۔۔

وہ اسد کے سامنے شرمندہ ہو رہی تھی ایک دم سے اسے پیچھے کی
اور سائیڈ پہ ہو گئی۔۔۔۔۔

اخل نے لوگوں کو اٹھایا اور ٹیبل پہ رکھا اور ایک انظر پھر اُترہ کو
دیکھا۔۔۔

اسد ان سب میں پہچان گیا تھا کہ اُترہ میں غصہ ہے یا اس سے
جان چھڑا رہی ہے۔۔۔۔۔

اسے بھی اخل پہ شدید غصہ ا رہا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

مس اترہ اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کو کمپنی کی طرف سے گھر دے
سکتے ہیں آپ کو کرائے پہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے اس نے
غصے سے اخل کی طرف دیکھا اور اسے افر کیا
اخل کا غصہ بے قابو ہو رہا تھا وہ غصے سے باہر کی طرف
گیا۔۔۔۔۔

اسد بھی تھوڑی دیر بعد جا چکا تھا اور اترہ پھر سے اپنے کمرے میں
چلی گئی تھی لیکن اب وہ تھوڑی دیر بعد دوبارہ بنگ روم میں آئی
تھی۔۔۔۔۔

ڈیڈ وہ ایک ویڈیو تھی۔

اب اپ بات کو بڑھا رہے ہیں۔

اخل کی ویڈیو کامران میلان نے بھی دیکھ لی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اس نے انہیں باتوں میں الجھا لیا تھا وہ پہلے بھی ایسے ہی کرتا

تھا یہ اس کا پہلا کارنامہ تھوڑی تھا جو ان کے سامنے ا رہا

تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس سے پہلے تو وہ ان ٹاپکس پہ بات کرنا بھی گوارا نہیں کرتا

تھا لیکن یہ اُترہ کی وجہ سے تھا کہ اسے فکر تھی۔

اس نے بڑے پیار سے انہیں ایکسپلین کیا تھا۔ اگر پہلے والا اخل

ہوتا تو غصے سے فون ہی کاٹ دیتا۔۔۔۔۔

کامران میلان بھی مطمئن ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

کیونکہ انہوں نے تبدیلیاں دیکھی تھی اس میں۔۔۔۔۔

\$\$\$\$

مخرج۔۔۔

عصر نام ہے میرا اترہ۔۔

اس نے ہنستے ہوئے اترہ کو فون ملایا تھا یقیناً وہ اپنے پاؤں مضبوط کر چکا تھا۔۔۔

اسد کو گتے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی

اس کا موبائل بچا تو اس نے فوراً سے اٹھا کے کان کے ساتھ لگایا۔
مس اترہ۔۔۔۔

کون بات کر رہا ہے اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

وہی جس پہ تھپڑ قرض ہے تمہارا۔ سود سمیت واپس کرنا
ہے۔۔۔

اُرہ سمجھ چکی تھی اس نے فون سے فون بند کرنا چاہا ایک منٹ
فون بند کرنے کی غلطی مت کرنا ورنہ تمہاری جگہ میں تمہاری
بہن کو خرید لوں گا۔۔۔

تمہیں 20 لاکھ میں بیچ سکتا ہے تو اس کا زیادہ سے زیادہ 30 لاکھ
لگائے گا کیونکہ چھوٹی ہے بہت۔۔۔

یہ تم کیا بکوس کر رہے ہو خبردار جو مہر و کے بارے میں ایسا کچھ
سوچا بھی۔۔۔۔

وہ غصے سے چلائی تھی۔

اگر میری اور تمہاری کوئی بھی بات اخل تک پہنچی تو یقیناً میں وہی
کروں گا جو میں کہہ رہا ہوں

تمہارے باپ تک پہنچنا اتنا مشکل کام نہیں ہے ساری انفارمیشن
میرے پاس ہے میں بھیج بھی دوں گا
بس ایک رات

وہ ہنسا تھا مجھے تھپڑ کا حساب برابر کرنا ہے
تھوڑی سی زحمت اٹھانی پڑے گی اور اگر تم یہ زحمت نہیں اٹھاؤ
گی تو تمہاری بہن کو ہر روز یہ زحمت اٹھانی پڑے گی۔

کیا کہہ رہے ہو تم اب اس کی آنکھ میں آنسو تھے

وہ سب جو مشکل سے سنبھلاتے تھے ایک دم سے بکھرتا ہوا نظر رہا
تھا خل کو بھی بتائے تو کیسے بتائے اس کی اصلیت بھی تو کل وہ
دیکھ چکی تھی وہ ابھی تک نہیں بدل تھا۔۔۔

تم ایسا نہیں کرو گے نہیں پلیز۔۔۔۔

ٹھیک ہے بس پھر میرے حکم کا انتظار کرو جہاں بلاؤں گا وہاں
ملنے آجانا۔۔۔۔

میں بات کو زیادہ لمبا نہیں کروں گا بس ایک دن کی ملاقات تھپڑ
کا حساب برابر ہو جائے گا۔۔۔

اور ویسے بھی پیسے دے چکا ہوں تمہارے۔۔۔۔

تمہاری مرضی کے داموں خریدا تھا۔۔۔۔

اخل کے قدموں کی اہٹ محسوس کرتے اس نے فون بند کیا تھا
اور اپنے انسو صاف کیا تھے۔

تو چلا گیا تمہارا نیا عاشق۔۔۔۔

وہ غصے سے اندرایا تھا۔

دبارہ مجھے یہ اس گھر میں نظر نہ آئے۔

سن رہی ہونا وہ کب سے بولے جارہا تھا لیکن اترہ کی نظر ایک ہی جگہ ٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔

مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو حال ہے

مجھے چین سے کیوں نہیں جینے دیتے تم سب وہ غصے سے چپی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے وہ پر شان ہو گیا تھا۔۔۔۔

دیکھو وہ ویڈیو اسے لگا ویڈیو کی وجہ سے ہے وہ ایکسپلین کرنے ہی
والا تھا کہ وہ غصے سے باہر کی طرف گئی اس کی آنکھ میں آنسو
تھے۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

وہ پیچھے ہی بھاگا تھا لیکن اس نے اپنا روم لاک کر لیا تھا۔
کیا ہوا ہے کھو لو دروازہ وہ ہینڈل کو پریس کرتے ہوئے پوچھ رہا تھا
اور سچ میں بہت پریشان تھا۔۔۔۔

اُترہ پلینز کھولو۔۔۔۔

اس کی اواز سنی ان سنی کر دی تھی اس نے۔۔
ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔

اپنی بہن کی زندگی میں اپنے جیسی کبھی نہیں چاہوں گی۔
... یا اللہ کوئی راستہ دکھا میری مدد کر۔۔۔
میں سب کچھ چھوڑ چکا ہوں۔۔۔۔۔
سب کچھ۔۔۔۔۔

وہ آخری غلطی تھی میری۔۔۔۔۔
مجھے تمہاری قسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔
زندگی میں کبھی پارٹی کا رخ بھی نہیں کروں گا۔۔۔
وہ بے بسی کے عالم میں بولتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں صرف تمہارے لیے گیا تھا۔۔۔۔۔

یہ اس نے شائستگی سے کہا تھا صرف اس کے کانوں تک پہنچی تھی

۔۔۔۔۔

اج اسے میں سچ شرمندگی ہو رہی تھی اپنی ہر حرکت

پر۔۔۔۔۔

میں سب چھوڑ چکا ہوں۔۔۔۔۔

اس نے آخری دفعہ کہا اور ہینڈل کو چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

لڑکھڑاتے ہوئے

وہ بھی دروازے کے پاس بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کو اپنی ہی فکر تھی۔

اسے کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل کو تو وہ بتا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔
اور وہ بتانا چاہتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

گزرتے گزرتے ادھی رات گزر گئی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ دروازے کے اس پار کمرے میں بیٹھی تھی جبکہ اخل اس پار
باہر بیٹھا تھا دونوں نے سردروازوں کے ساتھ ٹھکائے ہوئے
تھے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

اُترہ سردروازے کے ساتھ جوڑے۔ کبھی انکھیں بند کرتی تو
کبھی کھولتی۔۔ اخل اسی کنڈیشن میں باہر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

کہ اتنی دیر میں اُس کا موبائل بجنے لگا۔۔۔

اس نے ایک نظر موبائل کو دیکھا۔۔۔۔

وقت بہت ہو گیا تھا۔۔۔۔

اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا اس کی کال تھی۔۔۔۔

اسد اپ نے اتنی رات کو کیوں فون کیا۔۔۔۔

وہ ابھی بولی ہی تھی کہ اخل نے کہنی سے دروازے کو زور سے

ہٹ کیا تھا۔۔

اسد کا نام سنتے ہی اسے غصہ اگیا تھا۔۔۔

اس کا فون اٹھانا ضروری تھا۔۔۔۔۔

اُسے ایک دم حیران ہوئی کیونکہ وہ نہیں جانتی تھی کہ اخل یہی
ہے۔۔۔ رات کے تین بجنے والے تھے۔۔۔۔۔

تم یہیں ہوا بھی تک۔۔۔۔۔

اس نے موبائل بند کر دیا۔۔۔

ہاں یہیں ہو کیوں کیا ہے اس نے فون۔۔۔

رات کے اس ٹائم۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پتہ بند کر دیا میں نے۔۔۔۔۔

بہن دینی ہے اس نے مجھے اور کچھ نہیں وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔

تم گالیاں نکال رہے ہو۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔۔۔۔

اخل اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا اس کی بات کو اگنور کرتے
ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔۔

مجھے بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔۔ اُرہ نے سخت لہجہ اختیار
کیا۔۔۔۔۔

او کے پھر اٹھ کر سائیڈ پہ بیٹھو مجھے دروازہ توڑنا ہے۔۔۔۔۔
وہ چاہتا تو کب سے دروازہ توڑ دیتا لیکن وہ دروازے کے پاس
بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

میں یہی ہوں توڑو۔۔۔۔۔

ویسے بھی تمہیں کیا پروا کسی کے درد تکلیف کی۔
تم تو ٹشو پیپر کی طرح یوز کرتے ہو لوگوں کو۔۔۔

اپنی ٹینشن سے نکل کر اسے وہ ویڈیو یاد آگئی تھی۔۔۔

اور مجھے بھی اپنی طرح سمجھتے ہو۔۔۔۔

اسد کے ساتھ جو تمہارا بیہوش تھا سب سمجھتی ہوں۔۔۔۔

کاش تم سمجھتی ہوتی۔۔۔ اخل نے اسے وہیں فل سٹاپ لگایا

تم نے غلط کہا۔ اُرہ نے سجدہ ہو کر کہا۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اخل بھی سنجیدہ ہو گیا۔۔ اور اپنا رخ دروازے کی
طرف کیا۔۔۔

غور سے سننا چاہتا تھا۔۔۔۔

تمہیں یہ کہنا چاہیے کہ کاش میں تمہیں نہ سمجھتی ہوتی تو تمہارے
ٹھکر پن میں اجاتی۔۔۔

تم مجھے۔۔۔

وہ بولتے بولتے چپ ہوئی۔۔۔۔

اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

تم مجھے بھی اور لڑکیوں کی طرح استعمال کرنا چاہتے ہو۔۔۔
وہ ابھی بولی ہی تھی۔۔۔۔

[illegible]

شٹ اپ۔؟۔۔۔ اخل نے شدید غصے میں کہا تھا۔۔۔۔۔

[illegible]

اسے غصہ آیا تھا اس کی محبت کے عقیدے کو وہ کیا نام دے رہی
تھی۔۔۔۔

وہ اگے ڈری ہوئی تھی اس کے غصے سے اور ڈر گئی۔۔۔

چلو دروازہ کھولو جلدی۔۔۔۔۔

یہ اٹھ کر بیڈ پر بیٹھو میں توڑتا ہوں۔۔۔۔۔

اُترہ کا ذہن کہیں جگہوں پہ بھٹکا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی باتوں پہ خاص دھیان نہیں دے رہی تھی۔۔۔

او کے چلوایز یوش۔۔۔۔

تھوڑی ہی چوٹ لگے گی میں مرہم پٹی کر دوں گا۔۔۔

اسے اخل کے اٹھنے کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔

تم کیا کرنے لگے ہو۔۔۔

اس نے سنجیدگی سے پوچھا اور ایک ہاتھ دروازے پہ

رکھا۔۔۔۔

دروازہ توڑنے لگا ہوں۔۔۔۔۔

میں اگے بیٹھی ہوں۔۔۔۔۔

تواٹھ جاؤ کہہ تو رہا ہوں کب سے۔۔۔

چلو جلدی کرو بس دو سیکنڈ۔ اس نے شرٹ کو ٹھیک کرتے
ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اُترہ کو اندازہ تھا کہ وہ کتنا کی مینٹل ہے۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

پراسے ڈر بھی لگ رہا تھا۔

مخرج کا پھراخل کا-----

اخل کو بھی اس کے اٹھنے کا اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔

دروازہ نہیں کھولنا۔۔۔

اس نے خود سے ہی سوال کیا۔ اور اس کی بے وقوفی پر اسے دات

دینے لگا پھر ایک زور سی ہٹ دروازے کو لگائی۔۔۔

اُترہ کا چہرہ اتر اہوا تھا رور کے آنکھوں کو بھی سچایا ہوا تھا۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا شاید اس کا موڈ اچھا کرنا چاہتا
تھا۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔

اخل پلینز مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو۔۔
وہ اسے سمجھ نہیں پار ہی تھی۔ بلکہ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں رہا
تھا۔۔

میں بہت البسیٹ ہوں۔

میں سیٹ کرنے آیا ہوں نہ۔۔۔۔۔

اس کا بازو پکڑا اور کھڑا کیا۔۔۔۔۔

اخـل پـلـیـز

وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اتنی سی بات کا اتنا بڑا ایشو بنالیا تم نے۔۔۔۔۔

کچھ نہیں

میں بس اکیلے رہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا اُرہ کا موبائل بجنے لگا تھا محرو ج کی
کال تھی۔۔۔۔

اُرہ نے ایک دم سے سکرین کو اپنی طرف کیا۔۔۔۔
اخل تھوڑا پریشان ہوا تھا کہ وہ کیا چھپا رہی ہے۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔۔

کو۔۔۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔۔۔

ایک کلاسند کی کال ہے وہ کیک کا ارڈر تھا بنانا تھا میں نے نہیں
بنایا۔۔۔

بس ابھی وہی بار بار کال کر رہا ہے وہ تھر تھراتے ہوئے بول رہی
تھی۔۔

تو کال پک کر کے بولو نہیں بنا۔۔۔

دو میں بات کرتا ہوں وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا ہاتھ
اگے بڑھایا تھا اس نے۔۔۔
نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے بند کر دیا ہے۔۔۔۔۔

یہ کال کیوں نہیں اٹھا رہی کہیں اس نے بتا تو نہیں دیا اس
کو۔۔۔۔

نہیں یہ غلطی نہیں کر سکتی۔۔۔۔
مخرج نے موبائل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اس نے کچھ ڈاکو منٹس اسے واٹس ایپ پر سینڈ کیے انفارمیشن تھی
اس کی فیملی کی۔۔۔۔

گھر کا ڈریس ہر چیز۔۔۔۔۔

کھانا تو ٹھیک سے کھاؤ اب۔۔۔۔

اس کے کہنے پہ اس نے کانٹا اٹھایا ہی تھا کہ موبائل کی میسج کی ٹیون
بجی۔۔۔۔۔

اس نے فوراً سے پہلے موبائل ہاتھ میں لیا۔۔۔

وہ سب دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔

اُترہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر جلدی سے میسج کو بھی ڈیلیٹ
کر دیا۔۔۔۔

دکھاؤ اس نے فوراً سے موبائل کھینچا تھا لیکن اس سے پہلے وہ
ساری ہسٹری ڈیلیٹ کر چکی تھی۔۔۔

کیا ڈیلیٹ کر دیا تم نے۔۔

پر سنل میسج تے تمہیں بتانا ضروری نہیں ہے اس نے موبائل اس
کے ہاتھ سے کھینچا تھا اس نے حیرانگی سے اس کی طرف
دیکھا۔۔۔

پر سنل میسج کس کے ساتھ۔۔۔۔۔

میں ہر بات تمہیں نہیں بتا سکتی نہیں وہ اچھی خاصی پریشان تھی
چہرے کا رنگ اڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔۔۔۔

وہ رونے والی ہو چکی تھی کمرے میں گئی تھی۔۔۔۔۔

کیا چاہتے ہو تم۔۔۔۔۔

کمرے میں اتے ہی اس نے فون ملایا تھا اور کان کے ساتھ لگایا
تھا۔۔۔

تمہیں چاہتا ہوں میری جان بس ایک رات کے لیے ملنے آ جاؤ۔۔

پھر سب ختم ہو جائے گا میں کچھ بھی نہیں کروں گا۔۔
تم جو چاہتے ہو وہ میں نہیں کر سکتی کبھی نہیں کر سکتی۔۔

ٹھیک ہے پھر تم نہیں کر سکتی تو تمہاری بہن صحیح۔۔

نہیں

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے پلیز تمہیں خدا کا واسطہ۔۔۔

نانا ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کروں گا تمہیں ایڈریس بھیجوں گا
جانا۔۔۔

پھر میں کچھ بھی نہیں کروں گا میری جان۔۔۔

تمہارے حسن نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔۔۔۔

اور اس پاگل پن میں طوفان لگایا تمہارے تھپڑ نے۔۔۔۔۔

اب برداشت سے باہر ہے بات۔ وہ ٹانگیں سیدھی کر کے

صوفے پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

ٹائی کو تھوڑا نیچے کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

گرے پیٹ کوٹ پہنا ہوا تھا اس نے۔۔۔۔۔

اب اور انتظار نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

میری جان۔۔۔۔۔

اجاؤ۔۔۔ ان باہوں میں۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور نہ زیبہ بولتا اترہ نے فون بند کر دیا

تھا۔۔۔

مان گئی لڑکی۔۔ ایک کہکا بلند ہوا اور اس نے موبائل کو ٹیبل پر
رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ کے پاس اب کوئی اپشن نہیں تھا۔۔۔۔

وہ اپنی بہن کی عزت بچانے کے لیے خود قربانی دینے کے لیے تیار
تھی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس کا دھیان لوک پر پڑا جو بری
طرح سے توڑ چکا تھا وہ۔۔۔۔

تمہاری وجہ سے تیسری دفعہ میں اس دروازے کو ٹھیک کروا رہا
ہوں۔۔۔۔

تو میں نے کہا تھا۔ توڑو اس نے موبائل کو پیچھے کرتے ہوئے
کہا۔۔۔۔

باڑا کیوں بچے ہیں۔۔۔۔۔
وہ اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔

اسے کچھ اندازہ تو ہو رہا تھا وہ کچھ پریشان ہے۔ لیکن وہاں اس
کی سوئی اٹک جاتی تھی کہ وہ ویڈیو کی وجہ سے پریشان ہے۔۔

وہ حقیقت تک نہیں پہنچ پارہا تھا۔۔۔۔

کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھایا اور کمرے میں آگئی۔

میں تو تمہارے پرسنل میسج پڑھنے کے لیے بیتاب ہوں اُڑہ۔

شومی پلیز۔۔۔۔۔

اس نے موبائل پکڑنے کی ناکام کوشش کی تھی اسے بے چینی

لگی ہوئی تھی کہ یہ وہ کہہ کے کیا گئی ہے۔۔۔۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس نے روح موڑا۔۔۔۔

اُرہ نے مشکل سے دل کو منایا تھا۔۔۔۔۔

مُحروج نے اسے جو لوکیشن بھیجی تھی اسے وہاں پہ پہنچنا تھا۔۔۔۔۔

صبح کا سورج طلوع ہوا۔۔۔۔۔

اُخل ناشتے کے بعد افس کے کاموں کے لیے نکل گیا تھا۔۔۔۔۔
اُرہ رات کو نہیں سوئی تھی۔ اس نے صبح اٹھنا مناسب نہیں
سمجھا۔۔۔۔۔

اب تقریباً شام ہونے سے پہلے گھرایا تھا۔۔۔۔۔

جب اُترہ تیار ہو کے گھر سے نکلنے والی تھی۔۔۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔

اخل نے بلو پیٹ کوٹ اور وائٹ شرٹ پہنی تھی۔۔۔۔۔

ایرہ نیم فل بلیک ڈریس پہنا ہوا تھا۔ اور اوپر کالے رنگ کی چادر
اوڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے کی سے گاڑی کو لاک کیا دھیان اس کی طرف
تھا۔۔۔۔۔

مجھے کیک بنانا ہے اس کے لیے کچھ چیزیں چاہیے وہ لینے جانا ہے
مجھے۔۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے سارا سامان موجود ہے۔۔۔۔۔

ایک ارڈر ملا ہے اسپیشل ہے کچھ چیزیں ہیں جو مجھے لینا ہے

۔۔۔۔۔

اس نے شال کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا تھا اور نظروں کو نیچے جھکا

لیا تھا۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلو آ جاؤ میں لے کے جاتا ہوں۔۔۔

میں چھوٹی بچی نہیں ہوں میں خود جاسکتی ہوں۔۔۔۔۔

وہ جو گاڑی کی طرف بڑھا ہی تھا ایک دم سے پلٹا۔۔۔۔

خیر ہے نا کیا مسئلہ ہے۔

رات سے برداشت کر رہا ہوں تمہارا یہ لہجہ مجھے عادت نہیں ہے
اس کی۔۔۔۔۔۔

اب دوبارہ اس لہجے میں کچھ نہیں سننے والا۔۔۔۔
اپنے لیے مشکلات نہ کھڑی کرواؤ۔۔۔۔۔۔

مجھے تمہیں سنانے کی ضرورت بھی نہیں ہے میں نے کہا نا میں
خود جاسکتی ہوں تم اپنے کام سے کام رکھا کرو اور میرے معاملات

سے دور رہا کرو ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ اس گھر میں رہتی
ہوں میری مجبوری ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر
معاملے میں تم میرے ساتھ ساتھ ہو۔۔۔۔۔

انسان کے کچھ پرسنل کام بھی ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

اس کی باتیں اخل کے دل پہ جا کے لگی تھی کہ وہ اس کے لیے کیا
کیا سوچتا ہے اور وہ۔ اسے کوئی جواب نہ دیا اس نے زور سے گاڑی
کو ہٹ کیا اور اندر کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

اندر جاتے ہی اس نے ٹائی کو گلے سے کھینچ کے ڈھیلا کیا۔۔۔۔۔
جیسے سانس باری ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی اسے منانے کا ٹائم نہیں تھا اترہ کے پاس وہ بھی انہی قدموں
باہر کی طرف آئی۔۔۔۔۔

لیکن وہ تیار نہیں تھی وہ اس سے نہیں ملنا چاہتی تھی وہ باری باری
قدم اٹھاتے روڈ پہ چلتی جا رہے تھی۔۔۔۔۔

زہن میں کئی سوال تھے وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

کبھی جانے کا سوچتی تو کبھی واپسی کا سوچتی۔
لیکن اب بات اس کی بہن کی تھی وہ کیسے قدموں کو موڑ سکتی تھی
۔۔۔۔۔

اس نے دل پے پتھر رکھ کر قدم اٹھایا۔۔۔۔۔

لیکن اس کا ذہن ایک ہی طرف اٹکا ہوا تھا۔ آنکھوں سے آنسو
رواں تھے۔ شمال ایک طرف لپکی ہوئی تھی۔ نہ چلنے کے برابر
چل رہی تھی وہ۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے اپنی سوچوں سے نکل کر پیچھے دیکھا اسد نہ جانے کب سے
اسے پکار رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔

میں اترہ یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے اپ نے اور روڈ پہ اس طرح گاڑیاں
چل رہی ہیں۔۔۔

نہیں
اُترہ اچھی خاصی پزل ہو چکی تھی کہ وہ کیا ایکسپلین
کرے۔۔۔۔

اپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی گاڑی میں بیٹھیں۔۔۔۔۔

نہیں میں ٹھیک ہوں مجھے ضروری کام کے لیے جانا ہے۔۔۔۔

دیکھیں اپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی جلدی سے گاڑی میں
بیٹھیں اس نے اترہ کو بہت فورس کر کے گاڑی میں بٹھایا تھا اب
وہ دونوں ایک کیفے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔

کچھ تو مسئلہ ہے اپ مجھے نہیں بتائیں گی۔۔۔۔

میں زیادہ بڑی باتیں نہیں کروں گا لیکن میں وعدہ کرتا ہوں میں
اپنی پوری کوشش کروں گا اپ کا ہر مسئلہ حل کرنے
کی۔۔۔۔۔

نہیں کوئی مسئلہ نہیں میں اپ کو بتا چکی ہوں۔۔۔۔

دیکھیں مس اُترہ۔۔۔۔۔

میں چھوٹا بچہ نہیں ہوں میں سمجھ سکتا ہوں جیسی حالت آپ کی
تھی کے کچھ ہوا ہے۔۔۔۔۔

اسد کے ذہن میں عجیب و سو سے ارہے تھے اس کا دھیان اخل
کی طرف ہی جارہا تھا۔۔۔

اس نے اُترہ کے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھا مجھے بتائیں میں آپ کا ایک
اچھا دوست بننا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اُترہ بے بس ہو چکی تھی۔ وہ کسی پہ اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔

وہ چپ چاپ اس کی باتیں سنتی رہی۔۔۔۔۔

اپ مجھ سے ہر بات شیئر کر سکتی ہیں۔۔۔۔۔

اخل اُرہ کی لوکیشن ٹریس کر کر اسی جگہ پر پہنچا تھا۔

لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دل چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔

اُرہ کے ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھے۔۔۔۔۔

تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔۔

وہ دو ٹیبل چھوڑ کر تیسرے ٹیبل پہ کھڑا تھا اسی ٹیبل کی چیئر کو اس
نے زور سے گرایا تو دونوں کا دھیان اس کی طرف ہوا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اُترہ ایک دم سے اٹھی تو اخل بھی اگے بڑھا اور اسے بازو سے
کھینچتا ہوا باہر کی طرف لے کر آیا۔۔۔

اسد نے روکنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن اُترہ کے کہنے پہ رک گیا۔۔۔۔۔۔۔

سارے راستے اس نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور بہت
ہی تیز سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔۔

کیوں جھوٹ بولا تم نے۔

اخل نے گھراتے ہی اسے صوفے پہ گرایا تھا۔۔۔۔۔

کب سے چل رہا ہے یہ سب تو یہ تھے تمہارے پر سنل
میسج۔۔۔۔۔

۔۔ میری آنکھوں میں دھول جو نک رہی تھی تم۔۔۔۔۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا اگر اترہ کی جگہ کوئی اور ہوتی تو پتہ نہیں
وہ کیا کرتا لیکن یہ اترہ تھی اس لیے ہاتھوں کو کنٹرول میں رکھا تھا
اس نے۔۔۔۔

تم جیسا سمجھ رہے ہو ویسا کچھ بھی نہیں۔۔
وہ انکھوں میں سوال لیے اٹھی تھی۔۔۔۔۔

اترہ اسے ایکسپلین کرنا چاہتی تھی۔۔

میں جو سمجھ رہا ہوں اس سے بھی بات کہیں اگے پہنچ گئی
اترہ۔۔۔۔۔

ورنہ تم مجھ سے جھوٹ بول کر کبھی نہ جاتی۔۔۔

اُترہ کو اس کی باتیں پریشان کرنے لگی تھی ایک محروج کا ڈر۔۔۔

کہ پتہ نہیں وہ کیا کرے گا اس کے نہ پہنچنے پر۔۔۔۔۔
اس کے ذہن میں یہی باتیں گردش کر رہی تھی۔

اگر ایسا ہے بھی تو یہ میرا معاملہ ہے میرے معاملات سے دور رہو
میں پہلے بھی تمہیں کہہ چکی ہوں۔۔۔۔۔

اخل جو تھوڑا فاصلے پہ کھڑا تھا قدم بڑھا کے اس کے پاس آیا۔۔۔

اچھا ایسا ہے۔۔۔۔۔

میرے قریب آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اچھا یہ بات اسد کو تو نہیں کہی تھی تم نے وہ تو تمہارے ہاتھوں
میں ہاتھ ڈالے بیٹھا تھا۔۔ وہ قریب آتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

یہ پابندیاں صرف میرے لیے ہیں۔۔۔

اس لفنٹر کو کھلی اجازت ہے۔۔۔

تم ہر ایک کو اپنے جیسا سمجھتے ہو۔۔۔

وہ تمہاری طرح نہیں ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات ابھی ادھوری تھی کہ اخل نے اسے بازو سے پکڑا اور
پھر دوسرے ہاتھ سے بالوں سے پکڑ لیا۔۔۔۔۔

وہ اسے کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔
پوری طرح سے پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

میں تمہیں اگے وان کر چکا ہوں کہ اواز نیچی۔۔۔۔۔

بال چھوڑو میرے۔۔۔۔۔ اُترہ نے اپنا ایک ہاتھ اس کے ہاتھ
پر رکھا جس ہاتھ سے اس نے بال پکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ رکھتے ہی اخل نے اس کی گردن کو تھوڑا اور پیچھے کی
طرف کھینچا۔۔۔۔

ای۔۔۔۔۔ درد سے اس کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔۔۔ تو اخل نے
بھی چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں انسوؤں سے بھرائی تھی۔۔۔۔

انج سے تم ازاد ہو جہاں جانا ہے دفع ہو جاؤ۔۔۔۔

اس کی بات اترہ کے دل پہ لگی تھی۔۔۔۔

اسے یقین نہیں ا رہا تھا کہ وہ سچ میں جانے کا کہہ رہا ہے۔۔۔

کہاں جاؤں گی میں۔۔۔۔

اس نے اس قدر معصومیت سے انصاف کرتے ہوئے پوچھا

تھا۔۔۔

کے اخل کا دل تو جیسے مٹھی میں ا گیا ہو۔۔۔۔

لیکن اس کے جھوٹ پر اسے شدید غصہ تھا اس نے ایک نظر دیکھا

اور پھر غصے سے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

--
آرہ وہیں صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور رونا شروع کر دیا

تھا۔۔۔۔۔

کہ اتنی دیر میں اس کا فون بجنے لگا اسی کمنے کی کال تھی۔۔۔۔

آرہ نے ایک نظر داخل کے کمرے کی طرف دیکھا اور پھر فون اٹھا
کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آئی تھی ایک بار کب سے انتظار کر رہا ہوں اگر
تم اب نہ آئی تو صبح تمہاری بہن یہاں ہوگی۔۔۔۔

اب میں ہاں یا نہ نہیں سنوں گا میں صرف انتظار کروں گا اگر صبح
تک تم یہاں نہ پہنچی تو۔۔۔۔۔

اُترہ نے موبائل کو بیڈ پہ گرایا۔ وہ اخل کے کمرے کی طرف
بھاگی تھی وہ اسے بتانے کا سوچ رہی تھی۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا تو وہ سامنے لیپ ٹاپ کے ساتھ لگا ہوا
تھا۔۔۔

اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے تم سے۔

اخل نے اپک نگا اس پر ڈالی لیپ ٹاپ ہولڈ کرتے ہوئے وہ
اٹھا۔۔۔۔

اس کے قریب آکر اس نے اسے بازو سے پکڑا تھا۔۔۔

کہا تھا نا یہاں سے دفع ہو جاؤ مجھے کوئی بات نہیں کرنی۔
لیکن تمہیں عزت راس نہیں ہے۔۔۔

اخل نے اسے بازو سے پکڑا اور کمرے سے باہر دے مارا۔۔۔

اُترہ کے پاؤں تلے سے تو جیسے زمین نکل گئی ہو۔۔۔

اور پھر اٹھ کر انسو صاف کیے جیسے ارادہ کر لیا ہو۔۔۔۔۔

ایک نظر اس کے بند دروازے کو دیکھا اور پھر بھاگتے ہوئے باہر چلی گئی۔ جیسے کبھی واپس نہ آنے کی قسم کھائی ہو۔۔۔

اخل نے اسے باہر تو نکال دیا تھا لیکن اسی کی ٹینشن میں گھل رہا تھا۔۔۔

کئی دفعہ اس نے ارادہ کیا دروازہ کھول کے اسے دیکھنے کا لیکن پھر دل پر پتھر رکھ کر سو گیا۔۔۔

مخروج نے اسے ایک گھر کی لوكیشن بھیجی تھی وہ گھر نہیں تھا
جہاں یہ وہ پہلے گئی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ وہاں پہنچائی تھی۔۔۔

وہ ڈرتے ہوئے گھر کے اندر جارہی تھی۔۔

ابھی وہ لانچ کے پاس ہی پہنچی تھی کہ پیچھے سے ایک لڑکی نے
اسے اواز دی اُترہ۔۔۔۔

اپ مس اترہ ہو میرے ساتھ او۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں مسلسل کانپ رہے تھے وہ ڈرتے ہوئے اسے
فالو کر رہی تھی۔۔۔

وہ اسے کمرے میں لے کر آئی تھی۔۔

یہ کپڑے پہن لو اور تیار ہو جاؤ۔۔۔

سرنے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں ریڈی کر کے لایا جائے۔۔

نہیں مجھے تیار نہیں ہونا اس نے احتجاج کرنا چاہا۔۔

لیکن اس سے پہلے کہ زبردستی اسے کپڑے پہنائے جاتے اس
نے دل پہ پتھر رکھ کے کپڑے پہنے اور پھر ڈریسنگ ٹیبل کے
اگے بیٹھ گئی۔۔۔

ایک اور لڑکی انی جو اس کے بال بنا رہی تھی اور اسے میک اپ کر
رہی تھی۔۔۔۔

اس نے یلو کلر کی میکسی پہنی تھی جو باربی سٹائل میں تھی۔۔۔

اسے کسی نہ زیبہ کپڑوں کی توقع تھی لیکن یہ کپڑے کچھ مناسب
تھے۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کاش اخل کو۔۔۔۔۔

اس کا دھیان اسی کی طرف تھا۔۔۔

اسے کیوں تھی امید وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ لڑکیاں اسے ایک کمرے میں لے کے آئی۔۔

کمر اسجا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اس کا دل بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ پاؤں بھی

تھوڑی دیر میں وہ لڑکیاں دروازہ بند کر کے باہر جا چکی تھیں۔

سامنے ٹیبل پہ وائن کی بوتل پڑی تھی ساتھ میں دو گلاس۔
اور ساتھ ہی جگ میں جو س اور کچھ فروٹس پڑے تھے۔۔۔۔۔

اُترہ ڈری سہمی جا کر کمرے کے ایک کونے میں کھڑی ہو
گئی۔۔۔۔۔

ذہن میں عجیب و سو سے تھے۔۔۔۔۔

وہ احتجاج کرے بھی تو کیسے وہ خود ہی انی تھی۔۔۔۔۔

دونوں سائیڈ سے فراک کو مٹھیوں میں جکڑا ہوا تھا اس نے۔۔۔

اسے اپنی عزت بہن کی عزت سے زیادہ عزیز نہیں تھی۔

وہ اسے اس گندی دنیا میں نہیں لانا چاہتی تھی۔۔

اس نے ماں بن کر اس کی پرورش کی تھی۔۔۔۔

ماں کے جانے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی
تھی۔ اس کے قدموں کی اہٹ وہ ایسے محسوس کر رہی تھی جیسے
اس کے دل پہ چل رہے ہو۔۔۔۔

قدموں کی ٹھک ٹھک کے ساتھ ہی اس کے دل کی دھڑکن بھی
تیز ہونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

کمرے میں اتے ہی اس نے دو گلاس بڑے۔ اترہ کو اندازہ تھا کہ
وہ واٹن بڑ رہا ہے۔۔۔۔

وہ اور ڈر گئی تھی۔۔۔۔

اس کا دل بری طرح کانپ رہا تھا دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔۔۔
یا اللہ مدد کر۔۔۔۔۔

گلاس بڑھتے ہی وہ اس کی طرف بڑا۔۔۔۔۔

اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں کرو گی۔ دل کی بات زبان تک آئی۔۔۔۔۔
وہ پیچھے پلٹی ہی تھی۔۔۔۔۔

کہ سامنے والے منظر نے اسے حیران کر دیا۔۔۔۔۔

وہ اخل تھا۔۔۔۔۔

اخل وہ ایک دم سے اگے آئی۔۔۔۔

مخرج کا انتظار تھا کیا۔۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

اس سے ملنے کے لیے اب تمہیں دوزخ کا رخ کرنا پڑے گا۔۔۔

جوس کا گلاس اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اس نے کہا چہرہ

بلش کر رہا تھا۔ ہلکا سا ڈمپل رونما ہو رہا تھا چہرے پہ۔۔

تم۔۔۔۔۔ اس نے جو س کا گلاس اس کے ہاتھ سے لیا اور بیڈ
کی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔ جو تھوڑے ہی فاصلے پہ پڑا تھا۔

اتنا لا پروا سمجھاتی ہو۔۔۔۔۔

جو س کا ایک شپ لیتے ہوئے وہ اس سنگل صوفے پر بیٹھ گیا
تھا۔۔۔۔۔

وہ بھی اپنے معاملے میں۔۔۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے ایک اور شپ لیا جو س کا۔۔۔۔۔

اُترہ کو تو جسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔۔۔

تم نے کیا کیا اس کے ساتھ۔۔۔۔۔

کیوں دکھ ہو رہا ہے اتنی رومینٹک نائٹ خراب کر دی۔
اس نے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

لفظ کو کھینچتے ہوئے وہ سائیڈ ٹیبل پر بیٹھنے لگی تھی۔۔

کیونکہ وہاں اور کوئی جگہ نہیں تھی بیٹھنے کی صوفے پہ اخل تھا

کے اخل نے اس کو پکڑا اور گلاس ٹیبل پہ رکھا۔۔۔۔

مجھے یہاں جو س رکھنا ہے تم یہاں بیٹھو نا۔ اخل نے اسے صوفے
کی نکر پہ بٹھایا۔۔۔۔

جو صرف ایک بہانہ تھا اسے پاس بٹھانے کا۔۔۔

نہ۔۔۔۔۔ نہیں یہ کیا کر رہے ہو۔ اس نے احتجاج کرتے ہوئے
ہاتھوں سے حملہ کیا اس پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ اخل نے بھی زبردستی بٹھانے کی پوری کوشش
کی تھی۔۔۔۔۔

کہ اسی افراتفری میں وہ جو س کا گلاس نیچے گر گیا۔۔۔

اُترہ اب اس کے مقابل کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔
تم اس سے زیادہ گھٹیا ہو۔

یہ کیا کیا تم نے پینا تھا مجھے۔۔۔

اغل نے زمین پہ دیکھتے ہوئے کہا جہاں پہ جو س بکھرا ہوا
تھا۔۔۔۔

اب مجھے یہ پینی پڑے گی۔۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے وائٹن کی بوتل اٹھائی۔۔۔۔

اغل۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اس کے ہاتھ سے لینا چاہی لیکن پھر سے اس کی قربت
کے ڈر سے وہ دور ہوئی۔۔۔

دیکھو تمہاری غلطی ہے اچھا بھلا پی رہا تھا جو س۔۔۔۔

پتہ ہے کتنی مشکلوں سے میں نے چوز کیا تھا دونوں میں سے
جو س۔ میں اس کو اگنور نہیں کر سکتا اس نے دہے لہجے میں کہا تھا
اور وائٹن کی بوتل اس کے اگے لہرائی۔۔۔۔

اخل۔۔۔

تم نے مجھ سے کچھ وعدہ کیا تھا۔۔۔

ہاں یار یاد ہے وعدہ ایک شپ سے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

تم نہیں پیو گے تمہیں میری قسم۔۔۔
قسمیں دیتی اور پھر ایکسپلین کرنے سے بھی ڈرتی ہو۔۔۔

اس نے وائٹ کی بوتل کو رکھ دیا تھا۔۔۔

اور پتہ ہے

مخروج کا قصور نہیں ہے تم خوبصورت اتنی ہو کہ کوئی کسی حد تک
بھی جاسکتا ہے۔۔۔

اس نے اترہ کو گھوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

وہ اس ڈریس میں اور بھی خوبصورت لگ رہے تھی۔۔۔۔
اترہ بولتے بولتے چپ ہوئی تھی اور اسے گھورنے لگی تھی۔

تم یہاں کیسے ائے تمہیں کیسے پتہ۔۔

اخل تھوڑی ہی دیر بعد اپنے کمرے سے نکل کے باہر ایارہ کے
کمرے میں گیا تو وہاں پہ اس کا موبائل پڑا تھا
اس نے اس کمینے کے میسج پڑھے تھے۔ اور پھر ارہ کے پہنچنے سے
پہلے ہی اس لوکیشن پر پہنچا وہ لڑکیاں بھی اخل نے کام کے لیے
(رکھی تھی

تاکہ وہ اسے تیاری میں مصروف رکھے اور وہ اتنی دیر میں اس کا
کام تمام کر سکے۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں کیسے پتہ۔۔۔۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا تھا اب غصہ رونما ہوا تھا۔۔۔

اگر موبائل گھر پہ نہ چھوڑ کے جاتی تو مجھے تو کچھ پتہ ہی نہ چلتا۔۔۔

اور وہ بے غیرت۔۔۔۔

اُرہ۔۔۔۔۔

تم ایسی بے وقوفی کیسے کر سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

تم نے مجھے کمرے سے باہر پھینکا تھا۔۔۔

اتنے زور سے۔۔۔۔

اور پھر بال بھی کھینچے تھے۔ میں کیسے یقین کرتی کہ تم میری مدد کرو گے۔ اور میں بتانے ہی آئی تھی۔

اخل کو اب خود پر بھی غصہ ا رہا تھا۔۔۔۔۔

_____\$\$\$\$\$\$

اُرہ اپ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔

مجھے ایسے نہیں بیٹھنا چاہیے تھا۔۔۔

پتہ نہیں وہ کیا سلوک کر رہا ہو گا۔۔۔۔

اسد موبائل ہاتھ میں لیے تیز تیز ٹہل رہا تھا۔۔۔

میں صبح ہوتے ہی جاؤں گا۔۔۔

اتنی رات کو مناسب نہیں لگتا۔۔۔

وہ دل کو سمجھاتے ہوئے کبھی ایک کونے تو کبھی دوسرے کونے

میں جاتا۔۔۔۔

اُترہ اس کے دل میں اتر چکی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ دونوں گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔

وہ جو لپ ٹاپ کے ساتھ لگا تھا ڈرائنگ روم میں اُترہ نے کافی کا
کپ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

اخل نے ایک نظر کافی کے کپ کو دیکھا پھر اسے دیکھا۔۔۔
قتل کیا ہے تمہارے لیے میں نے۔۔۔۔

اور تم کافی کے کپ سے تھینک یو بول رہی ہو۔۔۔۔

کچھ ڈفرنٹ کرونا پلینز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیزیہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُرہ سمجھ نہیں پارہی تھی اس کی مہربانیوں کو۔

کیا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اس نے خود سے ہی سوال کیا تھا۔۔۔

نہیں نہیں ایسا نہیں ہے۔۔۔

اُترہ تمہاری زندگی تمہارے سامنے ہے۔۔۔۔

اخل کا یہ پیار کا کھیل مجھے بری طرح سے تباہ کر دے گا۔
میں اور لڑکیوں جیسی نہیں ہوں جن کے پاس جینے کے لیے بہت
سی وجہ ہوتی ہے۔۔۔۔

میرے پاس کوئی وجہ نہیں ہے۔۔۔۔

لیکن اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں کہ میں کوئی جھوٹی غلط فہمی دل
میں پالوں۔ اپنی تکلیفوں کو کم کرنے کے لیے۔۔۔
اور ویسے بھی میری جیسی لڑکی کے ساتھ وہ کبھی بھی نہیں رہ سکو
گے۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے ساتھ ہوں کہاں کھو گئی۔۔۔۔

کہیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ مانگا ہے میں نے۔۔۔۔

تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے کیا ڈفرنٹ کروں۔۔۔۔

اس نے کافی کاکپ ٹیبلر رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر پولیس کو پتہ لگ گیا۔۔۔۔

اس نے بے چینی سے پوچھا تھا۔۔۔

اس کی موت ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہوئی ہے۔

تم نے مجھے تھوڑا کم کھلاڑی سمجھا ہے۔۔۔

اور ملیجہ اس نے اگلا سوال کیا۔۔۔۔

میرا اور اس کا بریک اپ ہو گیا بتا چکا ہوں۔۔۔

اسے تھوڑی تسلی ہوئی تھی کیونکہ وہ بہت پریشان تھی کہ اگر
پولیس کو پتہ لگ گیا۔

تو اب کون ہے تمہاری گرل فرینڈ۔۔۔

اغل نے ہنستے ہوئے اسے اوپر سے لے کے نیچے تک دیکھا تھا۔۔

تمہیں اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے۔۔۔

اغل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ وہ صوفے پہ گر گئی تھی بالکل اس کے ساتھ۔۔۔۔

اغل۔۔۔۔۔

ڈھونڈ رہا ہوں کسی کو کوئی تمہارے جیسی ہو۔۔۔

یونیک سی۔

پولائٹ۔ اس نے اس کے بال پیچھے کیے۔

ڈیسنٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن بس ایک چیز کی کمی ہے۔ اس لیے تمہیں چانس نہیں دے
رہا۔۔۔

کون سی اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

رومینٹک۔۔۔۔۔

تو مجھ کو رومینٹک چاہیے۔۔۔۔۔

وہ اس کے بہت قریب تھا۔۔۔

اس کے بالوں سے کھیلنے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

تم تو رومانس سے بہت دور بھاگتی ہو۔۔۔

اُترہ جو اس کی باتوں میں مگن تھی اب اسے احساس ہوا کہ وہ اس
کے بہت قریب ہے۔۔۔۔

اس نے ایک جھٹکے میں اسے پیچھے کیا۔۔۔۔

ویسے اُرہ تم بھی مجھے اپنے فیوچر لائف پارٹنر کے بارے میں بتا
سکتی ہو۔۔۔۔

کہ تم اس میں کیا دیکھتی ہو۔۔۔

کیا پتہ میں کسی ایسے لڑکے کو جانتا ہوں۔۔

اس کی بات کاٹتے ہوئے اس نے فوراً سے جواب دینا مناسب
سمجھا۔

لڑکیوں کی عزت کرنے والا۔۔۔

اخل سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔ گلے کو صاف کیا۔۔۔

اس نے کبھی کسی لڑکی کو ہاتھ نہیں لگایا ہو۔۔۔

اس نے ہاتھ پستانی پہ ٹھکایا۔۔۔۔

گالیاں نہ نکالتا ہو۔

اس نے کل ہی تو نکالی تھی اس کے سامنے۔۔

شراب کو کبھی چھوا بھی نہ ہو۔۔۔۔

کبھی کسی عورت پہ ہاتھ نہ اٹھایا۔۔۔۔

اس کے بل گہرے ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

اُترہ بھی منہ بنا کر کہہ رہی تھی جیسے اسی پہ وار کر رہی ہو۔۔

اور پارٹیوں پہ تو۔

اچھا بس بس۔۔۔

کوئی دیکھا تو بتادوں گا وہ لیپ ٹاپ کو ہولڈ کرتے ہوئے اٹھا
تھا۔۔۔

اور صرف رومانس ہی نہ سوچھے اسے ہر وقت۔

اور نہ ہی اپنی کسی دوست کو کھینچ کر اپنے قریب کرے۔۔۔

یا اس سے کس مانگے۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا بس کر دونا سن لیا میں نے۔۔۔۔۔

وہ اخل کو اچھا خاصا الجھا چکی تھی۔۔۔۔۔

اس کے لفظ اس پر وار کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ کو اپنے کارنامے میں بہت فخر ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے لفظوں سے اسے لاجواب کر دیا تھا۔۔۔

وہ ماتھے پہ بل ڈالے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

ایا بڑا پلائٹ ڈیسنٹ رومینٹک۔۔۔۔

اُترہ بھی منہ کے زاویے بناتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی
گئی۔۔۔۔

ساری زندگی سنگل رہنے کا ارادہ ہے اس کا۔۔۔۔

اخل کو اچھا خاصا بے چین کر۔ چکی تھی وہ۔۔۔۔۔

کیا مجھے ایسا بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

خود ہی پیچھے ائی گی میرا نام بھی اخل میلان ہے۔۔۔۔۔

میں ساری رات اپ کا فون ٹرائی کرتا رہا لیکن نہیں ملا۔۔۔
مجھے بہت پریشانی تھی۔۔۔۔۔

وہ صبح صبح ہی اچکا تھا۔۔۔۔

اخل جو افس کے لیے تیار ہو کے اب نکلنے والا تھا ایک دم سے
رکا۔۔۔

منہ سے سیٹی بجاتے ہوئے وہ ان کے پاس آیا۔۔۔۔

وہ اسے اچھا خاصہ بیست کرنے والا تھا۔۔۔۔

پر پھر اترہ کی رات والی باتیں اس کے ذہن میں آگئی۔۔۔۔

اسد اپ بہت ریسپیکٹبل پرسن ہے۔۔۔۔۔

اپ لڑکیوں کی عزت کرتے ہیں اس نے منہ بناتے ہوئے اخل
کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اپ کو فکر تھی میری مجھے جان کر خوشی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اسے جیلز کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔۔

—
وہ پاس کھڑا دونوں کی باتیں سن رہا تھا دونوں ہاتھ اس نے کمر پہ
ٹھکائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ مسٹر اخل۔۔۔۔

گڈ مارنگ ٹویو۔۔۔۔۔

اس نے افق نگاہ اترہ پر ڈالی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں اترہ کافی بنانے کے لیے کچن میں گئی۔۔۔۔

اخل بھی اس کے پیچھے گیا تھا وہ کب سے انتظار کر رہا تھا اس کے
اگے پیچھے ہونے کا۔۔۔۔۔

ویسے یہ تمہاری ڈیمانڈز پہ پورا اترے گا مجھے نہیں لگتا۔۔۔۔

اغل نے کچن میں اتے ہی اس سے کہا۔۔۔۔

اُرہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ جیلس ہو رہا ہے۔۔۔۔

مجھے تو لگتا ہے وہ پورا اتر چکا ہے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا وہ ایک دم غصے میں بولا۔۔۔۔

وہ لڑکیوں کی عزت بھی کرتا ہے۔۔۔

اور ایسے لہجے میں مجھے تو نہیں لگتا کبھی اس نے کسی لڑکی سے بات
کی ہوگی جیسے تم کر رہے ہو۔۔۔۔

ہٹو مجھے کپ اٹھانے ہیں وہ شیڈ کے اگے کھڑا تھا۔۔۔

اسے گھورتے ہوئے وہ ہٹا تھا۔۔۔

تمہیں دیر نہیں ہو رہی۔۔۔۔

نہیں جارہا جب تک وہ یہاں ہے تب تک تو نہیں جارہا۔۔

اب اس کے کنٹرول سے باہر تھا اس نے منہ پہ کہہ دیا تھا۔

کیوں ایسا کیوں ہے۔۔

کہیں تم جیلِس تو نہیں ہو رہے۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔۔۔۔

غصہ غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے بازو سے پکڑ کر اس نے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔

یہ مجھے ہنٹ مت دیا کرو۔۔۔

بڑا ظالم ہوں میں اس معاملے میں۔۔۔۔۔

تم شدت برداشت نہیں کر پاؤ گی۔۔۔۔۔

اس نے اس کے دونوں ہاتھ دیوار کے ساتھ لگائے تھے۔
وہ جو اسے منہ پر جواب دے رہی تھی اب بری طرح سے پزل ہو
چکی تھی اور ڈرنے لگی تھی۔

کیا کر رہے ہو اس نے گھبراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ابھی لگائے ہی تھے کہ اس کے ذہن میں اس کی وہ بات گھومنے
لگی۔ کے لڑکیوں کو ٹیچ نہ کریں۔۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی لمحے اسے چھوڑا۔۔۔۔

بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے سانس لے رہے تھی۔

اور اسے شکایت بڑی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

پتہ نہیں ان بے وقوف لڑکیوں کو تم میں کیا نظر آتا ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتا اس کا موبائل بجنے لگا اس نے فوراً

سے اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا بشرایگیم کی کال تھی۔۔۔۔

جی موم کیسی ہیں۔ رسمی باتوں کے بعد اخل نے نوٹ کیا اترہ اسے
ہی نوٹس کر رہی ہیں۔۔۔

بشر ابیگم اس سے شادی کی بات کر رہی تھی کہ تمہارے لیے
ایک لڑکی دیکھی ہے۔۔۔

لڑکی۔۔۔۔۔

اس نے لفظ کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

او کے اپ بھیجیں پکچر۔۔۔۔۔

تمہیں میں بتاتا ہوں مس اترہ اس نے دل ہی دل میں کہا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد فون بند ہوا تو ساتھ ہی میں اخل نے اپنا واٹس
ایپ کھولا بشر ابیگم نے اسے ایک لڑکی کی تصویر بھیجی تھی۔۔۔۔

ذرا دیکھو اترہ کیسی ہے یہ۔۔۔۔

وہ جو باتیں سن کر پہلے ہی کچھ ادا اس تھی اخل نے اپنا موبائل اس
کی طرف کیا۔۔۔۔

پیاری ہے۔۔۔۔۔

اس نے روکھا سا جواب دیا۔۔۔۔۔

تمہیں پسند ہے۔۔۔۔ اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

ہاں پیاری ہے نہ یار۔۔۔۔۔۔۔۔

او کے پھر کر لو۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تمہیں اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

اُرہ غصے سے باہر چلی گئی تھی۔۔۔۔

اخل نے مسکراتے ہوئے موبائل پاکٹ میں ڈالا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے کیوں برا لگ رہا ہے۔

اُترہ کا سارا دھیان اس طرف تھا وہ کیک بنا رہی تھی۔۔
اسد کے لیے جو اسے ڈلیور کرنے تھے۔۔۔۔

اسد کے جاتے ہی اخل بھی نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کرتا ہے تو کرتا رہے۔۔۔۔۔۔۔۔

میری طرف سے باڑ میں جائے۔۔

وہ جیلز ہو رہی ہے اس کا مطلب اس کے دل میں کچھ ہے۔

لیکن دل کی بات زبان پے کیسے لائی جائے وہ افس چیر پھ بیٹھا
اسے گول گول گھمار رہا تھا۔

لیکن اسے جیسے لڑکے پسند ہے ویسا تو نہیں ہوں میں لیکن
اور وہ اسد کے کلوز ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

لیکن اسد

نہیں۔۔۔۔۔

اب اسے بیچ میں نہیں آنے دوں گا۔۔۔۔۔

اس نے افس سوٹ پہنا تھا۔۔۔

مجھے جیسا چاہیے تھا یہ ایگزیکٹ ویسا ہی ہے۔ بلکہ میری
ایکسیکٹیشن سے زیادہ۔۔۔۔۔

تھینک یو سوچ اس نے سر سری سا جواب دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
مس اترہ اگر آپ کو برا نہ لگے تو کیا اج رات ہم کہیں ڈنر پہ
چلیں۔۔۔۔۔

ڈنر وہ تھوڑا پزل ہوئی تھی۔۔۔۔۔
لیکن وہ انکار نہیں کر سکتی تھی کیونکہ وہ کام کرتے تھی اس کے
ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اترہ نے حامی بڑی اور اسے انے کا کہا تھا اس نے اسے ریسٹورنٹ
کا نام اور سب کچھ بتا دیا تھا۔

اس کے جانے کے تقریباً تھوڑی ٹائم بعد اخل گھرایا تھا۔
اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے اتے ہی لیپ ٹاپ کو صوفے پر پھینکا تھا۔
تم کھانے پہ میرا انتظار تو نہیں کر رہی تھی۔
نہیں اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ جوا بھی بکنگ روم سے
باہر نکلی تھی۔

مجھے ڈنر باہر کرنا ہے۔
آیک لڑکی کے ساتھ۔

اس نے اُترہ کو انکھ ماری اور استین کے بٹن کھولنے لگا۔۔
یہ تو اچھی بات ہے۔ اُترہ کا پہلے تو دل نہیں تھا اسد کے ساتھ
جانے کا۔ لیکن اس کی بات سننے کے بعد اب اسے خوشی تھی کہ
اس نے اچھا کیا۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے آج کھانا بھی نہیں بنایا میں نے کیونکہ مجھے بھی
اسد کے ساتھ جانا ہے۔

وہ جو کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا ایک دم سے پلٹا۔
کہاں جانا ہے اسد کے ساتھ۔۔۔۔

بتایا تو ہے ڈنر پہ جانا ہے وہ اپنا روخ بدلنا چاہتی تھی لیکن اخل نے
بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔۔

آج سچر ڈے ہے۔۔۔۔

ہمارا کل سنڈے کا پلان تھا۔

میرے ذہن سے نکل گیا تھا اور ابھی مجھے بہت بھوک لگی ہے جا
کے کچن میں کھانا بناؤ۔۔۔۔

اور کھانا کچھ زیادہ بنانا مجھے بہت بھوک لگی ہے۔ لہجے میں غصہ تھا
شدید غصہ۔۔۔۔

تم کھانا ارڈر کر لو۔۔۔

اُترہ۔۔ وہ غصے سے چلایا تھا۔۔۔۔

جو کہا ہے وہ کرو مجھے دوبارہ نہ کہنا پڑے۔۔۔۔۔۔

السلام علیکم ریڈرز اج کے لیے معذرت۔۔۔۔۔۔

اپ لوگوں کے بہت سے میسج ارہے تھے۔ تو جتنا مجھ سے سیٹ
ہوا میں نے پوسٹ کر دیا۔ کیونکہ میں اپ کو اور انتظار نہیں کروا
سکتی۔ اپ لوگ میرے لیے بہت پریشانیس ہو۔

لیکن پلیز اگر اپ یہ کہانی پڑھ رہے ہیں۔ تو لائک کیا کریں۔
اور مجھے نیکسٹ نیکسٹ والے کمنٹ زہر لگتے ہیں اپ کہانی کو لے
کر کمنٹ کیا کریں تاکہ مجھے بھی پتہ لگے کہ میں نے کہا مسٹیک کی
ہے۔

اچھا سا فیڈ بیک دیا کریں

اور اب کوئی لائنک کیے بغیر گزرانا تو پھر دیکھنا میں نے دونوں کو
جدا کر دینا ہے۔

مروہ اور سائٹم والا حساب کرنا ان کے ساتھ بھی۔۔۔۔۔

اخل کھانا کم کھا رہا تھا اور اترہ کو تنگ زیادہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔
اس کی تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اترہ سے زبردستی کھانا بنوایا تھا۔ اسے سلطان کے نام سے
ڈرا کر۔۔۔۔۔

اب کھا رہی ہو یا میں کرو سلطان کو فون۔۔۔۔۔

اُترہ جو بالکل اس کے سامنے بیٹھی ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیل
رہی تھی نے ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد۔۔۔۔۔

کھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔
وہ اج بھی ڈرتی تھی سلطان کے نام سے۔

بیچاری کا پلان خراب ہو گیا۔۔۔

اُترہ سچی بتانا کہ پہلی دفعہ ڈیٹ پہ جا رہی تھی۔ اس نے نوالہ منہ
میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور اسے دیکھ کر سمانل کی۔۔۔

کاش میں اسد کو بھی دیکھ پاتا۔۔۔

وہ بس تیزی سے کھانا کھا رہی تھی۔۔۔۔۔
اس کی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

بیچارے نے رنگ لی ہو گی۔۔

رومینٹک سا کینڈل لائٹ ڈنر ایجنج کیا ہو گا۔۔۔۔۔

اس نے اپنی پلیٹ اٹھا کر شیڈ پر رکھی نظرایرہ کی طرف ہی
تھی۔۔۔۔۔

پلیٹ رکھنے کے بعد اس کے قریب آیا
اور اس کے کان کے قریب جھکا۔۔

پراسے کیا پتہ-----

یہ ڈرامے بعض حسینہ میرے قابو میں کر دی گئی-----

اس نے اپنے لب اس کے گالوں پہ رکھے تو وہ چونک کر رہ
گئی-----

اسے اندازہ نہیں تھا وہ یہ کرے گا-----

اس نے شدت سے بھرپور کس کی تھی-----

اُترہ اس نے کھانا چھوڑ دیا تھا۔ اس کی انکھیں کھلی کی کھلی رہ
گئی-----

یہ کیا ہے۔ اس نے لفظوں کو کھینچتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کس۔۔۔۔۔

تم نے غصے میں بھی اتنے مزے کا کھانا بنایا۔۔۔۔۔

کس تو بنتی ہے نہ۔۔۔۔۔

اب جلدی سے کافی بنادو۔۔۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں بنانے والی وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔۔۔

وہ کمرے میں جانا چاہتی تھی۔ ابھی اٹھی ہی تھی۔۔۔۔۔

کرو سلطان کو فون اخل نے موبائل پھر سے اٹھایا۔۔۔۔۔
تو وہ رک گئی تھی۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔ کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ
اس نے شیڈ کی طرف رخ کیا۔۔۔۔۔
کافی کا سامان اٹھانے لگی تھی۔۔۔۔۔

تو اخل نے اسے پیچھے سے خگ کیا۔۔۔۔۔

اس اچانک حملے کے لیے وہ تیار نہیں تھی۔۔۔۔۔

اخل کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔

اس نے اپنی کمر پر سے اخل کے ہاتھ کھولنے کی کوشش کی پر اس
کے احتجاج کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اس کے گالوں پر پھر سے لمب رکھے اور اس دفعہ
شدت کچھ زیادہ تھی۔۔۔۔۔

ائی لو یو سو میچ۔ اس نے سرگوشی میں کہا۔۔۔۔۔

اس کی قربت کے خوف سے وہ شدید ڈر چکی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ اس کے دونوں ہاتھوں پہ رکھے اور انہیں
کھولنے کی پوری کوشش کرنی لگی جو داخل نے اس کی کمر پہ
جکڑے ہوئے تھے۔۔۔

اغل

اس نے گھبراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

او کے۔۔۔۔۔ وہ سرگوشی میں بولا تھا۔ اس کے لمس میں وہ

بالکل یا گل ہو چکا۔۔۔۔۔

ریلیکس _____

اخل نے اگلے ہی لمحے اسے چھوڑ دیا۔۔۔

اس سے نظر بچانے کے لیے اس نے کافی کے لیے پانی رکھنے کی
کوشش کی لیکن اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔
ہٹو میں بناتا ہوں۔ اخل نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے
کافی کا سامان لیا۔۔۔۔۔
تم سے نہیں بنے گی اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حلق سے جیسے کسی نے زبان کھینچ لی ہو وہ ایسے خاموش ہو گئی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے بالکل بھی امید نہیں تھی اس کی۔۔۔
کچھ نہیں ہوا یا۔۔۔۔۔ اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا اس نے
کس ہی کی ہے یا۔۔۔۔۔

تم بھی نہ-----

اس نے ہنستے ہوئے پھر سے اس کی طرف دیکھا وہ اسے دیکھتے
ہوئے کپکپارہی تھی اور اپنا دھیان کافی کی طرف کیا-----

تم ایک گھٹیا انسان ہو-----

اس سے اچھا تم مجھے سلطان کے حوالے ہی کر دو-----

کر دیتا ضرور کر دیتا-----

اگر اس بیچارے کو میں نے اور سانسیں بخشی ہوتی تو ضرور کر
دیتا۔۔۔۔۔

کہ کیا مطلب۔۔۔۔۔

میں تو اسے اوپر پہنچا چکا ہوں کب کا۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اس کے قریب ہوا اور سرگوشی میں بتایا اسے۔
اور میں نے ایک نہیں دو قتل کیے ہے تمہارے لیے۔ اور تم کس
پہ اتنی خفا ہو گئی۔۔۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ کب۔۔۔۔۔

اخل نے اسے سب بتایا جب اس نے پیسے دیے اور پھر بات نہ
ماننے پہ سب کچھ اس نے بتایا۔۔۔۔۔
خرید چکا ہوں تمہیں میں۔۔۔۔۔
اب حق ہے میرا تم پر اس کے بالوں کو اس نے پیچھے کیا۔۔۔۔۔

اُترہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔
سمجھ نہیں پارہی تھی کہ وہ کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔
اس نے اسے پرپوز کیا ہے یا پھر۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور سوال جواب کرتی۔۔۔۔۔

کسی نے اخل کو پکارا تھا باہر سے۔۔۔۔۔

اُڑہ نے بھی ایک دم سے باہر دیکھا۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔ وہ آواز پہچان چکا تھا۔۔۔۔۔

اُڑہ ایک دم سے چونکی۔۔۔۔۔

اسے ایکسپلین کیے بغیر وہ باہر کی طرف گیا۔۔۔۔۔

سر پر اُڑ۔۔۔۔۔

بشر ابیگم جینز ٹاپ پہنے باہیں پھیلائے کھڑی تھی۔

سوٹ کیس ایک لڑکے نے اندر رکھا اور پھر باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

موم اپ-----

اخل خوشی کے ایکسپریشن دیتے ہوئے----

ان کے پاس گیا-----

ہاں میں نے کہا تمہیں تو یادانی نہیں تو میں ہی ملنے اجاؤں بشر ابیگم

نے اسے گلے سے لگایا تھا-----

موم----- اس نے بھی زور سے حگ کیا تھا۔۔

اخل نے پیچھے دیکھا-----

اسے لگا اُرہ پیچھے ائی ہوگی-----

اُرہ اس نے اواز دی-----

پھر سے رخ بشر ابگیم کی طرف کیا۔۔۔۔

بشر ابگیم بھی دیکھنے لگی۔۔۔۔

کہ اب کون سا نمونہ یہ ان کے سامنے لانے والا۔

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

میں کیا کرو گی۔۔۔۔

وہ کیا سمجھیں گی میں یہاں اس کے ساتھ رہتی ہوں۔۔۔۔

اُتر پہلے ہی پزل تھی۔۔۔۔

اس نے بلیک شارٹ فرائیڈ پہنا تھا دوپٹے گلے میں تھا۔ ہاتھوں کو
دوپٹے میں جکڑ رہی تھی وہ۔۔۔۔۔

وہ کچن میں ٹھہل رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ ان کا سامنا بالکل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔
وہ پتہ نہیں کیا سمجھیں گی۔

اُسے کچھ زیادہ ہی سوچ رہے تھے۔ کیونکہ وہ جس سوسائٹی سے آئی
تھی۔ وہاں یہ سب بہت عجیب سمجھا جاتا تھا لیکن یہاں پہ یہ عام
تھا۔۔۔۔۔

اُسے۔۔۔۔۔

اخل نے پھر سے پکارا۔۔۔۔۔

اس بار وہ آگئی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔۔

اس نے اتے ہی سلام کیا اور نظروں کو نیچے جھکا لیا۔۔۔۔۔

بشر ابیگم کے لیے یہ بات نئی نہیں تھی۔۔۔۔۔

تقریباً وہ جب بھی اتی تھی اخل ان کو اپنی کسی نئی فرینڈ کو

انٹروڈیوس کر داتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن یہ شرم و حیا اس سے پہلے کسی میں نہیں دیکھی تھی انہوں
نے۔۔۔۔۔

یہ جی چک یہ شرمیلا پن انہیں ایسی ہی تو بہو کی تلاش تھی۔۔
و علیکم السلام یہاں او۔۔۔۔۔

کون ہے یہ پیاری سی گڑیا انہوں نے اخل کو مخاطب کیا۔۔
بشرابیگم کی پر سنلٹی انڈر سٹینڈنگ پر سنلٹی تھی۔۔۔۔۔

وہ ہر عمر کے بندوں کے ساتھ گل مل جاتی تھی۔۔۔۔۔
اخل کی موم سے زیادہ وہ اس کی دوست تھی۔۔۔۔۔
موم۔۔۔۔۔

دوست ہے میری-----

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ انہیں باقی لڑکیوں کے ساتھ کمپیئر
کریں۔۔۔

اس لیے اس نے سرسری سا تعارف کروایا۔۔۔۔۔
اُترہ ان کو ملی۔۔۔

ماشاء اللہ بہت پیاری ہے۔۔۔

اخل کافی کے لیے کچن میں چلا گیا تھا جب کہ اُترہ اور بشر ابیگم
ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

اخل نے انہیں یہ بتایا تھا کہ یہ جاب کے سلسلے میں یہاں آئی تھی
لیکن پھر کچھ ڈاکو منٹس ان کمپیٹ ہونے کی وجہ سے اس کا ویزا
کینسل کر دیا گیا اور پھر وہ یہیں اس کے پاس رہتی ہے۔۔۔۔۔

تمہاری فیملی میں کون کون ہے بیٹا۔۔۔۔۔

اُرہ خاموشی سے انہیں دیکھنے لگی کہ وہ انہیں سچ بتائے یا

۔۔۔۔۔

میری فیملی میں میرے بہن بھائی ہیں۔۔۔

کیا چھوٹے ہیں تم سے انہوں نے اگلا سوال کیا۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

اور پیرنٹس۔۔؟۔

وہ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تو کس کے پاس رہتے ہیں تم تو یہاں ہو۔۔۔۔۔

فادر کے پاس رہتے ہیں فادر اس نے مشکل سے بولا تھا۔۔۔۔۔

بشر ابیگم تھوڑی پزل ہوئی تھی کہ ابھی تو اس نے کہا کہ اس کے

پیرنٹس نہیں ہیں۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں اخل کافی لے کر آیا تھا۔۔۔۔۔

اسے نے کاپی کا کپ ٹیبل پر رکھتے۔۔۔۔

شہادت کی انگلی اترہ کی کمر پہ پھیرتے ہوئے بالکل اس کے ساتھ
بیٹھا تھا اور اس کے دیکھتے اس نے اسے انکھ ماری تھی۔۔۔۔۔

اترہ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بشر ابیگم کو۔۔۔۔۔

وہ اس کی بے باکیوں سے بری طرح سے تنگ آگئی تھی۔۔۔۔۔

اترہ پیونا کافی۔۔۔۔

بشر ابیگم سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ یہ چل کیا رہا ہے کیونکہ اترہ
بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔

میں اتی ہوں وہ اتنا سا کہہ کے وہاں سے اٹھی تھی۔۔۔

اخل نے ایک نظر اسے جاتے دیکھا پھر بشر ابیگم کی طرف
محاطب ہوا۔۔۔۔

یہ کیا چل رہا ہے یہاں اخل۔۔۔۔

ارے موم جیسا اپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے بتا چکا ہوں کہ
کیوں رہ رہی ہے۔۔۔۔

بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔۔

پر بیٹا وہ بہت ڈری ہوئی ہے۔

اس نے کافی کاکپ منہ کے ساتھ لگایا۔

نہیں ڈری ہوئی تو نہیں ہے۔

وہ یہاں تھوڑا پزل ہوا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں میں نے جو تصویر بھیجی تھی وہ لڑکی تمہیں پسندائی تھی نہ
بشرابیگم نے سوالیہ نظروں سے دیکھا ایک دفعہ اسے اور پھر پیچھے
اُترہ کی طرف جواب جا چکی تھی۔۔۔۔

کیونکہ اس کے بعد اخل کے ذہن سے نکل گیا تھا کہ وہ انہیں
بتائے کہ وہ مذاق کر رہا تھا۔۔۔

کیونکہ اس نے کال پہ اُترہ کے سامنے اس لڑکی کی تعریف کی
تھی۔۔۔۔

میں نے اپ کو کہا ہے کہ شادی میں اپنی پسند سے کروں گا وہ تو
بس ایسے ہی میں وہ بولتے بولتے چپ ہوا تھا۔۔۔۔

تو بیٹا یہ بات تم نے مجھے پہلے کلیئر کرنی تھی نا میں تو اسے وہ بولی ہی
تھی۔۔۔۔

کے سامنے سے جینز پینٹ پہنے ہاتھ میں سوٹ کیس ہائی
ہیلز۔۔۔۔

کھلے بال۔۔۔۔

یہ وہی تصویر والی لڑکی ائی تھی۔۔۔۔

بشرابیگم اس کے اتے ہی کھڑی ہوئی تھی تو اخل بھی کھڑا ہو
گیا۔۔۔۔۔

اگر وہ پہلے والا اخل ہوتا تو اسے دیکھ کر سیٹی ضرور بجاتا اسے سر
سے لے کے پاؤں تک دیکھتا۔۔۔۔۔

لیکن ابھی تو اُس نے اس پہ جیسے جادو کر دیا ہو۔۔۔
اس کی سادگی کے اگے یہ بناوٹی حسن کچھ نہیں تھا۔۔۔۔

موم یہ کیا ہے۔۔۔۔۔

بیٹا میں نے سمجھا تمہیں پسند آگئی ہے اس لیے میں نے کہا کہ میں
جارہی ہوں تو تھوڑی انڈر سٹینڈنگ ہو جائے گی تو بس اسی لیے
کچھ دنوں کے لیے۔۔۔۔

لفظوں کو اگے پیچھے گھسیٹتے ہوئے انہوں نے جملہ کمپلیٹ
کیا۔۔۔۔۔

انہیں بھی یہ لڑکی خاص پسند نہیں تھی لیکن کامران کے کہنے پہ
انہوں نے اس رشتے کے لیے حامی بڑی تھی۔۔۔۔

لیکن اخل کے شیطانی دماغ میں اگلی گیم آگئی تھی۔۔۔۔

اب تم بولو گی سچ مس اترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اپنے بہت اچھا کیا مجھے ویسے بھی چاہیے تھی کوئی۔۔۔

بشرابیگم اس کی باتیں سمجھ نہیں پارہے تھی۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ لڑکی اخل سے ملی۔۔۔۔۔
اُرہ کو بھی اس کی آمد کی خبر ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اچھی خاصی بے چین ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میں تمہیں سمجھ نہیں پارہی۔۔۔۔۔
کیا وہ فلرٹ کر رہا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔

مس اترہ یہ اپ نے اچھا نہیں کیا میں اپ کا کتنی شدت سے انتظار
کر رہا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں فون بجا تو اترہ نے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

بہت مایوس کیا مجھے اپ نے اس نے کال ملتے ہی گلے شکوے شروع کر دیے تھے۔۔۔

نہیں نہیں کوئی مسئلہ نہیں بس۔۔۔۔۔

وہ کچھ بولنے ہی لگی تھی کہ اخل نے اس کے کان سے موبائل
اتار اور کال بند کی۔۔۔۔۔

کیا ہے۔۔۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں اتی میری بات۔۔۔
دیکھو فلحال تمہارے چکر میں میں الریڈی دو قتل کر چکا
ہوں۔۔۔۔۔

اب تیسرا نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔۔

اس لیے اچھا ہو گا کہ اسد کو تھوڑا سا بیڈ پہ رکھو۔۔۔۔۔

اچھا اور وہ ایمن کا کیا۔۔۔۔۔

اور تم نے تو مجھے انی لو یو بولا تھا نا۔۔۔۔۔

تم جلس ہو رہی ہو اس سے اس نے اندر کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

میں کیوں ہوں گی جلس اور تم نے مجھے۔۔۔۔۔

ہاں سننا چاہتا ہوں بولو۔۔۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کس متعلق پوچھے گی۔۔۔۔۔

مجھے ٹچ کیا کس کی انی لویو بولا وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔۔۔

وہ میرے رومنس کا ٹیلر تھا۔۔۔۔۔

شادی جب اس سے کر رہے ہو تو پھر۔۔۔۔۔

تم نے ائی لو یو ٹو کہا۔۔۔

نہیں ناتو میں کیا کرو۔۔۔

وہ جو اندر بیٹھی ہے اس سے سیکھو کچھ۔۔۔۔۔

کیسے سگنل دے رہی ہے۔۔۔۔۔

فففففففففففففففففففف

اخل نے ہاتھ دل پہ رکھا۔۔۔۔۔

تو جا کے اس کے سگنل کیچ کر لو۔۔۔۔۔

وہ اندر جانے ہی لگی تھی کہ اخل نے اسے پکڑ کر پھر واپس

کھینچا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل تو لیتی جاؤ۔۔۔۔۔

نہیں چاہیے مجھے اپنے پاس رکھو وہ اچھے سے جانتی تھی وہ پاس
بلانے کے بہانے بنا رہا ہے بس۔۔۔۔۔

ایمن اترہ کے کمرے میں ہی ایڈ جسٹ ہوئی تھی۔۔۔

ویسے تو مجھے لڑکوں کی کمی نہیں ہے۔

لیکن کامران انکل نے جب اخل کے لیے پروپوزل لے کر
ائے۔ تو مجھے اس میں انٹرسٹ ہو گیا۔۔۔۔۔

ویسے تم یہاں کب سے رہ رہی ہو۔۔۔۔
وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔

اتنا سا جواب دے کر اترہ نے اپنا رخ بدلا۔۔۔۔۔
اس کے ذہن میں آج کے واقعات گھوم رہے تھے۔۔۔۔
بری ہی کوئی عجیب لڑکی ہو۔
اور بور بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے موبائل کی میسج ٹیون
بجی۔۔۔۔

اس نے موبائل اٹھایا۔۔۔

اخل کا میسج تھا۔۔۔۔۔

انی مس یو۔۔۔۔۔

دومنٹ میرے کمرے میں او۔۔۔۔۔۔۔

اخل جانتا تھا وہ نہیں ائے گی وہ بس اسے تنگ کرنا چاہتا

تھا۔۔۔۔۔

اُرہ نے میسج سین کر لیا تھا لیکن اسے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

مس ایٹھیوڈ میں خود ہی اتا ہوں۔ اس نے موبائل کو صوفے پہ

پھینکا۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ کمرے میں پہنچا اس نے دروازے کو نوک

کیا۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ کو اندازہ تھا کہ وہ ہوگا اس نے جان بوجھ کر آنکھوں کو بند کر
لیا۔۔۔۔۔

ایمن باتھ روم میں تھی۔۔۔۔۔

اخل اس کی ایکٹنگ کو سمجھ گیا تھا اس نے ابھی تو میسج سین کیا
تھا۔۔۔۔۔

پانچ منٹ دے رہا ہوں میرے کمرے میں او۔۔۔۔۔
ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا اس نے ایک دم سے آنکھیں کھلی اور بلینکٹ کو اوپر
کھینچا۔۔۔۔۔

یہ میری طرح نیند نہیں ارہی۔۔۔

اگر ایسا ہے تو میں پاپکون بناتی ہوں ہم مووی انجوائے کریں
گے۔۔۔۔

کیسا پلان ہے۔۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔

اُرہ تم تو نہیں ارہی نہ۔

ہاں سونے لگی ہو تم۔۔۔۔۔

خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دیا اس نے۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ جلس ہو رہی ہے۔۔۔۔

لیکن غلطی سے میسج اخل کو سند ہو گیا۔۔۔۔۔
کیونکہ اس کا ذہن بالکل بھی اس طرف نہیں تھا۔۔۔۔۔

اخل نے موبائل پاس ہی رکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔
میسج ملتے ہی اس نے دیکھ لیا۔
اُس نے جلدی سے اسے ڈیلیٹ کر دیا تھا لیکن وہ پڑھ چکا تھا۔۔۔۔۔
کیونکہ وہ اس کی چیٹ اوپن کر کے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اسد۔۔۔۔۔
اس نے غصے سے اس کے کمرے کی طرف دیکھا۔۔۔
تو یہ اسد سے بات کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔
اسی لیے پیچھے نہیں آئی۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اٹھابنا ایمن کو کچھ بتائیں۔۔۔۔۔

اس نے تو میسج پڑھ لیا ہے یا اللہ۔۔۔۔۔

اور ایک دم سے بیڈ سے اٹھی وہ روم لاک کرنے والی تھی کہ

اخل ایک دم سے اگیا۔۔۔۔۔

تم کیوں باز نہیں ارہی۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا

موبائل دکھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اُترہ نے موبائل پیچھے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رو کو تم اب-----

اخل نے روم اندر سے لاک کیا-----

یہ کیا کر رہے ہو اترہ نے گھبراتے ہوئے کہا-----

تمہیں کیوں کا جواب دینے لگا ہوں-----

اگر پڑھ رہے ہیں تو لائیک بھی کر دیا کریں-----

اخل-----

پلیز باہر جاؤ-----

وہ اس کی باتوں کو اگنور کرتا اس کے پاس رہا تھا۔ اس کا دل تیزی
سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

پلیز نہیں وہ التجا کرتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اچھا یہ لو موبائل اس نے موبائل اگے کیا۔۔۔۔۔۔۔
اخل نے ایک نظر موبائل کو دیکھا پھر اس کی معصومیت پہ
ہنسا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب موبائل کس کو چاہیے۔۔۔۔۔

اس نے موبائل اس کے ہاتھ سے لیا۔۔۔۔۔

اور بیڈ پر پھینک دیا۔۔۔۔۔

تم بھی نہ یار ہنستے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ پیشانی پہ ٹھکایا

تھا۔۔۔۔۔

وہ قدم در قدم اس کے قریب ارہا تھا اور ارہ کے دل کی دھڑکن

تیز ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنا ایک ہاتھ دیوار پہ رکھا۔۔۔

ارہ نے نظریں نیچے جھکالی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ نے اس کے ارادوں کو باپتے ہوئے اپنا ہاتھ اٹھایا اسے تھپڑ
مارنے کے لیے۔۔۔۔۔

اس نے ابھی ہوا میں لہرایا ہی تھا۔۔۔۔۔

اخل نے ہاتھ کو زور سے تھاما اور دوسرے ہاتھ سے اس سے
زوردار تھپڑ دے مارا۔۔۔۔۔

پہلے سیکھ تو لو پھر مارنا۔۔۔۔۔

اُترہ اسے سمجھ نہیں پارہی تھی۔۔۔

اس کا ہاتھ ابھی بھی گال پہ تھا۔۔۔۔۔

تھپڑ بہت زور کا مار تھا اس نے۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آبر آئے تھے۔۔۔۔۔

ایامزہ۔۔۔۔۔

اس کی حالت کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔۔

اب کوئی حرکت کی نہ تو اس سے بھی زیادہ زور کا ماروں

گا۔۔۔۔۔

تم کتنے گھٹیا انسان ہو۔

وہ جو کچھ فیلنگز اس کے دل میں تھی چکنا چور ہو گئی تھی۔

لیکن میں باقیوں جیسی نہیں ہوں یہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔

کہ تم کچھ بھی کرو گے اور میں چپ چاپ دیکھوں گی۔

میں بشر ابیگم کو سب بتا دوں سب۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

پھر اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس نے اسے دھمکایا۔۔۔۔۔

تو روکا کس نے ہے۔ اخل کار و مانس بھی کہیں دور بھاگ گیا تھا۔

.. وہ بھی اسی کے لہجے میں جواب دے رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ پکڑا ہی تھا کہ اُترہ نے زور سے جھٹکا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔۔۔

لیکن اس نے جیسے ہی ٹی وی کو دیکھا اسے سارے سوالوں کے
جواب مل گئے تھے۔۔۔۔۔

اخل جس کمبخت نے تمہاری بہن کا قتل کیا تھا وہ پکڑا گیا
ہے۔۔۔۔۔

وہ پکڑا گیا ہے۔۔۔۔۔

آخری لفظ پہ زور لگایا گیا تھا۔۔۔۔۔

ٹی وی پہ ہیڈ لائن چل رہی تھی۔ میلان کا مران کی بیٹی کو جس
نے قتل کیا تھا اسے گرفتار کر لیا گیا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ جوا بھی ہی ائی تھی اس نے ابھی ٹی وی کو دیکھا جہاں پہ صرف
نیوز چل رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن تھوڑی ہی دیر بعد رپورٹرز اس جگہ پہ پہنچ گیا تھا اس قاتل
کے پاس۔۔۔۔۔

اور وہ دیکھنے کے بعد تو اُترہ جیسے کچھ بولنے کے قابل نہیں
تھی۔۔۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں تھا اس کا باپ تھا۔۔۔۔۔
ایمن بھی وہیں پراگئی تھی۔۔۔۔۔

جس نے کسی کے کہنے پہ یہ قتل کیا تھا۔ پیسوں کے لیے۔۔۔
میں اس عدنان (اُرہ کا پاپ) کو اپنے ہاتھوں سے قتل کروں
گا۔۔۔

بہت ہی افیت سے مارا گیا تھا اخل کی بہن کو اس کے بعد ہی تو اس
نے لڑکیوں کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کرنا شروع کیا تھا۔۔۔

موم پلیزریلیکس۔۔۔۔۔

وہ بھی اس ٹائم شدید غصے میں تھا اس کا خون کھول رہا
تھا۔۔۔۔۔

لیکن بشر ابیگم کے لیے اس نے خود کو ریلیکس رکھا۔۔۔۔

جس نے کیا اور جس کے کہنے پہ کیا میں دونوں کے خاندان تباہ کر
دوں گا۔۔۔۔۔

دوبارہ کبھی اپنے خاندان میں بیٹی ہونے کی دعا تو کوئی نہیں مانگ
پائے گا۔۔۔۔۔

عائزہ کے ایک ایک درد کا حساب لوں گا میں ان سے۔۔۔۔۔

کچھ اور سننے یاد رکھنے کی ہمت نہیں تھی اس میں وہ انہی قدموں پہ
پلٹی اور واپس اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا بابا باپ نے۔۔۔۔۔

یہ مجھے کبھی نہیں بخشے گا۔۔۔۔۔

اگر اسے پتہ لگ گیا کہ میں اس کی بیٹی ہوں۔

وہ اتنے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

تھپڑ اسے بھول چکا تھا۔ اب جو اگے ہونا تھا اسے اس کی فکر

تھی۔۔۔۔۔

جیسے کیسی یہ رات گزری اخل نے بشر ابیگم کو بہت مشکل سے

نار مل کیا تھا۔۔۔۔۔

عائزہ بہت ہی لاڈلی تھی سب کی۔۔ اس کی قتل کو تین سال گزر گئے تھے لیکن جس پارٹی نے قتل کروایا تھا وہ بہت ہی طاقتور تھی۔ اس میں سارے سرخ مٹا دیے تھے۔ لیکن میلان کا مران اور اخل اس سے بھی زیادہ طاقتور تھے۔ اخل کی محنت رنگ لے آئی تھی۔۔۔۔۔

وہ تین دن سے پولیس کی کسٹڈری میں تھا۔ لیکن جن کے لیے وہ کام کر رہا تھا وہ اسے منہ بند رکھنے کے اچھے حاصے پیسے دے رہے تھے۔ وہ کچھ بھی نہیں بول رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل جاننا چاہتا تھا اس قاتل کا نام اسے مارنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

بالکل ایسی افیت سے۔ جس افیت سے اس کی بہن کو مارا

کے لیے

لیکن عدنان بھی اپنے بات پر قائم تھا کیونکہ اس نے باڑی رقم لی تھی اور اسے چپ رہنے کے بھی اچھے خاصے پیسے مل رہے

۴۴

اور وہ اچھے سے جانتا تھا جب تک وہ بتائے گا نہیں اسے پھانسی

نہیں ملے گی۔۔۔۔۔

اس کی فیملی میں سے کسی کو اٹھا کے یہاں لاؤا خل نے فون کان
کے ساتھ لگایا تھا اور کسی کو بتا رہا تھا۔۔۔۔

دودن میں مجھے یہاں چاہیے اس کی فیملی کا کوئی بندہ۔
یہ منہ ایسے نہیں کھولے گا۔۔۔
لڑکی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی فیملی میں ہے کون تھا ایک علی اور ایک مہرو
اُرہ تو پہلے ہی اس کے پاس تھی۔۔۔۔۔
اُرہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ اس کا باپ تھا۔
لیکن وہ بتانا چاہتی تھی لیکن وہ نہیں بتا پائی اس کے ڈر اور غصے کی
وجہ سے۔۔۔

صبح کے 12 بج چکے تھے اُرہ ابھی تک نہیں اٹھی تھی۔
صبح ناشتہ بھی اس نے نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔

اب اپنی پرابلمز کو پیچھے رکھ کر اسے اس کی فکر تھی۔
اسے تھپڑ پر بھی پچھتاوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے موبائل کو صوفے پہ گرایا اور اس کے کمرے کی طرف
بڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹھنا نہیں آج۔۔۔۔۔

اس نے بلیںکٹ کو کھینچتے ہوئے کہا لیکن اس نے بلیںکٹ کو زور
سے پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

اسے لگا کہ شاید تھپڑ کی وجہ سے۔۔۔۔۔

یار اب اتنے بھی زور کا نہیں تھا۔۔۔۔۔

نارمل سا تھپڑ تھا۔۔۔۔۔

چلو اب اٹھ جاؤ ناشتہ کرنا ہے۔۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے میری طبیعت نہیں ہے ٹھیک اس لیے میں
سونا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

چلو پھر ساتھ میں سوتے ہیں۔۔۔۔۔
میری بھی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔۔۔
اخل نے بلینکٹ کو پھر سے کھینچنا چاہا۔۔۔۔۔

کیا ہوا طبیعت کو اترہ اس نے بلینکٹ کو پیچھے کیا اور ہاتھ اس کے
ماتھے پہ رکھا۔۔۔

اخل وہ تھوڑا پیچھے ہٹی کیونکہ وہ اس کے ساتھ لیٹنے کی۔۔۔
جگہ بنا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

بالکل نارمل ہو چلوا ٹھوڈے نہیں۔۔۔۔۔
وہ اسے بس اٹھانا چاہتا تھا۔۔۔

اُترہ کا سانس اوپر نیچے ہو رہا تھا۔ اب جا کے کہیں سنبھلا تھا۔۔۔۔۔

تمہاری بہن کو کیوں قتل کیا گیا تھا۔ وہ سوال جو اس کے ذہن میں
گردش کر رہے تھے اس نے پوچھنا مناسب سمجھے۔۔۔۔۔
اخل نے اسے بتایا کہ بزنس کی وجہ سے۔۔۔۔۔

میں اس کی نسلیں تباہ کر دوں گا۔
پھر وہ چاہے کوئی بھی ہو۔
بچہ برا میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

عزت کی بھیک مانگے گا یہ مجھ سے۔۔۔۔۔

تم اٹھ جاؤ ناشتہ کر لو۔۔۔۔۔

اس کا غصہ پھر سے رونما ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اسے مہر و اور علی کی فکر ہو رہی تھی۔

نہیں مجھے سب بتانا چاہیے۔۔۔۔۔

لیکن۔۔۔

وہ اس کے غصے سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔

اج گزرتے گزرتے چار دن گزر گئے تھے۔

اس نے فون بند کیا۔۔۔

تو واٹساپ کھولی۔۔۔۔۔

لڑکے نے اسے تصویریں اور ڈیٹیل بھیجی تھی۔۔

وہ اک دم اٹھا۔۔۔۔۔ اُترہ۔۔۔۔۔

اُترہ عدنان۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ کو پیشانی پہ ٹھکایا اس نے۔۔۔۔۔

اس نے موبائل کو وہیں پھینکا۔۔۔۔۔

انہیں قد موں پہ پلٹا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اترہ کا دروازہ زور سے کھولا تھا۔۔۔۔

تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔

اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے قریب کیا۔۔۔۔

اس قاتل کی بیٹی ہو۔۔۔۔

جس نے مجھ سے سب کچھ چھین لیا ہمارے خاندان سے۔۔۔۔

اس نے زور کا تھپڑ اس کے منہ پہ مارا وہ بیڈ پہ گری تھی
پھر سے اسے بالوں سے پکڑا۔ اور اپنے سامنے کھڑا کیا لٹے ہاتھ کا
تھپڑ پھر اسے دے مارا۔۔۔

اپنی بہن کی اواز اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔۔

کیوں بچایا تمہیں سلطان سے۔۔۔۔

کیسے۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

بشرابیگم شور سن کر ایک دم سے کمرے میں آئی تھی۔۔۔

یہ تم کیا کر رہے ہو چھوڑو اسے

بیچھے ہٹیں اپ نہیں جانتی کون ہے یہ۔۔۔۔

کون ہے یہ اس کا ہاتھ اس کے بالوں سے چھڑواتے ہوئے پوچھا
اور زور سے اخل کو پیچھے کیا۔۔۔۔

یہ عدنان کی بیٹی ہے۔۔۔

بشرابیگم کو سن کر شوقد لگا تھا۔۔۔۔۔ پر ایک نظر اسے دیکھا وہ
جو مسلسل روئے جارہی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر ایک زور کا تھپڑ اخل کے منہ پہ دے مارا۔۔۔۔۔

تمہیں کس نے سکھایا ہے عورت یہ ہاتھ اٹھانا۔۔۔

اخل کو سمجھ نہیں رہی تھی کہ وہ کیسے اپنی بیٹی کے قاتل کی بیٹی کی
وجہ سے تھپڑ مار سکتا سکتی ہے۔۔۔۔

خبردار

۔ جو کیا ہے اس کے باپ نے کیا ہے اسے کہو اج یہاں سے چلی
جائے۔ اتنی سی بات کہہ کے وہ باہر چلی گئی تھی وہ بہت ٹوٹ گئی
تھی۔۔۔۔۔

عائزہ کو جس بے دردی سے مارا گیا تھا اب وہ کسی اور کی بیٹی کے
ساتھ وہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

اتنی اسانی سے تو کہیں نہیں جانے دوں گا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں رہی تھی وہ کیا کرے۔۔۔۔۔

تم جانتے ہو انہوں نے میرا بھی سودا کر دیا تھا

اگر انہوں نے ایسا کیا ہے تو میں نہیں جانتی۔ نہ ہی میرے
چھوٹے بہن بھائی۔

لیکن یہ تو پہلے دن سے جانتی تھی ناکہ تم اس کی بیٹی ہو۔۔۔
جانتی ہو کتنی شدت سے انتظار کیا ہے تمہارا۔
اب اتنی آسانی سے بخشنے والا نہیں ہوں میں۔۔۔
تمہارا وہ پیار وہ کپکپاتے لبوں کے ساتھ بولی تھی۔۔۔
نفرت کرتا ہوں تم سے نفرت۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سننا مجھے چپ کر جاؤ
اس نے موبائل کان کے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔۔

ہاں چابیاں تمہارے پاس ہے اسے کھول دوں میں ا رہا ہوں۔

اس نے یہ کہتے ہیں فون بند کیا اور پھر سے اسے جکڑا۔۔۔۔۔

مجھے یا میرے بہن بھائیوں کو تکلیف پہنچانے سے اس کا کیا جائے
گا۔۔۔۔۔

اسے اپنی فکر کم اور محروا اور علی کی فکر زیادہ تھی۔۔۔۔۔

اس کا تو پتہ نہیں پر میرے دل کو بہت سکون ملے گا۔۔
اس نے اترہ کو بالوں سے دبوچا اور باہر کی طرف لے آیا۔۔۔۔۔

وہ اسے کھینچنے کے انداز میں گاڑی تک لے کر آیا اور پھر گاڑی میں
بٹھایا۔۔۔۔۔

اُترہ نے پہلے اپنے باپ سے دھوکہ کھایا تھا اور اب اخل سے سبھی
مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔ محبت تو بس عورت کرتی ہے۔ وہ انہی
باتوں کو ذہن میں نقش کیے چپ چاپ پچھلی سیٹ پر بیٹھی رو رہی
تھی۔

لیکن پتہ نہیں اسے کیوں امید تھی کہ وہ کچھ زیادہ برا نہیں کرے
گا۔۔۔۔۔

اسد بہت ہی بے چین تھا۔۔۔۔۔
کل کے میسج کے بعد وہ غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔
ہمت کر کے وہ پھر سے گھرایا تھا۔۔۔۔۔
اگے ایمن تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک قاتل کی بیٹی ہے اور اپنے اصل ٹھکانے پہ ہوگی جہاں بھی
ہوگی۔۔۔۔۔

ایمن نے اسے منہ پر جواب دیا۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جونیز چینلز پہ نیوز چل رہی تھی وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اُترہ کے باپ نے ان کی بیٹی کو قتل کیا تھا۔۔

وہ یقیناً کسی مشکل میں ہوگی۔۔۔۔۔۔۔

وہ بے بس تھا وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔

_____&

تھوڑی دیر بعد ایک ویران سی جگہ پہ لے کر آیا جہاں پہ ایک چھوٹا
ساگھر تھا۔۔۔۔

یہ آبادی سے بہت دور تھا۔۔۔۔

اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

اخل غصے سے پہلے خود گاڑی سے باہر نکلا۔۔۔۔

پھر اسے نکالا۔۔۔۔۔۔۔۔

ساری زندگی یہیں سڑوگی تم۔۔۔۔

بہت جلد تمہارے باپ کو بھی یہیں لے کر آؤں گا۔۔۔۔

پتہ نہیں اپنی بہن سے نظریں کیسے ملا پاؤں گا۔۔۔۔۔
تم اپنے بالکل ایگزیکٹ جگہ پر جا رہی تھی۔
تم جیسی لڑکیاں سلطان کے پاس ہی سوٹ کرتی ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ بولتے بولتے چپ ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور پھر بازو سے گھسیتے اسے اندر لے کر آیا۔۔۔۔۔۔۔

اسے زور سے بیڈ پہ گرایا تھا اس نے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے باہر سے دروازہ بند کیا اور باہر آگیا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہا ہے تو اخل اترہ ہے وہ جیسے خود کو سمجھانا چاہتا
تھا۔۔۔۔۔

لیکن پھر اس اگ کا کیا کرے وہ جو اندر لگی تھی۔۔۔۔

اس نے ایک لمبی سانس لی۔۔

اترہ جیسے ایک دم سے آسمان سے زمین پر گری ہو۔۔۔۔۔

اور اس کے لیے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔۔۔

اخل نے اعتبار کرچی کرچی کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

سب کچھ بکھر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس کے ضمیر فرموش باپ پہ ان
سب کا کیا اثر پڑے گا۔۔۔۔

اخل تو اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کیسا ہے۔
پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ منہ کیوں نہیں کھول رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شام کا وقت تھا جب اخل فون کان کے ساتھ لگائے چلا رہا تھا
عدنان ابھی تک نہیں بتا رہا تھا اس بندے کا نام جس کے کہنے پہ
اس نے اخل قتل کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے فون کو ایک طرف پھینکا اور پھر اترہ کے کمرے کی طرف
گیا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے پاگل تھا یہ صدمہ بہت بڑا تھا اس کے لیے پتہ نہیں
کیسے مشکل سے اس میں سے نکلا تھا۔ لیکن ابھی جیسے زخم پھر سے
تازہ ہو گئے ہوں۔۔۔۔۔

وہ جو بیڈ پہ آندھی لیٹی تھی۔۔۔۔۔

اخل نے پھر سے اچانک اسے بالوں سے پکڑا اور کھڑا کیا۔۔۔۔۔

تو اس کی بیٹی ہے۔۔۔۔۔

جس نے ہماری دنیا جاڑ دی تھی۔۔۔۔۔

تیرے باپ کی وجہ سے میری معصوم بہن نے پتہ نہیں کیا کیا
برداشت کیا ہو گا۔۔۔۔۔

تمہیں بھی وہی زبردست کرنا چاہیے وہی سب اخل نے اسے
ایک زور کا تھپیر اس کے منہ پہ مارا۔۔۔۔۔۔۔

اس کی عزت کے ساتھ کھیلے وہ کتے۔۔۔۔۔۔۔

تجھے بھی میں کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔
اتنی اسانی سے موت نصیب نہیں ہو گی تمہیں۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔

پلیز-----

تو پھر اپنے باپ کو بول اس کا نام بتائے۔۔۔۔

جتنا پیسہ بولے گا میں دوں گا۔۔۔۔۔

میری بات نہیں مانے گا وہ وہ کیسے مانے گا وہ زور سے چلائی تھی

مجھے جان سے مار کے اپنی بہن کا بدلہ پورا کر لو۔۔۔۔۔

گھنٹے سے وہ یہاں تھی۔ 24

زخموں سے چکنا چور تھی وہ

اس نے اخل سے نہ جانے کتنی دفعہ پانی مانگا تھا اس نے۔۔

اخـل نے اس کے سامنے پانی زمین پر گرا دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھوکے پیاسے اب سو گئی تھی یا پھر بے ہوش ہو گئی
تھی۔۔۔۔۔

اخل اس کے زخموں سے چور چہرے کو دیکھ کر اندر سے شرمندہ
ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وقفے وقفے سے اس نے اسے کتنا طائر چر کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بالکل اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھوکی پیاسی سوئی ہوئی تھی اس کے اٹھنے کے انتظار
میں۔۔۔۔۔

ایک نظر پانی کو دیکھتا پھر اس کے ذہن میں اترہ گھومتی وہ جب
اس سے پانی پینے کے لیے مانگ رہے تھی۔۔۔۔۔

لیکن اب برداشت سے باہر تھی بات۔۔۔۔۔
اسے ترس رہا تھا اس پر۔۔۔۔۔

اخل نے گلاس میں پانی ڈالا اس کی گردن کو تھرو اوپر
اٹھایا۔۔۔۔۔

اخل نے پانی کے گلاس کو ایک دم سے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔

۔ اترہ مشکل سے بول پائی تھی وہ سنتے ہی کمرے سے باہر گیا اور
دروازے کو پھر سے بند کر دیا۔۔۔۔۔

اخل نے اسے اتنا مارا تھا اس میں ہمت نہیں تھی لیکن وہ پانی پینا
چاہتی تھی۔

اس نے بہت کوشش کی لیکن وہ گلاس تک نہیں پہنچ پائی اور
تھک ہار کے وہ پھر سے سو گئی۔۔۔۔۔

وہ سرگٹ کے کش لگانے کے بعد کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اتے ہی اس کی نظر اس پانی کے گلاس پر پڑی اسے لگا وہ پی چکی
 ہوگی۔۔۔۔۔

پروہ ویسے کے ویسے بڑا ہوا تھا وہ پھر سے اندر سے کڑونے لگا
تھا۔۔۔۔۔

وہ قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

[illegible]

چلو اٹھو

یہ پانی پی لو میں کھانا لے کر آتا ہوں۔۔۔۔۔

اسے سہارے کی ضرورت تھی پانی پینے کے لیے۔۔۔۔۔۔
وہ ہمت کر کے اٹھی اس نے پانی کا گلاس منہ کے ساتھ لگایا ہی
تھا۔

کے اخل کے ذہن میں پھر سے اس کی بہن کی چیخیں گونجنے لگی
تھی۔۔۔۔

اس نے اگلے ہی لمحے گلاس کو زمین پر گرایا۔۔۔۔۔۔

تم اس قابل نہیں ہو کے ترس کھایا جائے تم پر۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ ہوا میں لہرایا تھا اسے مارنے کے لیے لیکن وہ اگے ہی
زحموں سے چور تھی اس نے پھر سے اسے پیچھے کھینچا اور اٹھ کر
دوسری طرف اگیا۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت اور انتقام کے بیچ میں وہ پھنس گیا تھا۔

ایک طرف اُرہ تھی دوسری طرف اس کی بہن۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اگر اسے بخشے تو اپنی بہن کا مجرم بنے۔

یہی بات اسے مجبور کرتی تھی اسے تکلیف پہنچانے پہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اور خبردار یہاں پہ جو بھی ہو اوہ پاکستان پہنچا۔

ان باتوں کو دل میں دفن کر لو۔

انہیں ڈر تھا کہ کہیں اخل کچھ برا نہ کر دے اس کے ساتھ۔

اخل۔۔۔۔

وہ نیم بے ہوشی میں بولی تھی۔۔

وہ جو کمرے میں ٹھل رہا تھا ایک دم سے رکا۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اگل اس کے پہلے ہی انگ انگ میں درد
تھا۔۔۔۔۔

تمہارے باپ نے میری معصوم بہن کو قتل کیا۔۔۔
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

اتنی اسانی سے نہیں بخشوں گا تمہیں۔۔۔۔۔
وہ دوستی وہ پیار کدھر گیا۔۔۔
اگل۔۔۔۔۔

نفرت میں بدل گیا نفرت میں۔۔۔۔۔
اس نے اترہ کو زور سے پکڑا ہوا تھا بالوں سے۔۔۔
اگل۔۔۔۔۔

اُترہ نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ رکھ چھڑوانے کے لیے
مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ درد ہی مجھے راحت دے رہا ہے۔۔

اغل نے ایک دفعہ پھر اسے زور سے پیچھے کھینچا اور پھر بیڈ پہ ہی
دے مارا۔۔۔۔۔

اُترہ مسنگ ہے یا۔۔۔۔۔

اسد دوست کے ساتھ ٹہلتے ہوئے اسے بتا رہا تھا۔ بلیک افس

سوٹ پہنا تھا اس نے۔۔۔۔۔

اس نے تقریباً سبھی کچھ بتا دیا تھا۔۔۔

وہ اس کا بیسٹ فرینڈ تھا۔۔۔۔

اُس کے باپ نے قتل کیا ہے۔ میلان کا مران کی بیٹی کا ایسے نہیں
بخشے گا۔۔۔

تم ان کے معاملات سے دور رہو۔۔۔
اور ویسے بھی وہ ایک قاتل کی بیٹی ہے تم کیسے یقین کر سکتے
ہو۔۔۔۔

اج کل ہڈ لائن بنی ہوئی ہے اس کے باپ کی۔۔
تم ان سب سے دور رہو تو اچھا ہو گا۔

اسد اس کی باتیں سن ضرور رہا تھا لیکن کوئی ہاں یا نہ نہیں کر رہا
تھا۔۔۔۔

کہاتے تھے تم۔۔۔۔

اخل۔۔۔

اخل کے گھراتے ہی بشر ابیگم نے سوال کیا۔۔۔
اخل کہنیوں کو فولڈ کرتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

وہ جیسے جواب نہ دینا چاہتا ہو۔۔

کہاں چھوڑ کے ائے ہو اس کو۔۔۔

یہی تھا دوستوں کے ساتھ۔۔۔۔۔

میں کچھ دیر کے لیے ریلیکس رہنا چاہتا ہوں اچھا ہو گا کہ اس
متعلق مجھ سے کوئی سوال نہ کریں وہ اتنا سا کہہ کے اپنے کمرے
میں چلا گیا۔۔۔۔۔

شور کی آواز سن کر ایمن بھی باہر آئی تھی۔ بلیک جینز ٹاپ
پہنے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اسے۔۔

کچھ نہیں پتہ نہیں کیا ہوا ہے بشر ابیگم اتنا سا کہہ کے اپنے راستے
کو گئی۔۔

وہ اس کے فالتو سوالوں کے جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

کمرے میں اتے ہی اس نے موبائل کو ایک طرف پھینکا اور
صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہوا خل چھوڑ دوا سے۔۔۔۔۔
اس کے اندر سے آواز آئی تھی۔۔۔۔۔
نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ چلایا تھا۔۔۔۔۔

اس کے پاپ نے میری معصوم بہن کو جیسے ترپیا تھا تمہیں بھی
تڑپنا پڑے گا۔۔۔۔۔

میں نہیں بخشوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے شرٹ اتاری اور شاور لینے چلا گیا۔۔۔۔۔

ایمن نے ساری خبریں پاکستان پہنچادی تھی۔
میلان کامران کو خبر مل گئی تھی کہ اس کی بیٹی اخل کے پاس
ہے۔۔۔۔۔

اخل کو بولو اس کی بیٹی کو وہاں رکھے اگر اصل کھلاڑی تک یہ خبر
پہنچ گئی۔ تو وہ اس کی بیٹی کو بھی ٹھکانے لگا دے گا تا کہ وہ اپنا منہ نہ
کھولے۔۔۔۔۔

میلان کامران یہ نصیحتیں اپنے لیفٹ ہینڈ واصف کو کر رہا
تھا۔۔۔۔۔

جوان کی بہن کا بیٹا تھا۔ عائرہ کے انگلیجمنٹ اس سے ہوئی
تھی۔ اس کے دل میں بھی ویسے ہی اگ لگی ہوئی تھی۔۔۔

میں سلطان کو لے کر دبئی جاؤں گا جب اس کے سامنے اس کی بیٹی
تڑپے گی تب وہ بولے گا۔ واصف جو افس سوٹ پہنے ہوا تھا نے
اپنی چیئر سے اٹھتے ہوئے کہا وہ پہلے سے پلان بنا چکا تھا۔۔۔۔

میلان کا مران اس بات پہ خاص رضامند نہیں تھا۔ لیکن واصف
پہ پورا اعتماد کرتا تھا وہ۔ اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے اس نے
سلطان کو جیل سے لیا تھا۔۔۔۔

ان کے پاس پیسہ ہے وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں پیسے
کے ہی تو طاقت ہے۔۔۔۔

بہت اصرار کرنے پر بھی عدنان نے اپنا منہ نہیں کھولا تھا۔
اسے باڑی رقم دی گئی تھی منہ بند رکھنے کی۔
اور ہمیشہ سے اس نے پیسے کو ہی تو فوقیت دی تھی۔۔۔۔۔

وہ زخموں چور چور تھی۔۔۔۔

مشکل سے اٹھ کے بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

بیڈ کراون کے ساتھ ٹیک لگائیں۔۔۔۔

اس کی تو دنیا جڑ گئی تھی۔ اخل پہ انکھیں بند کر کے اعتبار کرتی
تھی وہ۔۔۔۔۔

لیکن سب کچھ چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔

اب دنیا میں بچا ہی کون تھا جس سے وہ امید لگائے۔۔

اچانک دوز اکھولا۔۔۔۔۔

اخل نے اک نظر اسے دیکھا پھر زور سے دروازہ بند کیا۔۔
اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

یہ کھالو اس نے کھانا غصے سے اس کے سامنے رکھا۔۔۔
مجھے نہیں کھانا کچھ۔۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی کبھی نہیں۔۔۔
خاموشی کا ضبط ٹوٹا تھا۔۔۔۔

وشی درندے ہو تم۔ لہجے میں انتہا کی نفرت تھی۔۔۔
سب جانتے ہوئے بھی مجھے سزا دے رہے
میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا۔۔۔۔

اپنی زبان کو لگام دو۔ یہ کھالو ورنہ بوکھی مرو گی۔۔۔۔
اخل نے کھانا اگے رکھا تھا۔ اُترہ نے پچھلے دودن سے کچھ نہیں
کھایا تھا۔۔۔۔

اب وہ کھانا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے ہاتھ اگے بڑھایا تھا نوالہ توڑنے ہی لگی تھی کہ اخل نے
ٹرے کو زمین پہ دے مارا۔۔۔۔۔

اس کے ذہن میں پھر سے اپنی بہن کی چیخیں گونج رہی تھی۔۔
تم اس لائیک نہیں ہو نہیں ہو اس نے ایک زور کا تھپہر کہ منہ پہ
پھر سے دے مارا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اور ہاتھ اٹھاتا باہر سے شور کی آواز آئی
تھی۔ واصل بوٹ کے ذریعے عدنان کو یہاں لے کر آیا تھا اور
اب اسے ساتھ والے روم میں بند کر دیا گیا تھا اس کے ساتھ بہت
سے باڈی گارڈز تھے۔۔۔۔۔

یہ گھر سمندر کے بالکل پاس تھا۔ جب اکثر فیملی کے ساتھ اوٹنگ
پہاتے تو سب اسی گھر میں رکتے تھے۔۔۔۔

اخل نے اسے وہیں پہچھوڑا اور باہر آیا اس نے روم کو لاک کر دیا
تھا۔۔۔۔

کہاں ہے اس کی بیٹی واصف نے کورٹ کو اگے کی طرف کیا اور
اس سے پوچھا۔۔۔

عدنان کو ہم نے بند کر دیا ہے۔۔۔۔۔

میلان کا مران نے پہلے ہی اخل کو سب بتا دیا تھا اس نے دل پہ
پتھر رکھ کر یہ ہمیں بڑی تھی وہ نہیں مان رہا تھا لیکن پھر اس کی
بہن کے نام پر اسے ایمو شنل بلیک میل کیا گیا تو وہ نہ نہیں کر
سکا۔۔۔۔۔

کیا وہ اس کمرے میں ہے چابیاں دو اس کی۔۔۔

اس نے ہاتھ اگے بڑھایا وہ چابیاں اس کے ہاتھ سے لینے ہی والا
تھا کیا اخل نے ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔۔۔

میں اسے لے کے رہا ہوں سلطان کے پاس تم جاؤ۔۔۔۔۔

اسے سلطان کے سامنے ایسے نہیں لے کے انا۔۔۔۔۔

لگتا ہے تم سب بھول گئے ہو سب بھول گئے ہو۔۔۔

عائزہ کی چیخوں کو عائزہ کی تکلیف کو۔۔۔۔۔

ایمن نے واصف کو سب بتا دیا تھا کہ وہ لڑکی پہلے اخل کے ساتھ

رہتی تھی۔ اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ اسے کہہ رہا

تھا۔۔۔۔۔

اسے بھی اسی تکلیف سے گزرنا پڑے گا پھر وہ سلطان کے سامنے

جائے گی۔۔۔

تاکہ اسے احساس ہو کہ اس نے کتنا برا کیا تھا۔ اس کی بیٹی جب
چینے گی تو اسے اواز یہاں تک سنائی دے گی۔۔۔۔
ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ وہ زور سے چیخا تھا۔۔۔۔

خود اس نے اُس پر جیسا بھی ظلم کیا ہو لیکن وہ کسی اور کے ہاتھوں
سے اس پر ظلم برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔
لگتا ہے تم وہ رات بھول گئے ہو۔
تو عائرہ کی چیخوں کو بھول گیا ہے۔
جو تم اس عدنان کی بیٹی پر ترس کھا رہے ہو۔
ان کتوں نے اسے کیسی کیسی افیت سے گزارا تھا۔

اخل کی نظر ایک جگہ ٹکی ہوئی تھی غصہ ہاتھ سے کنٹرول کرنے
کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن اب کنٹرول سے باہر تھا اس نے چابیاں
اس کے ہاتھ میں تھمائی اور خود ایک طرف ہو گیا۔۔۔۔

تم نے پاکستان تو کوئی خبر نہیں دی نا۔۔۔۔۔
بشر ابیگم نے ایمن کو فون کرتے ہوئے سنا تو اس کی طرف
ائی۔۔۔۔

اس نے فوراً سے فون بند کر دیا۔۔۔۔
کیسی باتیں کر رہے ہیں میں کیوں بتاؤں گی کسی کو۔
میں تو موم سے بات کر رہی تھی۔
انہیں ٹالتے ہوئے وہ کمرے کی طرف چلی گئی۔

واصف نے زور سے دروازہ کھولا تھا وہ جو پہلے ہی ڈری سہمی تھی
ایک دم سے اٹھی۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

کسی اور کو کمرے میں اتادیکھ کر وہ بری طرح سہم گئی تھی۔ اس
نے اخل کو آواز دی۔۔۔۔۔

تو تم ہو اس کتے کی بیٹی وہ قدم بڑھاتا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

میرے قریب مت انا پلیز وہ مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔

واصف نے بالوں سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا تھا اور دیوار کے ساتھ
دے مارا تھا۔۔۔۔۔

اسے سنبھلنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے پہ چوٹ لگی تھی۔۔

تمہارے باپ نے میری عائزہ کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔۔۔

اب تم پہ رحم نہیں کیا جائے گا۔

اس نے اپنا بیلٹ اتارا اور نہ جانے کتنے ہی وارڈ اس پہ بیلٹ سے

کیے۔۔۔۔۔

اخل باہر کھڑا اس کی چیخیں سن رہا تھا۔۔۔۔۔

کتنی دفعہ اس نے قدم اگے بڑھایا تھا لیکن پھر عائرہ کا سوچ کے
رک گیا تھا۔

کیونکہ یہ اوازہ صرف اس تک نہیں بلکہ عدنان تک بھی ارہی
تھی۔۔۔

یہی سوچ کر وہ دل کو سکون دے رہا تھا۔
لیکن عدنان پر ان چیخوں کا کیا اثر ہو گا وہ کیوں نہیں سوچ رہا
تھا۔۔۔

ائرہ کمر بالکل ساتھ تھا وہ پہچان گیا تھا یہ ائرہ کی اواز ہے۔
اس کی چیخوں پہ وہ اچھا حاصا بے چین ہوا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ بالکل بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔
واصف نے پھر سے بالوں سے اٹھا کر بیڈ پہ گرایا تھا۔۔۔

تم جیسی لڑکیاں عزت کے قابل بھی نہیں ہوتی اس نے اپنی
شرٹ اتار کر سائیڈ پہ پھینکی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی عزت پہ حملہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔
وہ اس کے اوپر جھکا اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔

اخل۔۔۔

وہ اس حالت میں بھی اسے پکار رہی تھی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اب آواز نہیں آرہی تھی تو اسے بے چینی ہو رہی تھی کہ اسے کچھ
ہو تو نہیں گیا وہ انہیں قدموں پہ اندر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔۔۔

واصف۔۔۔۔۔

وہ جو اس کی شرٹ کو سرکانے لگا تھا۔ اخل گریبان سے پکڑ کر
کھڑا کیا تھا اور ایک زور کا بیچ اس کے منہ پہ دے مارا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے تھے تم۔۔۔۔۔

تم اس قاتل کی بیٹی پہ رحم کھا رہا ہے۔ وہ بالکل بے ہوش ہو چکی
تھی۔ لیکن اسے اچھے سے اندازہ تھا کہ واصف کیا کرنے والا
تھا۔۔۔۔

یہاں سے دفع ہو جا۔۔۔۔۔۔۔۔

واصف دفع ہو جاؤ اس نے دونوں ہاتھ اپنے ماتھے پہ

ٹکائے۔۔۔۔

واصف نے اپنی شرٹ پہنی سیدھی کی بیڈ سے اپنا کوٹ اٹھایا۔۔۔

جار ہا ہوں تھوڑی دیر بعد اسے اس کے باپ کے سامنے لے کے

اؤ۔ مامو کا حکم ہے۔۔۔۔۔

وہ جو زمین پر بیٹھا تھا۔

اج اگر کچھ ہو جاتا۔۔۔

اس کے اندر سے اواز آئی تھی۔

ابھی بھی کچھ ہونا باقی ہے اس کی حالت تو دیکھو اندر سے کسی نے
جھنجھوڑا تھا اسے۔۔۔۔۔

واصف نے بلٹ سے اس کے جسم کے ہر حصے پہ وار کیے تھے ہر
حصے پہ گہری نشان پڑے تھے گردن پہ چہرے پہ بازوؤں پہ۔ کمر
پہ۔۔۔۔۔

اس نے پوری مردانگی دکھاتے ہوئے اسے مارا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے اس کے پاؤں بیڈ کے اوپر کیے اور پھر بلیںکٹ کو اس کے
اوپر دیا۔ پتہ نہیں اس کے زخم دیکھنے کی ہمت نہیں تھی یا پھر اسے
کوئی پرواہ نہیں تھی زخموں کی۔۔۔۔۔

بتا کیوں مارا میری بہن کو اور کس کے کہنے پہ۔۔۔
اخل نے عدنان کو بری طرح مارا تھا۔۔
اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔۔

لیکن وہ پھر بھی اپنی بات پر قائم تھا۔ وہ کچھ نہیں بتا رہا تھا۔
تیری بیٹی میرے قبضے میں ہے۔
اور اس کی حالت تجھ سے بھی بری ہے۔۔۔

چاہتے ہو اس کی عزت سلامت رہے تو سچ بول۔۔۔۔۔

یہ جملے واصف نے بولے تھے۔۔۔۔۔

اس کمرے میں باڈی گارڈ سمیت کئی لوگ موجود تھے۔۔

عدنان کی غیرت کا تو پتہ نہیں لیکن اخل کو پتہ نہیں کیوں سب
کے سامنے اس کا نام لیتے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

سچ بتاؤ کون ہے وہ۔۔۔۔۔

اخل نے اپنے ہاتھ میں پکڑی پستول کو اس کے ماتھے پہ دے
مارا۔۔۔۔۔

اس کی بیٹی کو لے کے او۔۔۔۔۔

واصف نے پاس کھڑے باڈی گارڈ کو حکم دیا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اترہ کو لے آئے تھے۔۔۔

اخل جو عدنان کو گریبان سے پکڑے ہوئے تھا اسے دیکھتے اس
نے چھوڑا اور نظریں اس کی طرف گھمائی۔۔۔

چہرہ زخموں سے چور تھا انکھیں ادھی کھلی ادھی بند
تھی۔۔۔ دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اسے لایا گیا تھا۔۔۔۔۔
اور اس کی شال بھی کمرے میں ہی تھی۔۔۔
کالے رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی۔

باسز نے جو بیلٹ مارے تھے اس سے کئی جگہ سے قمیض پھٹی
ہوئی تھی اور جہاں نظر ار ہے تھے۔

بازو تو زخموں سے چور چور تھا۔۔۔۔۔

سبھی کتنی عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے اسے
سب باہر چلو اس نے غصے سے کہا تو سبھی لوگ باہر چلے
گئے۔۔۔

اپنے باپ کو سمجھا اگر اپنی عزت پیاری ہے۔۔۔

واصف نے اترہ کو بالوں سے پکڑ کر تھوڑا قریب کیا اور پھر عدنان
کے قدموں میں دے مارا۔۔۔۔۔

اخل جو بالکل عدنان کے پاس ہی کھڑا تھا۔۔۔۔۔

اس کے گرتے ہی اس نے اپنے قدموں کو پیچھے کیا تھا اس کا ایک

ہاتھ اس کے پاؤں پہ لگا تھا۔۔۔۔۔

دل نے تیزی سے درکنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اخل کو بھی باہر آنے کا کہہ کے وہ خود بھی باہر گیا اور باہر سے

دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔

اُترہ بیٹی۔۔۔۔۔۔۔

عدنان اگے چکا تھا اسے اٹھانے کے لیے۔۔۔۔۔

اخل اس کے ہاتھ کھول چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دور ہٹ جائے دور بابا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کیا بگاڑا تھا اپ کا کیوں میرے ساتھ ایسا کیا۔۔۔۔

مجھے ان درندوں میں اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یہ زخم تکلیف نہیں دے رہے بالکل بھی نہیں دے رہے۔
کیونکہ اپ کے دیے ہوئے زخم سے کوئی بھی زخم گہرا نہیں
ہے۔۔۔۔

خدا کا واسطہ سچ بتا دے۔۔۔۔

ورنہ یہ مہر و کو لے آئیں گے۔۔۔۔

مہر و بہت چھوٹی ہے برداشت نہیں کر پائے گی۔

خدا کا واسطہ ہے خدا کا واسطہ ہے بابا۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہ کھانے کی وجہ سے وہ بہت ہلکا محسوس کر رہی تھی اور اوپر
سے یہ زخم-----

بابا وہ مشکل سے اٹھ کر ان کے پاس آئی۔۔

ہم اپ کی سیٹیاں ہیں۔۔۔۔

خدا کا واسطہ سچ بتا دے۔۔۔

یہ بہت ظالم ہے۔۔

اپ کو پیسے چاہیے نا پ پھر سے مجھے کسی کے اگے بھیج دو۔ اور
مہرو کی زندگی میں اپنی طرح نہیں چاہتی۔

وہ جو دروازے پہ کھڑا تھا اس کی ساری باتیں سن رہا تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے سینے سے لگا کے اس کی تکلیف

کو دور کرے۔۔۔

اس کی باتیں اس کے دل پہ لگ رہی تھی۔
پر عائرہ کا کیا کریں۔ جو اسے جان سے بھی زیادہ پیاری تھی۔
عدنان جیسا بھی تھا تھا تو باپ۔۔۔۔
اپنے سب کی زندگی تباہ کر دی ہے بابا۔
صرف پیسوں کی خاطر۔۔۔۔۔
بابا۔۔۔۔۔

میں اپ کے پاؤں پکڑتی ہوں وہ ان کے قدموں میں بیٹھ گئی
تھی۔ وہ جو ابھی بمشکل کھڑا ہوا تھا ایک دم سے جھکا اور اسے
پکڑا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو ائرہ۔۔
بابا سچ بتا دے۔۔۔

اسے عدنان سے بہت گلے شکوے تھے لیکن ابھی اسے مہرو کی
فکر تھی۔ کیونکہ اگر عدنان اپنی بات پہ قائم رہا تو وہ مہرو کو بھی اٹھا
لیتے اور علی کو بھی۔

اسی لیے وہ منتیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں میں جانتی ہوں یہ بات آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دے گی
کیونکہ آپ تو پہلے ہی مجھے سلطان کے حوالے کر چکے تھے۔
لیکن میری عزت کو خطرہ ہے۔

یہ بات اخل کہ کون سے ٹکرائی ہی تھی کہ اس کا دل تو جیسے مٹھی
میں اگیا۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ محفوظ نہیں تھی۔

اس کی حفاظت نہیں کر پارہا تھا۔۔۔۔۔

اب کچھ اور سن کر برداشت نہیں کر سکتا تھا اس نے وہ جگہ چھوڑ دی۔۔۔۔۔

عدنان ایک ضمیر فرموش انسان تھا۔

لیکن وہ اس کی بیٹی تھی اس کی تکلیف اسے تکلیف دے رہی تھی

دوسری طرف اسدائرہ کی کھوج میں تھا۔۔۔۔۔

وہ دن رات ایک کر کےائرہ کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا وہ کسی تکلیف میں ہوگی۔۔۔۔۔

لیکن وہ کسی صورت بھی میلان کا مران سے پنگا نہیں لینا چاہتا

تھا۔

لیکن وہ اپنے طریقے سے اترہ کو ڈھونڈنے کی ہر ممکن کوشش کر
رہا تھا۔۔۔۔۔

تقریباً دو تین گھنٹے بعد وہ کمرے میں آیا تھے۔۔۔۔۔

اخل اور واصف کے اتے ہی وہ عدنان کے پیچھے ہو گئی تھی۔
کیا سوچا تم نے واصف نے پوچھا۔۔۔

اور اترہ کو اس کے پیچھے سے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔۔۔

اخل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اترہ کے ڈر کو دیکھا۔۔

اور اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا کر اپنے پاس کر لیا۔۔۔

اور واصف کو بہت غصے والے تاثرات دیے۔۔۔۔۔

بتاتا ہوں سب بتاؤں گا لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس کے بعد میری جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔

عدنان نے ایک نظر اُترہ کو دیکھا۔۔۔۔۔

اگر تم نے واقعی میں سچ بتایا تو تو زندہ بچ جائے گا۔

اور اگر گیم چلائی نہ تو سب سے پہلے تیری دو سیٹیاں اور بیٹا مرے گا اس کے بعد تو مرے گا۔۔۔

اور موت بھی کوئی اتنی اسان موت نہیں دی جائے گی اس نے اُترہ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

میری بیٹی کو میرے حوالے کر دے سچ بتاتا ہوں۔

اخل نے بنا کو سوچے سمجھے اُترہ کو اس کی طرف پھینکا۔

یہ لے بیٹی اپنی بول اب۔

وہ اپنی بہن کے قاتلوں کو جاننا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں عدنان نے سب بتا دیا تھا کہ اس نے کس کے
کہنے پہ۔۔۔

یہ سب کیا تھا۔

جب تک یہ سچ ثابت نہیں ہوتا کہ تو نے سچ بتایا ہے تیری بیٹی
ہمارے پاس ہی رہے گی۔

اخل نے بہانہ لگایا تھا یا سچ میں ایسا ہی تھا اس نے اُترہ پکڑ کر اپنی
طرف کیا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

بابا نے سچ بتا دیا۔ اخل اب ہمیں جانے دو۔۔۔۔

یہ جانے کا لفظ تو اس کے دل سے ٹکڑا یا تھا۔۔۔۔۔

اخل کا دل تیزی سے درکنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ کھینچنے کے انداز میں اسے باہر لے کے گیا اور واپس اسی کمرے
میں لے آیا۔۔۔

یہ شرٹ پہنو۔۔۔۔۔

یہ پیچھے سے ڈیپ ہے میں کمر میں مرہم لگاتا ہوں۔۔۔۔۔

بیلٹ کے نشان کی وجہ سے اس کی کمر پہ کئی جگہ پہ خون جما ہوا
تھا۔۔

اور اسے تکلیف بھی بہت زیادہ تھی۔ اخل اس کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

مجھے نہیں لگوانی مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔

وہ مشکل سے بول پارہی تھی۔۔۔۔۔

اخل نے اسے زبردستی بیڈ پہ بٹھایا اور لٹنے کا کہا۔۔۔

اس نے دروازے کو بند کیا اور کھڑکیاں بھی بند کی۔۔۔

استین کے بٹن کو کھول کر اسے کہنیوں تک فولڈ کیا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ تبدیل نہیں کرے گی۔

اور اس کی تکلیف اسے تکلیف دے رہی تھی۔

_____ نہیں

وہ جو اس کے اوپر جھکا ہی تھا۔

اس نے احتجاج کرتے ہوئے پچھے کیا تھا۔

وہ زبردستی اس کی شرٹ کو اوپن کرنے لگا تھا۔
کے اترہ نے اس کے منہ پہ زور سے تھپڑ مارا۔
تم گھٹیا انسان ہو۔۔۔۔

تمہارے جیسے لوگوں کی بہنوں کے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔
اس بات نے پھر سے اس کے غصے کو زندہ کر دیا تھا۔۔۔۔

تمہارے جیسے لڑکیوں کے ساتھ بھی یہی ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

چاہوں تو ایک منٹ میں سب کر سکتا ہوں۔
اس نے بالوں سے پکڑ کر اسے قریب کیا۔۔۔۔۔
ان زخموں پہ اب تمہیں زخم لگاتا ہوں تاکہ سکون ملے۔

اس نے پاس بڑے بیلٹ کو اٹھایا اور نہ جانے ایک ساتھ کتنے ہی
وار اس کی کمر پر کیے۔۔

وہ مکمل بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔

وہ غصے سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

پر کہی اس کے دل میں اس کی حالت کو لے کر تکلیف ہوئی
تھی۔۔۔۔

وہ جب پاکستان آئے گا تو یقیناً ضرور ان سے ملے گا یہ سچ اسی سے
سامنے آئے گا۔

عدنان کو صحیح سلامت پاکستان پہنچنے دو۔

پہلے اصل قاتلوں کو پکڑیں گے پھر عدنان کا کام بھی تمام کر دیں گے۔

اور اس کی بیٹی کو چھوڑ دو۔

واصف نے میلان کو سبھی کچھ بتا دیا تھا۔۔۔

اب ان کے حکم کے مطابق۔۔۔

اخل کو بھی وہ سب بتا چکا تھا۔۔۔

تقریباً 11 بج رہے تھے۔

کتنی دفعہ واصف کے کہے کو انور کر کے اس نے بات کو گھمایا تھا

وہ جب بھی کہتا کہ اترہ کو لے کر او وہ ان دونوں کو بوٹ کے

ذریعے پاکستان بھیج دے گا۔۔۔

لیکن اب ٹالنا ممکن نہیں تھا اُترہ کے کمرے میں آیا تھا۔ وہ سانس
مشکل سے لے پارہی تھی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی یہ حالت دیکھ کر وہ گھبرا گیا تھا۔۔۔۔۔
کیا ہوا ہے تمہیں ٹھیک ہوں نا اسے اٹھا کے اپنی گود میں کیا۔
لیکن تھوڑی ہی دیر میں اس کا سانس بحال ہو گیا تھا اب میں اسے
پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔

تم جانا چاہتی ہو عدنان کے ساتھ۔۔۔۔۔

اس نے دل پہ پتھر رکھ کر اس سے پوچھا تھا۔

اگر تو نہیں جانا چاہتی تو بتا دو یہی رہ سکتی ہو میرے ساتھ۔ اس کے
لہجے میں کتنی بے بسی تھی۔ وہ اپنے کیے پہ اتنا اثر مندہ تھا۔ اس کی
یہ حالت دیکھ کر جیسے اس کا دل بند ہونے لگا ہو۔۔۔۔۔
مجھے جانا ہے۔

جیسا بھی ہے اس کے ساتھ عزت تو محفوظ ہے میری۔ یہ بات
جیسے اس کے دل پہ لگی ہو۔۔۔۔۔

وہ تو اس کا محافظ تھا۔

کیسے کیا اس نے۔۔۔

اس بات کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

اس نے بیڈ سے اس کی شال اٹھائی اس کی ارد گرد لپیٹا

اسے۔۔۔۔۔

پھر اسے ہاتھ سے پکڑ کر کھڑا کیا اپنے سامنے۔

میں کھانا لے کر اتا ہوں کھا کے جانا۔

مجھے نہیں کھانا مجھے جانا ہے۔

وہ ایک منٹ بھی نہیں رکنا چاہتی تھی۔

وہ کیسے رو کے اسے وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔۔

باپ انتظار کر رہا تمہارا۔۔۔۔۔

اُسے مشکل سے چل پائی۔۔۔۔۔

اخل اسے روکنا چاہتا تھا۔ یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔۔

اس کے بچھڑنے کے غم نے جیسے اس کے ظلم کو اس کے سامنے

لا کھڑا کیا ہو۔۔۔۔۔

اُترہ جا چکی تھی باہر۔۔۔۔

وہ گھر بالکل سمندر کے قریب تھا۔

لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے عدنان کے پاس پہنچی۔۔۔۔

اخل کو جیسے ہی احساس ہوا وہ جا چکی ہوا نہی قدموں سے بھاگتا ہوا

باہر آیا۔۔۔۔۔

وہ بالکل ساحل پر پہنچ چکی تھی اب بوٹ میں سوار ہونے لگی
تھی۔۔۔۔

اخل بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

اگر تم اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تو بتاؤ میں یہاں رکھنے کے
لیے تیار ہوں۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا اسے
لفظ نہیں ہی مل رہے تھے کن الفاظ سے وہ اسے تسلی دے۔
وہ دنان کے حوالے کرنے کے لیے تیار نہیں تھا اسے۔۔۔۔
اور اس کی حالت سفر والی بھی نہیں تھی۔
وہ پہلے تمہیں بیچ چکا ہے ایک بار۔۔۔۔
تم نے کچھ کھایا بھی نہیں۔

اس نے مشکل سے پیچھے دیکھا وہ اس کے بہت قریب کھڑا تھا۔
اخل تم آخری امتحان تھے اب میں سیکھ چکی ہوں کہ کسی پہ اعتبار
نہیں کرنا۔۔۔۔

وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا اتنی تکلیف پہنچائی تھی
اس نے اسے۔۔۔۔

سمندر کو دیکھتا ان کی سرد ہواؤں کے بارے میں سوچتا اور پھر
اس کی حالت کو دیکھتا کہ وہ برداشت کر پائے گی کیا۔
وہ اس کے پاؤں میں گر کر اسے معافی مانگنا چاہتا تھا۔
پر کیسے۔۔۔۔

عدنان نے اترہ کو سہارا دے کر اپنے ساتھ بٹھایا تھا۔۔۔۔
وہ بے بسی کے عالم میں اسے جاتے دیکھتا رہا۔۔۔۔
واصف نے اس کے پیچھے ہی کچھ بندوں کو بھیجا تھا۔
تاکہ وہ اگے پیچھے نہ ہو جائے۔

کیونکہ جن لوگوں نے عائرہ کا قتل کیا تھا بہت طاقتور

تھی۔

اخل کو سب بکھرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔
اُترہ کا وہ مظلوم چہرہ اس کی آنکھوں کے گرد گھوم رہا
تھا۔۔۔۔۔

وہ مشکل سے گھر تک آیا تھا۔۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سب سے پہلے اُترہ کے
بیکنگ روم پہ پڑی۔ اب وہ اس کی آنکھوں کے اگے مچلنے لگی تھی وہ
اس کی ہنسی وہ اس کی سائل۔ وہ جب پہلی دفعہ اس نے اسے
سر پر اُتر دیا تھا۔۔۔۔۔

اس کا کیک بنانا۔ وہ باری قدموں سے اس کمرے تک آیا تھا۔

اس کی ہنسی اس کے کانوں کے گرد گونج رہی تھی۔۔۔

وہ اسے ایسے دیکھ رہا ہے جیسے وہ سامنے کھڑی ٹیبل پہ کیک بنا رہی
ہے۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے اندر آیا لیکن کوئی نہیں تھا وہ غائب ہو چکی
تھی۔۔۔۔۔

دیوار پہ لگی اس کی کیکیس کی پکچر۔۔۔۔۔

اس نے گردن کو پیچھے گھمایا تھا دیوار کے پاس جاتے ہوئے ہر پکچر

کے اوپر ہاتھ پھیرا تھا اس نے۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔

کیا کیا اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ زور سے چیخا تھا۔۔۔۔۔

ایمن اور بشر ابیگم جا چکے تھی پاکستان۔۔۔۔۔

وہ وہیں زمین پر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

استین کے بٹن اور شرٹ کے اوپر والے بٹن کھلے ہوئے تھے بال
بکھرے ہوئے تھے چہرہ مر جایا ہوا تھا۔۔۔۔۔
یہ گھر کا سناٹا اسے اندر سے چیر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ کتنا اعتماد کرتی تھی اس گھر میں اس کے ساتھ اکیلی رہتی
تھی۔ بنا کسی رشتے کے۔۔۔۔۔

اسے گھر کے ہر کونے سے اس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔
وہ کچن میں کھانا بناتی وہ لالچ میں ٹھہلتی۔۔۔۔
بات بات پہ تنگ کرتی۔۔۔۔۔

موبائل کے لیے بات بات پہ لڑنا اس کا۔۔۔۔
کھانا نہ بنانے کی ضد اس کی۔۔۔۔
اس کا ڈرنا۔۔۔۔۔
وہ پہلے دن کا ڈر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ بھاگتا ہوا اس کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اسے لگا وہ کمرے میں ہے اس کی آواز نے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔
لیکن کمرہ تو بالکل خالی تھا۔۔۔۔۔

صرف سامان تھا۔۔۔۔

اس کے کپڑے اس کا موبائل۔۔۔۔۔
اس کمرے میں ہر چیز اس کی تھی۔

کتنے مان کے ساتھ وہ اسے اپنا کمرہ کہتی تھی۔۔۔

باڑی قدم اٹھاتا وہ بیڈ کے پاس آیا۔۔۔۔

وہ وہاں پہ اسے موبائل کے لیے ضد کرتی نظر آرہی تھی۔۔۔

تم نے اسے عدنان کے حوالے کر دیا ہے اخل

کیوں۔۔۔۔۔

کیوں مارا اسے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ہاتھ دیوار پہ دے مارا تھا۔۔۔

وہ پاکستان پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

لیکن پاکستان میں اترتے ہی اترہ نے سامنے مہر و اور علی کو

دیکھا

کچھ بندوں نے پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

مہر و

علی-----

اُرہ چھنی تھی-----

اُرہ اگے بڑی ہی تھی کے اس نے پستل اون کر لی-----

نہیں-----

بابا-----

عدنان بیٹوں کو تو کچھ نہیں سمجھتا تھا پر علی میں اس کی جان بستی

تھی-----

وہ بھاگتا ہوا علی کے پاس جانا چاہتا تھا-----

علی-----

میں نے تمہارے لیے کام کیا ہے تم یہ صلہ دے رہے ہو۔۔

وہ وہی تھے جن کے کہنے ہے اس نے اخل کی بہن کو مار تھا۔۔۔
اُرہ سمجھ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 15 سال کی مہر و 13 سال کا علی۔۔۔۔۔
نہیں خدا کا واسطہ ہے انہیں کچھ مت کرو نہیں۔۔۔۔۔
وہ مشکل سے چلتی ہوئی ان کے پاس ارہی تھی۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھو چھوڑ دو انہیں عدنان نے ہاتھ جوڑے ان کے اگے۔۔۔۔۔

کچھ بولنے سے پہلے ہی ان نے مہر و اور علی کو مار دیا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

اُترہ کے اگے بڑھنے سے پہلے ہی وہ گولی چلا چکے تھے۔۔۔۔۔
علی۔۔۔۔۔

عدنان نے دونوں ہاتھ سر پہ رکھے۔۔۔۔۔
وہ اتنا پیسہ علی کے مستقبل کے لیے ہی تو جمع کر رہا تھا۔
پراج نہ پیسہ بچہ نہ علی۔۔۔۔۔

اپنی لالچ کی وجہ سے اپنے بیٹے کو کھو دیا تھا اس نے۔۔۔
تم نے دھوکہ دیا ہے عدنان دھوکا وہ پینٹ کوٹ میں ملبوس آدمی
عدنان کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

اب تو بھی مارے گا اور تری یہ بیتی ہمارے ساتھ چلے گی۔۔۔۔۔
اس نے تین گولیاں اس پے چلا دی۔۔۔۔۔

اُترہ تو پہلے ہی مہر علی کی وجہ سے صدمے میں تھی۔۔۔
ان گولیوں کی نہ ہی تو اس نے آواز سنی تھی اور نہ ہی اس پہ کوئی اثر
ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب حتم ہو گیا بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اُترہ کو پکڑنے ہی لگے کے چھپے سے گولیاں چلی ان پر۔
وہ بندے جو وادف نے ان کے چھپے بھیجے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عدنان کی بیٹی اور بیٹے سمت عدنان کو بھی مار دیا انھوں نے

بیٹی-----

اخل اک دم سے اٹھاتھا۔۔۔۔۔

اس نے دل پہ ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

ان کی چھوتی بیٹی۔۔۔۔۔

--

مہر۔۔۔۔۔

اسے یہ بھی سن کے دکھ ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کتنا بے تاب تھی ان سے ملنے کے لیے۔۔۔۔۔

اُترہ کدھر ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے لگے تھے لیکن وہ موقع پر اگئے۔۔
میلان کا مران سرنے کہا ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔۔۔۔۔

دو سال گزر گئے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ مشکل سے ان سب سے نکل پائی تھی۔۔۔۔

تم نے پھر سے میرے کپڑے پہن لیے اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں اپ اسے کچھ کہتی کیوں نہیں۔۔۔۔

خالدہ جوا بھی ہی کام سے تھک کر بیٹھی تھی نے غصے سے خرا کو
دیکھا۔۔۔۔۔

خالدہ کی ایک ہی بیٹی تھی خرا خود سر اور بد تمیز۔۔۔
تمہیں اس بیچاری سے مسئلہ کیا ہے۔۔۔

وہ نئے کپڑے لے تو بھی مسئلہ اور وہ اگر تمہارے پرانے پہنے تو
بھی مسئلہ۔۔۔

پھوپھو جانے دے نہ اور ان کے پاس اکے بیٹھی میں اتار دوں
گی۔۔۔۔

اس واقعے نے اسے بہت بدل دیا تھا۔۔۔
مہرور علی کی یاد میں۔۔۔۔۔

انہیں ماں بن کے پالا تھا اس نے۔۔

یہ ذمہ داری اس پے بہت چھوٹی عمر سے پڑ گئی تھی۔

لیکن پھر بھی اس نے بڑی بہن ہونے کا فرض نبھایا تھا۔۔۔

پتہ نہیں کب تک ہمارے سر پہ سوار رہے گی مفت کی روٹیاں

توڑے گی۔ ابوالکل ٹھیک کہتے ہیں شادی کر دیں اس کی جان

چھوٹے۔۔۔

اس گھر میں صرف خالدہ بیگم تھی جو اس کی خیر ہوا تھی۔ اکبر کو

اُڑہ کی روٹیاں چمتی تھی اور خرا تو شروع سے ہی پسند نہیں کرتی

تھی۔۔۔

وہ ابھی افس سے آیا تھا۔۔۔۔۔

ٹائی کو نیچے کرتے ہوئے کوٹ اتار کر اس نے استین کے بازو اوپر

چڑھائے۔۔۔۔۔

وائٹ شرٹ کے اوپر نیلا کوٹ اور نیچے نیلی ہی پینٹ تھی۔۔۔

ارادہ تو اس کا اپنے کمرے میں جانے کا تھا لیکن اترہ کے روم کے

سامنے وہ رک گیا تھا۔۔۔۔۔

ایسا کوئی دن نہیں گزرا تھا جب وہ اس کمرے میں نہیں اتا

تھا۔۔۔۔۔

اترہ کی ہر چیز اس نے ویسے ہی سنبھال کر رکھی تھی۔

لیکن اس کے سامنے جانے کی اسے منانے کی ہمت اب اس میں
نہیں تھی مناتا بھی تو کس منہ سے مناتا جاتا بھی تو کس منہ سے جاتا

ایک نظر دیکھنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

وہ بہت بدل چکا تھا۔۔۔۔

بہن کے غم میں اس نے خود کو جتنا بگاڑا تھا۔

اُترہ کے غم میں وہ خود کو اتنا ہی سنوار چکا تھا۔۔۔

اپنی ذات میں مگن رہتا تھا۔۔۔۔

برے دوستوں سے کنارہ کر چکا تھا۔۔۔۔

لیکن جو ہمیشہ زندہ رہتی تھی وہ تھی اس میں اُترہ۔۔۔

اس کی یاد جب شدت پکڑتی تو وہ وائے کا سہارا لیتا تھا۔
یہ پچھتاوا کبھی کبھار تو اس کی جان لینے کو تلتا تھا۔۔۔
اس کی بھوک اس کی پیاس اس کا درد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ کتنا ظالم بن چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسے کیوں نظر نہیں آیا کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ اُرہ تھی کوئی اور نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کیوں کیا اس نے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بالکل پاگل ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
وہ سال میں ایک دفعہ ہی پاکستان گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پرواصف کو دیکھ کر اس کا خون کھولتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے کیک بکتے تو ہیں نہیں ایسے ہی بناتی رہتی ہو پیسے ضائع کر
رہی ہو تم میرے ابو کے۔۔۔۔
وہ طنز کرتے اندرائی۔۔۔۔

گھنگرا لے بال گہری لپسٹک۔ لمبے نیلز۔
ملبل کا سمپل سا گلابی سوٹ پہنا تھا اس نے۔۔

اُترہ اس کی باتوں کو اگنور کرتے ہوئے اپنے کام میں مصروف
تھی۔۔۔

یہ پیسے میں نے پھپھو سے لیے تھے۔۔

تو تمہاری پھپھو کیا بینک میں نو کر لگی ہے۔

یا کسی ملٹی نیشنل کمپنی میں کام کرتی ہیں۔

اُرہ کا پہلے ہی ایک ایک خراب ہو چکا تھا اب اسے اس کی باتوں پہ

غصہ ا رہا تھا۔۔۔۔

اتنے میں دروازے پہ دستک ہوئی ان کا گھر چھوٹا سا تھا۔۔۔

اب کون اگیا خرانے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر باہر چلی گئی۔۔۔

اس نے دروازہ کھولا تو دروازے کے باہر ایک بڑی سی گاڑی

کھڑی تھی۔ سوٹ پینٹ میں ملوث۔ ادمی جس نے اپنا رخ

دوسری طرف کیا ہوا تھا۔۔۔۔

خرانے فوراً سے دروازہ بند کیا۔۔۔۔۔

اپنے بالوں کو دونوں طرف سے اگے کیا۔۔۔

لپسٹک تو اتر گئی ہو گی وہ بھاگتی ہوئی کمرے میں گئی۔۔۔

لپسٹک کو ڈارک کیا دوپٹہ تبدیل کیا۔۔۔۔

اور پھر بھاگتی دروازے کے پاس آئی۔۔۔۔۔

ایک لٹ ماتھے پہ ٹھکائی۔۔۔۔

جی کس سے ملنا ہے اپ نے اسے بہت ہی پیار سے مخاطب کیا

تھا۔۔۔۔۔

اس نے رخ خرا کی طرف کیا اور آنکھوں سے کالا چشمہ اتارا۔۔۔

وہ کوئی اور نہیں اسد تھا۔۔۔۔

کیا مس اترہ یہیں رہتی ہیں۔۔۔

خرانے پہلے تو اسے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھا اور پھر ہاں
میں گردن ہلائی۔۔۔۔

اپائیں ناباہر کیوں کھڑے ہیں۔۔۔

اسے سپنوں کا راج کمار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے نہ اؤدیکھا نہ تاؤدیکھا اور اسے اندر لے آئی۔۔۔۔

اپ یہاں بیٹھے میں اترہ کو لے کراتی ہوں۔۔۔۔

وہ اسے بٹھانے کے بعد کچن میں آئی۔۔۔۔

امی کو تو تم بہت ہی شریف لگتی ہو۔۔۔۔

باہر تمہارا عاشق ہے۔۔۔

بہت ہی اونچی جگہ ہاتھ مارا ہے ویسے۔۔۔

کون آیا ہے۔۔۔

پینٹ کوٹ پہننے کوئی لڑکا ہے۔۔۔

اس کا دل درکنے لگا تھا کہ کہیں اخل یا وہ ان لوگوں میں سے تو

کوئی نہیں آیا۔۔۔۔

اب ابھی جاؤ حرا نے اسے بازو سے پکڑا اور باہر کی طرف لے کر
اٹی۔۔۔۔۔

اتنے برے خلیے میں دیکھے گا خود ہی بھاگ جائے گا اس نے اندر
ہی اندر سوچا۔۔۔۔۔

اسد۔۔۔۔۔

خرا کے ہاتھوں سے اپنے بازو کو چھڑوایا اس نے۔۔۔

مس اترہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

میں چائے لے کراتی ہوں وہ بھاگتی ہوئی کچن میں گئی تھی اسے
امپریس کرنے کے جھکروں میں ویسے تو وہ کام کو ہاتھ بھی نہیں
لگاتی تھی۔۔۔۔۔

وہ سب گزر گیا ہے میں اس پہ بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

اُترہ بہت بدل گئی تھی۔ اس اُترہ نے بہت ہی پتھر دل کر لیا
تھا۔ کسی کی مہربانیوں کا احسانوں کا اس پہ کوئی اثر نہیں ہوتا
تھا۔ اخل کی مہربانیوں نے اسے گہرا ضرب لگایا تھا۔۔۔۔۔

کیا اب دوبارہ سے ہمارے ساتھ کام کرنا چاہیں گی۔۔۔

ہمیں خوشی ہوگی مس اُرہ۔۔۔

نہیں اسد میں خود اپنا بزنس کرنا چاہتی ہوں میں خود سے اپنے
کیک بنانا چاہتی ہوں میں کسی کو نہیں دینا چاہتی۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگا اپ خیریت معلوم کرنے یہاں تک ائے اپ جا
سکتے ہیں۔۔۔۔

اسد کے پاس اب کوئی جواز نہیں تھا رکنے کا تو اس نے بھی جانا
مناسب سمجھا۔۔۔

اسد نے بڑی کھوج کے بعد اسے ڈھونڈا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ جو ہوا تھا وہ سب جانتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاید اسی لیے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

یہ کارڈ رکھ لیں اگر کبھی آپ کا دل کیا۔ اور یہ بات یاد رکھیے گا کہ
میں منتظر ہوں آپ کا۔۔۔۔۔

اس نے کارڈ تو لے لیا تھا لیکن اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔۔

تم پاگل ہو گئی ہو کب تک مفت کی روٹیاں توڑتی رہو گی اگر ایک
جواب ملی ہے نا تو اسے قبول کرو اور کل سے اس کے جو بھی کہہ رہا
ہے وہاں پہ جاؤ۔۔۔۔۔

اس نے بات ٹھیک سے سنی نہیں تھی بس اسے مشورے دے
رہی تھی۔۔۔۔۔

خرانے چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور غصے سے چلائی۔۔۔

اکبر جو ابھی ابھی کام سے آیا تھا اس کے چلانے پہ ان دونوں کے
پاس آیا تو خرانے اسے ساری بات بتادی۔۔۔۔۔

یہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے تم کل سے جاؤ گی۔۔۔۔
انی سمجھ۔۔۔

اس نے چار دن پہلے ہی کیس بنانا شروع کیے تھے۔۔۔
وہ اس صدمے سے مشکل سے نکلی تھی۔۔۔
اخل سے نفرت سے بھی اگے کوئی لفظ ہوتا تو وہ وہ کرتی تھی۔۔۔
سب کچھ چھین لیا تھا اس نے اس سے۔۔۔۔۔

انہی سوچوں کو لے کر وہ لیٹی ہی تھی۔۔۔

کے اس نے انسٹا گرام کھولی۔۔

تو اسے ایک انی ڈی سے 50 کیس کا رڈر ملا تھا۔۔۔۔

رات کے 12 بجے تھے وہ حیران ہوئی۔۔۔

کہ ایک ساتھ 50 کا رڈر۔۔۔۔۔

اور ساتھ میں اس نے اکاؤنٹ بھی مانگا تھا ایڈوانس پیمنٹ کے
لیے۔۔۔۔

یہ مذاق کر رہا ہے کوئی اس نے حیرانگی سے کہا۔۔۔
اور موبائل کو ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

پھر موبائل نوٹیفکیشن ساؤنڈ کیا تو اس نے موبائل اٹھایا اسی
اکاؤنٹ سے پھر میسج تھا۔۔۔

اپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

اُس نے کال کرنا مناسب سمجھا وہ اٹھی تھی کیونکہ خراسور ہی تھی
وہ باہر کی طرف آئی۔۔۔

اس نے اسی اکاؤنٹ پہ کال ملائی اور فون کان کے ساتھ لگایا۔

اپ ایک ساتھ اتنے ساتھ ارڈرز کر رہے ہیں۔۔۔۔

اپ نے تو میرا ایک چیک بھی نہیں کیا۔۔۔۔

وہ اخل تھا۔۔۔۔

دو سال دو مہینے بعد وہ اس کی آواز سن رہا تھا۔۔۔۔

موبائل پہ ہاتھ رکھ کر اس نے ایک لمبا سانس لیا تھا۔۔۔۔

۔ اس کی آواز نے کتنا سکون پہنچایا تھا اسے۔۔۔۔

وہ آواز پہچان لے گی اس نے موبائل بند کیا۔۔۔۔

مجھے صبح تک چاہیے میں ایڈوانس پیمنٹ کروں گا۔
اپ اکاؤنٹس کی ڈیٹیل مجھے بھیج دیں۔۔۔۔

اُترہ تھوڑا حیران تھی لیکن اس نے اکاؤنٹ کی ڈیٹیلز بھیج دی
تھی۔۔۔۔

وہ ہیرا اکاؤنٹ تھا۔۔۔

اس نے اپنے پیج کے ساتھ پہلے ہی لنک کر دیا تھا اس نے۔
اُترہ کو پتہ تھا کہ یا تو کوئی مذاق کر رہا ہے یا کیونکہ فون پہ بھی وہ کچھ
نہیں بولا تھا۔۔۔۔

تھوڑی دیر باہر کھڑا ہونے کے بعد وہ اندر جانے ہی والی تھی کہ
پھر سے موبائل ساؤنڈ کیا۔۔۔۔۔

اس نے پیمنٹ کا پروف بھیجا تھا۔۔۔۔۔

اور جتنی اُس نے ڈیمانڈ کی تھی پیسے اس سے کہیں زیادہ
تھے۔۔۔۔۔

اُس نے پھر سے فون ملا یا۔۔۔۔۔

اپنے پیسے زیادہ بھیج دیے ہیں۔۔۔۔۔

میں نے اپ کو کیک کی پرائز جو اپ نے سلیکٹ کی ہے اس کی
پرائز میں نے اپ کو بھیجی ہے۔۔۔۔۔

اپ کچھ بول کیوں نہیں رہے میں اپ سے بات کر رہی
ہوں۔۔۔

اخل فون بند تو نہیں کرنا چاہتا تھا اور کو سننا چاہتا تھا۔۔۔

پر وہ انسوں پہ بھی کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

میں جس جگہ پر ہوں یہاں پہ فون الاؤ نہیں ہے اس لیے۔

میں اپ کو ایڈریس دو گا وہاں اپ صبح پارسل بھیج دیجئے
گا۔۔۔۔۔

اور پیسے نیکسٹ میں ایڈجسٹ کر لیں گے۔۔۔۔۔

اُترہ کو کام ہی تو چاہیے تھا۔۔۔

لیکن اسے سمجھ نہیں رہا تھا وہ خوش ہو یا اس ہو۔۔۔

اخل کبھی بھی اس لا علم نہیں رہا تھا۔

اس کی نظر تھی اس پر کئی لوگوں کو اس نے اس کے پیچھے لگایا ہوا
تھا۔

اس نے چار دن پہلے کیکیس کا بزنس شروع کیا تھا۔

وہ جان گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ فائنٹشلی سپورٹ کرنا چاہتا تھا اس سے اور اس سے بہتر طریقہ
نہیں تھا اس کے پاس۔۔۔۔۔

پلیز پھر سے فون کرو۔۔۔۔۔

وہ بے صبری سے موبائل کی طرف دیکھ رہا تھا تھا۔۔۔۔۔

_____اُمّی مس یو سوچ

لیکن یہ بے چینی کنٹرول سے باہر تھی۔۔۔۔

صبح کب تک مل سکتے ہیں اس نے میسج لکھ کر سینڈ کیا۔۔۔۔

وہ دہائی میں تھا لیکن اس نے پاکستان میں کسی ڈریس پہ منگوائے

تھے اور انہوں بھی بتا دیا تھا کہ وہ یہ کیکیس رکھ لیں۔۔۔

اُرہ جو لیٹی ہی تھی ایک دم سے ساؤنڈ پہ اس نے موبائل

اٹھایا۔۔۔۔۔

اب وہ کم ہی سوتی تھی۔۔۔۔۔

میں کوشش کروں گی کہ جلدی بن جائے۔۔۔۔۔

میں نے یہ اپنی رات کو ہی دے دی تھی اب گروپ والوں نے
ابی اپروید کی میری 24 بھی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

ویسے بڑی بات ہے۔۔۔۔۔

حراس کے ساتھ ہی مارکیٹ آئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کی چٹکی بجائی۔۔۔۔۔

لہجے میں اسے جواب دیا۔۔۔۔۔

حرا نے ایک نظر اترہ کو دیکھا پھر اس لڑکے کو۔۔۔۔۔

راحت اس کا بوائے فرینڈ تھا۔۔

تم سامان خریدوں میں اتی ہوں۔ اُرہ نے ایک مارکیٹ کا رخ کیا
ہی تھا کہ حرا یہ کہتے ہوئے جانے لگی۔۔۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو اُرہ نے سوال کیا۔۔۔۔۔

اب وہ بہت ڈرنے لگی تھی اکیلے پن سے۔۔۔۔۔

دیکھو میری ماں بننے کی ضرورت نہیں ہے کہا ہے اجاتی ہوں تو
اس کا مطلب ہے اجاتی ہو۔۔۔۔۔

اُرہ نے بھی اسے اگنور کیا اور چیزیں خریدنے لگی۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

راحت تمہیں میں نے بتایا تھا نا میرے ساتھ وہ ہوگی۔۔۔

میں ان رات تمہیں ملنے ارہا ہوں کچھ بھی کر کے اسے اپنے
کمرے سے نکلوانا۔۔۔۔۔

راحت اس کا بوائے فرینڈ تھا اور تقریباً ہفتے میں تین چار دفعہ
رات کو اس سے ملنے آتا تھا۔ لیکن اب اترہ کی وجہ سے یہ پوسیبیل
نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

دیکھو یہ پوسیبیل نہیں ہے وہ میرے ساتھ ہی سوتی ہے۔۔۔
دیکھو۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتا میں بہت مس کرتا ہوں تمہیں اور ان رات
میں ملنے ارہا ہوں تم کچھ بھی کر کے اسے اپنے کمرے سے نکلوا
دینا۔۔۔۔۔

وہ اتنی سے بات کر کے وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ اُرہ مارکیٹ سے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ ٹائم پاس کر رہا تھا تو کسی مسئلے میں پھنسنے نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

اُرہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

اسد خاصہ پریشان تھا اس کی وجہ سے۔۔۔۔

لیکن وہ زبردستی تو نہیں کر سکتا تھا نا۔۔۔۔

اسے لگا تھا وہ اس کی افرایکسیپٹ کر لے گی۔۔۔

لیکن آج دوسرا دن تھا اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا

تھا۔۔۔۔

اس نے بڑی کھوج کے ساتھ اُرہ کو ڈھونڈا تھا۔۔۔

اُترہ نے گھراتے ہی سامان کچن میں رکھا۔۔۔۔
اس نے شال اتار کر ٹیبل پر رکھی اور فون ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔

کیک ایک دن میں تو نہیں بن سکتے کیا میں ان سے پوچھوں 50
کہ کل ہو سکتے ہیں کچھ۔۔۔۔ ذ

وہ پہلے میسج کرنے لگی تھی لیکن پھر اس نے کال کرنا مناسب
سمجھا۔۔۔۔

صبح کا وقت تھا دبئی میں۔۔۔۔

اس کا مو بائل جیسے ہی بچا اس نے بے دھیانی میں اٹھا کر کان کے
ساتھ لگایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔

اس نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اُترہ کے ہاتھ میں سامان کا ایک پیٹک تھا جو زور سے زمین پر گرا
تھا۔۔۔۔

وہ اس آواز کو کیسے بھول سکتی تھی۔

جس نے سب کچھ چھین لیا اس سے۔۔۔۔۔

اب اور کیا رہ گیا ہے میرے پاس اہل جو تم لینے کے لیے دوبارہ
واپس آئے ہو۔

تو یہ تم تھے۔۔۔

وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا تھا۔ اس نے ایک نظر موبائل کو دیکھا
پھر کان کے ساتھ لگایا۔

اُترہ۔۔۔۔۔

لسن۔۔۔

بس کر دو بس۔۔۔

نفرت کرتی ہوں میں تم سے نفرت۔۔۔۔۔

اخل خدا کا واسطہ ہے میری جان چھوڑ دو۔۔۔

اتنا سا کہہ کے اُترہ نے نہ صرف فون توڑا تھا بلکہ اس سم کو بھی چکنا
چور کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کا سایہ بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر کچن میں بکھرے سامان کو دیکھا اور سارے
سامان کو زمین پہ دے مارا۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

نہیں پلیز نہیں وہ کب سے اسے فون میلارہا تھا۔۔۔
لیکن نمبر مسلسل بند جارہا تھا۔۔۔۔۔

وہ سارا دن اُترہ اپنے کمرے میں بند رہی تھی۔۔۔۔۔
حرارات کے کھانے کے بعد کمرے میں ای تھی اب تقریباً
11 کے ہو گئے تھے۔۔۔

میری بات سنو اُترہ۔۔۔۔۔

اُترہ نے نظر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

مجھ سے ملنے آج کوئی آئے گا۔۔۔

اُترہ جو پہلے ہی ٹینشن میں تھی ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی۔

کون آئے گا تم پاگل ہو گئی ہو۔

اگر پھوپیا نکل کو پتہ لگ گیا۔۔۔۔

اگر تم اپنا منہ بند رکھو گی تو کسی کو کچھ نہیں پتہ لگے گا

میں پیار کرتی ہوں اس سے اور وہ بھی مجھ سے بہت پیار کرتا ہے۔

اس پیار کے لفظ نے اسے اندر تک توڑا تھا۔

کوئی کسی سے پیار نہیں کرتا تم پاگل ہو بالکل پاگل ہو۔

وہ تمہیں استعمال کرے گا پھر چھوڑ جائے گا۔

حرا کوئی جواب دیتی اس سے پہلے کھڑکی نوک ہوئی۔

اُترہ کا تو سانس اوپر نیچے ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے دوپٹہ اٹھایا اور کر لیا۔۔۔

اس نے فوراً سے کھڑکی کھولی تو وہ لڑکا اندر کودا۔۔۔

اس نے ایک نظر اُتری کو دیکھا وہ کتنی خوبصورت تھی۔۔۔

اسے دیکھتے ہی اُترہ دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

حرانے سے پیچھے سے اواز دی اور اس کے پیچھے آئی۔۔۔

پراُترہ کنڈی کھول کر باہر جانے ہی لگی تھی کہ اگے سے اکبر

اگیا۔۔۔

انکل اس کی انکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔

اکبر اس سے پہلے کہ اسے جواب دیتا اس کی نظر پیچھے کھڑے
لڑکے پہ پڑ گئی۔۔۔۔

حرا اکبر میاں کو دیکھتے ہی سائیڈ پہ ہو گئی۔۔۔۔

یہ کیا چل رہا ہے وہ چیہا تھا۔۔۔

کون ہے یہ لڑکا یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔۔

حرا ایک دم سے اگے انی۔۔۔

بابا میں نے اسے کتنا سمجھایا تھا یہ روز ہی اسے کمرے میں بلا لیتی
تھی۔۔۔۔

اس نے ایک دم سے اپنا بیان بدلا۔

راحت بھی پریشان ہو ا یہ تو مجھ سے بھی بڑی گیم ہے۔۔۔۔

وہ ایک کریکٹر لیس لڑکا تھا کئی لڑکیوں کو ایک ساتھ اس نے
ہینڈل کیا ہوا تھا۔۔۔

نہیں یہ جھوٹ ہے میں نہیں جانتی اسے۔۔۔
اُترہ نے وضاحت دینا چاہے لیکن اکبر نے زور کا تھپڑ اس کے منہ
پر مارا۔۔۔

اکبر شور سن کر خالدہ بھی اگئی تھی۔۔۔
خالدہ نے اتے ہی اُترہ کو تھاما۔۔۔

تھوڑی دیر میں اکبر نے ساری داستان اسے سنا دی تھی۔
پریشر میں راحت نے بھی قبول کیا تھا کہ وہ اُترہ سے ہی ملنے آیا
تھا۔۔۔

بات راحت کے گھر تک پہنچائی گئی اب فیصلہ یہ ہوا کہ صبح اترہ اور
راحت کا نکاح کر دیا جائے گا۔

پھوپھو میں اس لڑکے کو نہیں جانتی میری بات کا یقین کریں۔
وہ اسی بات پہ قائم تھی اج شام کو اس کا نکاح تھا یہ اگلا دن تھا۔۔۔
گزشتہ رات اترہ نے رو کر گزاری تھی۔۔
اور حرا کی منتیں کی تھی کہ وہ سچ بتائے۔۔

بیٹا میں جانتی ہوں لیکن تم بھی جانتی ہو میری مجبوری کو۔
تم اپنے گھر کی ہو جاؤ گی مجھے بھی سکون مل جائے گا۔
خرا اندر ہی اندر جیس ہو رہی تھی۔۔۔

کچھ بھی کر کے یہ نکاح مجھے روکنا پڑے گا۔

اس نے پاؤں زور سے زمین پر مارا۔۔۔

اور ٹہلتی ہوئی کچن میں آئی۔۔۔۔

خالدہ اور اکبر کے بہت فورس کرنے پر اُترہ تیار ہو گئی تھی۔

اس نے سمپل ساسفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ساتھ

سرخ دوپٹہ کیا ہوا تھا۔۔۔

تقریباً شام کے پانچ بجے وہ راحت اس کی پرٹس اور ساتھ کچھ اور

بندے وہاں پہنچے۔۔۔

محلے کی بھی کچھ لوگوں کو بلا لیا تھا اکبر نے۔۔۔

تھوڑی دیر میں اُترہ کو لے کر آئے اور راحت کے بالکل مقابل

بٹھایا۔۔۔۔

مولوی کا انا بھی باقی تھا۔۔۔۔

کہ راحت کا فون بجاس نے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔۔
اور تھوڑی ہی دیر میں فون بند کر کے اپنے جیب میں ڈالا۔
اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔۔

اُترہ نے ایک دم سے نظر اوپر اٹھائی تھی خالدہ بھی کھڑی ہو گئی
تھی۔۔۔

حرا نے کال کر کر اسے اُترہ کی ساری داستان سنائی تھی۔۔
اب لگے گا تماشا۔۔۔۔۔

مس اُترہ وہ منہ بناتے ہوئے اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کہ پہلے اس کے ابو نے اسے دبئی میں بیچ دیا تھا۔

اور عدنان نے قتل کیا تھا وہ ساری داستان۔۔۔

جو لڑکی پہلے کو ٹھوں کی زینت بنی وہ اب میری دلہن بنے گی میں
اسے اپنے نکاح میں لوں گا۔

ایسی لڑکیوں کا اصل گھر کوٹا ہوتا ہے کسی کا گھر نہیں۔۔۔
اُرہ پہ تو جیسے پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔۔۔۔۔

وہ کچھ اور بولنے ہی لگا تھا۔ کہ اس کے کاندھے پہ کسی نے پیچھے
سے ہاتھ رکھا اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔
اس کے دیکھتے ہی نہ جانے کتنے وار اس کے منہ پر کیے۔
وہ اخل تھا۔۔۔۔۔

اخل کو دیکھتے ہی اُرہ خالدہ بیگم کے پیچھے چھپ گئی تھی۔۔۔
اکبر اور کچھ محلے کے لوگوں نے اس کو پیچھے کیا اور دونوں کو
چھڑوا یا۔۔۔۔۔

یہ تماشہ کچھ دیر میں ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اخل اس کے لمحے بہ لمحے کی خبر رکھتا تھا ان دو سالوں میں وہ کبھی بھی لاعلم نہیں ہوا تھا اس سے۔

پر ہمت نہیں تھی اس کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔

اسے سب پتہ لگ گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ پورے محلے میں یہ بات پھیل چکی تھی۔۔۔۔۔

اخل کا دل اسے دیکھتے ہی زور سے درکنے لگا تھا۔۔۔۔

پر اسے روکتا اور مناتا کس منہ سے۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ نے خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔

جبکہ اخل ڈرائنگ روم میں اکبر کے ساتھ کچھ اور محلے کے لوگ
تھے ان کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔۔

میں نکاح کرنا چاہتا ہوں اترہ سے۔۔۔

اس نے اپنا مدع سب کے سامنے رکھا تھا۔

اکبر تو اس بوجھ کو جلد سا جلد سر سے اتارنا چاہتا تھا۔

پھر چاہے کوئی بھی ہو کسی کے ساتھ بھی بیچ سکتا تھا۔۔۔

میں مرجاؤں گی پھوپھو لیکن اس شخص سے نکاح نہیں کروں گی
میری بات یاد رکھیے گا۔

اترہ کے زخم تازہ ہو گئے تھے۔۔۔

وہ روتے ہوئے انہیں کہہ رہی تھی۔۔۔

اگر تم یہ نکاح نہیں کرو گی تو پھر اپنے پھپھو کو بھی اپنے ساتھ کہیں
اور لے جانا میں اسے بھی طلاق دے دوں گا۔
اکبر اچھے سے جانتا تھا کہ بات کو کیسے منوانا ہے۔۔۔

پھپھو۔۔۔۔۔

اس نے سوالیہ نظروں سے پھپھو کی طرف دیکھا۔۔۔
اُرہ بیٹا پلیز مان جاؤ محلے میں اگے بہت بدنامی ہو گئے ہیں۔
حرا کا رشتہ کون لے کر ائے گا اگر انج یہ رشتہ بھی چلا گیا۔
میں تمہارے اگے ہاتھ چھوڑتی ہوں انہوں نے ہاتھ چھوڑے ہی
تھے کہ اُرہ نے ان کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔۔

خالدہ بھی مجبور تھی اس کی اپنی بیٹی تھی۔ اور اکبر کا رویہ بھی اس
کے ساتھ سخت تھا۔۔۔۔۔

اُترہ عدنان کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے وہ چوتھی دفعہ پوچھ رہا تھا
لیکن وہ مسلسل خاموش تھی۔۔۔۔

اُترہ بیٹا ہالہ نے اسے پکارا تو اس نے نظر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔۔
اخل کا دل زور سے دھڑک رہا تھا کہ نہ جانے وہ کیا کہے۔

قبول ہے قبول ہے قبول ہے وہ تیزی سے بولتی اپنے کمرے کی
طرف بھاگی تھی۔۔۔

اخل کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اسے سنبھالے تو سنبھالے کیسے وہ تو
نظریں نہیں ملا پارہا تھا۔۔۔

جو اس نے کیا تھا۔۔۔۔۔

اس پچھتاوے کے ساتھ ساتھ محبت بھی شدت پکڑ چکی
تھی۔۔۔۔۔

تمہارا لاڈلا پاکستان آیا ہے وہ بھی بنا بتائے۔۔۔۔۔

میلان کا مران نے لیپ ٹاپ کو ہولڈ کرتے ہوئے بشر ابیگم کو
مخاطب کیا جو ان کے ساتھ ہی بیٹھی چائے پی رہی تھی۔
اُترہ کے ساتھ جو بھی ہوا تھا بشر ابیگم اچھے سے جانتی تھی اور اس
بات کو لے کر وہ میلان سے بھی ناراض تھی۔۔۔۔۔

اور آحل کو تو انہوں نے بلانا چھوڑ دیا تھا لیکن پھر بھی انہیں فکر
تھی اپنے بیٹے کی۔

اُترہ کے ساتھ جو ہوا تھا۔

انہیں عائرہ کی تڑپ لگتی تھی۔۔۔۔

جبکہ میلان کا مران کو کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔۔

اماں تمہیں کتنی معصوم سمجھتی ہے اُترہ۔۔

میں نے تو ایک پھنسا یا تھا تم نے تو ایک ساتھ نہ جانے کتنے۔۔

حرا کو اس کی قسمت پہ رشک ا رہا تھا اصل میں۔۔

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تمہاری وجہ سے۔۔۔

تم نے مجھ پہ جھوٹا الزام لگایا۔۔

تم سے ملنے آیا تھا مجھ سے نہیں۔

ہاں وہ لڑکا مجھ سے ملنے آیا تھا لیکن تمہیں کیا ضرورت تھی دروازہ
کھولنے کی۔

اکبر اور خالدہ جوائڑہ کو باہر لینے آئے تھے ایک دم سے ان کے
کانوں میں یہ آواز پڑی۔۔۔۔۔
حرا۔۔۔۔۔

اکبر نے زور سے پکارا اسے اور اندر اتے تھپڑ دے مارا۔۔
راحت تم سے ملنے آیا تھا۔۔۔

خالدہ کو اب بہت پچھتاوا ہو رہا تھا اپنے کیے پہ۔
اکبر کو بھی تھا لیکن وہ واضح نہیں کر رہا تھا۔
شاید وہ مرد تھا اس لیے۔۔۔

دیکھو بیٹی اب تمہارا گھر وہی ہے۔

تم اس کے نکاح میں ہو وہ تمہارا شوہر ہے

پھوپو اب تو آپ لوگ سچ جانتے ہو ناپلیز میں نہیں جانا چاہتی اس کے ساتھ۔

وہ وہی شخص تھا جس نے مجھے اتنی تکلیف پہنچائی میرا سب کچھ مجھ سے چھین لیا۔

اُسے باہر ہم انتظار کر رہے ہیں وہ جو کوئی بھی ہے اب تمہارا شوہر ہے اور اب تمہاری ذمہ داری ہم اور نہیں لے سکتے۔ اکبر نے غصے سے کہا اور باہر چلا گیا۔۔۔۔

خالدہ اسے لے کر باہر آؤ جلدی۔۔۔۔

میں اپنی جان لے لوں گی لیکن میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں
گی۔۔۔۔

کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

وہ جو بیٹھنے لگی تھی اکبر نے اسے بازو سے پکڑا اور کھینچنے کے انداز
میں باہر لے کر آیا۔۔۔۔

اخل جو بیٹھا تھا ایک دم سے اٹھا۔۔۔۔

اسے لے جاؤ اپنے ساتھ اور دوبارہ کبھی اس گھر کا رخ نہ کرنا۔۔۔
ہماری اپنی بھی بیٹی ہے۔

بیٹیوں والے گڑوں پر نظر ہوتی ہے لوگوں کی۔۔۔۔

تمہارے انکل مجھے بھی طلاق دے دیں گے تم یہی چاہتی ہو کہ
میں اس عمر میں بے گھر ہو جاؤں طلاق یافتہ ہو جاؤ۔۔

خدا کا واسطہ ہے۔۔۔

بات مان لو میری۔

خالدہ بھی مجبور تھی اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ اسے نہ جانے

دیتی۔۔۔

وہ اس کے بہت قریب کھڑے تھے اس کا دل تیزی سے درک

رہا تھا۔

کتنی دفعہ اس نے ہاتھ اگے بڑھایا تھا اسے پکڑنے کے لیے لیکن

پھر نیچے کر لیا۔۔۔

لیکن وہ کسی صورت بھی اس شخص کے ساتھ رہنے کو تیار نہیں

تھی۔

اُترہ۔۔۔

اخل نے ہمت کر کے اسے پکارا تھا۔

وہ پھر سے کمرے میں بھاگنے لگی تھی کہ اسے بازو سے پکڑ کر باہر

لے آیا۔۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھو۔۔۔

مجھے نہیں بیٹھنا۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔

اُترہ گاڑی میں بیٹھو جلدی کرو۔۔۔۔۔

اس نے زبردستی اسے گھڑی میں بٹھایا تھا اور گاڑی کو لاک کر کے

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر اکر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

کھولو پلینز مجھے نہیں جانا۔

اور کیا چاہتے ہو مجھ سے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ گاڑی کے ہینڈل کو پریس کرتے ہوئے پکار رہی تھی۔۔۔۔

مجھے مس اُتر اُسے ملنا ہے۔۔۔۔

خالدہ نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ اگے اسد تھا۔

اپ کون خالدہ نے حیرانگی کے سے پوچھا۔۔۔

مجھے کیک بنوانے تھے اس لیے۔۔۔

بیٹا اس کی تو شادی ہو گئی۔۔۔

اسد نے ایک گہرا سانس لیا تھا شادی۔۔۔۔۔

اواز کو صاف کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔

کی۔۔۔۔۔ کس کے ساتھ ہوئی ہے شادی وہ بول نہیں پا رہا
تھا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

نام سنتے ہی وہ شو کڈ ہوا تھا۔۔۔۔۔

اخل میلان۔۔۔۔۔

جی بیٹا وہی۔

پیچھے سے اکبر کی آواز سنائی دی تو خالدہ بیگم نے دروازہ بند کر دیا۔

تم اس کی جان کب چھوڑو گے۔۔۔

اسد نے ایک گاڑی کو زور سے ہٹ کیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن تم اکیلی نہیں ہو اُترہ۔۔۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں کچھ نہیں ہو گا اب تمہیں۔۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔

اُحل کو جیسے نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔

اس نے ایک دم سے گاڑی کو بریک لگائی۔۔۔۔

ہاں بولو کیا کھاؤ گی۔۔۔

کچھ بھی۔۔۔۔۔

ہم ریسٹورنٹ میں چل کے کھاتے ہیں اجاؤ۔

ریسٹورنٹ تھا اس نے اترنے کا اشارہ کیا۔

نہیں یہیں لے او میں یہیں کھاؤں گی یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا

رخ بدلا۔

اُخل بنا کوئی سوال جواب کیے گاڑی سے اتر اور ریسٹورنٹ کی

طرف بڑھا۔۔۔

اُترہ کو جب تسلی ہو گئی کہ وہ جا چکا ہے ریسٹورنٹ کے اندر۔

وہ ایک دم سے گاڑی سے اتری اپنی شال کو ٹھیک کیا اور ایک
طرف بھاگ گئی۔۔۔۔۔

یہ سب اتنا اسان نہیں ہے۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے دور جا کے ایک دفعہ گاڑی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔
اب میں اپنے ساتھ کوئی کھیل نہیں کھیلنے دوں گی
تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل کھانا لے کے تھوڑی دیر میں اگیا تھا۔۔۔۔۔

دوسری سائیڈ کا ڈور کھلا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک دم سے کھانے کے ٹرے کو زمین پر پھینکا۔۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی ڈور کھولا اندر اترہ نہیں تھی۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے زور سے پکارا۔۔۔۔۔

اور پھر گاڑی کو زور سے ہٹ کیا۔۔۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی اب۔۔۔۔۔

اس کی عزت۔۔۔۔۔

اس نے نظراگے پیچھے گمائی اس کے دونوں ہاتھ کمر پر

تھے۔۔۔۔۔

اور پھر اگلے لمحے گاڑی میں بیٹھا۔۔۔۔۔

اس نے تیز سپیڈ کے ساتھ گاڑی ڈرائیو کی تھی۔۔۔۔۔

اسے غصہ تھا شدید غصہ۔۔۔۔۔

اُترہ سمندر کے ساحل پہ کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ تمہیں بہت پہلے ہی خود کو سمندر کے حوالے کر دینا چاہیے
تھا۔ نہ کبھی تم اس سے ملتی۔ اور نہ ہی یہ سب ہوتا۔
تمہیں دنیا جیسا عذاب اور فی جھیلنا پڑتا۔۔۔۔۔

اس نے قدم اٹھا کر اگے رکھا ہی تھا۔۔۔
اب یہی آخری راستہ تھا۔۔۔۔۔

کہ اخل نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کھینچا اس کے سینے کے
ساتھ ٹکرائی تھی وہ۔۔۔۔۔
بو جل انکھوں سے دیکھا اسے۔۔۔۔۔

کیا کر رہی ہو یہ تم پاگل ہو گئی ہو۔ لہجے میں انتہا کا غصہ تھا۔۔۔۔۔

ہاں میں مرنا چاہتی ہوں اب جینے کے لیے بچا ہی کیا ہے تم نے
میرے پاس چھوڑا ہے کیا ہے۔۔۔۔

سبھی کچھ تو چھین لیا مجھ سے۔۔۔۔

جینے کی وجہ کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔
اور تمہارے ساتھ تو ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتی۔۔
قتل ہو تم میری خوشیوں کے۔۔۔۔
اُرہ۔۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔۔

مشکل سے بول پایا تھا وہ۔۔۔۔۔

سوری۔ اس لفظ کا مطلب بھی جانتے ہو تم۔۔

اور تمہارے ایک سوری سے سب ٹھیک ہو جائے گا میرے زخم
بھر جائیں گے۔۔۔۔۔

میرے باپ نے تمہاری بہن کا قتل کیا تھا۔
اس میں میرا کیا قصور تھا وہ چیخی تھی۔۔۔۔۔
بتاؤ۔۔۔۔۔ اخل۔۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں ہے تمہارے پاس اس کے پاس سچ میں جواب
نہیں تھا یہ اس نے کیا کیا تھا۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔

اس نے بازو کو اس کی گرفت سے ازاد کروانا چاہا لیکن اس کی
گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

او کے ریلکس میری بات سنو۔۔۔۔

وہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کسی صورت بھی اسے قبول نہیں
کرے گی۔۔۔

پر کسی صورت بھی اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔
میں تمہیں چھوڑ دوں گا۔

انی پروس۔۔۔۔

جس دن مجھے احساس ہوا کہ اب تم اکیلے رہ سکتی ہو خود کو سنبھال
سکتی ہو۔ یہ تمہاری حفاظت کرنے والا کوئی تمہاری زندگی میں آگیا
ہے۔ میں اسی دن تمہیں چھوڑ دوں گا۔ میں جانتا ہوں میں جو کر

چکا ہوں وہ نہ ہی تو معافی کے قابل ہے اور نہ ہی تم کبھی میرے
ساتھ رہ سکو گی۔

اور تمہیں لگتا ہے میں تمہاری باتوں پہ یقین کر لوں گی۔۔۔۔

اگر نہیں یقین کرو گی تو کہاں جاؤ گی بتاؤ اس گھر جہاں سے تمہیں
نکال دیا گیا۔۔۔

میں نے نکاح صرف تمہاری حفاظت کے لیے کیا ہے۔۔۔
مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔

حفاظت وہ روتے ہوئے ہنسی تھی۔۔۔۔

خود تو جو تم نے کیا وہ کیا اوروں کو بھی مجھ پہ ظلم کرنے دیا۔
اس وقت یہ حفاظت کہاں تھی۔

اُترہ وہ چیخا تھا جیسے پھر سے وہ منظر انکھوں کے سامنے
اگئے۔۔۔۔۔

میرے ساتھ چلو پلینز۔۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

پلینز۔۔۔۔۔

ابھی کے لیے چلو۔۔۔۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا اب اس کے دل میں جگہ بنانا ممکن نہیں
ہے۔۔۔۔۔

پر وہ اس کو دنیا کے رحم و کرم پر بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

اُترہ کے پاس کوئی اور اپشن بھی نہیں تھا لیکن اس کے ساتھ بھی
نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

اس نے پھر سے دوسری طرف بھاگنا چاہا لیکن اس نے اسے کمر
سے زور سے پکڑا اور اٹھا کر گاڑی میں لے کر آیا۔۔۔

زبردستی اسے گاڑی میں بٹھا کر اس نے دروازہ بند کیا۔۔۔
بہت احتجاج کے بعد اس نے اسے اس بات پہ ایگری کیا تھا۔
کہ وہ اس سے کبھی بھی بیویوں والی ڈیمانڈز نہیں کرے گا۔
اور وقت آنے پر اسے ڈیورس دے دے گا۔
اور وہ اسے اپنی فیملی کے ساتھ رکھے گا۔
اُترہ کو اس کی کسی بات کا یقین نہیں تھا۔۔۔

یہ لے جانا تمہیں بہت مہنگا پڑے گا۔ مسٹر اخل میلان۔۔۔۔
تمہارے پورے خاندان کو بدلہ چکانا پڑے گا میری خوشیوں کا
میرے بھائی بہنوں کا۔۔۔۔

اس بار تمہاری گیم تم پر ہی الٹی کروں گی میں۔۔۔
اس کی آنکھ میں آنسو تھے پر وہ غصے سے اس کی طرف دیکھ رہی
تھی۔۔۔۔۔

وہ بدلہ لینا چاہتی تھی اپنے بہن بھائیوں کو اپنی خوشیوں
کا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ہر ممکن کوشش کروں گا تمہارے دل میں اپنی جگہ بنانے
کی۔ میں اس بار تمہیں خود سے جدا نہیں کروں گا۔

یہ دو سال میں نے کیسی افیت میں گزارے تم نہیں جانتی ا
رہ۔ میں پل پل ترپا ہوں تمہارے لیے۔۔۔۔۔

وہ بھی اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا۔ اُرہ نے غصے سے
اپنا رخ بدلاتو اس نے بھی دھیان روڈ پہ کیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں اخل کے گھر پہنچ چکے تھے۔۔

اخل بشر ابیگم کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ اُرہ سے نکاح کر چکا
ہے۔۔۔۔

خوش آمدید۔۔۔۔

بشر ابیگم نے اگے بڑھ کر اترہ کو گلے سے لگایا۔۔۔۔۔

میلان کمران اس شادی سے خاص خوش نہیں تھے۔۔۔
وہ کھڑے تھے کہ اترہ انہیں جھک کر سلام کرے گی۔۔

پر اترہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

شادی کرنے سے پہلے اسے کوئی توڑ طریقے تو سکھا دیتے۔۔
کہ بڑوں کو سلام کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اترہ پر پھر بھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

اخل نے اسے بازو سے پکڑا اور اپنے ساتھ کمرے کی طرف لے
ایا۔۔۔۔۔

مبارک ہو بیگم جیسا بد تمیز بیٹا تھا نا ویسے ہی بہو ملی ہے۔۔۔۔۔
قاتل کی بیٹی کو ویا کر گھر لے آیا ہے۔۔۔۔۔
جب جب اسے دیکھوں گا اپنی بیٹی کا چہرہ نظروں میں آئے
گا۔۔۔۔۔

کیا پہلے کم ظلم کر چکی ہیں اس بیچاری پر۔۔۔۔۔
خدا کا واسطہ ہے خدا کا واسطہ ہے۔۔۔۔۔
بشر ابیگم نے ہاتھ جوڑے تھے اب سکون سے رہنے دے۔۔۔۔۔

بابا کو سلام کرنا تھا نا۔ کمرے میں اتے ہی اخل نے شکایت

کی۔۔۔۔۔

میری جوتی سلام کرتی ہے۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھوڑا غصے سے پکار تھا اس نے۔۔۔

اب دیکھو میں کرتی کیا ہوں تم لوگوں کے ساتھ اس نے دل میں کہا

میں اس کمرے میں نہیں رہوں گی تمہارا ساتھ۔۔۔

تمہیں اسی کمرے میں رہنا ہو گا میرے ساتھ۔۔۔

میری فیملی یہاں پہ کوئی تماشہ نہیں ہوگا۔۔۔۔
میں سب کو بتا چکا ہوں کہ تم میرے نکاح میں ہو بیوی ہو
میری۔۔۔۔

میں نہیں رہوں گی تو نہیں رہوں گی۔۔۔۔
اُترہ میں اپنی بات سے نہیں منکر رہا میں نے کہا نا وقت آنے پہ میں
تمہیں ازاد کر دوں گا۔۔۔

اس رشتے سے۔۔۔۔

لیکن ابھی کے لیے تمہیں یہیں رہنا ہوگا۔۔۔۔
میں تمہیں ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔۔
اسے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔

مجھے تم پر بھروسہ نہیں ہے بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔

اُترہ کی بات سے وہ خفا ہوا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے ہاتھ روم میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

بشر ابیگم نے اسے کچھ کپڑے دیے تھے جو اس نے تبدیل کر
لیے تھے۔۔۔۔۔

پتہ نہیں اُترہ کیسی ہوگی۔۔۔
اماں جیسے بھی ہوگی نا کم از کم میری طرح بھوک ہی نہیں مر رہی
ہوگی۔

خدا کا واسطہ ہے۔ کچھ کھانے کو دے دیں وہ خود تو ملکہ محلوں میں
راج کر رہی ہے اور ہمارے گھر کو سوگ نامہ بنایا ہوا ہے۔۔۔
یہ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

اس معصوم کی زندگی تباہ کر دی تم نے اگے اسے کون سا سکون
تھا۔۔۔۔

اس کی آلے ڈوبے گی تمہیں۔۔۔۔

بلکہ اس پورے گھر کو خالدہ بیگم نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
میری معصوم بچی۔۔۔۔۔۔۔۔

او خود ہی کچھ بنانا پڑے گا وہ اٹھ کر کچن کی طرف گئی۔۔

پلان کے مطابق اترہ گھر میں گھومنے لگی تھی۔۔۔۔

ان کے ہنستے ہنساتے چہرے اُترہ کے زخموں پہ نمک چھیڑ رہے
تھے۔ کیسے یہ ایک خاندان کو ختم کر کے ایسے خوش رہ سکتے
ہیں۔۔۔۔

ان کی دشمنی میں اس نے اپنے بہن بھائیوں کو کھویا تھا باپ کو
کھونے کا اسے کوئی غم نہیں تھا۔ کیونکہ اس کے ہوتے ہوئے بھی
اس نے یتیموں والی زندگی گزاری تھی۔۔۔۔
وہ یہی سوچتے ہوئے ٹھہل رہی تھی۔۔۔۔۔

یہ فائل بہت امپورٹنٹ ہے تم خود دے کر انا۔ اخل سر کو بڑے
سر کا حکم ہے۔ ایک ملازم نے فائل دوسرے ملازم کو دیتے
ہوئے کہا تھا اور اسے تنقید کرتے وہ نیچے چلا گئی۔۔۔

اخل کا کرہ اوپر تھا۔۔۔۔۔

ایرہ کے کان میں بات بڑھتے ہی وہ ان دونوں کی طرف
اٹی۔۔۔۔۔

میں فائل لے جاتی ہوں۔۔۔۔۔

نہیں بی بی جی ہم لے جائیں گے۔۔۔۔۔

میلان سر نے حکم دیا ہے کہ خود لے جائے۔۔۔

میں بیوی ہوں اس کی اس گھر کا فرد ہوں اب دو اس نے ہاتھ سے
فائل کھینچی۔۔۔۔۔

انکھیں دکھاتی وہ کمرے کی طرف آئی۔ لیکن اس نے فائل کو
پیچھے کر لیا تھا پہلے یہ دیکھا کہ وہ کمرے میں ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

کمرے میں نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس نے دراز سے لیٹا اٹھا یا فائل کو جلادی۔۔۔۔۔

شام کے کھانے میں سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔۔۔

اخل پیٹا تم نے دیکھ لی فائل وہ۔۔۔۔۔

کون سی فائل بابا مجھے تو کوئی فائل نہیں ملی۔ اُرہ کو کھانا پڑو سستے
اس نے جواب دیا تھا۔۔۔۔۔

کلثوم میلان کا مران نے پکارا۔۔۔۔۔

جی برے صاحب۔۔۔۔۔

فائل کہاں ہے۔۔۔۔۔

اُرہ کے ہاتھ کانپنے لگے تو اس نے ٹیبل سے اٹھا کر اپنی گود میں
رکھ لیے۔۔۔۔۔

اس نے زندگی میں پہلی دفعہ کوئی ایسا کام کیا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا تھا نا وہ بہت امپورٹنٹ ہے اس کے ہاتھ میں دینا۔۔۔

وہ تو میں نے چھوٹی بیوی کو دے دی تھی۔۔۔۔

چھوٹی بی بی۔۔۔۔ میلان کا مران نے غصے سے کہا۔۔۔۔

پھر اترہ کی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے کسی نے کوئی فائل نہیں دی۔ ان کے دیکھتے ہی اترہ نے

جواب دیا۔۔۔۔۔

اغل نے اس کا جواب سننے کے بعد کلثوم کو دیکھا وہ جانتا تھا وہ
جھوٹ نہیں بول رہی ہوگی۔۔۔۔

نہیں بی بی جی اپ نے لی تھی کہ اپ خود دیں گے۔۔۔

میں کیوں لوں گی میں نے نہیں لی اس نے نظروں کو نیچے کر لیا
تھا۔۔۔

کہا ہے فائل۔۔۔۔

میلان نے غصے سے پوچھا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔

اخل بھی انہی کے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔

وہ کہہ رہی ہے نا نہیں ہے تو اس کا مطلب نہیں ہے۔۔۔

یہی کہیں ہو گی۔۔۔۔

فلحال کھانا کھانے کی اجازت ہے۔

اس سے غصہ آیا تھا کہ انہوں نے غصے سے اترہ کو پکارا۔۔۔۔

رات کو وہ پہلے ہی لیٹ گئی تھی وہ کمرے میں آیا۔۔۔۔

اپنی واچ اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔۔۔۔۔

استین کے بٹن کھولتے ہوئے ایک دفعہ پھر اسے دیکھا۔۔۔۔

تم یہاں کہاں سو رہے ہو۔۔۔۔۔

اُترہ نے سنجیدگی سے پوچھا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

کیا مطلب ہے کہاں سو رہا ہوں اپنے بیڈ پہ سو رہا ہوں۔۔۔

اوکے۔۔۔۔

اُترہ نے اتنی سے بات کہی اور اٹھ کر صوفے پر اگئی۔۔۔۔

اُترہ چپ چاپ یہاں آؤ۔۔۔۔۔

اگر تم وہاں سو رہے ہو تو میں یہیں سوؤں گی۔۔

اور تم تو ابھی سے اپنے بات سے منکر رہے ہو اگے کا کیا کرو

گے۔۔۔

اُترہ چاہتی تو یہاں سے جاسکتی تھی لیکن وہ بدلہ لینا چاہتی تھی
اب۔ اور وہ یہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ اس کے پاس رہنے کے
لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔

لیکن مجھے دکھ نہیں ہے میں پہلے سے یوز ٹو ہو گئی ہوں۔۔۔
بلکہ بہت زیادہ ہو گئی ہوں اس نے غصے سے کہا اور اپنے ٹانگیں
صوفے پہ سیدھی کی اور لیٹ گئی۔۔۔۔
اخل نے پہلے تسلی سے بازو فولڈ کیے۔۔۔۔۔
پھر اس کی طرف آیا۔۔۔۔

اٹھ کر وہاں پہ اوڑنہ میں اٹھا کے لے کے جاؤں گا۔۔۔۔
مجھے ہاتھ لگانے کی ہمت مت کرنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

اس کا جملہ بھی انکمپلیٹ تھا۔ کہ اخل نے اسے بازوؤں میں اٹھا

لِیَا

اخـل

اور تم نے جھوٹ بولنا کب سے شروع کر دیا ہے۔۔۔۔۔

اور فائل کیوں جلائی۔۔۔۔۔

وہ جو پہلے احتجاج کر رہی تھی ابھی ایک دم سے رکی۔۔۔

کاکیا

کیا مطلب ہے تمہارا میں کیوں فائل جلاؤں گی۔۔۔

اخل نے اسے بیڈ پہ لٹایا۔۔۔۔۔

یہی تو مجھے سمجھ نہیں رہی کہ کیوں چلائی تم نے۔۔۔

اس نے فائل کے کچھ ٹکڑے ڈسٹر بین سے اٹھا کر اس کے

سما منے لہرائے۔۔۔

مجھ پہ الزام لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔۔
کب دو کے ڈیورس مجھے۔۔۔۔۔
کبھی نہیں۔۔۔۔۔

تو وہ باتیں صرف باتیں تھی۔۔
وہ اپنی سائیڈ پہ اگیا تھا اس نے سائیڈ سے لیپ ٹاپ اٹھایا اور اسے
کھولا۔۔۔۔۔

تمہارا کارنامہ مجھے سیدھا کرنا ہے مجھے یہ فائل دوبارہ سے بنانی
پڑے گی اب اچھا ہو گا کہ چپ کر کے سو جاؤ تم۔۔۔
تاکہ میں آرام سے کام کر سکوں۔۔۔۔۔
اُترہ حیران تھی کہ وہ کب سے کام کو لے کر اتنا سیریس ہو
گیا۔۔۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

اخل نے سائیڈ سے اپنا موبائل اٹھایا۔۔۔۔۔

سی سی ٹی وی فوٹیج کی ویڈیو نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمائی۔

شرمندگی کے مارے آنکھوں کو بند کیا۔ اس نے پھر اپنا رخ بدل

لیا۔۔۔۔۔

یہ پہلی اور آخری غلطی تھی۔۔۔۔۔

اخل نے موبائل کو سائیڈ پر رکھا۔۔۔۔۔

جو نقصان میں کرچکا ہوں یہ اس سے بڑا نہیں ہے۔

اس نے دل میں کہا تھا۔

محبت اعتبار سب کھوچکا ہوں میں۔

اور اس کی طرف دیکھنے لگا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیا گھور رہے ہو اب جاؤ اٹھ جاؤ۔۔۔۔۔

اخل ہنسا تھا۔۔۔۔۔

اٹھ جاتا ضرور اٹھ جاتا اگر تم نے میرے ہاتھ کو اتنی مضبوطی سے

نہ پکڑا ہوتا۔۔۔۔۔

اخل نے بلیںکٹ اتارا اور اس کا دھیان اپنے ہاتھ کی طرف

کیا۔۔۔۔۔ اُس نے بھی ابھی ہی نوٹس کیا اس نے اخل کا ایک ہاتھ

اپنے دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک دم سے چھوڑا اور تھوڑا فاصلے پر ہو گئی

تھی۔۔۔۔۔

وہ اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اچھی خاصی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

اس کی باتیں اور پھر یہ حرکت۔ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اس نے
نہیں پکڑا تھا۔۔۔۔

اوکے ریلیکس ہو جاؤ اس نے شوز پہنتے ہوئے کہا۔۔۔۔

شوہر ہوں تمہارا پکڑ سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔۔۔

اگر وہ پرانے والا۔ اخل ہوتا تو یقیناً اسے بہت اچھا جواب دیتا لیکن
وہ ہنستے ہوئے ہاتھ روم کی طرف چلا گیا تھا۔۔۔

پتہ نہیں یہ سب کب ختم ہو گا کب میری اس سے جان چھوٹے
گی۔۔۔۔

وہ لون میں بیٹھی تھی ابھی ناشتے کو ٹائم تھا۔۔۔۔

وہ گہری سوچ میں گم تھی کہ اسے اپنے کندھے پہ ہاتھ محسوس ہوا
وہ بشر بیگم کی تھی۔۔۔

دسمبر کا لاسٹ تھا اچھی خاصی سردی تھی۔۔۔
اُترہ نے بھی شال لپیٹی ہوئی تھی اور بشر ابیگم نے بھی۔۔
وہ اکرا بالکل اس کے مقابل بیٹھے اور اس کا ہاتھ اپنے دونوں
ہاتھوں میں لیا۔۔۔۔

کن سوچوں میں گم ہے میری پیاری بیٹی انہوں نے اس کے بالوں
کو پیچھے کیا۔۔۔۔

ایک عرصے کے بعد اُترہ کو کسی نے ایسی محبت سے پکارا تھا۔۔۔
الفاظ اس کے دل پہ لگے تھے کہ جیسے سچ میں وہ اُترہ کے دل کی ہر
بات جاننا چاہتی ہے اس کا حل نکالنا چاہتی ہے۔۔۔

لیکن وہ اخل کی موم تھی وہ کیسے یقین کر سکتی تھی کیسے انہیں
بتائے کہ وہ اس سے جان چھڑوانا چاہتی ہے۔۔۔

اُترہ اپنے دل کی ہر بات مجھ سے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔
مجھے اپنی ماں ہی سمجھو۔۔۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں انٹی۔۔۔۔۔

انٹی نہیں تم بھی مجھے موم بولا کرو۔ اخل کی طرح۔۔۔

اُترہ نے پھر سے انہیں غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔۔

چلو بولو شاہاش۔۔۔۔۔

موم۔۔۔۔۔

بشرابیگم کو لگا جیسے عائرہ نے انہیں پکارا ہو۔۔۔۔۔

انہوں نے اُترہ کو سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو تم میں عائرہ نظر اتی ہے۔۔۔۔۔

میری بیٹی بھی تمہاری طرح بہت معصوم تھی۔۔۔۔۔

اُترہ کے زخم تازہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔
مہر و اور علی اس کے ذہن میں گھومنے لگے تھے۔۔۔

وہ ان کا قاتل میلان کا مران اور اخل کوئی سمجھتی تھی
ویسے تو وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اسے کس نے قتل کیا۔
لیکن جو بھی ہو اس کا ذمہ دار ان لوگوں کو ٹھہرانا چاہتی تھی
کیونکہ سب ان کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ بہت محبت کرتا ہے وہ تم سے۔۔۔۔
اُترہ ایک دم سے ان سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔
پر میں نہیں وہ بولنے ہی لگی تھی کہ اخل وہاں پہا گیا۔۔۔

گڈ مار ننگ موم-----

اس نے ان کے گال پہ کس کیا-----

اس نے ایک نظر اترہ کو دیکھا نیلے رنگ کی شال اس نے لپیٹی

ہوئی تھی بال کھلے ہوئے تھے-----

اخل نے نیلی شرٹ پہنی تھی۔ نیچے وائٹ جینز-----

سردی سے کانپ رہی تھی-----

تم دونوں بیٹھو میں چائے بجواتی ہوں انہوں نے اخل کو بیٹھنے کا

اشارہ کیا-----

کسی نے تمہیں سردی میں بیٹھنے کے لیے فورس کیا ہے۔ یا پھر

بھاگنے کا پلان ہے-----

وہ بیٹھا ہی تھا کہ وہ ایک دم سے اٹھ گئی۔۔۔۔۔

میں تمہاری غلام نہیں ہوں جو بھاگوں گی۔۔

جب جانا ہو گا تو خود ہی چلی جاؤں گی۔

اس کا مطلب تم اپنی مرضی سے رہ رہی ہو۔

میں ایسے ہی خود کو کوس رہا ہوں کہ میں نے زبردستی کی بچاری

پر۔۔۔۔۔

اتناسب ہونے کے بعد تم ایسے کیسے نارمل بیہیو کر سکتے ہو

میرے ساتھ۔۔۔

وہ اس کے مقابل کھڑا ہوا۔ اور شرٹ کو تھوڑا نیچے کھینچا۔۔۔

میں تو ابھی نار مل ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

تم اچھے سے جانتی ہو۔ نار مل اخل کو اور اس کے رومنس کو۔
اُرہ حیران تھی وہ بات کو کہاں سے کہاں لے آیا ہے۔۔۔۔

ورنہ صبح والی حرکت کو میں ایسے اگنور تھوڑی کرتا۔

میں بہت سدھر گیا ہوں لیکن لگتا ہے۔

وہ کچھ ٹائم جو تم میرے ساتھ گزارا ہے صحبت کا اثر ہے وہ جو تم

نے فائل جلائی پھر وہ رات والی حرکت۔۔۔۔۔

دیکھو میں تو اپنی بات پہ قائم ہوں میں نے بالکل بھی ہاتھ نہیں
لگایا تمہیں۔۔۔۔۔

وہ اس کی گٹیاں باتوں سے پہلے ہی یوز ٹو تھی وہ بنا کچھ بولے اندر
کی طرف چلی گئی۔۔۔

اخل اسے روکنا چاہتا تھا لیکن پھر ہاتھ اس نے پیچھے کر لیا کہ کہیں
وہ برانہ مناجائے۔۔۔۔۔

اج فردوس اور اس کی کمپنی کے کچھ بندوں کو میں نے ڈنر پر
انوائٹ کیا ہے۔

ہم ان کے ساتھ پار ٹرشپ کرنے والے ہیں انج رات کے
کھانے میں کوئی کسر نہیں رہنی چاہیے۔۔۔

یہ پار ٹرشپ ہمیں بہت فائدہ دے گی۔۔۔۔۔
وہ اپنے پرسنل سیکٹری کو سمجھا رہے تھے۔۔۔

انج ساری اریجنمنٹ تم دیکھو گے۔۔۔۔۔

اُترہ جو ابھی حال میں داخل ہوئی تھی ساری باتیں اس کے کان
میں پڑ چکی تھی۔۔۔

اج کا ڈنر سچ میں بہت ہی زیادہ اچھا ہونے والا ہے کیونکہ آپ کی
پیاری بہو بنائے گی۔۔۔۔

اس نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پاؤں کو زور سے زمین پر مارا۔۔۔

اتنا غصہ بیگم کس پر اخل نے اتے ہی اسے پیچھے سے تھاما تھا۔۔۔۔
اس کے ہاتھ کو جھٹکا اُترہ نے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی میلان کا مران نے دونوں کو
مخاطب کیا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

اور تم لڑکی۔۔۔۔

میری بات کان کھول کر سن لو اوج رات کے ڈنر میں یہ مجھے نظر نہ
اے۔

اس بے تکرے رشتے کا ابھی میں کسی کو نہیں بتانا چاہتا۔

وہ بیوی ہے میری۔۔۔۔۔

جہاں میں وہیں وہ ہوگی۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔ انہوں نے غصے سے پکارا تھا۔۔۔۔۔

بابا کہہ نا وہ بیوی ہے میری اور کسی کو بتانے میں مجھے کوئی

شرمندگی نہیں ہے۔۔۔

لیکن لوگوں کو یہ بتاتے ہوئے ہمیں ضرور شرم ائے گی کہ اپنی

بہن کے قاتل کی بیٹی سے اس نے شادی کر لی۔۔۔۔۔

اگر میرا باپ قاتل ہے تو اپ لوگ کون سا۔۔۔۔۔

اُترہ اخل نے اس کی بات کو بیچ میں کاٹا تھا۔۔۔۔

کمرے میں جاؤ میں بات کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

اُترہ نے غصے سے پہلے کامران کی طرف دیکھا۔۔۔۔

پھر اخل۔۔۔۔

میں اوں گی نہیں لیکن اج رات کے دُور کو شاندار ضرور بنادوں

گی اس نے دل ہی دل میں کہا اور اپنے کمرے کی طرف چلی

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم ڈنر پر اوگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا ذہن میں کچھ نہیں ارہا تو اسی سے
شروع کر دی۔۔۔

اسکے ہاتھ میں موبائل تھا۔ وہ اسے گول گول گھومارہا تھا۔۔۔
وہ بیڈ کے دوسری سائیڈ پہ بیٹھی تھی۔۔۔۔

ہاں کیوں میں نہیں اوں گی میں ڈنر نہیں کروں گی۔۔۔
بھوکار کھنے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔۔۔

میں نے ایسا نہیں کہا مجھے لگا شاید بابا کی وجہ سے نہ او۔۔۔۔
تم نے صبح ہی تو کہا تھا کہ مجھ پہ تمہارا اثر ہو گیا ہے۔
اب کوئی جتنا بھی بیسٹ کر لے فیل ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔ وہ بات کو پھر سے اسی موڑ پے لے گئی تھی۔ اس
لیے اسے تھوڑا غصہ آیا۔۔۔۔۔

کیا اُترہ اُترہ۔۔۔۔۔

اخل کبھی کبھی میں خود سے سوال کرتی ہوں۔۔۔۔۔

کیا تمہارا ضمیر مرچکا تھا اس وقت۔۔۔۔۔

تمہارے ضمیر نے کبھی تم سے کوئی سوال نہیں کیا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو بہنا شروع ہو گئے تھے وہ جو ٹیک لگا کے بیٹھا

تھا ایک دم سے ٹانگیں سیدھی کی اور کھڑا ہو گیا۔

تم نے اتنا ظلم کیا۔۔۔۔۔

تم لوگوں کی دشمنی میں میں اپنا سب کچھ گواہ بیٹھی۔

کیوں۔۔۔۔۔

مجھے کیوں کا جواب چاہیے وہ بالکل اس کے پاس آگئی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

وہ اسے کیا وضاحت دیتا اس کے پاس کوئی لفظ نہیں تھا۔۔۔

معافی مانگ چکا ہوں نا۔۔۔۔۔

تمہاری ایک معافی سے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

میرے زخموں کو چھوڑو۔۔۔۔۔

اخل جو میرے بہن بھائیوں کے ساتھ ہوا وہ۔۔۔۔۔

ہمارے پاس تم لوگو جتنا پیسہ نہیں ہے نا۔۔۔۔۔

جو اس کھیل کو شروع کر سکیں۔۔۔۔۔

ایک بدلے کے پیچھے نسلیں اجاڑ دیں۔۔۔۔۔
لیکن میں نے سب اللہ پہ چھوڑ دیا ہے۔۔۔۔۔
اور اس کا حساب بڑا سخت ہوتا ہے۔ اخل میں دعا کرتی ہوں کہ تم
لوگ برداشت کر پاؤ۔۔۔۔۔

وہ انصوف کرتے باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔
اُترہ۔۔۔۔۔

وہ اسے کس منہ کے ساتھ روکتا۔۔۔۔۔

تقریبات ہونے والی تھی ڈنر کی تیاریاں عروج پر تھی۔۔۔۔۔

کیا مجھے ایک کپ چائے مل سکتی ہے۔۔۔۔
کچن سے طرح طرح کے کھانوں کی خوشبو آرہی تھی۔۔۔۔

اُترہ نے کچن میں اتے ہی کہا۔۔۔۔
جی چھوٹی بی بی یہ میں بس کڑا ہی دیکھ لوں پھر اس کے بعد آپ کے
لیے چائے بناتی ہو۔۔۔۔

میں دیکھ لیتی ہوں تم میرے لیے چائے بنا دو۔۔۔۔
اواُترہ نے ایکٹنگ کی میرا موبائل روم میں رہ گیا کیا تم وہ لاکے
دے سکتی ہو۔۔۔۔

جی وہ نہ نہیں کر سکتی تھی تو چلی گئی۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی اُترہ نے۔۔۔۔۔
کہیں قسم کی ڈشیں بنی تھی۔

ہر ڈش میں نمک مرچ اور مصالحے چھج در چھج نہ جانے کتنے اس
نے ڈال دیے۔۔۔۔۔

وہ سارے کھانو کو بگاڑ چکی تھی اب صرف کڑا ہی بچی تھی۔۔۔۔۔

وہ اب کڑا ہی کے پاس آئی تھی۔ وہ جوانچ بالکل ہلکی کر کے گئی تھی
اس نے سب سے پہلے اسے ہائی کیا۔۔۔۔۔

اب ڈبے میں تھوڑی ہی مرچیں رہ گئی تھی اس نے پورا ڈبہ اندر
ڈالنا چاہا پر اخل نے اس کا بازو پکڑا۔۔۔۔۔

اثره

وہ ابھی ابھی کچن میں آیا تھا۔ اور اس کے کارنامے سے اچھے سے واقف ہو چکا تھا۔-----

اس نے اس کے ہاتھ سے ڈبہ لے کر شیڈ پر رکھا۔۔۔۔۔
یہ کیا کر رہی ہو یا گل ہو گئی ہو۔۔۔۔۔

_____ اومیرے اللہ

وہ گول گما تھا۔۔۔۔۔

دونوں ہاتھ اسے پیشانی پرے ٹکائے۔۔۔
اسے اس حرکت کی بالکل امید نہیں تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر پیچھے دیکھا اسے ڈر تھا کوئی انہ جائے

اب کمرے میں جاؤ جلدی سے کمرے میں جاؤ اُترہ۔۔۔۔
میں کچھ کہہ رہا ہوں جاؤ وہ غصے سے جیجا تھا۔۔۔

اُترہ کو اس پر شدید غصہ آیا تھا لیکن اندر سے وہ شرمندہ بھی
تھی۔۔۔۔

کچھ ری ایکٹ کیے بغیر وہ باہر چلی گئی کئے بغیر باہر آگئی۔۔۔۔

وہ کچن سے باہر نکلی ہی تھی کہ بشر ابیگم نے اسے بلا یا وہ جو کمرے
کے دروازے کے پاس کھڑی تھی۔۔۔۔۔

اُترہ جانا تو نہیں چاہتی تھی لیکن انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔
جی۔۔۔۔۔

تمہارے لیے ایک بہت ہی پیارا جوڑا نکالا ہے میں چاہتی ہوں انج
تم وہ پہنو۔۔۔۔۔

یہ کہتے ہی وہ اپنی الماری کی طرف گئی۔۔۔۔
انہوں نے وائٹ کلر کی ایک میکسی ٹائپ فرائ نکالی۔۔
جو بالکل سمپل تھی۔۔۔۔۔
اوپر تھوڑے نگ لگے تھے۔۔۔۔۔

تم جانتی ہو۔۔۔۔۔

عائزہ نے یہ کپڑے بہت شوق سے لیے تھے۔۔۔
لیکن اسے پہننا نصیب نہیں ہوئے۔۔۔۔۔
اس کی شادی کے کچھ دن پہلے ہی ان قاتلوں نے میری بیٹی کو مار
دیا۔۔۔۔۔

بشر ابیگم نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اپ کو تسلی دینے کے لیے میرے پاس الفاظ تو نہیں ہے۔۔۔

لیکن اپ کی خوشی کے لیے میں یہ پہن لوں گی۔۔۔۔۔

بشر ابیگم جانتی تھی کہ شاید وہ شرمندہ ہو رہی ہے۔

. میری جان تمہیں شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

میں سمجھ سکتی ہوں اپ کا غم میں بھی اسی تکلیف سے گزر رہی

ہوں اس نے ان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔

اسے اندر سے کھانے کی بھی ٹینشن تھی۔

اور جلدی سے کپڑے لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

تقریباً مہمان آنے والے تھے۔۔۔۔۔

چھوٹی بی بی اب کامو بائل وہ کچن میں آئی تھی لیکن وہاں پہ اترہ
نہیں تھی۔

وہ چھوٹی بی بی نے مو بائل مانگا تھا۔

ایک کام کرو میں کھانا رڈر کرتا ہوں یہ پھینک دو
پر کیوں چھوٹے صاحب کام والی نے کہا۔

... جتنا کہا ہے اتنا کرو

وہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف گیا تھا۔۔۔۔

یہ کیا بچپنا ہے اس نے غصے سے دروازہ بند کرتے ہوئے پوچھا وہ
سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور اپنے ہاتھوں سے کھیلنے لگی۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں وہ پاس آیا۔۔۔۔

یہاں پہ تم لے کر مجھے اپنی مرضی سے ائے ہو لیکن رہوں گی
میں اپنی مرضی سے۔۔۔

تو تمہاری مرضی یہ ہے پنجگانہ حرکتے کھانا خراب کر کے کیا ملا
تمہیں۔۔۔۔

اور اگر بابا جان کو پتہ لگ جاتا۔۔۔۔

ایک کھانا خراب کرنے سے تمہیں اتنی ٹینشن ہو رہی ہے کہ بابا
کو برا لگ جائے گا اور جو تم نے میرے ساتھ کیا۔

وہ اسے اس سے اگے ہی نہیں بڑھنے دے رہی تھی وہ سب ٹھیک
کرنا چاہتا تھا لیکن پھر سے اس کے تانے اسے وہیں روک دیتے
تھے۔۔۔۔

میں سوری بول چکا ہوں۔۔

اوکے مسٹر اخل میلان میں بھی اپ سے کھانا خراب کرنے کے

لیے سوری بولتی ہوں اب سب ٹھیک ہو گیا۔۔۔۔

جا کر کچن میں چیک کرنا کیا نمک مرچ کم ہو گیا کھانے میں۔

کیا وہ کھانے کے قابل ہو گیا۔۔۔۔

نہیں نابالکل بھی نہیں نا۔

بالکل ایسے ہی تمہاری سوری سے کوئی فرق نہیں پڑتا کچھ بھی

ٹھیک نہیں ہوا۔۔۔۔

بلکہ تمہاری سوری میرے زخموں کو اور چھیڑ دیتی ہے۔۔۔۔

تم نے پھر سے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

چلو چپ اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

کوئی بات نہیں میں کھانا رڈ کرنے والا ہوں۔۔۔۔

میری خوشیاں بھی ارڈر کر دو۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب جو مجھ سے چھین گیا ہے وہ بھی ارڈر کر دو پھر۔۔۔

او کے کر دوں گا اب چپ۔۔۔؟

اس نے ہنستے ہوئے اس کے انصو صاف کیے تھے۔۔۔

اس کی قربت کا احساس ہوا تو اس نے اسے زور سے جھٹکا۔۔۔

میں خوشیوں کو پہلے یہ ارڈر کر چکا ہوں بس تم۔

اس بند روازے کو کھول دو اترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل نے اپنا موبائل نکالا اور اس نے کھانا رڈر کیا ہنستے ہوئے اس

کی طرف دیکھا اور باہر اگیا۔۔۔۔۔

میرا ہر پلین چوپر کر دیا۔۔۔۔۔

لیکن ابھی مہمانوں کو اپنا تعارف کروانا باقی ہے۔۔۔۔۔
اس نے مشکل سے خود کو سنبھالا تھا اور انس و صاف کیے اور پھر سے
اس ڈریس کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اخل تمہارے پاپا تمہیں بلا رہے ہیں کب سے
جی موم ان کے پاس ہی جا رہا ہوں۔۔۔۔۔
بشرابیگم کے گال کھینچتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔۔۔
کھانا وہ ارڈر کر چکا تھا۔۔۔
کہیں اگر اسے غصہ تھا اس کی شرارت پہ تو کہیں پیار بھی ارہا
تھا۔۔۔۔۔

اس کی معصوم چالوں پہ

ڈیڈ اپ نے بلایا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے گرے شرٹ پہنی تھی۔ جس میں وائٹ لائنز
تھی۔ بالوں کو ایک طرف مڑا ہوا تھا۔

ہاتھ میں چین۔۔۔۔۔

اس نے دروازے کو شائستگی سے بند کیا۔۔۔۔۔

انجوسیم بھی ڈنر پڑا رہا۔۔۔۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو کہ میں پہلے ایمن کے لیے تمہارا رشتہ مانگ

چکا ہوں۔۔۔۔۔

اور ان کے ساتھ ہمارے بزنس معاملات بھی کیسے ہیں۔۔۔۔

اب ایسے اچانک انہیں بتانا کہ تم نے شادی کر لی ہے بالکل اچھا
تاثر نہیں دیتا۔۔۔۔

اس لیے اپنی بیوی کو کہنا کہ صرف کمرے تک رہے۔۔
بابا میں آپ کو کہہ چکا ہوں میری بیوی ہے۔ وہ

اخل۔۔۔

انہوں نے غصے سے مخاطب کیا اور رخ اس کی طرف کیا وہ دونوں
ہاتھ پیچھے باندھے کھڑکی کے پاس کھڑے تھے۔۔

بابا میں نے شادی کر لی ہے انہیں یہ بات جتنی جلدی پتہ لگ
جائے اچھا ہے۔

اور اترہ گھر کا فرد ہے۔۔۔۔

اسے کسی سے بھی چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

وہ غصے سے کہتا باہر گیا۔۔۔۔

اور دروازے کو زور سے بند کیا اس نے۔۔۔۔

___\$

وہ کمرے سے باہر نکلا ہی تھا کہ اگے اسے ایمن اور اس کی فیملی
اتے نظر آئے وہ جانا تو کمرے میں چاہتا تھا لیکن پھر رک گیا۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔

وٹا سپرائز ایمن اگے آئی۔۔۔۔

تم دبئی سے کب ائے۔۔۔۔۔۔
اخل ناچاہتے ہوئے بھی سب سے ملا۔۔۔۔۔۔

اسد۔۔۔۔۔۔

اپنے کال کیونکہ اس نے ڈرتے ہوئے موبائل کان کے ساتھ
لگایا کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اخل کو کتنی چڑھ ہے اس بندے
سے۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس کا جواب سنتی۔۔۔
اخل کمرے میں داخل ہوا تو اس نے موبائل پیچھے رکھ دیا۔۔۔
اس نے وہی فراک پہن لی تھی جو بشر ابیگم نے اسے دی
تھی۔۔۔۔۔۔

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس میں۔۔۔۔

بالوں کو اوپر کی طرف باندھا ہوا تھا دو لٹوں کو چہرے پہ سجایا ہوا
تھا۔۔۔۔

اس نے دیکھتے ہی لمبا سانس لیا تھا۔۔۔۔۔
وہ بات بھول گیا تھا اپنی۔۔۔۔۔

چلو جاؤ باہر سب اگیے ہے۔۔۔۔۔
اپنا کنٹرول نہ کھو دے وہ اس نے جلدی سے اسے باہر آنے کا
کہا۔۔۔

یہ انٹی نے دیا مجھے تو پہن لیا میں نے۔۔۔۔۔
شاید اس نے اس کے سوالوں کے جواب دیے تھے۔۔۔
ہاں بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔

اس نے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھا تھا پھر سے۔۔۔۔
میں اتی ہوں تم جاؤ۔۔۔۔۔

وہ اسد کے چیپٹر کو نیٹانا چاہتی تھی۔۔۔۔
اسد کب سے اسے فون کر رہا تھا۔۔۔۔۔

میرے ساتھ نہیں چلوں گی۔۔۔۔۔
نہیں کبھی نہیں وہ غصے سے بولتی رخ بدل گئی تھی۔۔۔
اس کے جاتے ہی اس نے پہلے فون ملا نا چاہا لیکن کچھ سوچ کر
موبائل رکھ دیا۔۔۔۔۔

یہ اترہ پلیر ایک دفعہ میری کال اٹھائیں مجھے اپ سے بہت
ضروری بات کرنی ہے۔

میں نے بہت مشکل سے نمبر ڈھونڈا ہے۔۔۔۔

بہت کھانے کی تھی اس نے لیکن جواب نہ ملنے پر اس نے اب
میج کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل کامیز پہ موجود لوگوں میں کم دھیان تھا اُس کا انتظار زیادہ
تھا۔۔۔۔۔

کھانے کی میز پر بشر بیگم کچھ افس کے لوگ و سیم اس کی فیملی اور
ایمن تھے۔۔۔۔۔

نہ جانے کتنی دفعہ وہ دیکھ چکا تھا وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔۔

دیکھیں اناج اس پر مسرت موقع پر۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں کہ ہم اس دوستی کو رشتے میں بدلیں۔

اپنے تو پہلے ہی اخل کو ہمیں سونپ دیا ہے اناج ہم بھی اس
رشتے کو نام دینا چاہتے ہیں۔

بشر ابیگم نے حیرانگی سے میلان کا مران کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ایمن نے شرم کے مارے نظروں کو نیچے جھکا لیا تھا۔۔

نہ۔۔۔۔ اخل بولنے ہی لگا تھا کہ میلان نے ہاتھ سے اسے چپ

رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اج ہم ایمن اور اخل کی اگینجمنٹ کی تاریخ رکھ لیتے ہیں جو کہ اسی
ویکن میں رکھ لیتے ہیں۔۔۔

وسیم بولے جارہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ جو کہ ابھی ہی انی تھی یہ بات سنتے ہی اس نے واپس جانا
چاہا۔۔۔۔

اُترہ اخل نے آواز دے کے روکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

ایمن نے حیرانگی سے کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کون ہے وسیم نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔۔

بابا یہ وہی اُترہ ہے ایمن نے کہا ایمن انہیں سب بتا چکی
تھی۔۔۔۔۔

اُترہ وائف ہے میری شادی کر چکا ہوں میں۔۔۔۔۔

کیسے و سیم ایک دم سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے یہ تو اس قاتل کی بیٹی ہے نا۔

پلیز۔ اخل زور سے چیخا تھا۔۔۔۔۔

میلان کا مران بھی اٹھا تھا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

و سیم بات سنو۔۔

اب سننے کو رہ کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

میری بیٹی کی جگہ تم اس قاتل کی بیٹی کو لے ائے۔۔۔

تو مجھے کیا یہاں مبارکباد دینے کے لیے بلایا تھا تم نے۔۔۔۔۔

اُترہ کمرے میں بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

اخل بھی اس کے پیچھے کمرے میں گیا۔۔۔۔

پلیز مجھے کوئی بات نہیں کرنی مجھے اکیلا رہنا ہے وہ زور سے چیخی
تھی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اخل پلیز۔۔۔۔۔

اخل نے بھی اسے اور ڈسٹرب کرنا۔ مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

اگر میرا باپ قاتل ہے تو تم لوگ کیا ہو وہ زور سے چیخی اور پھر

سے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

میلان کا مران کے لیے اس کے دل میں نفرت بڑھتی جا رہی
تھی۔۔۔۔۔

\$____
اپ پاگل ہو چکے ہیں وہ شادی کر چکا ہے وہ کسی صورت بھی اسے
ڈیورس نہیں دے گا۔۔۔۔۔

کچھ بھی کر کے اسے مناؤ اسے بولو اس لڑکی کو ڈیورس دے اس
کی شادی اسی سے ہی ہو گی۔۔۔
ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔

بشر ابیگم کسی صورت میں ان کی بات ماننے کو راضی نہیں
تھی۔۔۔

وہ غصے سے باہر چلی گئی۔۔۔۔۔

یہ تو بالکل پاگل ہو گئے ہیں بالکل۔۔۔۔۔

بیٹے کی خوشیوں کے قاتل بننے جا رہے ہیں۔ اس نے دروازے کو
زور سے بند کیا تھا۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔۔۔

بشر ابیگم اترہ کے کمرے میں آئی تھی اسے دیکھنے۔۔۔۔۔

انہوں نے بالکل نارمل بیہوش کیا تھا اسے کچھ بھی شو نہیں کروایا
تھا۔۔۔۔۔

تھینک یہ کپڑے سچ میں بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

کیا میں عائزہ کو دیکھ سکتی ہوں اُرہ نے سوال کیا۔۔۔

پہلے تو بہت ڈسٹرب تھی لیکن بعد میں اس نے یہ کہا کہ خود کو
تسلی دی۔ یہ نکاح وقتی ہے۔ اسے ساری عمر اس کے ساتھ نہیں
رہنا۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔

بشر ابیگم نے موبائل سے عائزہ کی تصویریں نکال کر دکھائی۔
وہ سچ میں بہت خوبصورت تھی۔۔۔۔۔

اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا۔۔۔۔

وہ پوچھنا تو نہیں چاہتی تھی لیکن۔۔۔۔

اس کے ذہن میں جو سوال تھے وہ انہیں روک نہیں پائی۔۔۔۔

بشر بیگم نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

پلیز چپ کر جائیں میں نے کچھ غلط پوچھ لیا۔۔۔

اُس نے ہاتھ ان کے کاندھے پہ رکھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ رات کو دیر سے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

اُس نے سوچکی تھی۔۔۔۔

وہ سوتے ہوئے کتنی معصوم لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے استین فولڈ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

اندر ہی اندر کہا تھا۔۔۔۔۔

اس کا حسن اسے پاگل کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے اس کے پاؤں بیڈ پر سیدھے کیے۔۔۔۔۔

بلینکٹ اس کے اوپر اڑا اور اپنی سائیڈ پہ آیا۔۔۔

پر خود پر کنٹرول نہیں کر پار رہا تھا۔۔۔

اس نے یہ سوچا کہ وہ سو رہی ہے اسے کیا پتہ لگے گا۔۔۔

اسے قریب سے دیکھنا اور محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کے اوپر سایہ بنایا اس نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔

کتنی خوبصورت ہو تم۔۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کی انگلیاں اس کے چہرے پہ گردش کر رہی
تھی۔۔۔

چہرے پہ حرکت محسوس کرتے ہی ایک دم سے اس کی آنکھ کھلی
تھی۔۔۔

کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

اس نے زور سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا۔

پر اس کی ادائیگوں نے اسے کنٹرول سے باہر کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وائف ہو میری۔۔۔۔

اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔۔

میری نیند کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شرم نہیں آتی۔۔۔۔

اس نے ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کے قریب کیا۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔

اب جب جان گئی ہو تو پھر کیا چھپانا۔۔

وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

اخل تم بات سے مکثر رہے ہو چھوڑو مجھے۔۔۔۔

جب یہ قاتل ادا میں دکھاؤ گی تو کون بات پہ قائم رہے گا۔

ایک چٹکے میں اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

اُترہ کا ایک بازو اس کے کاندھے پہ تھا۔۔۔۔۔
وہ اس کی سانسیں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔

میں بہت ڈسٹرب ہوں پلینز چھوڑ دو۔۔۔۔۔
یہ بات ہے۔۔۔۔۔

اخل نے اپنے کاندھے سے اس کا ہاتھ اٹھایا۔۔۔۔۔
اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑا اس نے۔۔۔
یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔۔۔

اُترہ نے پریشانی کے عالم میں اسے دیکھا اور پوچھا۔۔۔۔۔
اخل نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ایک جھٹکے میں بالکل اسے
اپنے سینے کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

اغل-----

اور پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید
کیا۔۔۔۔۔

اغل-----

وہ اسے بولنے کا موقع نہیں دے رہا تھا اس کے ہاتھوں کو پہلے ہی
قید کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو بری طرح کچل رہا تھا وہ اپنے ہونٹوں
سے۔۔۔

جہاں اس کی سانسیں رکنے لگتی وہ اپنی سانسیں بڑھتا اس
میں۔۔۔۔۔

اس کا حسن اسے پاگل کر چکا تھا۔۔۔۔۔

اس کی شدت یوں یوں بھرتی اس کا احتجاج بھی زور پکڑ رہا تھا وہ
کسی صورت بھی خود کو اس کے حوالے کرنے کے لیے تیار نہیں
تھی۔۔۔۔۔

ایک چٹکے میں اسے پیچھے کر کے وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تھی کہ اس نے
پھر سے پکڑا۔۔۔۔۔

میں اس حرکت پہ کبھی معاف نہیں کروں گی یاد رکھنا۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔

ایک جھٹکے میں اسے بیڈ کراؤن کے ساتھ اسے لگایا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کی انگلی اس کے لبوں پہ رکھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں سننے والا۔۔

بہت ہو گیا۔۔۔

اس نے شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھولے اور اس کی شاہ رگ پہ

جھکا۔۔۔۔۔

اُترہ کا دل تیزی سے درک رہا تھا وہ کسی بھی طرح بھاگنا چاہتی
تھی۔۔۔۔

اغل۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک زور کے جھٹکے سے اسے بیڈ پہ گرایا اور باہر کی طرف
بھاگی اس نے جلدی سے دروازہ کھولا تھا۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے شرٹ سیدھی کی اور اس کے پیچھے ہی آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کیا یار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بھی زور سے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائنگ روم میں بشر ابیگم بیٹھی تھی اترہ ان کے پاس ہی اکر بیٹھ
گئی۔۔۔۔۔

ارے اترہ بیٹا سوئی نہیں ابھی تک وہ جو کتاب پڑھ رہی تھی کتاب
کو سائیڈ پہ رکھا گلاسز اتار کر ٹیبل پر رکھے۔۔۔

اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔

نہ۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔

وہ بولی ہی تھی کہ اخل بھی اگیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

تم اتنا ڈری ہوئی کیوں ہوا نہوں نے اترہ کے بال پیچھے کیے اس
نے کچھ کہا ہے۔۔۔۔۔

نہیں موم میں کیوں کچھ کہوں گا۔۔۔۔۔

اسے نیند میں چلنے کی عادت ہے شاید۔۔۔

اس نے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا میں کمرے میں
لے جاتا ہوں۔۔۔۔۔

اور اترہ کو غصے سے دیکھا۔۔۔۔۔

کوئی ڈرامہ نہیں اس نے کان میں کہا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔

اترہ نے زور سے اسے پیچھے کیا۔۔۔

بشرابیگم حیرانگی سے دونوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

اخل بھی اسے چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

میرا مطلب ہے مجھے نیند نہیں آئی مجھے یہیں بیٹھنا ہے۔۔

وہ پھر سے وہیں بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا اسے نیند نہیں آئی تو اسے بیٹھنے دو مجھے بھی نیند نہیں آرہی ہم

دونوں ماں بیٹی بیٹھ کے باتیں کریں گے تمہیں نیند آئی ہے تو جا

کے سو جاؤں۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔

میں بھی یہیں ہوں پھر وہ بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا تھا

اسے انکھیں نکالتے ہوئے۔۔۔۔۔

گھٹیا انسان ہوں۔۔۔۔۔

ایک نمبر کے گھٹیا انسان میں تم پر اعتبار کیسے کر سکتی ہوں۔۔۔
وہ دل ہی دل میں خود کو کوس رہی تھی۔۔۔۔۔

اس قاتل کی بیٹی کو میری بیٹی پہ فوقیت دی ہے انہوں نے۔۔
ایسے کیسے دھوکہ کر سکتا ہے میلان کمران مجھ سے۔۔۔۔۔ و سیم
مسلسل ٹھہل رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل کی شادی میری بیٹی سے ہی ہوگی۔۔۔۔۔۔۔
ورنہ یہ پار ٹنر شپ ختم کر دوں گا میں۔۔۔۔۔۔۔
اور اپ کو لگتا ہے کہ ذرا سی پار ٹنر شپ پہ ملان کمران اپ کی بات
مانے گا۔۔۔

ایمن بتا چکی ہے اپ کو کہ وہ اُترہ سے پیار کرتا ہے۔

یہ سب ہونے سے پہلے ہی وہ اس کے ساتھ دبئی میں رہتی تھی۔
نہ جانے کب سے شادی کی ہوئی ہے انہوں نے۔۔۔۔۔
ایمن کی ماں چپ کر جاؤ چپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اخل میلان کا مران کے بزنس کا ایک لوتا وارث ہے۔۔
تمہاری بیٹی تو بے وقوف ہے اور تم بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
میں اچھے سے جانتا ہوں کہ گیم کیسے چلاتے ہیں۔۔۔۔۔
اور میلان کو میں بہت اچھے سے جانتا ہوں وہ اپنی بیٹی کے قاتل کی
بیٹی کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔
کبھی نہیں۔۔۔۔۔

اُترہ بہت رات ہو گئی ہے اب چلو سونے چلتے ہیں۔۔۔۔۔
اخل اچھا خاصہ تنگ اگیا تھا۔۔۔۔۔

انکھوں سے نہ جانے اسے کتنے اشارے کر چکا تھا۔
پر بشر ابیگم کے اگے بے بس تھا۔۔۔۔۔

اُرہ نے سوالیہ نظروں سے پھر سے بشر ابیگم کی طرف دیکھا۔
ہاں میرا بیٹی مجھے بھی بہت نیندار ہی ہے میں بھی سونے چلتی ہوں
وہ اٹھی ہی تھی کہ اُرہ نے ان کا بازو پکڑا۔۔۔۔۔
اپ اتنی اچھی باتیں کر رہی ہیں پلیز بیٹھی رہے نہ۔۔۔۔۔

اُرہ وہ کب تک بیٹھیں گی سونا تو انہوں نے ہے ہی ابھی نہیں تو
کچھ گھنٹے بعد اس نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا اور انکھیں نکالی
اسے۔۔۔۔۔

پھر تمہیں سونا ہی پڑے گا نہ۔۔۔۔۔

بشر ابیگم کو کچھ سمجھ نہیں ارہی تھی۔۔۔۔۔

یہی لگ رہا تھا کہ شاید اسے نیند نہیں ارہی۔۔۔

ہاں بیٹی اخل بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے رات بہت ہو گئی ہے انہوں

نے اترہ کے سر پہ بوسہ دیا۔۔۔۔

گڈ نائٹ۔۔۔۔۔

اخل ہنستے ہوئے اٹھا۔۔۔۔

اس کے پاس صوفے پر ا کے بیٹھا۔۔۔۔۔

اب ہمیں بھی سونا چاہیے مس اترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے جب سونا ہو گا میں اجاؤں گی تم جاؤ۔۔۔۔۔

اور اب میرے قریب بھی آنے کی کوشش کی نا تو میں پورے گھر
کو اکٹھا کر لوں گی۔۔۔

اس نے دونوں بازوؤں کو باندھا تھا سردی کی وجہ سے۔۔۔۔۔

دیکھو بہت ٹھنڈ ہے۔۔۔۔۔

میں ایسے نہیں سو سکتا تمہیں حگ کر کے سوؤں گا نہ دیکھو تمہیں
بھی کتنی سردی لگ رہی ہے۔ اس نے انکھ ماری اور کھڑا ہو

گیا۔۔۔۔۔

میں نے کہا میرے قریب نہیں انا اس نے ہاتھ کی انگلی سے وون کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

وہ جو ریلیکس بیٹھا تھا ایک دم کھڑا ہوا

میں تو ڈر گیا۔۔۔۔۔

دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے اور اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

اب شرافت سے اندر چلو گی یا اٹھا کے لے کے جانا پڑے گا بس اتنا بتاؤ میں اور ٹائم ویسٹ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

تم اپنی بات سے منکر رہے ہو وعدہ کیا تھا تم نے مجھ سے۔۔

اُترہ نے کمرے میں جا کے اندر سے دروازہ لاک کر لیا۔۔۔۔۔
اُترہ کیا تماشا ہے کھولو اسے۔۔۔۔۔

اس نے ہینڈل کو دو تین دفعہ پر لیس کیا۔۔۔۔۔
زیادہ زور سے اسے نوک بھی نہیں کر سکتا تھا ورنہ گھر والے
جاگ جاتے۔۔۔۔۔

اُترہ اپنے لیے خود مصیبت کھڑی کر رہی ہو کھولو اسے۔۔۔۔۔
اس بار اس نے غصے سے کہا تھا اور پھر سے ہاتھ کو دیکھا اس نے
بہت زور سے کاٹا تھا۔۔۔۔۔
کیا کینچی جیسے ڈانٹ ہے اس کے۔۔۔۔۔

میں نہیں کھولنے والی تم جھوٹے انسان ہو وعدہ خلافی کرنے
والے۔۔۔۔۔

او کے ٹھیک ہے۔۔۔۔۔
بندر کھو۔ اس نے پاؤں زور سے مارا دروازے کو۔۔۔

وہ باہر کی طرف آیا تھا ہال کے ڈرامیں سے اس نے چابیاں تلاش
کی۔ جو تھوڑی مشقت کے بعد اسے مل گئی تھی۔۔۔

چابیوں کو اگے لہراتے ہوئے وہ ہنسا۔۔۔۔۔
بیچاری کا ہر پلان فیل ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ دروازے کے پاس ایاتم نہیں کھول رہی پکا
نا۔۔۔۔

ہاں ایک دفعہ سنائی نہیں دے رہا وہ بڑے آرام سے لیٹ گئی
تھی۔۔۔

بلیںکٹ کو سیدھا کرتے ہوئے اس نے کہا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی وہ دروازہ توڑ نہیں سکتا ورنہ گھر۔ والے جاگ
جاتے۔۔۔۔۔

او کے اس نے چابی کو لاک میں گھسایا۔۔۔۔

اغل-----

اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ اندراچکا تھا۔۔۔۔

اب نہیں بچنے والی۔۔۔۔

یہ جو کاٹا ہے نا پہلے اس کا حساب دینا پڑے گا۔

تم۔۔۔۔

اس نے روم لاک کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کے دل نے تیزی سے دھڑکنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

اسے بہت خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

اغل۔۔۔۔۔

وہ مشکل سے بول پائی تھی۔۔۔۔

دیکھو پہلے میں صرف مذاق کر رہا تھا لیکن تمہاری اس حرکت نے
مجبور کر دیا ہے اب۔۔۔۔

اور اب مزید کچھ کیا نا تو پھر بالکل بھی اچھا نہیں ہونے والا۔ اس
نے چابیوں کو بیڈ پہ پھینکا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر چابیوں کو دیکھا اور پھر کھڑی ہو گئی۔۔۔
کس حق سے یہ سب کر رہے ہو تم۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے پاس آیا۔

لیگل وائف اور نکاح کیا ہے میں نے۔۔۔۔

لیکن یہ لیگل نکاح تم نے ان لیگل طریقے سے کیا ہے۔۔۔۔

مجبوری کا فائدہ اٹھایا تم نے۔۔۔۔۔

مجھے ڈیورس چاہیے بس ڈیورس اور اگر تم نے مجھے ہاتھ لگایا تو میں
شور مچا کے پورے گھر کو یہاں پہ اگھٹا کر لوں گی۔۔۔۔
کیوں موڈ خراب کرنے پہ اٹل ہو اب بس کرو۔۔۔
بہت رات ہو گئی ہے۔ مجھے سونا ہے صبح جلدی افس جانا
ہے۔۔۔۔۔

اتنی چھٹیاں کرنے کا مجھے کیا فائدہ ہوا۔ اپنی وائف کو ایک کس بھی
نہیں کی میں نے۔۔۔۔۔

وہ پھر سے اگے بڑھا تھا اس کے ہونٹوں کو قید کرنے کے لیے۔

کے اترہ نے تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا اخل نے اس کو زور
سے پکڑا اور نیچے جھٹکا۔۔۔۔

اب اسے بھی شدید غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

سارے موڈ کا ستیاناس کر دیا۔۔۔

اسے پیچھے ڈھکیلتے ہوئے وہ اپنی سائیڈ پہ آیا تھا۔۔۔۔۔

ایڈیٹ اس نے وچ اتارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اور اس کو بھی اب تسلی ہو گئی تھی کہ اب کوئی حرکت نہیں

کرے گا وہ آرام سے اپنی سائیڈ پہ بلینکٹ سیدھا کرنے

لگی۔ کیونکہ سردی بہت زیادہ تھی اور وہ صوفے پہ نہیں سو سکتی

تھی بنا بلینکٹ کے۔۔۔۔۔

بہت احسان فراموش ہو تم۔۔۔۔

پر اخل کسی بھی صورت بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا پھر سے اسے دیکھنے کے بعد جیسے اس کا

نشہ طاری ہو گیا ہو۔۔۔۔

تم پر گئی ہو

میرے پہ جاتی تو ایسی تو ہر گز نہیں ہونا تھا تم نے۔۔۔۔۔

تم تو ایسے بات کر رہے ہو جیسے غلام ہوں میں تمہاری۔

یا پھر قرض دار۔۔۔۔۔

قرض دار تو ہو تم۔۔۔۔۔

ایک دم سے اس نے اپنا رخ اس کی طرف کیا۔
جیسے نئی ترکیب مل گئی ہو۔

میرے 50 کیس کدھر ہیں اُترہ۔۔۔
میں نے تو ایڈوانس پیمنٹ کی تھی۔۔۔۔۔

دے دو گی واپس پیسے۔۔۔۔۔
ابھی دو مجھے ابھی چاہیے۔۔۔۔۔

اور اگر پیسے نہیں ہیں نا تو میرے پاس اور اپشن ہے۔۔۔

کیا اپشن اس کے پاس پیسے تو نہیں تھے تو اس نے اپشن سننا ہی بہتر
سمجھا۔۔۔۔

کس۔۔۔۔

اُرہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

مطلب 50 کس۔۔۔

وہ تھوڑا اس کے قریب جکا۔۔

وہ بھی یہاں اس نے اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

تمہارا قرض میں اتار دوں گی صبح۔۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس نے اس کے پیسے کھائے ہیں۔ مطلب ویسٹ

ہی ہوئے ہیں لیکن اس نے لیے تو ہیں۔

تو اسے کچھ سمجھ نہیں آئی تو اس نے یہی کہہ دیا۔

تمہارا قرض میں اتار دوں گی صبح اس نے بلیںکٹ سیدھا کیا اور اپنا
رخ موڑا۔۔۔
گھٹیا انسان۔۔۔۔

اور ایک کس کا دورانیہ پانچ منٹ کا تو ہو گا۔۔۔
بلیںکٹ کو اس کے اوپر سیدھا کرتے ہوئے وہ ہنسا تھا۔۔۔
اور اس کے اوپر جھکتے ہوئے شائستگی سے بولا اور پھر اپنی سائیڈ پہ
ہو گیا۔۔۔۔۔

میں نے کہا نہ میں صبح تمہارا قرض اتار دوں گی۔

میں تمہیں 50 کیس بنا کے دوں گی۔۔
اخل جو لیٹنے والا تھا ایک دم سے رکا۔۔۔

اور اگر کیس نہ بنے تو پھر یہی اپشن ہے یاد رکھنا۔
کیس بن جائیں گے اب سونے دو پلیر پلیر۔۔۔۔۔

ہاں سو جاؤ میرا بھی موڈ خراب کر دیا ہے تم نے یہ صبح برابر کروں
گامیں۔۔۔۔

دیکھتا ہوں کیسے بناتی ہو کیس اس نے دل ہی دل میں کہا۔۔

ہمیں اس کی پہلی شادی سے کوئی اعتراض نہیں وہ ہماری بیٹی سے
دوسری شادی کر لے۔۔۔

لیکن پہلی شادی کو کو اناؤنس نہیں کرے گا۔۔۔۔
وسیم کی نظر بس بزنس پر تھی۔۔۔۔
لاچ ایسی کہ بیٹی بھی قربان کرنے کو چلا تھا۔۔۔۔
میلان کا مران تھوڑا پریشان ہوا۔
کیونکہ وہ جانتا تھا۔ اخل کو منانا مشکل ہے۔
اس کے افس پہنچنے سے پہلے ہی وسیم وہاں پہ موجود تھا اور اپنی افر
اس نے اس کے اگے رکھی۔۔۔۔

ہاں تو 50 کیکس ریڈی رکھنا۔۔۔۔

ورنہ اس نے استین کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا وہ افس کے لیے
تیار ہو رہا تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

بلو پیٹ کوٹ نیچے وائٹ شرٹ۔۔۔
اُترہ الماری سے کپڑے نکال رہی تھی۔

یہ 50 کیک تم نے اپنی ایکسوں کو کھلانے ہے۔۔۔۔۔

تو یہ 50 بھی پورے نہیں ہوں گے پھر تمہیں سو بنوانے پڑیں

گے۔ یا پھر اس سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ جو بال سیدھے کر رہا تھا ہنسا۔۔۔۔۔۔۔

اب ایکس بھی تم ہو اور نیکسٹ بھی۔۔۔۔۔
اس نے کوٹ پہنتے ہوئے کہا۔ اور پھر سے ایک دفعہ شیشے میں
دیکھا۔۔۔۔۔

دینی تو تم نے کس ہی ہے انی نو۔۔۔
تو دو تین ابھی دے دو رات کو بوج ہلکا ہو جائے گا۔۔۔
اس کے قریب سے اس نے لیپ ٹاپ اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

اُترہ نے غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔
او کے ریلیکس پھر میں رات کا انتظار کروں گا وہ باہر چلا
گیا۔۔۔۔۔

فلرٹی اس نے شائستگی سے کہا تھا۔۔۔۔۔
اور ہاتھ میں پکڑے کپڑوں کو بیڈ پہ گرا دیا۔

پھوپو ایسی کوئی بات نہیں میں اپ کو کیوں بھول جاؤں گی۔
بس یہاں پہ مصروفیات تھوڑی زیادہ ہیں۔

اپ بتائیں۔۔۔
حرا کسی ہے۔۔۔

بیٹا اس کا تو نہ ہی پوچھو تو اچھا ہے۔
کیا مطلب کیا کر دیا پھر سے اس نے۔۔
جتنا تمہارے ساتھ اس نے برا کیا تمہیں پھر بھی فکر ہے۔
پھوپو میں نے بلا دیا ہے۔۔۔

بس بیٹا۔۔۔۔۔

لیکن اللہ کو یاد تھا سب وہ دیکھ رہا تھا۔

کسی لڑکے نے اس کی تصویریں کسی لڑکے کے ساتھ تمہارے
انگل کو دکھادی تھی۔

خالدہ روتے ہوئے بتا رہی تھی۔

تمہارے انگل نے اس کی شادی گاؤں کے ہی ایک بندے سے کر
دی اس کی پہلے ہی شادی تھی دو بچے تھے۔۔۔

پوپو یہ کیا کیا انگل نے۔۔۔

یہ تو بہت زیادتی ہوئی اس کے ساتھ۔۔۔

بس بیٹا تمہاری بددعائیں لے ڈوبی ہیں اسے۔

پھپھو یقین مانے میں نے کبھی بددعا نہیں دی اسے۔۔

وہ میری بہنوں جیسی ہے میں کیوں بددعا دوں گی۔

اللہ تمہارے جیسی بیٹی ہر ماں باپ کو دے۔۔۔

عدنان تو بڑا بد بخت تھا۔

اللہ نے میرے بھائی کو تم جیسے نعمت سے نوازا تھا لیکن وہ قدر

نہیں کر سکا۔۔۔۔

ہیرے کی پہچان نہیں کی اس نے۔

اور دیکھو کیسے ذلت کی موت مارا۔

بس یہ کہانیاں اللہ کی لکھی گئی ہوتی ہیں بیٹا۔

انسان کتنا ہی فراموش کر لے۔

راز کھل ہی جاتے ہیں۔

پھوپو ابار و نابند کریں ورنہ میں بھی رو دوں گی۔

اور مجھے سچ میں حرا کے لیے دکھ ہو رہا ہے وہ یہ ڈیزرو نہیں کرتی
تھی

--

خالدہ اور اُترہ کی باتیں یوں ہی چلتی رہی۔۔

&&_____

میدہ نہیں ہے گھر میں۔۔۔۔

اور کیک کا باقی سامان بھی اس نے منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔
اخل صبح جتنا بھی سامان تھا کیک بنانے کے لیے وہ اس نے کچن
سے ہٹوا دیا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی شامت نظر ارہی تھی رات کو۔۔۔۔۔
کے اچانک اس کی نظر موبائل پر پڑی۔۔۔۔۔

اسد----

اس کے چہرے پہ خوشی کی لہرائی وہ بھاگتے ہوئے اپنے کمرے
میں آئی۔۔۔۔

اسد----

اس نے جیسے ہی فون ملایا تھا اس نے فون اٹھالیا تھا۔
تھوڑی ہی دیر میں اس نے اسے ساری بات بتائی تھی کہ اسے
50 کیس بنانے ہیں کیا وہ وہاں پہناسکتی ہے۔

اسد کو اور کیا چاہیے تھا دیدار یار سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔
اس نے خوشی خوشی اسے انوائٹ کیا۔۔۔

لیکن اُترہ نے وجہ نہیں بتائی تھی کہ کیوں اور کس لیے
چاہیے۔۔۔

وہ بشر ابیگم سے اجازت لے کر۔

تھوڑی دیر میں اسد کے پاس پہنچ چکی تھی۔

اخل افس تھا۔۔۔۔۔

ویسے یہ 50 کیس کس لیے۔۔۔۔۔

اُترہ سوچ میں پڑ گئی کہ اسے کیا جواب دے۔۔

وہ دونوں ریسٹورنٹ کے کچن میں کھڑے تھے۔

وہ ایکجولی شادی سے پہلے مجھے 50 کیس کا ارڈر ملا تھا لیکن پھر یہ

سب کچھ اتنی جلدی ہوا۔

میں بنا نہیں پائی انہوں نے پیمنٹ ایڈوانس کر دی تھی۔

پر تم فکر مت کرو میں پیسے واپس کر دوں گی جتنا بھی خرچہ ہو گا۔

اسد تھوڑا حیران تھا۔ کیونکہ وہ میلان کا مران فیملی کی بہو تھی اور

اس کے پاس پیسے نہیں۔

یہی بات اسے فکر میں مبتلا کر رہی تھی۔

اُترہ کم ان۔۔۔۔۔

تم چاہو تو لاک کیس بھی بنا سکتی ہو۔۔۔۔۔

مجھے بھی تم سے بہت سی باتیں پوچھنی تھی کتنی کالز کی میں نے
تمہیں۔۔۔

اچانک شادی اور وہ بھی اخل سے۔۔

یہ شادی بس ایسے ہی ہے میں اس سے ڈیورس لے لوں گی۔

اسد کی جان میں جیسے جانائی ہو۔۔۔۔۔

کیا ایسا ہے اس نے خوشی سے کہا۔۔۔۔۔

ڈیڈ اپ پاگل ہو چکے ہیں۔

میں شادی کر چکا ہوں اپ اچھے سے جانتے ہیں۔

اور وہ بھی بے وقوف ایک شادی شدہ آدمی کو اپنی بیٹی دے رہا ہے۔

کیا اتنی فالتو ہے۔ تو کسی اور کے پلے بندھے۔۔۔۔

ابھی ایک کو سنبھالنا مشکل ہے اس نے شائستگی سے کہا تھا اور ٹائی کو تھوڑا نیچے کیا۔

وہ اترہ کی رات والی حرکت سے اچھا خاصہ ڈسٹرب تھا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

میلان کمران نے غصے سے پکارا۔۔۔۔

میں اترہ سے خود بات کروں گا۔۔۔

ڈیڈ اس متعلق دوبارہ مجھ سے بات نہیں کرنی اپ نے تواترہ کہاں
سے اگئی۔۔۔۔

اس بات کو یہیں ختم کر دیں اس نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے۔
میں کسی صورت میں شادی نہیں کروں گا کسی صورت بھی
نہیں۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

لیکن وہ دروازے کو زور سے پٹاخ کر باہر جا چکا تھا۔
سبھی افس ممبر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے تھے۔۔۔۔

کیا تماشہ لگا ہے یہاں اس نے غصے سے کہا تو سبھی اپنے اپنے کیمین
میں چلے گئے۔۔۔۔

بس یہی رہ گیا تھا زندگی میں وہ غصے سے اپنے افس میں گیا۔۔۔۔

ویسے۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اسد نہ جانے اسے کب سے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔

پر اس کے دیکھتے ہی وہ کام میں مصروف ہو گیا نہیں کچھ نہیں۔

تم ایک ہی سٹائل کے بنارہی ہو کچھ ڈفرنٹ شیپ کے بنالو۔

اخل نے لیپ ٹاپ کو ہولڈ کیا۔۔۔

اور موبائل اٹھایا ارادہ اس کو کال کرنے کا تھا۔

چھوڑو بنانے دو بیچاری کو 50 کیس۔۔۔

وہ ہنسا تھا موبائل کو پھر سے ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

وہ اپنی طرف سے پورا کام کر کے آیا تھا۔ سارا سامان بھی کچن سے
ہٹوا دیا تھا اس نے۔۔

اور، سیلپرز کو بھی خاص تنقید کی تھی کہ کوئی اس کی مدد نہ کرے
سامان لانے میں۔

اور وہ یہ بھی اچھے سے جانتا تھا کہ اس کے پاس پیسے نہیں ہیں کہ
وہ خود لے کر آئے۔۔۔۔۔

اس لیے وہ ریلیکس تھا۔۔۔۔۔

اُترہ ڈیورس لینے کے بعد پھر تم کیا کرو گی۔۔۔
کس کے پاس جاؤ گی۔۔۔۔۔

اُترہ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا اور ماتھے پہ اتے بالوں کو
پیچھے کیا۔۔۔

ک۔۔۔ کیا مطلب لفظوں کو گھسیٹتے ہوئے اس نے
پوچھا۔۔۔

میرا کہنے کا مطلب ہے اس نے ایک دم سے اپنا رخ چینیج کیا اور
ہاتھ میں پکڑے باؤل کو شدید پر رکھا۔۔۔۔۔

جو کچھ ہوا ہے اس کے بعد تمہاری پھپھو تو مجھے نہیں لگتا تمہاری ذمہ
داری دوبارہ سے لیں گی۔۔۔۔

اس لیے میں یہی سوچ رہا تھا کہ تم کہاں رہو گی۔۔۔
یہ بات اُس کو بھی کھٹکنے لگی تھی کیونکہ اس نے اس بارے میں
کچھ نہیں سوچا تھا۔

اس نے تو بس یہیں تک سوچا تھا کہ وہ ڈیورس لے گی اس سے۔

اس متعلق تو میں نے ابھی کچھ نہیں سوچا۔۔

اس نے پھر سے لٹوں کو پیچھے کیا۔۔۔۔

باندھ دیتا ہوں۔ اُترہ ویسے ہی اس پے حاوی تھی اور یہ ادائیں
اسے اور پاگل کر رہی تھی۔۔۔

اُترہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن منع نہیں کر پائی اس نے پیچھے سے
اس کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑا۔ ایک کیچر چھوٹا سا جو اس نے
لگایا ہوا تھا۔ اس کو اتار کر شیڈ پر رکھا اور بالوں کا جوڑا بنا دیا۔۔۔

تھینک یو سو میچ۔۔۔۔

ویسے اگر تم چاہو تو میں تمہارے رہنے کا بندوبست کر سکتا
ہوں۔۔۔۔

وہ اس کی پشت سے ہٹا۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں پھپھو کے پاس ہی جاؤں گی۔
وہ اب کسی کا بھی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔۔

اُس نے تقریباً ساڑھے کیک بیک کر لیے تھے اور اب ڈیکوریشن
رہ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اس کے شیطانی دماغ میں ایک اور شرارت سو جی۔۔
اسد ابھی ہی تھوڑی دیر کے لیے باہر گیا تھا اس نے فون
اٹھایا۔۔۔۔

اخل کو کال ملائی۔۔۔۔۔

پہلے ہی رنگ پر اس نے موبائل اٹھالیا تھا وہ جو آفس چیئر پر بیٹھا تھا
اٹھا۔۔۔۔۔

اج سورج کہاں سے نکلا ہے دیکھنا پڑے گا۔۔۔
زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں اس نے موبائل کو ایک کان
سے دوسرے کان پہ لگایا۔۔۔

مجھے تمہاری ایکسوں کے نام جاننے ہیں اس لیے فون کیا ہے۔۔۔

مجھے تو لگتا تم کیک بنا رہی ہو گی بہت زیادہ تھک گئی ہو گی لیکن لگتا
ہے کیک بنا نہیں رہی۔ اسے پورا یقین تھا کہ وہ کیک نہیں بنا
سکتی۔ اترہ بھی اسے سر پر اتر کر ناچا ہتی تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے بھی اچھے سے پتہ تھا کہ کچن سے سامان اسی نے ہٹوایا
ہے۔۔۔۔۔

ہاں بالکل نہیں بنا رہی کیک۔۔۔۔۔

جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ۔۔۔

قوت۔۔ ملیجہ ان دونوں کو تو میں جانتی ہوں اب باقیوں کے

بتاؤ۔۔۔

اس نے ہاتھ میں ایک ڈائری اٹھائی تھی اور پین بھی۔ وہ شیڈ کے

اوپر ہی جگہ بنا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

دیکھو اترہ تمہیں میں ایک ایڈیڈ یاد دیتا ہوں۔ اس نے سائل کی تھی

چہرے پر ڈمپل واضح ہوا تھا۔۔۔

ایکسوں کو چھوڑا اور تم رات کا سوچو۔۔۔۔

کس اومائی گاڈ۔۔۔۔ 50

اس نے دل پر ہاتھ رکھا اور ہنسنے لگا۔۔۔۔

اور ٹائم ڈور لیشن بتا چکا ہوں کل۔۔۔

تو کیا کر پاؤ گی برداشت اس نے ٹائی کو تھوڑا ڈلا کیا اور واپس اپنے
چیر پر بیٹھا۔۔۔۔

میں نے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ ورنہ میں فون بند کر رہی ہوں۔

تمہارے لیے آفر ہے۔۔۔

ایک ابھی دے دو۔۔۔

رات کو دو مائنس کر دوں گا۔ بہت اچھی افر ہے ٹھکرا نامت۔۔
اس نے سر چیئر کی پشت پر ٹکایا۔ اور اسے دائیں بائیں جو لنے
لگا۔۔۔۔۔

او کے اللہ حافظ وہ فون بند کرنے لگی تھی۔۔۔

اچھا یار سنو نا بتا رہا ہوں۔۔۔
وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اور چیئر کو بھی اگے کیا۔۔۔

عائشہ پریشہ منا ہل۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کو پیشانے پہ ٹھکایا جیسے دماغ پہ زور لگا رہا ہو۔

افرا

سویرا۔

ریشے۔

ارے جا۔

پڑی۔۔۔۔۔

تم سن رہی ہونا۔۔۔۔۔

وہ تھوڑا سا ہنسا۔

ہاں میں سن بھی رہی ہوں اور لکھ بھی رہی ہوں۔

بہت ہی کوئی گھٹیا انسان ہو تم ویسے۔۔۔

اسے سچ میں غصہ آیا تھا اتنی لڑکیوں کے نام سن کر۔۔۔

اتنی لڑکیوں کے دلوں کے ساتھ کھیل رہے ہو۔۔۔

اب کہاں کھیل رہا ہوں اب تو تم مجھے نچو رہی ہو۔ کھیل رہے ہو
میری فیلنگز کے ساتھ۔۔۔۔

اچھا باقیوں کے بتاؤ یہ تھوڑے ہیں۔۔
تم نے کرنے کیا ہیں یہ تو بتاؤ
بس دیکھ رہی ہوں نا۔
صلحہ۔۔۔

کونوا۔۔۔۔
اور نہ جانے کتنی اس نے شائستگی سے کہا۔۔۔
فیفا۔۔۔

سچ میں بہت ہارٹ تھی فیفا۔۔۔۔
اف اس کے لپس۔۔۔۔

اٹیلین تھی۔۔۔۔۔

کیا کس کرتی تھی۔۔۔۔۔

تم گھٹیا انسان ہو بہت ہی گھٹیا۔۔۔۔۔

اُرہ نے غصے سے فون بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔

ارے کس۔۔۔۔۔

اس نے پھر سے ڈائل کیا تھا لیکن اس نے ڈس کنیکٹ کر دی

کال۔۔۔۔۔

بہت ہی گھٹیا ہو تم۔۔۔۔۔

وہ جو نام لکھ رہی تھی اس کا دھیان اب اس کی طرف ہو گیا

تھا۔۔۔۔۔

اپ پاگل ہو گئے ہیں ایسا کچھ بھی ممکن نہیں ہو سکتا۔۔۔

اپ کیوں دونوں کی زندگی تباہ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

اخل کو اپ اچھے سے جانتے ہیں کتنا ٹیڑھا ہے وہ۔۔۔

ابھی تو اس نے اپ کو پیار سے منع کیا ہے۔۔۔

لیکن اگر اپ نے اُترہ سے بات کی تو پھر اپ بھی جانتے ہیں کہ

اس کاری ایشن کیا ہو گا۔۔۔

بشر ابیگم تو سنتے ہی آپ سے باہر ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

وہ جو صوفے پر بیٹھی تھی ایک دم سے اٹھی۔ اور میلان کا مران
کے سامنے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اگے ہم نے اپنی ایک بیٹی کھودی ہے۔
اب بیٹے کی جان کی دشمن مت بنے۔۔۔

بہت پیار کرتا ہے وہ اترہ سے یہ بات آپ بھی جانتے ہیں۔
یہ بدلاؤ صرف اترہ کی وجہ سے آیا ہے اس میں۔۔۔
میں نے کہا چپ کر جاؤ۔

وہ پہلے تو تسلی سے اس کی باتیں سن رہا تھا لیکن اب اچانک ہی
غصہ ہوا تھا۔۔۔۔

چپ کر جاؤ چپ کر جاؤ۔۔۔

تم یہ اچھے سے جانتی ہو کہ وسیم کے ساتھ ہمارے تعلقات کیسے
ہیں وہ شروع سے ہی ہمارا بزنس پارٹنر رہا ہے۔۔۔

اور میں اس سے انکار کر دیتا بالکل کر دیتا اگر یہ بات میں نے خود
نہ کی ہوتی۔۔۔

میں نے خود اس کی بیٹی کا رشتہ مانگا تھا تمہارے بیٹے کے لیے۔

اور کہیں تو وہ بھی درست ہے اس نے بھی پورے خاندان میں
اناؤنس کیا ہے۔۔۔

ایسے ہماری فرینڈ شپ پر بہت فرق پڑنے والا ہے۔۔۔
اور بزنس پر بھی۔۔۔۔

وہ تو اس کی بھلائی ہے کہ اس نے افر دے دی کہ وہ اترہ کو بھی
ایکسیپٹ کر لے گا۔

ورنہ میں اس لڑکی کو اٹھا کے گھر سے باہر پھینکتا۔
جب جب میں اسے دیکھتا ہوں میرا خون کھولتا ہے۔
اس گھر میں زندہ چل پھر رہی ہے یہی کافی ہے اس کے لیے۔

بیٹی کے قاتل کی بیٹی کو پال رہا ہوں واہ کیا قسمت پائی ہے میں
نے۔۔۔۔۔

تقریباً اترہ نے سارے کیس تیار کر لیے تھے اس نے ہر کیک پہ
نام لکھا تھا وہ جو اس نے بتائے تھے۔۔۔۔۔

لیکن نام کم تھے اور کیس زیادہ تھے۔۔۔۔۔

یقیناً تم نے مجھے کم نام بتائے ہیں۔۔۔۔۔

ورنہ اگر سارے بتاتے تو یہ کیک بھی کم پڑنے تھے اس نے
دونوں ہاتھ پھیلائے۔۔۔۔۔

ارے اترہ اتنا غصہ اسدا بھی ہی ایا تھا اس کے ہاتھ میں کھانا
تھا۔۔۔۔

اس نے کھانا ٹیبل پر رکھا اور ہنستے ہوئے اس کے پاس آیا اس کی
بنجگانہ حرکت پہ وہ کھلکھلا اٹھا تھا۔۔۔

نہیں بس ایسے ہی اترہ نے بات کو ٹالا۔۔۔۔
ہر نام کے اوپر اس نے ایکس لکھا تھا اور نیچے نام لکھا تھا۔

ملیجا
قرت۔۔

افرا۔۔

یہ سب کیا ہے اس نے ہنستے ہوئے پوچھا۔۔۔
ایکس اور پھر نام۔

یہ کون اتنا ٹھہر کی پیدا ہو گیا۔۔۔۔
نہیں ایسا ہی ارڈرایا تھا میں نے بنا دیا۔۔۔

اب بہت بھوک لگی ہے کیا ہم کھانا کھائیں اس نے دونوں ہاتھ
پیٹ پر رکھے۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے چیئر کو آگے گھسیٹا اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اور وہ بھی فوراً سے ہی بیٹھ گئی تھی کیونکہ بھوک اسے بہت لگی
تھی۔۔

تھوڑی دیر میں اس نے کھانا ختم کیا۔۔۔

اسد۔۔۔۔۔

میں خود چلی جاؤں گی اس کی ضرورت نہیں ہے بس اپ یہ کیک
کسی طرح ڈلیور کروادیں۔۔۔

اگر تم اس سے ڈر رہی ہو تو ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں
ہوں تمہارے ساتھ۔۔

نہیں نہیں میں کسی سے نہیں ڈر رہی بس میں خود چلی جاؤں
گی۔ اس نے شال کو اگے پیچھے لپیٹا اور ہینڈ بیگ کو ہینڈ میں
لیا۔۔۔۔۔

-

یہ کیک تم اس ڈریس پہ ڈلیور کروالو نا جہاں تم نے ڈلیور کرنا ہے
یہ تو تم نے میلان کا مران۔۔۔۔۔

نہیں وہ وہاں سے ریسیو کر لیں گے انہوں نے کہا ہے اس لیے
اس نے اس کی بات کو کاٹا۔۔۔۔۔

اسد نے بھی کوئی سوال نہیں تھوڑی دیر میں اُرہ گھر پہنچ چکی تھی
اور اسد نے کیک بھی ڈلیور کر دیا تھے اس کے پہنچنے کے کچھ
دیر باد۔۔۔

لیکن اس نے دل پہ پتھر رکھ کر اسے جانے دیا تھا۔
لیکن اس کی باتوں کو سمجھ بھی نہیں پارہا تھا۔
ارڈر پھر نام وہ بھی اچھا خاصا کنفیوز ہوا تھا۔۔۔۔

اُرہ بیٹی یہ اتنے کیک بشر ابیگم نے سوال کیا۔
سارے کیس اس نے کچن میں رکھوائے تھے۔۔۔

اخل نے کہا تھا اسے 50 کیس چاہیے تو میں نے بنا لیے۔۔

اسے 50 کیس کیوں چاہیے بشر بیگم نے حیرانگی سے
پوچھا۔۔۔۔

یہ تو میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔
وہ کیا ایکسپلین کرے اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔
تھوڑی دیر میں اخل افس سے واپس آگیا تھا۔۔۔۔۔

گڈ ایوننگ ماسویٹ موم۔۔۔
اس نے اتے ہی لیپ ٹاپ کو صوفے پہ رکھا اور انہیں حگ کیا۔۔
اُترہ وہاں پہ موجود نہیں تھی۔۔۔

اس نے نظر کو آگے پیچھے گھمایا۔

وہ اُترہ کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا کہ ہار کے کیسا محسوس کر رہی ہے۔

کہاں ہے یہ اس نے بشر ابیگم سے پوچھا۔

کچن میں ہے تمہارا ہی انتظار کر رہی ہے۔

کچن میں اس نے حیرانگی سے کہا اور پھر ٹائم ویسٹ کیے بغیر کچن کی طرف بڑا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے راستہ بند کیے کچن کے دروازے میں کھڑا تھا۔۔۔

اُترہ بولتے ہی اس کی نظر ٹیبل پہ سجے کیکس پہ پڑی۔۔۔

کچھ کیس اس نے ٹیبل پہ کچھ شیڈ پہ رکھے تھے مشکل سے پورے
ائے تھے۔ ٹیبل پہ 10 کیس بھی۔۔۔۔۔

وہ جو اترہ کا اتر اہوا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا اس کا اپنا چہرہ اتر گیا تھا۔۔۔۔۔

کچن میں بس اترہ تھی وہ چہرے پہ مسکان سجائے اسے دیکھ رہی
تھی۔۔۔

یقیناً موم ہیلپ کی ہوگی اس نے دل ہی دل میں سوچا۔۔۔

تو بنا لیے تم نے 50 کیس اس نے گلے کو صاف کیا ٹائی کو اگے
پیچھے گھمایا۔ اور کیس کا معائنہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔
پورے 50 کیس۔۔۔۔۔

اس نے گنتی کہی تھی کہ کہیں ایک دو کم ہو جائے اور اسے کس
مل ہی جائے گا۔

پر وہ کمبخت پورے 50 تھے۔۔۔۔۔

وہ کبھی ٹیبل پہ تو کبھی شیڈ پہ دیکھتا ہر طرف بس کیک ہی کیک
تھے۔۔۔۔۔

ہاں بنا لیے میں نے کیک۔۔۔

اور تم اب اپنی ایکسوں کے ایڈریس بتا دو تاکہ میں ڈلیور کر
دوں۔۔۔

تو تم نے سب نام لکھ لیے اس نے ایک ہاتھ کی انگلی پیشانی پہ
ٹھکائی۔۔۔

وہ ہر نام کو باری باری پڑھ رہا تھا بناواؤز کے۔۔۔۔

لیکن ایک ایکس کا نام مسنگ ہے اس میں۔۔۔

وہ اس کے بہت قریب اچکا تھا۔۔۔

دور ہٹ جاؤ میں نے بنا دیا ہے 50 کیس اب جان چھوڑو

میری۔۔۔

مس اترہ اخل میری سب سے پریس ایکس۔۔۔۔

اس نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔

میں کب رہی تمہاری اکس

اخل اس کے ہاتھ کو زور سے جھٹکا تھا اس نے۔۔۔

لیکن اس پہ کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

اس نے ایک ہاتھ دیوار پہ رکھا اور اسے اپنی گرفت میں کر لیا۔۔۔

تو کیا نہیں رہی میری گر فرینڈ بتاؤ۔۔۔
کب رہی میں تمہاری گرل فرینڈ۔۔۔

جھوٹے انسان ہٹ جاؤ اس نے دونوں ہاتھ سینے پر رکھے تھے اس کے۔۔

دبی میں ہم نے کتنا اچھا ٹائم گزارا ہے بھول گئی سب۔۔
دبی میں واقع میں ہم نے بہت اچھا ٹائم گزارا ہے اور وہ مجھے کبھی نہیں بھولے گا کبھی نہیں۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اب اس متعلق کوئی بات نہیں ہوگی اس نے غصے سے کہا تھا۔۔

سوچو ذرا جو تم سننے میں اتنی تکلیف محسوس کر رہے ہو وہ میں نے
برداشت کیسے کیا ہوگا۔

کیسے۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔

پلیز ہٹ جاؤ مجھے روم میں جانا ہے۔

ایسے اترے چہرے کے ساتھ تو نہیں جانے دوں گا۔۔۔

اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس نے اس کے ہونٹوں کو اپنے

ہونٹوں سے قید کیا۔

۔۔۔۔۔اخل۔۔۔۔۔

وہ بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

اس کی شدت بڑھتی جا رہی تھی اس نے اس کے چہرے کو
دونوں ہاتھوں سے پکڑا ہوا تھا۔ جب کہ اس کے ہاتھ اس کے
سینے پر مکوں کی برسات کر رہے تھے۔۔۔۔

اخل۔۔

وہ اس کی سانسوں کو قید کر چکا تھا۔ شدت سے چوم رہا تھا اس کے
ہونٹوں کو۔۔۔۔

-

ایک جھٹکے میں اسے پیچھے کیا اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔

جھوٹا انسان اس نے ہاتھ کو ہونٹوں پر ملتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ بے ساختہ ہنسا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ بہت کانپ رہی تھی اور ہونٹ تو سرخ ہو چکے

تھے۔۔۔۔۔

ایک سے یہ حال ہو گیا ہے شکر ہے تم نے 50 کیس بنا لیے ورنہ
پتہ نہیں کیسے برداشت کرتی ہے۔۔۔۔۔

اس نے ٹیبل پہ پرے ایک کیس کو اٹھایا تھا۔
چلو کاٹتے ہیں۔۔۔۔۔

میں نہیں کاٹنے والی وہ باہر جانے ہی لگی تھی کہ اس نے بازو سے
پکڑ کر ٹیبل کے اگے کیا۔۔۔۔۔

خود اس کی پشت پہ کھڑا ہو کے اسے پوری طرح سے اپنے کنٹرول
میں کر لیا۔۔۔۔۔

اس نے جو کیک اٹھایا تھا اس پہ کسی کا نام نہیں تھا۔۔۔
ویسے فیفا والا نظر نہیں ارہا۔۔۔۔۔

اس نے چھڑی اس کے ہاتھ میں تھمائی اور پھر اوپر سے اس کے
ہاتھ کو تھاما۔

جیسے بچوں کا ہاتھ پکڑ کر کیک کاٹتے ہیں ویسے ہی اس نے کیک کاٹا
تھا۔

ایک پیس کا ٹٹنے کے بعد اس نے اٹھایا اور اس کے منہ کے قریب
کیا لیکن وہ منہ کھونے کے لیے تیار نہیں تھی۔

اس نے زبردستی منہ میں گھسا دیا۔

اخل۔۔۔۔۔

بہت بد تمیز ہو تم بہت زیادہ۔۔۔۔۔

میں تم سے کل ہی ڈیوس لوں گی دیکھ لینا وہ اسے زور سے پیچھے
کرتی باہر چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہنستے ہوئے کیک کھایا تھا۔

ویسے بہت ڈمپلمنٹیشنس ہے۔۔۔

سچ میں امہ ~~مہمبلشیشنس~~ اس نے فلائنگ کس کیا۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بڑی ہی تھی کہ میلان کامران نے اسے
اپنے کمرے میں بلایا تھا ایک ملازم نے اسے بتایا تھا۔
اب انہوں نے پتہ نہیں کون سی داستان سنائی ہے اس نے غصے
سے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا ارادہ اس کا سونے کا تھا۔۔۔۔۔

بہت تھک گئی تھی ابج وہ۔۔۔۔۔

اپنے بلایا۔۔۔۔۔

لگتا ہے تمہیں کسی نے تمیز نہیں سکھائی کہ جب بڑوں کے
سامنے جاتے ہیں پہلے سلام کرتے ہیں۔۔۔۔۔

اپنے کیوں بلایا ہے یہ بتائیں میرے پاس فالتو ٹائم نہیں
ہے۔۔۔۔

لڑکی اپنی اوقات میں رہو۔
مجھے لگتا ہے مجھے جانا چاہیے کوئی ضروری بات نہیں ہے۔
اخل کی دوسری شادی کروا رہا ہوں۔۔۔

اس نے ہینڈل کو نیچے ہی کیا تھا کہ ایک دم سے رک گئی اور رخ
ان کی طرف کیا۔۔۔

ک۔۔۔۔ کیا مطلب۔

مطلب اس کا صاف ہے کہ دوسری شادی کروا رہا ہوں اپنے بیٹے
کی۔۔۔

اور وہ بھی خاندانی طریقے سے۔۔۔۔

نہ کہ چوروں کی طرح۔۔۔۔۔۔۔

شکر مناؤ کہ تمہیں اٹھا کے گھر سے باہر نہیں پھینک رہا۔

ایک قاتل کی بیٹی کو گھر میں پناہ دی ہوئی ہے۔ اس سے زیادہ کی

توقع مت کرنا اور میں پوچھ نہیں رہا تمہیں بتا رہا ہوں۔۔۔۔

اور کسی بھول میں نہ رہنا کہ کوئی محبت و بت ہو گئی ہے میرے

بیٹے کو تم سے۔۔۔۔

اس نے بس ترس کھا کر تم سے شادی کی ہے۔ میلان کا مران
نے اپنے دونوں ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے تھے وہ اب قریب آیا
تھا۔

اور شکر مناؤ کہ اس نے شادی کر لی ورنہ تم جیسی اس قابل نہیں
ہوتی کہ انہیں گھر کی زینت بنایا جائے۔
بس۔۔۔۔۔۔۔۔

بس کر دیں بس کر دیں اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں اپ کے بیٹے
کے ساتھ رہنے کا۔ اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گرنے
لگے تھے۔۔

میری طرف سے ایک نئی دود و شادیاں کروادے۔
پر میں دعا ہی کروں گی کہ اللہ آپ کو خوشیاں نصیب کرے۔
اس نے غصے سے دروازے کو پٹا خاتھا اور باہر چلی گئی۔

بد لحاظ بد تمیز-----

میلان کران نے غصے سے کہا۔۔۔

دروازے کہ ہینڈل کو ہاتھ میں دبوچے اس نے سردروازے کے
ساتھ لگایا تھا اور ایک لمبی سانس لی تھی باہر اے۔
روتے روتے ہچکی بند گئی تھی۔۔۔۔۔

انسو صاف کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔
اخل شاور لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اس کے کسی سوالوں کے جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

منہ کو بلیںکٹ میں چھپائے وہ سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی تھی جبکہ
وہ جاگ رہی تھی اور مسلسل رورہی تھی۔۔۔

وہ شاور لے کر جیسے ہی باہر ایسا سب سے پہلے نظر بیڈ پے
پڑی۔۔۔۔

ابھی رات ہونے میں کافی ٹائم باقی تھا۔۔۔۔

اس نے شرٹ کو بیڈ پہ ہی رکھا ہوا تھا اٹھا کر وہ پہننے لگا۔
ویسے ازوائف تمہاری کچھ ڈیوٹیز ہیں۔۔۔۔۔
مسائرہ۔۔۔۔۔

کہ جب شوہر تھکا ہارا گھر واپس آئے۔

اسے اچھی سی بلیک کافی پیش کی جائے۔۔۔۔۔

اس کا کوٹ اتارا جائے لیپ ٹاپ لے کر ہاتھ سے رکھا جائے۔

یہ سب ناب ایمن کو سمجھانا۔

اُترہ نے بیڈ پہ پڑھے کشن کو اس کی طرف پھینکا۔

وہ کہنیوں کے سہارے اٹھی تھی بلینکٹ کو پیچھے کرتی۔۔۔

اخل جو استین کے بٹن بن کر رہا تھا ایک دم سے رکا اس کا دھیان

اس کی آنکھوں پہ تھا جو روئی ہوئی تھی۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اب وہ اس کے پاس آیا بیڈ پہ جگہ بنا کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

تم روئی ہو۔۔۔۔۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا ایمن کے نام سے کہ ڈیڈ نے اسے بتا دیا
ہے۔۔۔۔

اس بات سے نہیں کہ تمہاری شادی ایمن سے ہو رہی ہے بلکہ جو
باتیں تمہارے ڈیڈ نے مجھے کہیں ان باتوں سے۔
کیا کہا ڈیڈ نے بتاؤ۔۔۔۔
جا کر اپنے ڈیڈ سے پوچھ لو۔۔

اور جا کر شادی کے لیے بھی ہاں کر دو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے
ویسے بھی میں ڈیورس لینے والی ہوں۔۔۔

وہ جو پھر سے لیٹنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

اخل نے بازو سے پکڑ کر بیڈ کرون کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

میں ابھی صرف اترہ اخل کو اپنے بچوں کی ماما بنانے کے بارے
میں سوچ رہا ہوں۔۔۔۔

باقی لوگ کیا سوچتے ہیں مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔
کوئی زبردستی مجھ پر کچھ بھی مسلط نہیں کر سکتا اس نے اس کے
بالوں کو پیچھے کیا تھا۔۔۔۔

میں نے کہا ہٹ جاؤ اس نے اس کے ہاتھ کو پیچھے کیا اور پھر سے
لیٹ گئی رخ دوسری طرف کر کے بلینکٹ کو اوپر کھینچا۔۔۔۔

مجھے بس ڈیورس چاہیے اس گھر میں ایک منٹ بھی نہیں رہ سکتی
میں۔۔۔۔

اخل نے اسے منانے سے پہلے ڈیڈ سے بات کرنا مناسب سمجھی
اور اپنے کمرے سے باہر ایانغصے سے۔۔۔۔

کچھ بھی کر کر اسے یہ شادی کرنی پڑے گی۔۔۔۔

بشر ابیگم اسے سمجھا دو۔۔۔۔

ڈیڈ اس نے غصے سے دروازہ کھولا تھا۔

میں نے اپ کو کہا تھا نائزہ سے اس متعلق کوئی بات نہیں
کرنی۔۔۔

موم اپ کیوں نہیں سمجھاتی انہیں لہجے میں بے انتہا غصہ تھا۔
کتنا ہرٹ ہوئی ہے وہ۔۔۔۔۔

یقیناً اپ نے پھر سے اسے باپ کے طنے دیے ہوں گے۔۔۔

واہ واہ واہ۔۔۔۔۔

میلان کامران نے کلیپنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔
یہ اس قاتل کی بیٹی کی زبان بول رہا ہے دیکھا اس کا لہجہ۔۔
میری بات سب کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری دوسری شادی ایمن سے ہوگی۔۔۔۔۔

اور یہ میں پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔

میں بھی دیکھتا ہوں ڈیڈ کیسے کرتے ہیں اپ شادی۔۔۔

وہ غصے سے دروازے کو پٹاخ کر باہر کی طرف آیا۔۔۔۔

تقریباً 10 بج چکے تھے۔

وہ سرگت کے کش لگاتالون میں ٹھہل رہا تھا۔۔۔

اس نے اترہ کو کھانے کے لیے فورس کیا تھا لیکن اسے سخت نیند

اٹی تھی تو اس نے بھی سونے دیا۔۔۔

اور اس کی طبیعت پہ کچھ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔۔

وہ ابھی ٹہل ہی رہا تھا۔ گارڈ نے گیسٹ آنے کی اطلاع دی۔
کون آیا ہے ابھی اس نے رخ بدراہی تھا کہ پیچھے اسد کھڑا
تھا۔۔۔۔

بس اسی کی کمی تھی۔۔۔۔

تو یہاں کیا کرنے آیا ہے اس نے غصے سے مخاطب کیا۔
میں ارہ سے ملنے آیا ہوں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا۔۔۔۔

وہ تنزیہ ہنسا اور اس کے پاس آیا۔
ہنسا وہ اس کی بے وقوفی پر تھا کہ کیسے سوچ لیا کہ وہ اسے اس سے
ملنے دے گا۔۔۔۔۔

تمہیں اُترہ سے کیا کام ہے۔۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹھکائے تھے سرگٹ وہ پھینک چکا

تھا۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑے کلپ کو اوپر کیا۔۔۔۔۔

انجکیک بناتے ہوئے اس کے بال اسے تنگ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

میں نے اس کی پشت پہ کھڑے ہو کے اس کے بالوں کو باندھا تھا

بہت ہی قریب سے۔۔۔۔۔

یہ کلپ وہیں چھوڑائی تھی دینے آیا ہوں۔۔۔

تیری تو اس نے گریبان سے پکڑا۔۔۔

ہمت کیسے ہوئی اس کے بالوں کو ہاتھ لگانے کی۔
اس نے ہاتھ کاملہ بنا کے اس کے ناک پہ دے مارا۔
اسد نے بھی بدلے میں وار کیا اس کے ناک پر۔۔۔

تو زبردستی اس کی زندگی میں مسلط نہیں ہو سکتا۔۔۔

اخل جس کا ہاتھ ابھی بھی ناک پر تھا اسے اور غصہ آیا۔

تو اج نہیں بچے گا اس نے پھر سے گریبان سے پکڑ کر ایک اور مکہ
اس کے دائیں طرف دے مارا۔

اور ایک ساتھ نہ جانے کتنے مکے مارے اس کے منہ پر۔
اس کے بالوں کو ہاتھ کیسے لگایا تو نے۔۔۔

اسے نیچے پھینک کر وہ اس کے اوپر بیٹھا تھا اور مارے جارہا
تھا۔۔۔۔۔

گارڈ جو پہلے چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا بھاگتا ہوا اندر گیا تھا
میلان کا مران کو بتانے۔۔۔۔۔

اسد نے بھی سر اس کی ناک میں مارا اس کی ناک سے خون بہنا
شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اخل-----

میلان بھاگتا ہوا باہر آیا اور کچھ گارڈز بھی تھے ساتھ انہوں نے
اخل کو پیچھے کیا اور اسد بھی اٹھ کر سائیڈ پہ ہوا وہ مشکل سے کھڑا

ہو پار ہا تھا۔-----

اس کا حساب تمہیں جھکانا پڑے گا۔

سود سمیت۔-----

اور کسی صورت بھی اترہ کو تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

وہ کورٹ کو اگے کرتا ہوا جانے لگا تھا۔

کے اخل اترہ کا نام پھر سے اس کے منہ سے سن کر اگے بڑھنے لگا

تھا کہ گارڈز نے پھر سے زور سے پکڑا۔-----

تھوڑی دیر میں اسد جاچکا تھا۔ اخل کا غصہ کم ہونے کا نام نہیں
لے رہا تھا۔۔۔۔۔

جب کسی گھٹیا خاندان کی لڑکی کو گھر لاؤ گے ناتوا ایسے عاشقوں کی
لا سنیں لگیں گی۔۔۔۔۔

ڈیڈ وہ زور سے چلایا تھا اور لون میں پڑے ٹیبل کو ایک طرف
پھینکا تھا۔۔۔۔۔

گاڈز کے لیے اپ سنبھالنا مشکل تھا وہ اپنی اپنی ڈیوٹیز میں لگ
گئے۔۔۔۔۔

بشرابیگم بھاگتی ہوئی لون میں اتی۔۔۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔

سنجھالو اپنے بیٹے کو بیوی کے عاشق سے مار کھائی ہے۔ اس نے

بشر ابیگم نے ایک نظر انہیں دیکھا پھر اخل کو تھاما۔۔۔

اُرہ کس سے پوچھ کر گھر سے باہر گئی تھی۔۔

بیٹا وہ مجھ سے پوچھ کر گئی تھی کیک بنانے کے لیے۔۔

کیوں کیوں موم کیوں۔۔۔۔

وہ ان کے بہت قریب اکر چیخا تھا۔۔۔۔۔

اس کتے نے اس کے بالوں کو ہاتھ لگایا اس نے چیئر کو اٹھا کر زمین

پر مارا تھا۔۔۔۔۔

کس کی اجازت سے۔ وہ غصے سے اندر کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ
بشرہ بیگم نے بازو سے کھینچ کر اس سے پیچھے کیا۔۔

میں ابھی گئی تھی کمرے میں بخار میں ٹپ رہی ہے وہ۔۔
انج پہلے ہی تمہارے ڈیڈ نے بہت ٹارچر کیا ہے اسے۔۔۔

اپنے غصے پے قابو رکھو اور صبح بات کرنا اس سے۔۔۔۔

میری اجازت سے گئی تھی وہ گھر سے باہر۔۔۔۔۔

مجھ سے پوچھا تھا اس نے پوچھا تھا اس نے مجھ سے۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ کو دیوار پہ مارا تھا غصے سے۔۔۔۔

وہ غصے سے اپنے کمرے میں آیا تھا

بشرہ بیگم کو فکر تھی کہ وہ غصے میں اسے کچھ کہے نا۔۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ہی آئی تھی لیکن اخل نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اخـل

انہوں نے دو تین دفعہ نوک کیا جب کوئی جواب نہ ملا تو وہ بھی چلی گئی۔۔۔

اس شور سے اترہ کی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔۔۔

اسے بخار تھا۔۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

وہ مشکل سے بول پائی

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ بہت غصے میں تھا۔۔۔۔۔
وہ جس کا ہاتھ ابھی تک دروازے پہ تھا وہ غصے کو کنٹرول کرنے کی
کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

کے اترہ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔۔۔

پر اس کا غصہ ایسا ہی تھا۔۔۔۔۔

اس نے رخ اس کی طرف کیا اس کے چہرے پہ نشان دیکھ کر وہ
ڈر گئی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے کس سے جھگڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اس نے ڈرتے ہوئے پوچھا اور پھر دوپٹہ اٹھا کر گلے میں

ڈالا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی اس کے غصے سے بچنے کے لیے بھاگنا پڑے گا۔

وہ اگے اڑتا تھا اور وہ ڈر کے مارے بیڈ پہ سکڑ رہی تھی۔ پیچھے پیچھے
جارہی تھی۔۔۔۔۔

رک جاؤ پلیر بتاؤ۔۔۔۔۔
اُس نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔
سانسیں اس کے اوپر نیچے ہو رہی تھی۔۔۔
اج باہر گئی تھی تم۔۔۔۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کس بات پہ غصہ ہے۔۔۔۔

وہ بیڈ کی نکر پر تھی فوراً سے اٹھ کر بھاگنے لگی تھی کہ اس نے
پکڑا۔۔۔۔۔

کچھ پوچھا ہے میں نے باہر گئی تھی اس نے غصے سے کہا۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پہ جمایا جس سے اس نے اس کے
بازو کو زور سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔

وہ بخار میں تپ رہی تھی اسے احساس تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔

تمہاری غلام نہیں ہوں جو ایسے سوال کر رہے ہو۔۔۔۔۔

ڈرتے ہوئے بول رہی تھی اور اس سے پیچھے پیچھے ہو رہی
تھی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بہت زور سے کہا انکھوں میں انکھیں ڈال کر

کیوں گئی تھی۔۔۔۔

م۔۔۔ مرضی میری۔۔۔۔

اس نے کپکپاتے ہونٹوں کے ساتھ کہا تھا۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔ اس نے ہاتھ ہوا میں لہرایا اور پھر دیوار پہ جا کے مارا۔۔۔

کیوں دماغ خراب کر رہی ہو کیوں وہ پھر سے چلاتا ہوا اس کے

پاس آیا۔۔۔۔

اس کی شرٹ کی حالت بگری ہوئی تھی۔۔

سینہ تو پورا واضح ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

میں وہ پھر سے پکڑنے ہی بولا تھا کیا بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف گئی۔۔

اُترہ۔۔۔۔

اس نے ٹیبل کو پاؤں سے زور سے ہٹ کیا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کے زخم ابھی بھی واضح تھے۔۔۔

اُترہ نے لاک کھول لیا تھا لیکن اخل نے اسے پکڑ لیا تھا۔۔۔

چھوڑو۔۔۔۔۔

وہ زور سے چیخی تھی۔۔۔

اسے بہت ڈر لگ رہا تھا اس سے۔۔

اخل اُترہ کی آواز سن کر بشرہ بیگم آگئی۔۔۔۔

تمہیں میں نے سمجھایا تھا انہوں نے ایک زوردار تھپڑا خل کو
دے مارا انہیں لگا شاید اس نے مارا ہے اترہ کو۔۔۔۔۔

اس کا غصہ پہلے ہی بے قابو تھا۔۔۔۔۔

اس نے دروازے کو زور سے ہٹ کیا۔۔۔۔۔

یہ تمہاری وجہ سے دوسرا تھپڑ کھا رہا ہوں میں دوسرا۔۔۔

سچ بھی یہی تھا بشر ابیگم نے زندگی میں دو دفعہ اسے تھپڑ مارا تھا اور

وہ دونوں تھپڑ اسی کی وجہ سے پڑھے تھے۔۔۔

اخل نے اترہ کے بازو کو پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔

کہ بشر ابیگم نے اگلے ہی لمحے اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور

اسے باہر لے گئی۔

پاگل ہو گیا ہے اپنے باپ پہ گیا ہے۔۔۔۔۔

اُترہ نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

اُخل نے دروازے کو زور سے بند کیا۔۔۔۔

تقریباً دو گھنٹے ہو گئے تھے اُترہ بشر ابیگم کی گود میں سر رکھ کے
صوفے پہ لیٹی تھی۔۔۔۔

اس نے ساری بات بتادی تھی کہ اسد کو وہ کیسے جانتی ہے۔

بیٹی پیار کرتا ہے نابلس اسی لیے۔۔۔

یہ کیسا پیار ہے۔۔۔۔۔

جب اپا گلے کی عزت ہی نہیں کرتے۔

جب دل چاہا مارنا شروع کر دیا۔۔۔۔

اور جب دل چاہا پیار کرنا شروع کر دیا۔۔۔

روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میں کبھی نہیں بات کروں گی اب کبھی بھی نہیں۔
اس نے دل میں پکارا ارادہ کر لیا تھا کہ اب بس ڈیورس چاہیے
اسے۔۔۔

بیٹی اٹھو بشر ابیگم نے اسے اٹھایا زبردستی۔
اسے ضرورت ہے تمہاری۔۔۔۔۔
کمرے میں جاؤ اور اسے پیار سے سمجھو ساری بات بتاؤ۔
نہیں بالکل بھی نہیں میں نہیں جاؤں گی۔

بشر ابیگم ان دونوں کے بیچ کی دوڑیوں سے لاعلم تھی۔
میری بات بھی نہیں مانو گی۔
میں اچھے سے جانتی ہوں اب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا ہو گا۔
اور اسے تمہاری ضرورت ہو گی۔

یہ رشتہ ہی کچھ ایسا ہوتا ہے۔۔

میں نہیں جارہی نا میں نے کہا نا۔

اسے زبردستی دروازے کے پاس لے کر آئی تھی۔۔

لیکن وہ اندر نہیں جارہی تھی۔۔۔

لیکن پھر انہوں نے دروازہ کھول کر اسے زبردستی اندر بھیج اور

باہر سے دروازہ بند کر دیا۔

وہ سامنے بیڈ پر بیٹھا اسے گھوڑ رہا تھا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ بشرہ بیگم نے اسے زبردستی اندر بھیجا ہے۔۔

اس کے غصے کی نظر سے ڈر کر اس نے پھر سے باہر بھاگنا چاہا۔۔

اثره

دفع ہو رہا ہوں میں اجاؤں۔۔۔۔

وہ غصے سے بیڈ سے اٹھا تھا فون کان کے ساتھ لگایا۔

سہمی ا رہا ہوں میں اس نے اسے آنے کی اطلاع دی اور موبائل کو بیڈ پہ پھینکا غصے سے اس کی طرف دیکھا اور چینجنگ روم میں گیا۔۔۔

وہ بھی اکر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی بلینکٹ کو اوپر کر کے وہ بیڈ کراون کے
ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔

ڈارا بھی بھی ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

فوراہی وہ ہاتھ میں شرٹ پکڑ کر کمرے میں اگیا تھا۔

منہ دھو چکا تھا زخم صاف تھے اب-----

شرٹ تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اُترہ اسے اہت اہت محسوس کر رہی تھی ڈر کی وجہ سے۔۔۔

چینجنگ کے لیے روم بنا ہے کمرے نہیں کر رہا اس نے دل میں

کہا تھا۔۔۔۔

اُترہ نے نظروں کو نیچے جھکایا جب اس نے اپنی شرٹ

اتاری۔ چوڑا سینہ فرصت سے مشقت سے بنائی ہوئی باڈی۔

سینے پہ ہاٹ شپ کا ٹاٹو بھی بنایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ نے ایک دم سے رخ دوسری طرف کیا۔۔۔۔۔

ساری شرمے اسے اپنے لگل شوہر سے ہی اتی ہیں۔ باقیوں سے
بال بنواتی پھرتی ہے اس نے غصے سے جواتاری شرٹ تھی وہ اس
کی طرف پھینکی۔ جو اس کے منہ پر لگی تھی پھر بیڈ پر گر
گئی۔۔۔۔۔

اس نے یہ بات بھی بتادی اُترہ نے دل کے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

اس کے پاس جواب تو بہت اچھے اچھے تھے پر اس کے غصے کی وجہ
سے اس نے زبان کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اگر نہیں سنبھالے جاتے تو کٹوا دو۔ اس نے شرٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نظریں اسی پہ جمائی ہوئی تھی اس نے۔۔۔۔۔۔۔
لہجے میں انتہا کا غصہ تھا۔۔۔

وہ ہاتھوں کو مچھتی نظریں نیچے کیے بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ ڈر رہی تھی کسی طرف سے بھی وار ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔
اس گینچی جیسی زبان کو چلاؤں نا اس نے غصے سے پھر سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے۔

وہ جو بیٹھا شوز بند کر رہا تھا ایک دم سے پیچھے دیکھا۔ ارادہ اس کا
سمی کے ساتھ پارٹی پہ جانے کا تھا۔ اور اسد کو ٹھکانے لگانے کے
لیے پلان بھی بنانا تھا۔ اور کچھ غصے کی وجہ سے کہ غصہ اس پہ نہ
نکل جائے۔۔۔۔۔

میرا مسئلہ اس نے شوز کو وہیں رکھا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے اٹھ کر اس کی طرف بڑا ہی تھا کہ وہ بیڈ کی۔۔ دوسری
طرف اتر گئی۔۔۔۔۔

وہ بیڈ کے ایک سائیڈ پہ تھا اور وہ دوسری سائیڈ پہ۔۔۔۔۔

اُترہ چپ چاپ یہاں اُور نہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

اس نے ون کرتے ہوئے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

لہجے میں شدید غصہ تھا وہ دیوار کے ساتھ جا کے لگ گئی تھی اگے
کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

تو تم نہیں ارہی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتی وہ ہاں یا نہ کرتی۔

اخل ایک سیکنڈ میں بیڈ کے اوپر سے پلاگا اور اس کی سائیڈ پہ ا
گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اتنی تیزی سے آیا تھا کہ اسے بھاگنے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔۔
پیار سے بلارہا تھا نا۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔۔۔۔
اس نے دونوں بازوؤں سے پکڑا ہی تھا کہ اس نے شور مچانا شروع
کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

مسئلہ پوچھا تم نے میرا۔۔۔۔۔۔۔۔
ہاں میرا مسئلہ تم ہو تم اس نے بازوؤں کو زور سے جھنجھوڑا
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تم صرف میری ہو صرف میری۔۔۔۔۔

تمہارے جسم پہ تمہارے بالوں پہ صرف میرا حق ہے۔۔۔

کس کا حق ہے اس نے تھوڑی سی پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

کسی کا بھی نہیں وہ زور سے چبھی اور اس سے پیچھے کیا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے تین دفعہ پکارا تھا تینوں دفعہ لہجہ اونچے سے اونچا ہوتا

گیا۔۔۔۔۔

کیوں اپنی ذرا سی جان کو تکلیف میں ڈالنا ہے۔۔۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے اس نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا
اور باہر کی طرف جانے ہی لگی تھی کہ اس نے پھر سے
کھینچا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس نے ایک چٹکے میں سے بیڈ ہے گرایا۔۔
تم اب ایسے ہی کنٹرول ہو سکتی ہو۔۔۔۔۔

اس نے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے تھے۔۔
یہ کیا کر رہے ہو تم وہ غصے سے اٹھی تھی۔۔۔

وہی جو بہت پہلے کر دینا چاہیے تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کے اوپر سایہ بنا چکا تھا۔۔۔

اس کے اٹھنے کی جدوجہد کو ناکام بناتے ہوئے۔۔۔

ایک جھٹکے میں اس نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید
کیا۔۔۔۔

ا۔۔۔ اخل وہ پوری کوشش کر رہی تھی اسے جان چھڑوانے
کی۔۔۔

اور اس میں غصے جتنی ہی شدت تھی۔۔۔

اخل پلیر نہیں پلیر۔۔۔۔

وہ کانپتے ہوئے اسے پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ لبوں کو چھوڑتا اس کی گردن پہ جھکا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

لیکن وہ اس کی ایک بھی نہیں سن رہا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کی شرٹ سرکار ہاتھا۔۔۔
جس سے اترہ کے دل کی دھڑکن اور تیز ہو رہی تھی۔۔۔۔
دونوں ہاتھوں سے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی
وہ۔۔۔۔

اخل میں کبھی معاف نہیں کروں گی یاد رکھنا۔۔۔۔۔
چھوڑو نا پلینز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پر اس پہ جنون سوار تھا اسے پانے کا۔۔۔۔۔
وہ اس کی شہ رگ پے شدت سے بھرپور لمس چھوڑ رہا تھا۔ اس
کے ہاتھ اس کی بازوؤں پہ گردش کر رہے تھے۔۔۔

اچھا بھلا جا رہا تھا ناز بان چلانا ضروری تھا۔۔

اس نے اپنی شرٹ اتار کر سائیڈ پہ پھینکی اور پھر اس کے اوپر
جھکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بالکل بھی بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے پھر سے اٹھنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔

لیکن ہر کوشش نہ کام جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پورا پاگل ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایرہ نے رونا بھی شروع کر دیا تھا لیکن اس پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا

تھا۔۔۔۔۔

یہ ابھی تک نہیں اٹھے بشر ابیگم نے کلثوم کو کہا جو ٹیبل پہ ناشتے کی چیزیں رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں بڑی بی بی میلان کا مران بھی ٹیبل پہ موجود تھے۔۔

اٹھ کے دنیا کو کیا منہ دکھائے کہ رات کو بیوی کے یار سے مار کھائی ہے اس نے۔۔۔

بہت ہی کوئی گھٹیا خاندان سے تعلق ہے۔۔۔

بہت وہ ہوگی جو میں لاؤں گا۔ ایمن و سیم بنے کی میلان کا مران کی بہو۔۔۔۔

تم اپنی تیاری پوری رکھو کچھ ہی دنوں میں ہم ایک چھوٹا سا فنکشن
رکھیں گے اور اناؤنس کریں گے۔۔۔۔۔

اُترہ مجھے بتا چکی ہے کہ وہ بس دوست ہے۔۔۔۔۔

ہاں دوستی اتنی اچھی کہ رات کو شوہر کو مارنے لگیا۔

بیگم بس کر دیا کرو بس کر دیا کرو۔۔

اور ایمن والی بات کو اب ختم کریں یہاں پہ۔۔۔۔۔

وہ افس سوٹ پہنے بیٹھا تھا اور بریڈ پہ جیم لگا رہا تھا۔

رات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کیسا جنون سوار تھا اس لڑکے پہ

۔۔۔۔۔

دوستی میں نہیں ہوتا یہ جنون۔۔۔۔۔

گڈ مار ننگ سویٹ ہارٹ-----

اخل پہلے سے ہی اٹھا ہوا تھا اس کے بالوں سے کھیل رہا تھا اس کی
انکھ کھلتے ہی اس نے کہا-----

بالکل اس کے بازوؤں میں قید تھی-----

انکھ کھلتے ہی رات والے منظر اس کے ذہن میں گردش کرنے
لگے-----

چھوڑ مجھے اس نے غصے سے کہا تھا اس سے پیچھے ہوئی-----
اُترہ نے ہلکی سی شرٹ پہنی تھی-----

چلو اگے کسی سے بال بنواتے ہوئے 100 دفعہ سوچو گی۔۔۔
کہ بیوی کس کی ہو۔۔۔۔۔
اور انجام کیا ہو گا۔۔۔۔۔

اس کی نوز کو دباتے
وہ ہنستے ہوئے اٹھاتھا اور تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔
ساری رات اس نے اس کی شدتیں کو برداشت کیا تھا۔۔۔۔۔
میں کبھی معاف نہیں کروں گی یاد رکھنا۔۔۔۔۔
اس غلطی پہ تو کبھی بھی نہیں۔۔۔
وہ رات والی حرکت پہ سخت خفا تھی۔۔۔۔۔

کیا میں نے معافی مانگی اس نے شرٹ پہنتے ہوئے کہا۔۔

ایسی غلطیوں کی عادت ڈال لو تم اب-----

اُس نے رونا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کرنا تو اگنور چاہتا تھا باتھ روم کی طرف بڑا ہی تھا لیکن رک گیا۔۔۔۔۔

اس کی سائیڈ پہ ایا تھا بیڈ پہ جگہ بنا کر بیٹھا۔۔

کیا ہے کیوں رور رہی ہو۔۔۔۔۔

بیوی ہو میری وہ کان کے پاس چکا تھا۔۔۔۔۔

مجھے ڈیورس چاہیے ڈیورس۔۔۔۔۔

..... اب تو یہ پاسبیل نہیں ہے اس نے شائستگی سے کہا

اس ٹاپک کو چینج بھی کر دو اب ابھی مجھے اسد کو بھی ٹھکانے لگانا

— 6 —

وہ ایک دم سے اٹھ کر بیٹھی تھی اس کا نام سن کر کہ وہ کیا کرے گا
اس کے ساتھ۔۔۔۔

لیکن وہ کچھ بولنا نہیں چاہتی تھی وہ اگے ہی اس سے بہت ڈر گئی
تھی۔

وہ تھوڑی دیر میں فریش ہو کر باہر ناشتے کے لیے چلا گیا تھا۔۔۔۔
وہ سونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی تو اس نے بھی اٹھنا مناسب نہیں
سمجھا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی اترہ اٹھ کر بیٹھی تھی اور گہرا سانس لیا تھا اس
نے۔۔۔۔

جیسے اس کا وجود سانسوں پہ باڑی ہو۔۔۔۔

وہ شکوہ شکایت کرے بھی تو کس سے۔۔۔۔

وہ اٹھنے لگی تھی کہ اس کا موبائل بچنے لگا۔۔۔۔

اسد اس نے فون کا ٹنا چاہا۔۔۔۔۔

لیکن پھر اٹھا کر کان کے ساتھ لگا لیا۔۔۔

اُرہ تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔

اسد کو اسی کی ٹینشن تھی۔۔ کہ اس نے اسے کوئی نقصان نہ پہنچایا ہو۔

کیا ضرورت تھی اسے بالوں والی بات بتانے کی۔ میں نے اپ سے یہ ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا۔

دیکھو اچھا ہوا جو میں نے اسے بتا دیا۔

اس کے دل میں تو کچھ نہیں رہے گانا کہ تم اکیلی ہو۔

میں اکیلی ہی ہوں مسٹر اسد۔۔۔۔۔۔۔

کون ہے میرے ساتھ کوئی بھی نہیں ہے۔۔۔
اور مجھے کسی کی ضرورت بھی نہیں ہے۔
اُرہ کسی کا بھی احسان نہیں لینا چاہتی تھی۔۔۔۔
ایرہ ام سوری پلینز۔۔۔۔۔۔۔۔

اُرہ تم سائیکو کو برداشت کیسے کر رہی ہو۔۔۔

دیکھو میرے پاس بہت اچھا پلان ہے تم بس مجھ سے ملو۔
یہ اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں نہیں مل سکتی حالات آپ کے
سامنے ہیں۔

وہ اگے بہت غصے میں ہے اب میں کوئی اور قدم نہیں اٹھا سکتی۔
میں سب ٹھیک کر دوں گا سب ٹھیک کر دوں گا آپ مجھ پر
بھروسہ رکھیں صرف ایک دفعہ مجھ سے ملنے آئے۔۔

دیکھیں میں صاف لفظوں میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں نہیں
سکتی اب دوبارہ مجھے کال کرنے کی بھی ضرورت نہیں
ہے۔ میری زندگی میں پہلے کیا کم پرا بلمز ہیں۔۔

ہر چیز تو بکھری پڑی ہے۔ اس نے گہرا سانس لیا تھا۔۔

سب کچھ سمجھ سے باہر ہے کیا ہو رہا ہے اور کیا ہو گا۔
وہ جو پہلے ہی پریشان تھا اس کی باتوں سے اور پریشان ہو گیا۔
بس ایک دفعہ ملنے آئے میں کہہ رہا ہوں۔
وہ اسی بات پہ اٹل تھا۔۔

مس اُرہا گر آپ مجھ سے ملنے نہ آئی نا تو پھر جو گا اس کا ذمہ دار
مجھے مٹ ٹھہرانا۔ وہ بھی جان گیا تھا کہ گھی سیدھی انگلی سے نہیں
نکلنے والا۔۔۔۔۔

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا کیا ہو گا۔۔۔۔۔
ہونا کیا ہے میں آپ کے جنونی اور سائنیکو شوہر کو اس کی اصل جگہ
پہ پہنچاؤں گا۔۔۔۔۔

اسد کیوں میرے لیے پرا بلمز کھڑی کر رہے ہیں پلیز۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے مجھ سے ریسٹورنٹ میں اکے ملے میں سب ٹھیک کر
دوں گا اس نے فون بند کر دیا تھا۔

اخل پیٹا ہم خاندانی لوگ ہیں۔۔۔۔۔

یہ تماشے بغیر توں کے گھر میں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ جو کافی۔ کاکپ اٹھائے کمرے کی طرف اڑتا تھا ایک دم سے
رکا۔

اپنی بیوی کو سمجھا دو اپنی زبان کو اور اپنی حرکتوں کو کنٹرول میں
رکھے۔۔۔

ڈیڈ وہ میری بیوی ہے اور مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ نہ
اس سے اور نہ ہی اس کی زبان سے۔۔۔۔۔

پھر رات کو اتنا تماشہ لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہیں تو پھر اس
کے عاشقوں سے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔
ڈیڈ وہ غصے سے چلایا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ باپ تھا غصہ نہیں کر سکتا تھا تو دروازہ پٹک کر اپنے کمرے
میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

اُترہ شاور لے رہی تھی۔۔۔۔۔
اس کے اتے ہی باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سمپل سا سوٹ پہننا تھا مٹی کلر میں۔۔۔۔۔

اور دوپٹہ بھی ملٹی کلر میں تھا۔۔۔

کھلے بالوں میں قیامت لگ رہی تھی۔ اس کا سارا غصہ غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

مجھے نہیں پنی وہ بالکنی میں ا کے کھڑی ہو گئی۔۔

پر مجھے تو پنی ہے نا اس نے ایک شپ لیا پھر کب اس کے منہ کے ساتھ لگایا۔

وہ اس کی حرکتوں سے یوز ٹو ہو گئی تھی وہ جانتی تھی اگر اس نے شپ نہ لیا تو وہ زبردستی پلائے گا۔۔۔

اُرہ نے ایک شپ لیا۔۔۔۔۔

وہ ایسے ہی کر رہا تھا کہ ایک خود لیتا پھر اس کے منہ کے ساتھ لگا
تا۔ اسے بازو میں قید کیے وہ دونوں بالکنی میں کھڑے تھے۔۔۔
میں نے سنا ہے ساتھ رہنے سے سات کھانے سے پینے سے محبت
بڑھتی ہے۔۔۔۔۔

اس نے کپ اس کی منہ کے ساتھ لگایا ہی تھا کہ اس نے ایک ہاتھ
سے کپ زمین پر دے مارا۔۔۔۔

ہر کیس میں ایسا نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی ساتھ رہنے سے وہ بھی
زبردستی کسی کو ساتھ رکھنے سے صرف نفرت پیدا ہوتی ہے
نفرت۔۔۔۔۔

اخل کو ایسا تو شدید غصہ تھا لیکن وہ پہلے ہی الجھی ہوئی تھی وہ اور
نہیں الجھنا چاہتا تھا۔

وہ نیچے جھکا اس نے کپ کا ایک ایک حصہ اٹھایا تھا۔
اُسے نوٹس کر رہی تھی کہ وہ کر کیا رہا ہے۔
اس نے ڈر اسے بلو گن اٹھائی۔۔۔۔۔

اور اس کپ کو جوڑنے لگا اس نے ایک ایک کانچ کے ٹکڑوں کو
بڑی مشقت سے ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا تھا۔۔۔۔۔

تھوڑی مشقت کے بعد وہ کپ بن گیا تھا۔۔۔۔۔
وہ اٹھا کر اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

اگر ہماری محبت ریزہ ریزہ بھی ہو جائے۔ تو میں ذرا اٹھا کر
جوڑوں گا۔ بالکل ایسے ہی اس نے کپ اس کے سامنے کیا
تھا۔۔۔۔۔

اس نے کپ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔۔
 اتنی روڈ کیوں ہو بتاؤ ذرا اسے سینے کے ساتھ لگایا۔۔۔
 اخل۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ اس کے سینے پہ رکھ کر فاصلہ بنایا۔
اس نے لب اس کے گالوں پہ رکھے تھے۔۔۔۔۔
اتی لو یو سوچ۔۔۔۔۔

اب تمہیں اٹھا کے لے کے جا کے ناشتہ کرواؤں گا۔
اگلے ہی لمحے اس نے اسے بازوؤں میں اٹھالیا تھا۔
اخل یہ کیا کر رہے ہو پاگل ہو گئے ہو باہر سب ہیں۔۔

ہاں تو سب کیا کہیں گے اپنی بیوی کو ہی تو اٹھایا ہے۔
نہیں نہیں پلیز چھوڑو وہ اس کے سینے پہ مکوں کی برسات کر رہی
تھی۔۔۔۔

ایسے نہیں پہلے کس۔۔۔۔۔۔
اخل پلیز اخل نے دروازہ کھولا تھا جبکہ اس نے زور سے بند کیا
تھا۔۔۔۔

سوچ لو دروازے کے پاس ہوں لے بھی جاؤں گا۔
اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

اُترہ نے اپنے لب اس کے گالوں پہ رکھے۔۔۔۔۔

مجھے کیا کر رہے ہو میں نے دے دیا ہے تم پھر بھی باہر لے کے جا
رہے ہو۔

میں چھوٹا بچہ ہوں جو تم مجھے یہاں کس کر رہی ہو۔
پس پہ کرو گی پھر۔۔۔۔۔
اغل۔۔۔۔۔

پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا کرتی ہوں نیچے اتارو۔۔۔۔۔
اس نے بھی اگلے ہی لمحے اسے نیچے اتار دیا تھا کس کی لالچ میں۔
لیکن وہ بھی اترہ تھی

اس کے اتارتے ہی باہر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔
اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے پھپھو سے ملنے جانا ہے میں تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گی۔
پلیز ناپلیز مجھے جانے دیں۔

وہ بشر ابیگم سے ضد کر رہی تھی جانے کی۔

دیکھو تم اس کے رات والے غصے سے اچھے سے واقف ہو۔

اسے پتہ بھی نہیں چلے گا اس نے ان کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں
میں لیے۔

انہیں ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے عائرہ ضد کر رہی ہو کسی بات

پہ۔۔۔۔

پلیز اس کے بہت اصرار کرنے پر انہوں نے اسے اجازت دے

دی۔۔۔

بشر ابیگم ہاتھ میں کتاب لیے لانچ میں بیٹھی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ اسد کے ریسٹورنٹ پہنچ چکی تھی۔

\$__

اسد یہ اپ کیا کہہ رہے ہو یہ پائسیبل نہیں ہے۔۔۔۔

کیا تمہیں ڈیورس نہیں چاہیے اس سے بتاؤ۔

ہاں مجھے چاہیے لیکن ایسے اچانک۔۔۔۔۔

وہ خود ہی الجھن میں پھنسی ہوئی تھی کہ اسے اگے کرنا کیا ہے۔۔

دیکھو یہ ڈیورس کے پیپر میں نے ریڈی کروادی ہے بس سائن

خود کرو اور اس سے کروانے ہیں۔۔

یہ لو پین تم سائن کرو ابھی۔۔۔۔۔

میں ایک نوٹس کورٹ کے ذریعے بھی بجوادوں گا۔ تاکہ وہ ان

پیسرز کو ہلکا نہ سمجھے۔۔۔۔۔

وہ کل سے اسی جدوجہد میں لگا تھا۔۔۔۔

چلو سائن کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے پین اس کے ہاتھ دے کر سائن کروا لیے تھے۔؟

وہ دونوں ایک ہی صوفے پر بیٹھے تھے وہ بہت کلوز بیٹھا تھا اس

کے۔۔۔۔۔

کے اچانک دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اُترہ کے ہاتھ سے پن نیچے گر گیا تھا۔۔۔۔

اخل نے بالکل بھی ایکسیکٹ نہیں کیا تھا۔

کے اترہ یہاں ہو سکتی ہے۔۔۔

اترہ اسد اس کے بہت کلوز بیٹھا تھا۔

اترہ ایک دم سے اٹھ گئی تھی۔

اس نے مشکل سے سانس لیا تھا۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔

کس کی اجازت سے آئی ہو وہ چلایا تھا۔

اخل۔۔۔۔

اسد نے اترہ کو اپنے پیچھے کیا۔۔۔۔

اور اس کے ہاتھ سے سپر زلیے فائل اس کی طرح بڑھائی۔

ڈیورس چاہیے اسے تم سے۔۔۔۔

یہ لو اس نے سائن کر دیے ہیں اب تم بھی کرو اور اس رشتے سے
ازاد کرو اسے۔۔۔۔

اخل کو اس کی بات پہ یقین نہیں تھا کہ اترہ اتنا بڑا قدم اٹھا سکتی
ہے۔۔۔۔

اس نے فائل اس کے ہاتھ سے زور سے کھینچی تھی۔
لیکن وہ تو سچ تھا جو اس نے سنا تھا وہ سچ تھا۔۔۔
تو ڈیورس چاہیے میڈم کو اس نے ایک ہاتھ کمر پہ ٹھکایا تھا
دوسرا پیشانی پہ تھا فائل وہ زمین پر گرا چکا تھا۔۔۔

اجاؤ دواسد کو ایک جھٹکے میں اس نے پیچھے گرا کے اس کا بازو پکڑ کر اگے کیا تھا۔۔۔۔۔

اسد کا سر دیوار کے ساتھ جا کے لگا تھا۔۔۔

کیونکہ اس نے زور سے پیچھے گرایا تھا۔

اسد بھی افس سوٹ میں ملبوس تھا اور وہ بھی۔

اخل نے بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ میچ کی ہوئی تھی۔۔۔

اخ۔۔۔۔۔ اُترہ کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ اس نے

زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ مارا۔۔۔۔۔

اخل اسد غصے سے چلایا تھا۔۔۔۔۔ اکراتے ہوئے اگے آیا ہی تھا کہ
اس نے پھر سے اسے ٹانگ دے ماری۔ دو منٹ اُرہ کو چھوڑ کر
اس نے اسے پھر سے دیوار کے ساتھ بٹھا۔۔۔۔۔

ایک ہاتھ سے اس نے اُرہ کو پکڑا جو روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔
پہلے اسے ڈیورس دے لوں پھر تمہیں سبق سکھاتا ہوں۔
اس نے ساتھ ہی الٹے ہاتھ کا تھپڑ اُرہ کو دے مارا۔۔۔۔۔
اس کے گال پہ نشان پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

تو دو دفعہ ہو گئی تین دفعہ دی جاتی ہے۔۔۔

ہے نا۔ اس کے چہرے کو تھوڑی سی پکڑ کر اوپر کیا تھا جو پورا ریڈ
ہو چکا تھا۔۔۔۔

اس نے نظروں کو اوپر کیا ہی تھا کہ اس نے ایک اور زوردار تھپڑ
دے مارا۔۔۔۔۔

تمہیں رات کو بخشنے کا پچھتاوار ہے گا مجھے پچھتاوا اس نے اسے بازو
سے جھنجھوڑا تھا۔۔

رات کو سبق سکھا دیتا نا تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔۔

اس نے ایک اور زوردار تھپڑ مارا تو وہ صوفے پہ جا گری۔۔۔

افس کی وہ اندر سے کنڈی لگا چکا تھا۔۔۔۔

اسد کو گہری چوٹ لگی تھی اسے کچھ ہوش نہیں تھا۔

اس نے اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا اور پھر زار و قطار اس کے
منہ پہ مکے مارے۔۔۔

اُسے اس کے غصے سے بہت ڈر گئی تھی وہ سہمی وہیں بیٹھی
رہی۔۔۔۔

اسے مارنے کے بعد زمین پر پھینکا اس نے اور پھر اس کا بازو پکڑا
اور باہر کی طرف لے کر آیا۔۔۔۔

اس نے جیسے ہی افس کا دروازہ کھولا تھا باہر لوگوں کی مچھا لگا
تھا۔۔۔۔۔

پر سب اچھے سے جانتے تھے۔ کہ اخل میلان کس بلا کا نام
ہے۔۔۔۔۔

اسے زور سے اس نے گاڑی میں پھینکا تھا جیسے کوئی چیز پھینکی ہو
اسے پچھلی سیٹ پہ اس نے بٹھا تھا کیونکہ وہ اپنے غصے سے واقف
تھا۔۔۔۔۔

وہ اسد کا کام تمام کر کے اتنا یقینا لیکن سات اترہ تھی۔۔۔۔۔

گاڑی کو بہت تیزی سے چلا رہا تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے۔ جان لے لو اپنی بھی اور تمہاری بھی اس نے

گاڑی کوروڈ سائیڈ پہ ٹھوکا۔۔۔۔۔

وہ لمحہ اس کے ذہن میں اٹک کر رہ گیا تھا جب وہ اس کے ساتھ

ایک صوفے پر بیٹھی تھی۔ اور وہ اسے ڈیورس کے بارے میں

سجھار ہاتھا۔۔۔۔۔

وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

منہ کو دونوں ہاتھوں میں چھپایا ہوا تھا اس نے۔۔۔



اس نے ہاتھ زور سے ہینڈل پہ مارا تھا۔۔۔۔۔۔
تم نہیں بچوں گی اُرہ آج نہیں۔۔۔۔۔۔

بریک پہ ہاتھ رکھتے اس نے کہا۔۔۔۔

پھر اسی سپیڈ سے وہ گھرایا تھا۔۔۔۔۔۔
اُرہ کی شال بازو پہ لٹکی ہوئی تھی دوپٹہ بھی ایک طرف تھا۔
تھپڑوں سے بال بھی بکھر چکے تھے۔۔۔۔

کہاں مر گئے تھے۔ سکوٹی گارڈ نے دیر سے دروازہ کھولا تو وہ اس
پہ چیخا تھا۔۔۔۔۔۔

اُترہ دل ہی دل میں تسبیح پڑھ رہی تھی۔۔۔۔
اس سے پہچنے کی۔۔۔

خود گاڑی سے اترتے ہوئے اس نے اسے بھی اترنے کا کہا
تھا۔۔۔

پر ڈر کی وجہ سے اس میں ہمت نہیں تھی۔

تمہیں سمجھ نہیں آئی میں نے کیا کہا ہے۔ گاڑی کے دروازے کو
کھول کر اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا باہر۔۔۔۔۔

بشرابیگم گھر میں نہیں تھی وہ باہر گئی تھی شاپنگ کے
لیے۔۔۔۔۔

یقیناً سے بچا لیتی اگر گھر ہوتی۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔ اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مر گیا ہے اخل۔۔۔۔۔

اب نام نہ لینا اپنی زبان سے۔۔۔۔۔

اسے بازو سے گھسیٹتا ہوا وہ اندر لے کر آیا تھا۔ گھر میں کلثوم اور کچھ
دوسرے ملازم تھے جو شور سن کر حال میں کھڑے ہو گئے
تھے۔۔۔۔۔

کیا تماشہ لگا ہے۔۔۔۔۔

اس کی بات ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ سارے ملازموں نے
اپنا اپنا کام شروع کر دیا۔۔۔۔۔

وہ اسے کھینچتے ہوئے۔۔ لے کے جا رہا تھا لیکن اُس نے نوٹ کیا تھا
کہ ان کا کمرہ تو پیچھے رہ گیا۔۔۔۔۔

کہاں لے کے جا رہے ہو وہ اسے اوپر لے کے جا رہا تھا۔۔

تیسری منزل پر لے کر آیا۔۔
تم اب یہی ڈیزرو کرتی ہو۔۔۔۔۔

ایک چھوٹے سے سٹور میں اسے پھینکا تھا اس نے۔۔

اس کی شال جو پہلے ہی لٹکی ہوئی تھی ایک طرف گر گئی۔

میں یہاں نہیں رہوں گی وہ اٹھ کر اس سے لپٹی تھی۔۔۔

اخل مجھے ڈر لگتا ہے اندھیرے سے۔۔۔۔

کوٹھی بہت بڑی تھی وہ تیسری منزل تھی۔۔۔۔

اندھیرے سے ڈر لگتا ہے اور یہ حرکتیں کرتے ہوئے ڈر نہیں
لگتا۔۔۔

چھوڑو یا اس نے پھر سے اسے نیچے گرایا تھوڑا اپنے کوٹ کو
سیدھا کیا۔۔

وہ جب اس کے ساتھ لیٹی تھی تو وہ تھوڑا ڈاؤن ہو گیا تھا لیکن ایک
دم سے دوبارہ اکڑ میں آیا۔۔۔۔

سوری میں نہیں کروں گی میں آج کے بعد ایسا کچھ نہیں کروں گی
پلیز وہ دروازے کو پکڑ کے کھڑی ہو گئی تھی کہ وہ بند نہ
کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

جو کچھ اس کی زندگی میں ہو چکا تھا اسے اندھیرے میں سچ میں
بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔۔۔

اسے گزرا ہوا لمحہ دبوچنے لگتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے زبردستی اسے اندر پھینکا۔۔۔۔۔

اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔

تم ایک گھٹیا انسان ہو گھٹیا۔ اخل۔۔۔۔۔

سوری اس نے بس ڈر کی وجہ سے کہا تھا۔ اندر سے اسے کوئی ملال
نہیں تھا۔ اور اب اس کی بھی بس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اس نے اسی زور کے ساتھ پھر سے دروازہ کھولا وہ سہم کے پیچھے
ہوئی۔۔۔۔۔

پھر بکواس اس نے آرام سے بولا۔۔۔۔۔

پھر بکواس اس بار لہجہ تھوڑا اونچا ہوا تھا۔۔۔۔۔

میں گھٹیا ہوں تو تم کیا ہو۔ میرے جاتے ہی اس یار کے پاس نکل گئی۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔ اُرہ نے غصے سے کہا۔۔۔
کیا۔ اخل۔ اخل۔ سمجھتی کیا ہو خود کو۔۔۔
اس نے اس کے منہ کو دبوچا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔
اس کے منہ کا جبر ادا ہنے لگا تھا۔۔۔۔۔
ایامزہ۔۔۔۔۔

یا اور دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے بہت فورس کیا تھا۔ اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
اسے پھر سے تھپڑوں کا یا بیلٹ کا ڈر تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوو و فورس کیا گیا تھا میڈم کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اس نے دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔۔

وہ فورس کرنے کے لیے جو اس نے فوج بھیجی تھی کیا وہ گھر کے
باہر پوری اگئی تھی۔۔۔۔۔

کیسے کر سکتا ہے کوئی اخل میلان کی وائف کو فورس۔۔۔۔۔

بتاؤ کیسے۔۔۔۔۔

اس نے پھر سے اس کے منہ کو دبوچا۔۔۔

وہ اچھے سے جانتی تھی کہ وہ ابھی کچھ بھی بھولے گی تو اس کا
مطلب اس نے غلط ہی لینا ہے۔۔۔۔۔

بولتی کیوں بند ہو گئی بولو۔۔۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے منہ
کا جبر ابری طرح درد کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل نے بھی ایک جھٹکے میں نیچے پھینکا۔۔۔۔۔

وہ غصے سے دروازہ بند کرتا اسے لاک لگا چکا تھا۔۔۔۔

اور پھر اسی سپیڈ سے نیچے اتر اٹھا۔۔۔۔

اُترہ اوپر ہے۔۔۔۔

یہ موم کو نہیں پتہ چلنا چاہیے۔۔۔۔

اس نے چابیوں کو ڈروں میں رکھتے ہوئے کہا۔۔

اتنی دیر میں بشر ابیگم بھی اچکی تھی۔۔۔۔

جلدی اگئے۔۔۔۔

بشر ابیگم لفظوں کو گھسیٹ رہی تھی ڈر کے مارے۔۔

انہوں نے ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ صوفے پر رکھے۔
انہیں ٹینشن تھی کہ اُترہ کا پتہ لگ گیا ہو گا۔۔۔۔

اُترہ انہوں نے ڈرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

وہ پھپھو۔۔۔۔۔ کچھ دن وہیں رہے گی۔۔۔۔

پھپھو کے گھر ہے۔۔۔۔

پہلے اسے بہانہ نہیں مل رہا تھا۔۔۔

لیکن وہ کیا جانتا تھا کہ وہ یہی بہانہ بنا کر گھر سے نکلی تھی۔۔۔

یہ کہتا وہ باہر چلا گیا تھا اسے تسلی تھی کہ گھر کے ملازم کچھ نہیں
بولیں گے اس کے ڈر کی وجہ سے۔۔۔۔۔

دو دن وہیں رہے گی ہوش ٹھکانے آئے گی اس کی۔۔۔۔۔
ڈپورس چاہیے میڈم کو۔ اس نے زور سے گاڑی کا دروازہ
کھولا۔۔۔۔۔

اب اسد کی باری تھی۔۔۔۔۔

وہ کچھ دیر پہلے ڈر رہی تھی اب وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر
بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔

اپنی قسمت پہ انسو بہا رہی تھی۔

یا اللہ میری مدد کر۔۔۔۔۔

مجھے اس جانور سے ازادی دلودے۔۔۔۔۔

وہ اس کے معاملے میں بہت تھوڑے دل کا مالک تھا۔۔۔

وہ ایسے بے چین پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ جب جب اسد اور اس کا وہ سین ذہن میں دھراتا اسے غصہ اتا

تھا۔۔۔۔۔

وہ یہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کیسے وہ وہاں گئی کیسے ڈیورس پیپر

اور یہ سب اور اتنی دیر میں وہ اس کے ساتھ رہی۔۔۔۔۔

اور کب سے پلاننگ چل رہی تھی۔۔۔۔۔

کہاں ہے یہ۔۔۔۔۔

اسد کو افس میں نہ پا کر وہ چیخا تھا۔۔۔۔۔

سروہا سیٹھل میں ہے ایک لڑکی نے کہا۔۔۔

ریسٹورنٹ کے اندر ہی افس بنا تھا اس کا۔۔۔

ایک لڑکا اور تین لڑکیاں موجود تھیں افس میں۔۔۔

کون سے ہاسپٹل میں۔۔۔ وہ دوبارہ اس کے افس میں آیا تھا۔۔

تھوڑی دیر میں اس لڑکے نے ہاسپٹل کا بتا دیا تھا اس کے غصے کو
دیکھ کر کیونکہ وہ بہت غصے میں تھا۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسے کوئی نقصان پہنچے۔۔۔۔۔
وہ لڑکیاں بھی ڈر کے مارے ایک دوسرے کو دیکھ رہی تھی۔
کیونکہ جس نے اسد کا یہ حال کیا تھا وہ انہیں بخشتے گا کیا۔

وہ اسی رفتار کے ساتھ اس ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔۔

تجھے کیا لگا اتنی آسانی سے موت نصیب ہو جائے گی۔
تو بہت پچھتائے گا بہت پچھتائے گا۔۔۔۔

وہ گریبان سے پکڑ کر اس کے اوپر جھکا تھا۔۔۔۔

اسے ڈیورس تو دینی پڑے گی ایک منٹ بھی نہیں رہے گی
تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔

تو باپ ہے اس کا۔۔۔۔۔

ہے کون اس نے گریبان سے پکڑ کر اسے اٹھایا ہی تھا کہ ڈاکٹر
بھاگتی آئی اندر۔۔۔۔۔

یہ اپ کیا کر رہے ہیں پلینز چھوڑ دیں۔۔۔۔

ان کی حالت اگے نازک ہے۔۔۔۔

جان اتنی نازک ہے۔ کہ اتنے سے میں ہاسپٹل پہنچ گیا اور ایامجھ
سے اترہ کو لینے۔۔۔۔۔

پہلے اتنا جگر تولا۔۔۔۔۔

تیری بہن لندن میں پڑ رہی ہے نا۔۔۔۔۔
کیوں بہن کی ہستی کھیلتی زندگی کو تباہ کرنے پہ تلا ہے۔۔۔

اس نے اسے بیڈ پہ پٹا ہاتھ اور باہر چلا گیا تھا۔۔۔۔۔
اس کی ساری معلومات اکٹھی کی تھی اس نے۔۔۔۔۔

تیری موت میرے ہاتھوں لکھی ہے۔۔۔۔

اس نے کورٹ کو اگے کیا۔۔۔۔۔

اسد بہن کا سن کر چپ ہو گیا تھا۔۔۔

ورنہ وہ اسے ایسے نہ جانے دیتا۔۔۔۔۔

کیونکہ وہ خود ہاسپٹل میں تھا تو بہن کی حفاظت کیسے کرتا۔۔۔۔۔

یہ لڑکی فون کیوں نہیں اٹھا رہی بشر ابیگم کو فکر ہو رہی تھی۔۔۔۔

نہ جانے کب سے فون ٹرائی کر رہی تھی وہ۔۔۔۔۔

پتہ نہیں کہاں مصروف ہے۔۔۔۔۔

تمہارا بیٹا کہاں ہے آج پھر افس سے غائب ہو گیا تھا۔
باپ کی عمر ہو گئی ہے۔ اور یہ کوئی بھی ذمہ داری سیدھے طریقے
سے لینے کے لیے تیار نہیں۔۔۔۔

بشر ابیگم نے ان کا کوٹ اتر وایا۔
کلثوم کافی لے او۔۔۔۔
وہ ڈرائنگ روم میں تھے۔

شام کو ووسیم کی فیملی کو انوائٹ کیا
فنکشن کی ڈیٹ رکھیں گے۔۔
کیسے فنکشن کی بشر ابیگم نے حیرانگی سے کہا۔۔

تمہارے بیٹے اور ایمن کے فنکشن کی انی سمجھ۔۔۔
میلان وہ بولتے ہوئے پیچھے گئی تھی۔۔۔

اس کا غصہ ٹھنڈا تو نہیں ہوا تھا لیکن اسے فکر تھی اس کی۔۔۔۔

اس کا ارادہ تو اسے دو تین دن بند رکھنے کا تھا۔ پر کچھ گھنٹوں میں
اسے فکر لاحق ہو گئی تھی۔۔۔

گھر میں اتے ہی وہ سب سے پہلے اوپر کی طرف بھاگا۔۔
اس نے دروازہ کھولا تھا لیکن وہ شاید سوچکی تھی۔۔

ابھی رات ہونے کو وقت تھا۔۔۔

کمرے میں پرانا سامان پڑا تھا لیٹنے کے لیے کوئی جگہ نہیں
تھی۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔

اٹھو چلو روم میں۔۔۔۔۔

اس کے چہرے کو تھپتھپاتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔۔

اس نے سہارے سے اسے کھڑا کیا تھا۔۔۔۔

اسے غصہ تو شدید تھا لیکن وہ پھر سے کسی مصیبت میں نہیں

پھنسنے چاہتی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ روم میں اچکے تھے۔۔۔۔

سر یہ کوریل والادے کر گیا ہے۔

اُترہ خود ہی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی اور بلینکٹ کو اوپر کر لیا تھا۔۔۔۔

وہ سونے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔۔

اس نے شارٹ فرائیڈ پہنی تھی۔ سمپل فل پریل کلر میں۔۔۔۔

بارڈر پہ ہلکی سی گڈائی ہوئی تھی۔۔۔

اس کے لیٹے ہی اس نے رخ ملازمہ کی طرف کیا۔۔۔۔

اب یہ کیا ہے اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

وہ ہاکی کاغذ میں پیک تھا کچھ۔ ملازمہ بھی دے کر جا چکی
تھی۔۔۔۔۔

اس کی سیل کو غصے سے کھولا اس نے۔۔۔۔۔
اس کا بھی حلیہ خراب ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

اور فائل نکالی وہ ڈیورس پیپر تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کی طرف سے بھیجی گئی ڈیورس۔۔۔۔۔
وہ جو پہلے ہی غصے میں تھا زور سے اس کو زمین پر پٹا ہا۔۔۔۔۔

تم باز کیوں نہیں ارہی۔۔۔۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔
اُرو کو بالکل بھی نہیں پتہ تھا کہ کیا ہے۔۔۔۔۔

اب کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا یہ کیا ہے اس نے زمین سے اٹھا کر فائل اس کے منہ پر
ماری۔۔۔۔۔

اس کے ذہن میں اسد کی بات آگئی تھی کہ وہ کورٹ کے ذریعے
بھیجے گا۔۔۔۔۔

پھر چاہیے ڈیورس تمہیں اگے کیا سمجھ نہیں آئی۔۔۔۔

ہاں دو ڈیورس مجھے دو پھر سے دو۔۔۔۔

وہ بیڈ سے اٹھی تھی اور اس بار بیلٹ سے دینا۔ تاکہ تمہاری روح
کو سکون ملے۔۔۔۔

اور اللہ کر کے میری جان نکل جائے۔۔۔۔

کیوں نہیں سمجھ رہی تمہیں کیوں نہیں سمجھ رہی۔۔
اُترہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو جکڑا۔۔۔۔

یا اللہ صبر دے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کے چلانے سے بشر ابیگم کمرے میں آئی تھی۔
بھاگتے ہوئے۔۔۔

انہوں نے اتے ہی اترہ کو گلے سے لگایا تھا وہ رو رہی تھی اور اس
کی حالت بھی سب بتا رہی تھی
انہوں نے یہی گیسٹ لگایا تھا کہ شاید پوچھے بغیر گئی ہے اس وجہ
سے۔۔۔

بیٹی تم تو پھپھو کے گھر رہنے والی تھی نا۔
مجھ سے پوچھ کر گئی تھی وہ۔۔۔۔
اچھا تو یہ بہانہ بنا کر گئی تھی تم۔

بہانا بشر ابگیم نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

نہیں تھی میں پھوپھو کے گھراپ کے لاڈلے بیٹے نے مجھے اوپر بند
کیا تھا۔۔۔۔

اچھا اور کیوں بند کیا تھا یہ نہیں بتاؤ گی۔۔۔
پپو کے بہانے اسد سے ملنے گئی تھی۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس کے لہجے پہ بشر ابگیم سخت حفا ہوئی تھی۔۔
تم نے اسے اوپر بند کیا تھا۔۔۔
تم کس حد تک گرو گے۔۔۔۔

میلان کا مران بھی کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔۔۔

جب سے یہ لڑکی آئی ہے اس گھر میں سکون نام کی کوئی چیز نہیں
رہی۔۔۔۔۔

شام کو میں نے گیسٹ انوائٹ کیے ہیں اور ابھی سے یہ حال
ہے۔۔۔۔۔

اب کیا ہوا ہے دونوں کو۔۔۔
بشر ابیگم نے وہ فائل اٹھائی۔۔۔۔۔

اُترہ کی طرف سے ایک ڈیورس اچکی تھی۔۔۔

اُڑا بیٹی یہ کیا انہوں نے حیرانگی سے دیکھا اس کی طرف۔

مجھے نہیں رہنا اس کے ساتھ اس نے مجھے تھپڑ مارے ہیں۔۔۔
کسی حرکت پہ کھائے ہوں گے نہ میرا بیٹا پاگل ہے میلان کا مران
بولا تھا۔ تمہیں پاگل لگتا ہے میرا بیٹا۔۔۔
سبھی لوگ پاگل ہو اپ سبھی لوگ۔۔۔

اُڑہ۔۔۔۔

اخل غصے سے اگے بڑھنے لگا تھا کہ بشر ابیگم نے روکا۔

اگر اسے ڈیورس چاہیے میلان کا مران کی تو دل کی بات ہوئی
تھی۔

تو دو ڈیورس اسے۔۔۔

ویسے بھی کچھ دن میں فنکشن ہے تمہارا۔۔۔۔

یہ مصیبت سر سے اتر جائے تو اس سے اچھا کیا ہے۔۔

اوکے ڈیڈ میں تیار ہوں ایمن سے شادی کے لیے۔۔

وہ اسے سبق سکھانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُرہ سن کر تھوڑی شاکڈ ہوئی تھی۔

پراس کی بلا سے جس مرضی سے کرے۔۔۔۔

اور تمہیں ڈیورس میں خود دے دوں گا پیپر ریڈی کروالوں۔

کسی کے بنائے ہوئے پیپر زپہ نہیں اس نے وہ فائل کو چار ٹکڑوں
میں تقسیم کر کے اس کے منہ پہ مارا تھا۔۔۔۔۔

میلان کا مران تو خوش ہو گیا تھا کہ اس نے شادی کے لیے ہاں کر
دی۔۔۔۔۔

انہوں نے ساتھ ہی وسیم کو فون ملا لیا تھا۔ اور بات کرتے ہوئے
باہر چلے گئے تھے۔۔۔

جبکہ بشر ابیگم کو اترہ جتنا ہی دکھ تھا اترہ کی تکلیف انہیں دکھ پہنچا
رہے تھی۔۔۔

لیکن انہیں سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اچانک ڈیورس اور یہ
سب۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں بشر ابیگم نے اسے بیڈ پر لٹانے کے بعد بلینکٹ
اوپر دیا۔۔۔۔۔

انہوں نے بہت کوشش کی تھی اس سے پوچھنے کی لیکن اس نے
کچھ نہیں بتایا تھا۔

اخل نے بھی ڈیورس دینے کی حامی بھر لی تھی۔
پر بدلے میں اسے کچھ دن انتظار کرنے کا کہا تھا۔
بہانہ اس نے یہ بنایا تھا کہ پیپر ز جلدی نہیں بن سکتے۔

اخل نے اوپر سے ہاں تو کر لی تھی لیکن اندر سے اسے کی فکر کھائی
جارہی تھی۔۔

اسد نے بہت ٹرائی کیا تھا لیکن اُسے ہر کام میں مل رہا تھا۔۔
وہ ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو گیا تھا۔
وہ ایک منٹ نہیں لگاتا اُسے پاس آنے کے لیے۔
لیکن اسے اسی کی فکر تھی کہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچے۔
یا پھر وہ اخل جتنا جگرا نہیں رکھتا تھا اس کی محبت میں۔
اخل کی محبت باری تھی شاید۔

بشر ابیگم کو ٹینشن تھی کہ آج کیا ہوگا۔۔

کیونکہ وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اخل نے بس غصے سے کہا تھا۔
لیکن اس کے انکار کا تماشا جو لگے گا انہیں اس کی بھی ٹینشن
تھی۔۔۔

اور اُترہ کی بھی۔۔۔۔

سردی کی وجہ سے انہوں نے گرم شال کو لپیٹا ہوا تھا۔۔۔
اور ٹہلتی جا رہی تھی۔۔۔۔
کبھی دائے تو کبھی بائے۔۔۔

چھوٹے صاحب یہ کپڑے بڑے صاحب نے بیجے ہیں اپ نے
انجرات کے ڈنر پر پہننے ہیں۔۔۔

ملازمہ نوک کر کر اندرائی تھی۔۔۔

وہ جو سوئے پر بیٹھا اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

نے اسے کپڑے رکھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

اُترہ کے لیے کچھ ہلکا سا کھانے کے لیے لے اؤ۔۔۔۔

نہیں بلکہ رہنے دو ایک دودھ کا گلاس لے کر اؤ اس نے گھڑی
دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ ابھی کھا لیا تو پھر بھوک مرے گی ڈنر

پہ۔۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں چاہئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

او کے رہنے دو۔۔۔۔

بھوک لگی تو خود کھالے گی وہ غصے سے ہاتھ روم کی طرف گیا
تھا۔۔۔۔

مجھے صبح ہی ڈیورس دوتا کہ میں دفع ہو جاؤں اور تم ایزیلی پھر
شادی کرنا۔۔۔۔

وہ جو شرٹ اتارنے ہی لگا تھا پھر سے باہر آیا
کہا نادے دوں گا اب صبر رکھو۔۔۔۔

اور شادی دیکھ کر ہی جاؤ گی تم فکر مت کرو۔۔۔۔

مجھے کچھ نہیں دیکھنا۔۔۔۔۔

بیٹا یہ شادی صرف بزنس کے لیے ہے۔۔۔

اگر ہم نے پہلے ہی شرطیں رکھنا شروع کر دی۔۔۔

تو برا اثر پڑے گا۔۔۔

موم میں اس مڈل کلاس لڑکی کو وہاں برداشت نہیں کر سکتی۔
ایمن جو جینز پیٹ پہنے بیٹھی تھی پھر سے کہا اس نے وہ یہی رٹ
لگائے جارہی تھی۔۔۔

بیٹا تمہارے ڈیڈ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔۔۔

یہ ایکٹنگ تمہیں بس شادی تک کرنی ہے۔ اچھا بننے کی اسے
ایکسیپٹ کرنے کی۔

شادی کے بعد تمہاری منمائی ہوگی پورے گھر پہ تمہارا راج ہوگا
میلان کمران کی بہو ہوگی۔۔۔۔

تمہارا پورا کنٹرول ہوگا۔۔۔۔
فریدہ اس کے پاس آکر بیٹھی اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں
میں لیا۔۔۔۔

اخل ایک ایک اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔۔
اور تمہارے ڈیڈ نے اس میں بھی بڑی محنت کی ہے۔

فریدہ نے زور سے کہا لگایا تھا۔

کئی سالوں سے ہم پلیننگ کر رہے ہیں اور اب ایک تمہاری ضد
کی وجہ سے سب مٹی میں مل جائے گا۔

موم میں انکار کب کر رہی ہوں میں تو بس یہ کہہ رہی ہوں کہ وہ
اُس کو ڈیورس دے۔

بیٹا اگر وہ ڈیورس نہیں دے گا تو ہم اسے اس کی زندگی سے ہی
دفع کر دیں گے۔۔۔

تمہیں اپنے موم ڈیڈ پہ اتنا تو یقین رکھنا چاہیے۔

وسیم جو موبائل میں مصروف تھا وہ بھی اٹھ کر اس کے دائیں
طرف بیٹھا۔

بیٹی بس اب سے مجھ پر چھوڑ دو میں جیسا کہہ رہا ہوں تمہیں ویسا ہی
کرنا ہے۔۔۔۔۔

ڈنر ریڈی تھا۔۔۔۔۔

وسیم ایمن اور فریدہ بھی اچکے تھے۔۔۔۔۔

اخل ریڈی ہونا تو نہیں چاہتا تھا لیکن اترہ کو جیلس کرنے کے چکر
میں اس نے وہ تھری پیس سوٹ پہن لیا تھا۔۔۔

جو بلیک اور وائٹ میں تھا۔۔۔۔۔

بشر ابیگم کے اصرار کرنے پر اترہ نے بھی ابھی ریڈ کلر کی میکسی
پہنی تھی۔۔۔

لیکن وہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

بشر ابیگم نہیں چاہتی تھی کہ اسے خاندان سے الگ سمجھا جائے

انہوں نے اسے مو شنل کیا تھا عائرہ کے نام پر۔۔۔۔

وہ ان کے ایمو شنل کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اس گھر کی بہوائرہ ہے یہ نیکلس اس کو دینا چاہیے نہ کہ ایمن کو جو

ابھی بہو بنی نہیں۔۔۔

بشر ابیگم تم بھول رہی ہو یہ ہمارا خاندانی نیکلس ہے۔ کروڑوں کی

مالکیت کا۔۔۔۔

یہ وہ دو ٹکے کی لڑکی پہنیں گی۔۔۔

میلان اپ کیوں بول رہے ہیں کہ وہ بہو ہے اس کی۔
تم نے شاید سنا نہیں تھا وہ ڈیورس دے رہا ہے اسے۔۔۔

اور اب کوئی بحث نہیں یہ نیکلس آج اسے پہناؤ ہوگی تم۔۔۔
کچھ دیر میں سبھی لوگ ڈنر پہ اچکے تھے۔۔
بشر ابیگم سمجھ نہیں پا رہی تھی کیونکہ یہ نیکلس تو شادی کے بعد
پہنا یا جاتا ہے۔

یہ ان کا خاندانی نیکلس تھا۔

وہ کچھ دن پہلے اترہ کو دینا چاہتی تھی لیکن میلان نے سختی سے پہلے
ہی منع کر دیا تھا۔

سبھی لوگ ٹیبل پر موجود تھے۔۔۔

طرح طرح کے پکوان بنے تھے۔

ایمن اخل کو تارے جارہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ملٹی کلر میں میکسی پہنی تھی بالوں کو فل رول کیا ہوا

تھا۔ اور میک اپ کی تو دکان لگ رہی تھی۔

میکسی بھی چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور شائنگ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

بشرابیگم ایکس کیوز میں کہا کے اٹھی تھی۔۔۔

اُرہ کی وہ منتیں تو کر کے ائی تھی انے کی لیکن وہ پھر بھی نہیں ائی
تھی۔۔

اخل بھی نہ جانے کتنی دفعہ مڑ کر دیکھ چکا تھا۔

اس کے سامنے تو بڑے ایٹمیٹوڈ سے تیار ہوا تھا اور باہر آیا تھا لیکن
اندر سے فکر اسی کی تھی۔۔۔۔۔

اُرہ بیٹی تم ابھی تک نہیں آئی۔

میں کیا کروں گی میں نے اپ کو کہانا میں نہیں ارہی میں کیا کروں
گی۔۔۔

بشر ابیگم بھی اچھے سے جانتی تھی۔ کے اخل کا دھیان اسی کی
طرف ہے۔۔۔

میں اس فیملی کا حصہ زیادہ نہیں رہنے والی

بس کچھ ہی دنوں کی بات ہے۔
اپ کو میری اتنی عادت نہیں ڈالنی چاہیے۔۔

اب تم میرا دل توڑ رہی ہو۔۔
اپنی موم کی اتنی سے بھی بات نہیں مانو گی۔
وہ اسے ایمو شنل بلیک میل کر چکی تھی۔۔

کیونکہ بشر ابیگم چاہتی تھی کہ فریدہ لوگوں کو پتہ لگے کہ وہ ابھی
بھی اس گھر کی بہو ہے۔

ان کے بہت اصرار پر وہ ان کے ساتھ آئی تھی۔
وہ اخل کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھتی تھی لیکن آج وہاں ایمن بیٹھی
تھی۔

اسے پہلا دھچکا لگا۔ پر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

اس کے اتے ہی اخل نے ریلیکس رہنے کی ایکٹنگ شروع کر دی تھی جیسے اسے بھی کوئی پرواہ نہ ہو۔۔

بشر ابیگم نے اسے اپنے ساتھ بٹھالیا تھا۔۔

ٹیبل پر موجود کسی بندے نے اسے ویلکم نہیں کیا تھا اس نے بھی کسی کو سلام نہیں دیا تھا۔۔

میلان کا مران کا موڈ خراب ہو گیا اسے دیکھتے ہی۔۔

کھانا شروع کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ہماری ایک خاندانی رسم ہو جائے۔۔

وسیم کی تودل کی بات ہوئی تھی۔

ایمن نے ابھی تھوڑی شرمانے کی ایکٹنگ کی تھی۔۔

اخل کو اندازہ نہیں تھا کہ کس متعلق بات ہو رہی ہے۔
میلان کا مران کے کہنے پہ بشر ابیگم سیٹ لے کر آئی تھی۔
یہ ہمارا خاندانی سیٹ ہے میں چاہتا ہوں کہ اج اس پر مسرت
موقع پر اپنی ہونے والی بہو کو پہنایا جائے۔۔

اُترہ۔۔۔۔

کو محسوس ہو رہا تھا۔ کہ اسے نہیں انا چاہیے تھا یہاں۔

اس دو ٹکے کی لڑکی کو میں ابھی سبق سکھاتی ہوں فریدہ نے دل
ہی میں کہا۔

اخل کو بھی اب اچھا نہیں لگ رہا تھا کیونکہ اس سیٹ پہ حق صرف
اُرہ کا تھا۔۔۔۔۔

پر وہ اتنی جلدی ہار نہیں ماننا چاہتا تھا۔۔۔

بشر ابیگم اپ یہ سیٹ خود اپنی ہونے والی بہو کو پہنائیں گی میلان
نے حکم دیا تھا۔۔

اگر آپ کو برانہ لگے تو ہم چاہتے ہیں کہ یہ اخل پہنائے ہماری بیٹی
کو فریدہ نے کہا تھا۔۔

اخل نے ایک دم سے اترہ کی طرف دیکھا اترہ نے بھی اس کی
طرف دیکھا۔۔۔۔۔

اترہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا یہاں بیٹھنا۔۔۔

وہ اٹھنے لگی تھی کہ بشرہ بیگم نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ وہ
جیلز نہیں ہو رہی تھی بس شاید فیملی فنکشن تھا اس لیے۔ یا یہ
قدرتی تھا۔ انسان کے پاس بیکار ہی چیز کیوں نہ ہو جب وہ کسی اور
کے ہاتھ میں جاتی ہے تو اسے الجھن ہوتی ہے۔۔۔

اخل بیٹا دیکھ کیا رہے ہو اپنی موم سے ہار لو اور ایمن کو پہنا دو۔۔

وہ اترہ کو اور جیس کرنا چاہتا تھا۔۔

بشر ابیگم کچھ بولنے ہی لگی تھی۔ اخل چیئر سے اٹھا۔
بشر ابیگم نے یہ بالکل ایکسیکٹ نہیں کیا تھا۔۔

اس نے ہار کو اٹھایا۔ اور ایمن کی پشت پر کھڑا ہو کے اسے پہنانے
لگا دھیان اس کا اترہ کی طرف تھا۔۔

پکچر ہونے چاہیے اس موقع پر۔۔

فریدہ نے موبائل اٹھایا تھا۔۔۔

اس نے دو تین پکچر زلک کی تھی ان دونوں کی۔۔

ایک گروپ فوٹو بناتے ہیں اس نے اترہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
تھا۔۔۔

لڑکی کیا تم دو منٹ یہاں سے اٹھ سکتی ہو۔۔۔
اخل نے غصے کی نگاہ فریدہ پر ڈالی۔۔۔۔۔

فریدہ کے الفاظ ابھی ادھے ہی تھے کہ اس نے اٹھ کر کمرے کی
طرف روح کیا اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔۔۔

وہ بھی پکچر میں اتی تو لوگ سوال کرتے ہیں۔ ویسے بھی وہ اس
ٹیبل پہ سوٹ نہیں کرتی۔۔۔

میلان کا مران انہیں پہلے ہی ڈیورس کی خبر دے چکا تھا۔
ایمن تو چاہتی ہی یہی تھی۔۔

اخل کو اب شدید غصہ ا رہا تھا خود پر پر بھی اور ان پر بھی۔۔۔
بشر ابیگم کو بھی بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔ اس کی ایسے انسلٹ
کرنا۔۔۔

اس نے کمرے میں جا کر ایک گہرا سانس لیا تھا۔
وہ ایک منٹ بھی ر کنا نہیں چاہتی تھی۔ اب۔
اس نے زار و قطار رونا شروع کر دیا تھا۔
اور پھر بیڈ پر لیٹ گئی تھی بلینکٹ اور لیا تھا اس نے۔۔۔

وہی کپڑے پہنے تھے اس نے چینیج بھی نہیں کیا تھا۔۔۔
اخل خود تو کمرے میں نہیں آیا تھا وہ اتنی جلدی ہار نہیں ماننے والا
تھا۔

پر اس نے کھانا ضرور بجوایا تھا۔ لیکن ملازمہ کو سختی سے منع کیا تھا
کہ یہ نہ کہے کہ میں نے بھیجا ہے۔

لیکن اترہ نے نہیں کھایا تھا اس نے واپس بجوایا تھا۔

یہ کہانی اہتمام کی طرف جارہی۔۔۔۔۔
اترہ اور اخل بس کچھ دنوں کے مہمان رہ گئے ہیں۔

تو اچھا اچھا فیڈ بیک دے۔

مجھ سے ہمیشہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ اپ شارٹ لیسیوڈ دیتی ہو۔ لیکن فیڈ بیک کے نام پر نیکسٹ اور نائٹس لکھ دینا یہ کہاں کا انصاف ہے۔۔۔۔۔

وہ چینجنگ روم میں کپڑے بدل رہی تھی۔ جب وہ اچانک اندر داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کا ارادہ تو انہیں کپڑوں میں سونے کا تھا لیکن کافی الجھن ہو رہی تھی تو اس نے تبدیل کرنا مناسب سمجھا۔۔۔۔۔
پراسے دیکھتے ہی گھبرائی تھی۔۔۔۔۔

الموسٹ تبدیل کر چکی تھی۔ اس نے ہلکی سی وائٹ کالر کی شارٹ
فراک پہنی تھی۔ نیچے وائٹ ہی پلازہ تھا۔ بال کھلے ہوئے
تھے۔ گلا ٹیپ تھا۔-----

رونے سے انکھیں اور بھی دلکش لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

دروازہ نوک کرکراتے ہیں۔۔۔۔

اس نے اتارے ہوئے کپڑے ہینگر کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

جسے ذرا سی بھی پرواہ ہوتی ہے وہ اندر سے لوک کر کر چلیج کرتا
ہیں۔ اس نے اسی کے لہجے میں جواب دیا تھا۔

جبکہ اترہ کو اس کے سوال پہ حیرت ہوئی تھی کہ کیا اسے پرواہ
نہیں ہے۔۔۔۔

اس نے کوٹ اتارہ اور پھر وس کوٹ کے بٹن کھولتے ہوئے
بولے۔۔۔۔

بے شرم کہی کا۔۔۔
وہ دل ہی دل میں کہتی باہر کا رخ کرنے لگی تھی جب اس نے ہاتھ
اگے کیا۔۔۔۔

میں چیخ کر لوں پھر باہر جاؤ گی۔

کیا مطلب ہے پاگل ہو تم میرے سامنے چیلنج کرو گے۔ اسے
شدید غصہ ا رہا تھا بات ہی غصے والی تھی۔۔۔۔۔

گٹیا انسان۔۔۔۔۔

کیوں پھر دوبارہ سے غصے کو دعوت دے رہی ہو۔۔۔۔۔
پہلے اپنی حالت تو دیکھ لو اور مار کھا پاؤ گی۔۔۔۔۔

اس نے ٹائی کو ڈیلا کیا اور پھر کھینچ کر اتار دی۔ اور اس کے
قدموں میں قدم رکھ کر اسے پیچھے کرنے لگا۔
اُترہ کو غلاموں والی فیلنگ ا رہی تھی۔ اب۔۔۔۔۔

ایمن کے سامنے چیلنج کرنا دفع ہو جاؤ۔۔۔۔۔

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اس نے پیچھے دھکیلنا چاہا لیکن اس

نے اس ہاتھ کو قابو کر کے اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

تو جناب کو جیلیسی ہو رہی ہے کہیں وجہ وہ نیکلس تو نہیں۔۔۔۔۔

دل کی بات کو اس نے زبان دی تھی۔ اُرہ کا تو پتہ نہیں پر یہ بات

اس کے دل میں کھٹک رہی تھی۔ کہ کہیں اسے برا نہ لگا

ہو۔۔۔۔۔

تمہاری بھول ہے یہ اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی بولی

تھی۔۔۔

میں نے ایسی چیزوں کی کبھی فرمائش نہیں کی اور نہ ہی مجھے لالچ
ہے جس کو لالچ تھی اسے مل گیا۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

نہیں اگر چاہیے تو میں بنوادوں گا۔ اب اتنا ٹائم ساتھ رہی ہو اتنا
سب کچھ ہوا ہم دونوں میں اتنا تو حق بنتا ہے تمہارا۔۔۔

اُس کی اس بات سے اسے شدید غصہ آیا تھا۔ وہ سمجھ گئی تھی
اس کا اشارہ کس طرف ہے اس رات کی طرف ہے۔
تم ایک بہت ہی گھٹیا انسان ہو بہت ہی گھٹیا۔۔۔۔۔

تم نے نکاح بھی زبردستی کیا تھا اور۔۔۔۔۔

وہ چپ ہو گئی تھی نظروں کو نیچے جھکا لیا تھا۔
اب اس جیسی بے باک تو نہیں تھی کہ ہر لفظ منہ سے بول
دے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

بولو میں سننا چاہتا ہوں۔۔۔ سمجھ تو وہ بھی گیا تھا۔۔۔

راستے سے ہٹو جانا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔

جانا ہے جانا ہے جانا ہے ایک تو تمہیں جانے کی بہت جلدی ہوتی
ہے۔۔۔۔

اس نے گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ویسے ڈیورس کے بعد کہاں جاؤ گی کچھ سوچا ہے۔۔۔۔

ہاں تمہیں سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔

تم نے سوچنے کہ لیے اسسٹنٹ جو رکھا ہوا ہے مسٹر اسد۔۔۔۔

وہ تنزیہ ہنسا تھا۔۔۔ اس کے بالوں کو رول کرتا وہ ماتھے تک لے
گیا تھا۔۔۔۔

ویسے میں جاننا چاہتا ہوں اگے کی پلاننگ تمہارا موبائل کہاں ہے
اس نے اس سے نظر ہٹا کر اگے پیچھے نظر دوڑائی۔۔
وہ ڈرائیبل پہ پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

موبائل اٹھانے کے لیے اس نے دو منٹ ہاتھ دیوار سے اٹھا کر
موبائل کی طرف بڑھایا تھا کہ اس نے پھر سے جانے کی کوشش
کی تھی۔ پر اس نے اگلے لمحے پھر پکڑ لیا۔۔۔۔۔

لاک کیوں چینیج کیا تم نے اس نے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔

میرا موبائل ہے اور میرا پر سنل موبائل تمہارا مجھ پہ کوئی حق
نہیں ہے۔۔۔۔

لاک کھولو۔۔۔۔ اس کی چھوٹی سی تقریر کو اس نے نظر انداز کر
دیا تھا۔۔۔۔

اس نے موبائل اس کے منہ کے اگے کیا تھا جبکہ اس نے اپنا منہ
دوسری طرف کر لیا۔۔۔۔

کیوں غصے کو دعوت دے رہی ہو کھولو۔۔۔۔

لیکن وہ بھی اکڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

میرے پاس طریقہ ہے کھلوانے کا تم رکو۔۔۔۔۔

اس نے دو منٹ موبائل کو پھر اسی جگہ پہ رکھا۔ جہاں سے اٹھایا

قصہ

اُس رہ تو ڈر کے مارے کانپ رہی تھی۔۔۔۔

اور اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے لبوں کو قید کر لیا اس نے

[illegible]

اور شدت سے بھرپور لمس چھوڑ رہا تھا۔ اس کے چہرے کو

دونوں ہاتھوں میں قید کیا ہوا تھا اس نے۔۔۔۔۔

ایک جھٹکے میں اسے چھوڑتے اس نے پھر موبائل اٹھایا۔۔

اس کی سانسیں مشکل سے بحال ہوئی تھی۔

کھولوا گرد و بارہ مصیبت میں نہیں پھنسننا چاہتی تو۔۔۔
وہ ڈر گئی تھی اس کی حرکت سے اندر ہی اندر اسے بد دعائیں دے
رہی تھی لیکن بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔

وہ دونوں چینجنگ روم میں تھے اس کے اگے روم اتا تھا پھر حال
اتا تھا وہ چیختی بھی تو باہر آواز نہیں جانی تھی۔۔۔
اس نے اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ میں ہی پاسور ڈڈائل کر دیا
تھا۔۔۔

ایسے بات مان جاؤ تو مجھے یہ سب کرنا ہی نہ پڑے اس نے موبائل
میں ایجن اپشن کھولتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

اسد کے 10 میسج تھے جو اس نے ابھی تک ریڈ نہیں کیے تھے۔۔
ہیلو ٹھیک ہو تم۔۔۔

اس نے تمہیں زیادہ نقصان تو نہیں پہنچایا۔۔
دیکھو مجھے بہت فکر ہو رہی ہے۔

اُرہ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہی تھی کہ وہ بدل رہے
تھے غصے میں۔۔۔

میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں
ہے۔

تم بس اس سے ڈیورس لو اگے کی فکر نہیں کرنا۔
اُرہ نے بھی اسے میسج کیے تھے کہ اپ کیسے ہیں ایم سوسوری
میری وجہ سے۔۔۔۔

اور اسی ٹاپک پہ کئی میسج تھے۔۔۔

اس نے غصے سے موبائل زمین پر پھٹا۔۔۔
جو دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔۔۔

تو یہ ہے تمہیں شے دینے والا۔۔۔
اور تمہیں بہت فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔۔

اُترہ دیکھو میں تمہیں مار مار کر تھک گیا ہوں تم مار کھاتے نہیں
تھکی کیوں میرے ہاتھوں کو زحمت دینا چاہتی ہو۔۔۔
کیوں آخر مسئلہ کیا ہے تمہیں۔۔۔۔

مجھے ڈیورس چاہیے ڈیورس۔۔۔۔
بولا تو ہے منہ پہ ماروں گا۔ ڈیورس۔۔۔۔

اس نے ہاتھ اٹھایا اور پھر دیوار پہ مار دیا۔۔۔۔۔
لیکن اب تمہیں مار سے نہیں ڈرانا میں نے۔۔۔

وہ اسے سر سے لے کے پاؤں تک گھوڑاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

دراصل اس کی کشش اسے اپنی طرف کھینچ رہی تھی۔
ٹارچر کرنا تو صرف ایک بہانہ تھا۔۔۔۔۔

اس کے ارادوں کو باپ کا اس نے پھر سے باہر کا رخ کیا ہی تھا کہ
پھر پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اگر عزت پیاری ہے نا تو دوبارہ ایسی حرکت مت کرنا۔ اس نے
لب اس کے گانوں پہ رکھے تھے اور زور سے کس کی تھی۔۔۔
پھر بالوں کو پیچھے کر کے اس نے لبوں سے اس کے کان کی لو کو
چھوا۔۔۔۔۔

پھر اس کا راستہ چھوڑ دیا تھا وہ ڈرانا چاہتا تھا۔ جس میں وہ کامیاب
ہو گیا تھا۔

کیونکہ وہ بھی سمجھ چکا تھا کہ اسے کس چیز کا زیادہ ڈر ہے۔۔
اس کا راستہ چھوڑتے ہی وہ تیزی سے بھاگی۔۔
اس کا ڈر اور پھرتی دیکھ کر وہ ہنسا تھا۔۔۔۔۔
بچاری اس نے شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پھر دیوار مرر میں ایک دفعہ خود کو دیکھا۔۔۔

دائیں بائیں گھوم کر۔۔۔۔۔

اپنے مسلز بنا کر چیک کیے جو وہ جب بھی چلیج کرتا تھا دیکھتا

تھا۔۔۔۔۔

ہنگر کی ہوئی شرٹ اتاری۔۔۔۔۔

اور مسکراتے ہوئے پہن لی۔۔۔۔۔

___\$

کمرے میں اتے ہی اس نے گہری سانس لی تھی۔۔۔

اس نے کبرڈ سے وائٹ دوپٹہ نکالا سوٹ کے ساتھ کا۔۔

یہ ساری شاپنگ بشر بیگم نے کی تھی اس کے لیے۔۔
اور وقت ضائع کیے بغیر باہر کی طرف بھاگی دوپٹہ بھی اس نے
بھاگتے بھاگتے سیٹ کیا تھا۔ اس کے باہر آنے کے ڈر
سے۔۔۔۔۔

اسے بشر بیگم کی تلاش تھی جو اسے حال ہی میں مل گئی تھی۔

اُترہ بیٹی۔۔۔۔۔

انٹی۔۔۔۔۔

بولو بشر بیگم نے اسے پاس بٹھایا۔۔۔۔

بشر بیگم نے گرین گرم شال اوڑی ہوئی تھی سردیوں میں ان کا
یہی سٹائل ہوتا تھا۔۔۔۔

بال کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اور صوفے پر بیٹھی نیوز سن رہی تھی۔۔۔۔

اوپر کوئی شال جرسی پہن لیتی بٹی سردی میں اتنے ہلکے کپڑے
پہنے ہیں۔ انہیں فکر تھی۔۔۔۔

وہ مجھے ویسے بھی ڈیورس دینے والا ہے۔ میں اس کے ساتھ ایک
ہی کمرے میں نہیں رہ سکتی۔ جب تک یہاں ہوں کیا مجھے کسی

دوسرے کمرے میں شفٹ کر سکتی ہیں۔ مجھے اس سے بہت
خوف اتا ہے۔ وہ نظریں نیچے جھکائے ان سے التجا کر رہے
تھی۔ جبکہ ان کی جرسی والی بات کو اس نے اگنور کر دیا
تھا۔۔۔۔۔

شاید ان باتوں کی عادت نہیں رہی تھی۔ اسے۔

بیٹی بشر ابیگم نے اس کی پشت پہ ہاتھ رکھا۔ میں نہیں جانتی تم
دونوں میں کیا چل رہا ہے۔ لیکن اپنے بیٹے کی آنکھوں میں
تمہارے لیے محبت اور فکر دیکھی ہے میں نے۔۔
ہاں جو اس نے کیا وہ قابل معافی نہیں ہے۔۔۔۔

پر ایک موقع دینے میں کیا خرچ ہے۔۔۔۔۔۔۔

انٹی پلیز اپ کہتی ہو کہ اپ مجھے عائزہ کی نظر سے دیکھتی ہو۔ کہ
عائزہ بھی اگر کسی شخص سے ایسا خوف محسوس کرے تو اپ اسے
ایک ہی کمرے میں رہنے کے لیے مجبور کریں گی۔ ویسے بھی وہ
مجھے ڈیورس دینے والا ہے۔۔۔۔

اصولاً تو بیٹی تمہیں اپنی پھوپھو کے گھر چلے جانا چاہیے۔
میلان کا مران اس کی ساری باتیں سن چکا تھا۔۔۔۔
پر تم ایک ڈیٹ انسان کی بیٹی ہو۔۔۔۔

تم سے کچھ بھی توقع کیا جاسکتا ہے۔۔

اور ہم بھی اس بات کے خلاف ہیں کہ اب تم دونوں ایک ہی
کمرے میں رہو۔۔۔

جب تک ڈیورس نہیں ہوتی تم گیسٹ روم میں رہو گی۔۔۔
اور اگر کوئی رشتہ دار تو میں رکھ سکتا ہے تو اس کے پاس چلی جاؤ
ڈیورس تمہیں وہی مل جائے گی۔۔۔
یہ اپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بشر ابیگم غصے سے بولی تھی۔۔۔
ابیگم حقیقت یہ ہے کہ اس لڑکی نے تمہیں اپنے ہاتھوں میں کر لیا
ہے۔

پر اللہ کا شکر ہے اللہ نے مجھے عقل سے نوازا ہے۔

بیٹی تم ان کی باتوں کا برا نہ منانا۔۔۔

یہ نہیں مناتی ڈیٹ باپ کی بیٹی ہے۔۔۔۔

جس نے بغیر تی کے سارے تگمے اپنے نام کیے ہیں۔
اس کی بیٹی کو بلا عزت بے عزتی کا کیا حساب۔۔۔۔۔

اُرہ بھی یہی چاہتی تھی۔ اس انسٹ کے بعد ایک منٹ بھی رکنا
نہیں چاہتی تھی لیکن وہ جانتی تھی
اخل اسے سکون سے نہیں رہنے دے گا۔۔۔۔۔

کلثوم کافی غصے سے پکارا تھا۔۔۔۔۔

اُرہ کے لیے گیسٹ روم ریڈی کر دو۔۔۔۔۔
اس کے ہاتھ سے کافی پکڑتے ہوئے میلان نے کہا۔

میلان کامران اتنا کہہ کے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے
تھے۔۔

وہ اتنا روڈ اس سے پہلے کسی انسان سے نہیں ہوا تھا۔ لیکن عدنان
کی وجہ سے وہ اُترہ کو اسی کی نظر سے دیکھتا تھا۔
اُترہ میں اسے عدنان نظر آتا تھا۔۔۔

کلثوم رکو پہلے ٹیبل پہ کھانا لگاؤ۔۔۔
مجھے نہیں کھانا۔ میلان کامران کی باتوں سے وہ کافی ڈسٹرب
ہوئی تھی۔

بیٹی تمہاری فکر میں میں نے بھی کھانا نہیں کھایا۔۔۔

اب دونوں ساتھ میں کھائیں گی۔

بشر ابیگم نے سچ میں کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔۔

میں نے تمہاری بات مان لی ہے اب تمہیں بھی ماننی پڑے گی وہ
اتنا سا کہہ کے اٹھی اور اسے بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

کتنا سوٹ کر رہا ہے میری بیٹی کو یہ نیکلس وہ شیشے کے سامنے
کھڑی نیکلس کو دائیں بائیں کر کر چیک کر رہی تھی جو اس نے
ابھی اتارا تھا۔

موم اپ نے دیکھا تھا اس اترہ کا منہ۔۔۔
نیکلس کو ڈراپہ رکھ کر اس نے روح فریدہ بیگم کی طرف کیا۔۔
یہ سب تمہاری موم کا کمال ہے۔
دیکھا کیسے چٹکیوں میں کھیل بدلا میں نے۔۔۔

ابھی تو بشرہ بیگم سے یہ صرف نیکس لیا ہے۔۔۔

اگے اگے دیکھنا سب کچھ تمہارا ہو گا۔۔۔

میری بیٹی راج کرے گی راج۔۔۔

اس کے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے فریدہ بیگم نے کہا تھا۔۔

تمہارے ڈیڈ نے فون کر دیا ہے میلان انکل کو صبح تمہیں وہ

شاپنگ پر لے کر جائے گا۔۔۔

وہ چنچ کر کے باہر آیا تھا اُس نے کو دیکھنے۔۔۔

گیسٹ روم اس کے کمرے کے سامنے ہی تھا۔۔۔۔

کیا کوئی گیسٹ ارہا ہے اس نے کلثوم سے پوچھا۔ کیونکہ گیسٹ روم کو ریڈی کیا جا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے دونوں ہاتھ دروازے کے دائیں بائیں رکھ کر کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔۔

نہیں چھوٹے صاحب بڑے صاحب کا حکم ہے کہ اترہ بی بی اج سے ادھر رہیں گی۔۔

کچھ دیر پہلے چہرے پہ جوا طمینان تھا وہ غائب ہو گیا تھا۔۔

اس نے وائٹ شرٹ کے نیچے بلو جنز پہنی ہوئی تھی شرٹ کو
ایک طرف سے جینز میں دیا ہوا تھا دوسری طرف سے لٹکی ہوئی
تھی۔۔۔۔

استین کے بٹن بھی کھلے تھے اور انہیں اوپر تک فولڈ کیا ہوا تھا اس
نے۔۔۔۔۔

کمنوں سے تھوڑا نیچے۔۔۔

اسے کچھ کچھ ایڈیا تھا کہ شاید اُس نے کہا ہو گا لیکن زیادہ شک اس
کا ڈیڈ کی طرف جارہا تھا۔۔۔۔

وہ ساتھ ہی ان کے کمرے میں آیا نوکیے بغیر۔۔۔

اُترہ کو گیسٹ روم میں میں شفت کرنے کا پ نے کہا ہے اس
نے غصے سے پوچھا تھا۔۔۔۔

ڈیورس دینے والے ہو اسے بغیر تی کا اڈا سمجھ رکھا ہے گھر ہے
یہ۔۔۔۔۔

اب ایک کمرے میں رہنے کا کوئی جواز نہیں ہے میں تو کہتا ہوں
صبح ہی اسے فارغ کرو اور اسے اس کے رشتہ داروں کی طرف
بجواؤ۔۔۔۔۔

اور تمہاری بیوی نے خود کہا ہے کہ اسے گیسٹ روم میں میں رہنا ہے۔ وہ جو غصے سے کچھ بولنے لگا تھا ان کی یہ بات سن کر ایک دم چپ ہوا۔۔۔۔

اور صبح تمہیں ایمن کو شاپنگ کے لیے لے کر جانا ہے۔
تو افسانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

اُترہ اس نے ہاتھ کا مکہ بنا کر غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کی اور
باہر آیا۔۔۔

ایمن والی بات پہ اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔

ایک ملازمہ جو حال میں تھی اس سے پوچھا کہ اُترہ کہاں ہے۔
چھوٹی بی بی تو کھانا کھا رہی ہے۔۔۔

اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا یہ سوچ کر وہ وہیں بیٹھ گیا اور
اس کے کھانا ختم کرنے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

کیونکہ وہ کوئی ہنگامہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اور اس کے سامنے خود کو
کنٹرول رکھ پائے گا اسے خود پہ یقین نہیں تھا۔۔

لیکن اب کنٹرول مشکل تھا وہ کچن کی طرف آیا۔۔۔۔۔
وہ تھوڑا ریلیکس بھی ہو گیا تھا۔۔۔

اخل کو دیکھتے ہی وہ تھوڑا الجھی جو پہلے ریلیکس ہو کر کھانا کھا رہی
تھی۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ والی چیئر پر ہی ا کے بیٹھا تھا۔۔۔
تم نے اسے پھر ڈرایا ہے بشر ابیگم نے غصے سے کہا۔۔۔
میں نے اس نے ایک نظر اترہ کو دیکھا میں کیوں ڈراؤں گا
اسے۔۔۔

اس کا چہرہ دیکھو کیسا اترا ہوا ہے۔ اور وہ آج سے تمہارے کمرے
میں نہیں رہے گی ویسے بھی ڈیورس دینے والے ہو۔
تمہارے ڈیڈ نے اس کے لیے گیسٹ روم ریڈی کروا دیا ہے۔
وہ اسے بتا رہی تھی تاکہ اسے کچھ احساس ہو۔۔۔
اب ان کے سامنے کہتا تو کیا کہتا وہ تو ڈیورس پے اکڑا ہوا تھا۔۔۔

موم اس کا موبائل ٹوٹ گیا اس لیے۔۔۔
اور میری طرف سے جہاں مرضی رہے مجھے کیا پرابلم۔۔۔

صبح لے دوں گا تمہیں ویسے بھی مجھے ایمن کو شاپنگ کروانے
لے کے جانا ہے۔۔۔۔

اخل نے ایک نظر بشر بیگم کو دیکھا جو کھانے میں مصروف تھی
اس نے اپنے پاکٹ سے موبائل نکالا۔۔۔
اسے پھر سے ٹارچر کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

بشر بیگم کے سامنے تو یہ پوسیبیل نہیں تھا تو اس کے دماغ میں یہی
ایڈیا آیا تھا۔۔۔۔

یہ دیکھوا ترہ نیو ماڈل آیا ہے۔۔۔۔

اس نے چیئر کو اگے گھسیٹتے ہوئے کہا اور بالکل اس کے ساتھ
جوڑ لی۔

یہ دیکھو موبائل بند تھا کچھ بھی نہیں تھا۔
اس سے پہلے کہ کوئی سوال کرتی اس نے ساتھ ہی پیچھے اس کی کمر
پہ ہاتھ رکھا۔ اور پھر پوری کمر پہ گردش کرنے لگا اس کا
ہاتھ۔۔۔۔۔

وہ سمجھ چکی تھی۔۔

اس نے اٹھنے کی ناکام کوشش کی اس نے اس کے گھٹنوں پہ ہاتھ
رکھا۔۔۔۔

بہت شوق ہے تمہیں دوسرے کمرے میں سونے کا۔

اس نے سرگوشی میں کہا تھا اور پھر سے اس کا ہاتھ اس کی کمر پر
گردش کرنے لگا تھا۔۔۔۔

اُترہ خوفزدہ ہو چکی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آیا اس نے پلیٹ اٹھا کر
زمین پر پھینکی تاکہ بشرابیگم کا دھیان ہو۔

ارے اخل بھی پزل ہوا تھا ایک دم سے ہاتھ اپنا اس کی کمر سے
اٹھایا۔۔۔۔۔

کلثوم جلدی سے ائی اور پلیٹ کے ٹکڑے اکٹھے کرنے
لگی۔۔۔۔۔

اُترہ موقع کا فائدہ اٹھا کر باہر آگئی اور پھر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

بہت ہی کوئی ڈیٹ مٹی کی بنی ہو تم اُترہ اس نے ٹیبل کو تیج

مارا۔۔۔۔

اور باہر کی طرف اگیا۔۔۔۔۔

وہ گیسٹ روم تک آیا ہی تھا کہ اس نے اندر سے روم لاک کر لیا
تھا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ ٹھکائے بند کمرے کا جائزہ لے رہا تھا۔

اتنی دیر میں بشر ابیگم نے اسے بلایا۔۔۔

جی موم۔۔۔۔۔

وہ بھی ان کے پاس بیٹھنا چاہتا تھا ان کی ایک آواز پہ اگیا تھا ان کے

ساتھ صوفے پہ بیٹھا۔۔۔

کیا کر رہے ہو یہ کیوں بیچاری کو تنگ کر رہے ہو۔۔۔۔

میں تنگ کر رہا ہوں یا وہ تنگ کر رہی ہے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی میں سب ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہوں
یہ پھر سے گڑبڑ کر دیتی ہے۔

اور اب وہ اسد مل گیا۔۔

موم میں کیا کیا اگنور کروں اپ مجھے بتائیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں نے اس پہ ہاتھ اٹھا کر غلط کیا۔۔

میں مانتا ہوں وہ اٹھ گیا تھا اور ہاتھ کے اشارے سے سمجھا رہا تھا
انہیں۔۔۔

لیکن وہ جو کر رہی ہے کیا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

اگر مجھ سے مسئلہ ہے پر اہلم ہے تو میرے پاس آئے کسی تیسرے

کو بیچ میں کیوں لے کر آرہی ہے ہم دونوں ہسبینڈ وائف

ہیں۔۔۔۔۔

اس نے اس کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کیا تھا۔۔

اسد کون ہوتا ہے ہمارے معاملات طے کرنے والا۔۔۔۔

اور اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود وہ پھر سے صوفے پر ا کے بیٹھا تھا ایک ٹانگ کو فولڈ کرتے ہوئے روح بشر بیگم کی طرف کیا۔۔۔

اس سے حیرت پوچھ رہی ہے۔۔۔۔

اسے میسج کر رہی ہے موم۔۔۔۔۔

کیا یہ نکاح تم نے اس سے زبردستی کیا تھا۔۔۔۔۔

موم اس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے۔۔۔۔۔

تم زبردستی اس پہ مسلط ہو رہے ہو۔۔۔۔۔

بیٹا ایک مرد بہت کوشش سے ایک عورت کے دل میں جگہ بناتا

ہے۔ کیونکہ عورت اتنی اسانی سے اعتبار نہیں کرتی۔

اور اُسَہ کی کہانی تو تمہارے سامنے ہے جس لڑکی نے اپنے باپ

سے دھوکہ کھایا ہو وہ کیسے اعتبار کر سکتی ہے۔

لیکن اس نے پھر بھی تمہیں ایک موقع دیا تھا۔۔۔۔۔

انہوں نے ایک ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا۔۔۔

لیکن تم۔۔۔

اپنے جذبات سے اسے اور دور کر رہے ہو۔۔۔۔۔

زبردستی مت کروا گروہ ڈیورس چاہتی ہے تو اسے ڈیورس دے
دو تم زبردستی قید نہیں کر سکتے۔۔۔۔

موم اپ ابھی بھی اسی کی سائیڈ لے رہی ہیں۔
اسے اب غصہ آیا تھا کہ اس نے سب کچھ انہیں بتا دیا۔

اوکے دے دوں گا

اس نے روخ سیدھا کیا تھا کہ ایمن کی کال انا شروع ہو گئی
تھی۔۔۔

وہ اٹھانے لگا تھا بشر ابیگم نے اس کا ہاتھ روکا۔

جو تم یہ سوچ کر کر رہے ہو کہ اترہ کو برا لگے گا تو تم اپنے ساتھ غلط
کر رہے ہو۔۔۔۔

بیٹا یہ کھیل تمہیں جتنا اسان لگ رہا ہے اتنا اسان نہیں ہے۔
لگتا ہے اپ کو یقین نہیں ہے میری بات کا میں اسے ڈیورس دے
رہا ہوں اور اس سے شادی کر رہا ہوں۔۔۔

اگر اس میں تھوڑی سی بھی سچائی ہوتی تو میں ضرور یقین کر لیتی
بیٹے ہو تم میرے رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔

موم اپ کچھ بھی سمجھے جو سچ ہے وہ سچ ہے۔۔۔
اس نے ان کے ہاتھ کو ہلکا سا جھٹکا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف
ایا کمرے میں داخل ہونے سے پہلے اس نے ایک دفعہ گیسٹ
روم کو ضرور دیکھا تھا۔۔۔

تین سے چار گھنٹے ہو گئے تھے اسے سوئے لیکن نیند دور دور تک
نہیں تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔۔۔

وہ کروٹ بدلتی۔۔۔۔

اسے دراصل ڈر تھا اس کا کہ کہیں سے وہ نہ اجائے۔۔
حالانکہ اس نے کھڑکی دروازے کو بند کرتے ہوئے کئی دفعہ
چک بھی کیا تھا۔۔۔

اس نے ڈرایا بھی تو بہت تھا۔۔۔

وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ اسے دروازے میں ہلچل محسوس
ہوئی جیسے کوئی چابی گھمار رہا ہو۔۔۔

رات کافی ہو گئی تھی۔۔۔

وہ ایک دم سے سیدھی ہوئی تھی لیکن اس کے اٹھنے سے پہلے ہی
وہ اندر اچکا تھا۔۔۔

تم کیوں بھول گئی تھی کہ یہ میرا ہی گھر ہے۔۔۔۔

کمرے میں نہیں رہو گی تو کیا میں کچھ کر نہیں سکوں گا۔
لیکن اترہ

پتہ کیا ہے میں نے بات نوٹ کی ہے کہ تمہیں پیار کی زبان سمجھ
نہیں آتی اس نے روم اندر سے لوک کر دیا تھا اور چابی اس کی
طرف پھینکی۔۔۔۔۔

اخل وہ بھاگنے ہی لگی تھی کہ اس نے پھر پکڑا۔۔۔۔۔

بشر وہ انہیں پکارنے ہی لگی تھی کہ اس نے ہاتھ اس کے منہ پہ
رکھا۔۔۔۔۔

وہ ابھی ان سے یوز ٹو نہیں تھی تو کبھی انٹی کبھی موم تو کبھی بشر
بیگم کہتی۔۔۔۔۔

چلاؤ گی اس نے اس کے دونوں ہاتھوں کو ایک ہاتھ میں جکڑا ہو
گیا۔۔۔۔۔

کیوں کہا کہ گیسٹ روم میں سونا ہے بتاؤ کیوں غصے کو دعوت دیتی
ہو۔۔۔۔۔

تم ڈیورس دینے والے ہونا مجھے اس نے ایک جھٹکے میں اسے پیچھے
گرایا تھا۔۔۔

ہاں تمہاری مرضی سے ہی دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

ہاں نہیں رہنا چاہتی اپنی مرضی سے ہی لے رہی ہوں۔۔
اب دفع ہو جاؤ جہاں سے ورنہ میں شور مچا کے پورے گھر کو اکٹھا
کر لو گی۔۔۔

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے پاس آنے کا اس نے اس
کے منہ کو دبوا دیا۔۔۔۔۔

بس سبق سکھانا ہے پھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔

تم پیپرز کا بہانہ کیوں کر رہے ہو ڈیورس منہ سے بھی دی جاسکتی
ہے۔۔۔۔۔

اگے ہاتھوں سے دی تو تھی تم نے ایکسیپٹ ہی نہیں کی۔
اس نے اس کے منہ کو چھوڑ دیا تھا اور بالکل اس کے مقابل کھڑا
تھا۔۔۔

وہ اس سے سوال تو کر رہی تھی لیکن اندر سے اتنا ہی ڈر رہی تھی۔

لیکن اب کیا ہو سکتا تھا وہ روم لاک کر چکا تھا۔۔۔۔

روم وہ لاک کر چکا تھا اُرہ کو سمجھ نہیں ارہی تھی اس سے جان
کیسے چھڑوائے۔۔۔۔

اغل۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ اس کے بازو پہ رکھا تھا وہ اکیٹنگ کر رہی تھی۔
کیا ہوا اس نے بھی ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے پوچھا اور اسے تھا
ما۔۔۔۔۔

اُرہ۔۔۔۔۔۔۔

کیا پانی مل سکتا ہے وہ اچھے سے جانتی تھی کہ روم میں پانی نہیں
ہے۔۔۔۔۔

اسے لاک کھولنا ہی پڑے گا۔۔۔

ہاں کیوں نہیں اس نے اسے بیڈ پہ بٹھایا بلینکلٹ اس کے اوپر اور ا
پانی لے کر ارہا ہو۔۔۔۔۔

وہ باہر کی طرف بھاگا تھا کہ اس کے باہر جاتے ہی وہ اٹھی اور اندر
سے روم لاک کر دیا چابیاں تو وہ پہلے ہی اندر پھینک چکا تھا۔۔۔۔

وہ حال تک پہنچا ہی تھا کہ اسے دروازہ بند ہونے کی آواز
آئی۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے چسیر کو ہٹ کیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی ایکٹنگ سمجھ چکا تھا وہ۔۔۔۔۔

دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا وہ توڑ نہیں
سکتا شور ہو گا۔۔۔۔۔

وہ بھی ہار مان کر اپنے روم میں سو گیا تھا لیکن اس کا بدلہ وہ ضرور
لینے کا سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

جیسے کیسے رات گزر گئی تھی۔

اُترہ صبح ہی ناشتے کے ٹیبل پر آگئی تھی بشر ابیگم کے بلانے پر۔۔
اور وہ اس کا اکیلے میں سامنا بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اخل بھی اچکا تھا لیکن اس نے ایک نظر بھی اسے نہیں دیکھا تھا
رات والی بات پہ وہ ابھی بھی غصہ تھا۔۔۔۔
اس کی محبت کا مذاق اڑایا تھا اس نے۔۔۔۔

انہوں نے ناشتہ شروع ہی کیا تھا کہ ایمن ٹپک پڑی۔۔۔

ہیلو گائز اس نے جینز پیٹ پہنی تھی ہمیشہ کی طرح۔۔۔

اخل کو تو جیسے موقع مل گیا ہوا سے جیلز کروانے کا۔

ماشاء اللہ بیٹی بالکل ٹھیک ٹائم پہ آئی ہو میلان کران نے کہا۔۔۔

آرہ اپ نے اسے چیئر پر بیٹھی تھی جہاں وہ پہلے بیٹھتی تھی اس
کے ساتھ۔۔

لڑکی اٹھ کر ادھر بیٹھو۔ میلان کمران کا اس کا پہلے ہی بیٹھنا اچھا
نہیں لگ رہا تھا۔۔

میلان کمران نے سخت لہجے میں کہا تھا ان کی بات مکمل ہونے
سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

اخل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر چیئر کو دیکھا
اس کی نظریں مرنے سے پہلے ہی ایمن اس چیئر پر بیٹھ گئی تھی

۔۔۔۔۔

ہم چل رہے ہیں نااج شاپنگ پہ۔۔۔

ہاں کیوں نہیں۔ تم پہلے ناشتہ تو کر لو وہ اس کے سامنے ایکٹنگ کر
رہا تھا۔۔۔

اُرہ بیٹا تم سارا دن گھر میں رہ کے کیا کرو گی تم بھی ان کے ساتھ
چلی جاؤ۔۔۔۔

بشر بیگم کو بھی پکا یقین تھا کہ وہ ڈیورس نہیں دینے والا۔

بشر بیگم کی بات پے میلان کمران نے غصے سے دیکھا تھا۔
بشر بیگم نے بھی انہی کی نظر سے دیکھا۔۔۔

بشر بیگم کو ایمن نہیں پسند تھی اور انہیں اُترہ نہیں پسند
تھی۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں تم بھی جوائن کر سکتی ہو ہمیں اخل نے جو س کا
شپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ایمن کو بھی فریدہ بیگم نے اچھے سے ٹرین کیا ہوا تھا اس نے بھی
اچھا بننے کی ایکٹنگ کی اور اسے ساتھ چلنے کا کہا۔
کیونکہ اسے امید تھی کہ کچھ دنوں میں تو وہ ویسے بھی یہاں سے
جانے والی ہے۔ تو کچھ ایکٹنگ ہی کر لی جائے اسے ایکسیپٹ کرنے
کی۔۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی اس نے نظروں کو نیچے جھکایا اور پھر سے چہچہ
پلیٹ میں ہلانے لگی۔۔۔۔

اور بس کب سے املیٹ کو دائیں بائیں کر رہی تھی۔ جیسے پلیٹ
میں پکار ہی ہو۔۔۔۔

نہیں تم جاؤ گی بشر ابیگم نے کہا۔۔۔۔۔

لہجہ سخت تھا ایمن نے نوٹس کیا تھا۔

اور کچھ کچھ سمجھ بھی رہی تھی

بشر ابیگم کے فورس کرنے پر وہ جانے کے لیے تیار ہوئی
تھی۔۔۔

جبکہ اس کا دل بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اخل کا۔۔۔۔۔

جبکہ اخل تو موقع کی تلاش میں تھا کہ کب اسے رات والی حرکت

پہ سیدھا کرنے کا موقع ملے اسے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں ناشتے کے بعد وہ کمرے میں آگئی تھی۔

اس نے ٹالنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ہر حربہ ناکام گیا

تھا۔۔۔۔۔

اس نے کلثوم کو کمرے میں بھیجا تھا تا کہ اس کے کپڑے لے کر

ائے وہ خود نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اس کی حرکتوں سے خوفزدہ تھی۔۔۔۔۔

چھوٹے صاحب وہ چھوٹی بی بی کے کپڑے لینے ہیں الماری
سے۔۔۔۔۔

چھوٹی بی بی کو خود بھیجواپنے کپڑے لے کے جائے۔۔۔۔۔

اخل موبائل کے ساتھ لگا ہوا تھا۔ ایمن اس کے کمرے میں تھی
ابھی اس سے جان چھڑوائی تھی۔۔۔۔۔

چھوٹی بی بی صاحب کہہ رہے ہیں کہ اپ خود کپڑے لینے آئے
اُرو کو اندازہ تھا وہ ایسا ہی کہے گا۔۔۔۔۔

اس نے وہی وائٹ شارٹ فرائ ک پہنی تھی۔ اور شیشے کے سامنے
کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسے بولو مجھے نہیں چاہیے کپڑے وہ بھی بولی ہی تھی۔
کہ اخل اگیا تھا کمرے میں تم جاؤ اس نے کلثوم کو جانے کا
کہا۔۔۔۔۔

وہ جو ایزیلی کھڑی تھی اب ایک دم سے اس کے دل کی دھڑکن
تیز ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

مجھ سے دور رہو یہ کہتے ہوئے وہ باہر بھاگنے لگی تھی کہ اس نے
بازو سے پکڑا۔۔۔

اُترہ کو بھی اندازہ تھا کہ رات والی حرکت کو وہ ایسے نہیں جانے
دے گا۔۔۔۔۔

تمہیں کپڑے چاہیے تھے نا چلو اوکپڑے لو وہ اسے کھینچنے کے
انداز میں اپنے کمرے میں لے کے گیا تھا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس نے زور سے اس کے بازو کو جھٹکا تھا۔۔۔۔۔

اسے اندر کرتے ہی اس نے دروازہ اندر سے لاک کیا تھا اور پھر
دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اسے دیکھ کر وہ ہنسا تھا۔ وہ ڈری سیمی نظروں سے اسے دیکھ رہی
تھی۔۔۔۔

ایکٹنگ اچھی کی تھی رات کو تم نے۔۔۔۔

پر مجھے سمجھ نہیں اتی تم جان بوجھ کر اپنے لیے مصیبت کیوں
کھڑی کرتی ہو۔۔۔۔۔

ایکٹنگ کرنے سے پہلے سوچنا تھا نا انجام کیا ہو گا اب ساری زندگی
تو تم اپنے کمرے میں نہیں چھپ سکتی۔۔۔۔

وہ بات کرتے کرتے اس کے پاس ارہا تھا اور وہ پیچھے پیچھے ہو رہی
تھی۔۔۔۔

میری طبیعت سچ میں خراب تھی میں ایکٹنگ نہیں کر رہی تھی۔۔
اس کی قربت سے خوف زاد ا تھی وہ بولی جا رہی تھی کہ کسی طرح
بس جان چھوٹ جائے۔۔۔۔

مجھے چکرار ہے تھے۔

ہاں پھر چکراتے ہوئے تم نے فوراً سے دروازہ لاک کر دیا۔۔

حسین ہونے کے ساتھ ساتھ جھوٹی بھی ہو مجھے اب پتہ لگا۔ وہ
رکی تو وہ بھی بازو باندھ کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

تمہارا انتظار کر رہی ہے وہ۔۔۔۔

تمہیں ساتھ لے کے جاؤں گا۔۔۔۔

وہ رومینٹک انداز میں بولا۔۔۔۔۔

موبائل نہیں لینا کیا اسد سے کیسے رابطہ کرو گی۔۔

اگر میں تمہیں کل ڈیورس دے دیتا ہوں۔

تو کیسے رابطہ کرو گی اس سے۔۔۔

میں وہ تھوڑا رکی میں کیوں رابطہ کروں گی اس سے۔۔۔

افرا چھی ہے ساتھ چلو اچھا سامو بائل لے کے دوں گا۔۔۔۔

جب لینا ہو گا میں خود لے لوں گی۔۔۔

مجھے نہیں لگتا یہاں سے نکل کر اگر تم اسد کے گھر جانا چاہو تو

تمہارے پاس ٹیکسی تک کے بھی پیسے ہوں گے۔۔۔

اس نے اترہ کا جائزہ لیتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

اور مو بائل۔۔۔۔

اب اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ وہ دل میں ابھرتے
الفاظوں کو زبان دینا چاہتی تھی لیکن پھر اس کا
خوف-----

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دے دیتی۔
ایمن نے باہر سے دروازہ نوک کیا-----

اُڑھ ڈر گئی تھی کیونکہ سبھی جانتے تھے کہ وہ دوسرے کمرے میں
رہ رہی ہے اور ڈیورس کا بھی سبھی جانتے تھے۔
یقیناً اگر کوئی گھر والا دیکھ لیتا تو اسے شرمندگی ہوتی۔۔۔
پراخل اچھے سے جانتا تھا کون ہو سکتا ہے اس نے بنا ٹائم ویسٹ
کیے دروازے کو کھولا تھا۔۔۔

ایمن پہلے تو اسے کچھ کہنے لگی تھی لیکن ایک دم سے پیچھے اترہ کو
دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

اترہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ اس نے ایسے پوچھا تھا جیسے اس کی
استانی ہو۔۔۔۔

اخل نے ایک نظر اترہ کو دیکھا۔ ایک ہاتھ سے اس نے دروازہ
پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وائف ہے میری۔ اور ہسبینڈ ہوں میں اس کا مجھے نہیں لگتا کہ یہ
ایکسپلین کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم بند دروازے کے پیچھے
کیا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

اس کے لہجے میں اسے شدید غصہ آیا تھا۔
اس لہجے میں صرف وہ اُترہ کو مخاطب کر سکتا تھا۔

اس نے تو اسانی سے اسے جواب دے دیا تھا لیکن اُترہ نے شرم
کے مارے نظروں کو نیچے جھکا لیا تھا۔۔۔۔
نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا میں کہہ رہی ہوں کہ ہمیں دیر ہو
رہی ہے۔ اس نے افق نگاہ اُترہ پر ڈالی۔۔۔۔

ہاں بس چلتے ہیں یہ ریڈی ہو لے۔
اس نے پھر ایک نظر اُترہ کو دیکھا اور پھر قبرد کی طرف
بڑھا۔۔۔۔

پنک کلر کا ڈریس نکال کر اس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔

اُترہ نے ایک نظر ایمن کو دیکھا پھر اسے پھر کپڑے لے کر اپنے
کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔

کیا یہ گیسٹ روم میں رہتی ہے ایمن نے سوال کیا۔۔۔۔

ہاں پورا گھر اس کا ہے جہاں دل کرے وہیں رہ لیتی ہے اخل نے
بھی اس کے منہ پہ جواب دیا۔۔۔۔

لیکن حقیقت میں قبضہ میرے دل پہ کیا ہوا ہے۔
اور مجھے نہیں لگتا کسی کو اتنی اسانی سے گھر بنانے دے گی
وہاں۔ تمہیں محنت در قرار ہوگی۔۔۔۔

بہت محنت ایمن اس نے قبر دسے ایک شرٹ نکالی اور لہراتا ہوا
باتھ روم کی طرف گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایمن تھوڑا حیران ہوئی تھی۔۔۔

اسے تو ایسا سبق سکھاؤں گی کہ یاد رکھے گی ایمن غصے سے گاڑی
میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا اس کے ساتھ کمرے میں ہونا۔ پھر اخل کا اسے یوں ڈیفینڈ
کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔

اسے شدید غصہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ ابھی تک نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس کا کوئی ارادہ تھا اس نے
کپڑے ضرور بدل لیے تھے۔۔۔۔
بی بی پنک کلر کی میکسی تھی۔۔۔۔
گول اور ڈیپ گلا تھا۔۔۔۔۔
جس کے اوپر اس نے شال اوری تھی۔
بلیک کلر کی سمپل شال تھی اوپر ہاتھ سے کام ہوا تھا۔۔
بال اس کے کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں آرہی کب سے بلارہا ہوں۔۔
اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ اس کی نظر اس پرائٹ گئی
تھی۔۔۔۔

اسے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھ رہا تھا وہ۔۔۔۔۔
کیا قیامت لگ رہی ہو یا اس نے دل میں کہا تھا۔۔۔۔۔
ایک ہاتھ سے اس نے دروازے کے ہینڈل کو پکڑا ہوا تھا۔
دوسرا ہاتھ دیوار پہ تھا۔
کب سے۔۔۔۔۔

بولارہا ہو؟
لہجہ تھوڑا دیمہ تھا۔۔۔۔۔
وہ پزل تھا اُس نے کو اندازہ تھا۔۔۔۔۔

میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں جا رہی۔۔
نظروں کو نیچے جھکاتے اس نے کہا تھا اور واپس بیڈ پہ بیٹھنے لگی
تھی۔۔۔۔۔

اخل نے اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی بازو سے پکڑا اور کھینچنے کے
انداز سے باہر لے کر آیا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔
پیار سے تمہیں سمجھ نہیں اتی۔۔۔۔۔

وہ گاڑی تک پہنچا تھا کہ وہ اگے کی سیٹ پر قبضہ کیے بیٹھی تھی وہ
اسے اگے بٹھانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

پرائرہ کے سامنے اتنی جلدی ہار نہیں ماننا چاہتا تھا۔۔۔
ورنہ ایمن کو سبق سکھانا اس کے دائیں ہاتھ کا کام تھا۔۔۔۔۔

اس نے پیچھے کا دروازہ کھولا اور اسے پھینک دیا۔
اُترہ کو اب غلاموں والی فیلنگز آرہی تھی کہ کہیں بھی اٹھا کے
پھینک دیتا ہے اسے۔۔۔۔

اب وہ ایک بڑی سی جو لری شاپ پر ائے تھے۔۔۔۔۔
اخل نے سکائی بلو شرٹ لوز سائز میں پہنی تھی نیچے وائٹ
جینز۔۔۔۔۔

اوپر کے بٹن کھلے تھے۔۔۔
اور سن گلاسز شرٹ پہ ہی لٹکائے ہوئے تھے اس نے۔۔۔۔

بازوں کو کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُرہ ایک سائیڈ پہ جا کے بیٹھ گئی تھی کیوں کے شاپنگ تو ایمن نے
کرنی تھی۔۔۔۔

شاپ میں داخل ہوتے ہی۔ نیوڈیزائن کی ڈائمنڈ رنگ۔ بالکل فرنٹ پر سجائی گئی تھی۔۔۔۔

جوابھی ابھی مارکٹ میں آئی تھی بالکل نیوڈیزائن تھا۔

اخل نے داخل ہوتے ہی اس انگوٹھی کو اٹھایا تھا وہ اُترہ کے لیے اٹھائی تھی اس نے۔۔۔۔۔

وہ ایک نظر انگوٹھی کو دیکھتا پھر اترہ کو دیکھتا لیکن اترہ کا دھیان اس
کی طرف نہیں تھا۔۔۔۔۔

ایمن جو دوسری سائیڈ پہ جو لری دیکھ رہی تھی اس نے اچانک ہی
اخل کو دیکھا وہ اترہ کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ وہ دو قدم اٹھا کر ا
گے انی تمہاری چوائس کتنی یونیک ہے سچ میں۔۔۔۔۔

وہ دونوں بالکل اترہ کے سامنے کھڑے تھے اخل بھی اترہ کو انور
کرتے ہوئے انگوٹھی اسے پہنانے لگا۔۔۔۔۔

اترہ نے ایک نظر دونوں کو دیکھا پھر نظروں کو نیچے جھکا
لیا۔۔۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اسے برا بھلا کہہ رہی تھی۔ اس لیے نہیں کہ
اس نے انگوٹھی اسے پہنا دی تھی اس لیے کہ کسی کے ساتھ بھی
فری ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

اسے تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ انگوٹھی اس نے اس کے لیے لی
تھی۔۔۔۔

اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا کیونکہ وہ اس نے اترہ کے لیے
اٹھائی تھی۔۔۔۔۔

اور پھر اس کے سامنے اس سے پہنانا۔۔۔۔۔

اترہ دیکھو کتنی پیاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اخل دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے اترہ کو نوٹس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

ایمن نے ایک سیٹ پسند کیا تھا وہ بھی کافی ایکسپینسو تھا۔۔۔۔۔
لیکن میلان کمران کو کیا فرق پڑتا۔
وہ ایسے سو سیٹ لے سکتی تھی۔۔۔۔۔
اخل کاشت سے دل کر رہا تھا کہ وہ اُسے کو کچھ دلوئے یہاں
سے۔۔۔۔۔

پر شاید اپنی اکڑ کی وجہ سے وہ بھی اکڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔
وہ بھی تو اس سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔۔۔

ایمن کی شاپنگ الموسٹ کمپیٹ ہو گئی تھی اس نے کئی دفعہ ٹرائی
کیا تھا اُسے کو کہنے کا کہ وہ بھی کچھ لے لے لیکن پھر چپ کر
جاتا۔۔۔۔۔

چلو ہو گئی شاپنگ اب ہم ڈریس کی طرف چلتے ہیں۔
یہ شوپنگ اگینجمنٹ کی تھی۔۔۔۔۔
اب دونوں اتنے اتنے بڑے بزنس مین تھے تو اناؤنسمنٹ بھی تو
بڑی ہونی تھی نا۔۔۔۔۔

اب کلاتھ شاپ ائے تھے وہ۔۔۔۔۔

وہ ونڈو میں لگے برانڈڈ ڈریس دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن اب اخل کی بھی بس ہو گئی تھی۔ ایمن اُترہ کے سامنے
شاپنگ کر رہی تھی جب کہ وہ چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ اور ٹارچر نہیں کر سکتا تھا اسے۔۔۔
سامنے لگے ایک یونیک پیس پہ اس کی نظر پڑی۔
اُترہ اس نے پکارا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اس کے سننے سے پہلے ہی ایمن نے سن لیا تھا وہ بھاگتی ہوئی
اُئی تھی کیا سچ میں میں نے بھی پہلے یہی پسند کیا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ نے اس کی اواز کو اگنور کیا تھا وہ اس کی کوئی بھی بات نہیں سننا
چاہتی تھی۔۔۔

اسے اگنور کرنے کے چکر میں وہ بھی گھومنے لگی تھی۔۔۔
اخل کو اب پھر غصہ آیا تھا کہ اس نے اس کی بات کو اگنور
کیا۔۔۔۔۔

گھومتے ہوئے اُترہ کی نظر ایک ڈریس پر پڑی گرین کلر کا فل
سمپل سوٹ تھا ال اور میں۔۔۔۔۔

اور وہ سچ میں اسے بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے اسے چھوا تھا۔۔۔۔۔

اخل جسے ایمن پہ شدید غصہ تھا اچانک نظر اس پر پڑی۔
اس کا چہرہ کھل کھلا اٹھا تھا کہ وہ بھی کچھ لینے والی ہے اس کے پاس
ایا تھا۔۔۔۔۔

یہ سچ میں بہت اچھا ہے تم پہ بہت سوٹ کرے گا۔

اخل نے بھی اس کو ایک کونے سے پکڑا۔۔۔
وہ اس کی پشت پہ کھڑا تھا اور اسے محسوس کر رہا تھا قریب
سے۔۔۔

اگر مجھے کچھ چاہیے ہو گا تو میں خود لے لوں گی۔۔۔

اُرہ کو بھی اب شدید غصہ تھا اس کی حرکتوں پہ۔۔۔۔
اخل جس نے مشکل سے اکڑ توڑی تھی اب پھر سے غصہ رونما
تھا۔۔۔

یہ بہت ایکسپینسو ہے لے سکو گی۔۔۔

وہ کچھ اور کہنا چاہتا تھا لیکن غصے سے یہی نکل گیا۔۔۔۔

یہ بات اُرہ کے دل پہ لگی تھی اس نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا انسو
چمکائے تھے۔۔۔۔

میرے کہنے کا مطلب ہے۔۔۔۔

ہاں میں نہیں لے سکتی یہ بہت ایکسپنسو ہے تمہاری ایمن کو
نصیب ہو۔۔۔۔

اس نے غصے سے اس ڈریس کو چھوڑا تھا۔۔۔۔

اس نے ڈریس ہینگر سے اتارا تھا اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔
چلو ٹرائی کرو۔۔۔۔

میں نے کہا نا مجھے نہیں چاہیے ہو گا تو اسد لے دے گا۔۔۔۔۔
اسد اس نے غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔۔۔۔
اس کا نام سن کر اسے شدید غصہ آیا تھا۔۔۔۔

کیوں بار بار مجھے احساس دلاتی ہو کہ اسے زندہ چھوڑ کر میں نے
غلطی کی ہے۔۔۔۔۔

دیکھو ہم مارکیٹ میں ہیں کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتا میں لیکن گھر
جا کے تمہیں اس بات کا جواب ضرور دوں گا۔
گھر جا کر کیوں یہی دوناتاکہ لوگوں کو بھی پتہ چلے کتنے گھٹیا
انسان ہو تم۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

کیا اُترہ دو جواب مجھے۔۔۔

اخل ڈر گیا کیا۔۔۔۔۔

اخل نے ہاتھ میں پکڑے ڈریس کو صوفے پہ گرایا اسے بازو کی
کہنی سے پکڑ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔

میں کسی سے نہیں ڈرتا یہ بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔
اُترہ کو شرم ا رہی تھی کہ سبھی کا دھیان ادھر ہو گیا تھا۔
شاپ بہت بڑی تھی ایمن دوسرے کونے میں تھی۔۔۔۔۔

لیکن ہاتھ میں ایک سوٹ اٹھائے اب وہ اخل کے پاس ا رہی تھی
کہ اس نے جو دیکھا اسے دل سے سکون ملا تھا۔
اخل اُترہ پہ غصہ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تھے۔

اس نے ایک نظر دیکھا سبھی اسے دیکھ رہے تھے اس نے شرم
کے مارے نظروں کو نیچے جھکا لیا تھا۔
کل سے تمہیں خوراک نہیں ملی نہ اسی لیے زبان کینچی کی طرح
چل رہی ہے۔۔۔۔۔
اس نے ایک جھٹکے میں چھوڑا۔۔۔۔۔

وہ کتنا گھٹیا انسان تھا وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔
اسے اس کی عزت کی کوئی پرواہ نہیں کسی کے سامنے بھی وہ بعثت
کر دیتا ہے اسے۔۔۔۔۔

اسے چھوڑ کر اس نے اگے پیچھے دیکھا سبھی کا دہان ادھر ہی تھا
۔۔۔۔۔

ایمن بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی۔۔۔

اخل کیا کر رہے ہو سبھی دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔۔
گھر جا کے بات کر لینا اس نے ایکٹنگ کی اچھی خاصی۔۔۔۔۔
اُترہ کی آنکھ میں آنسو تھے شرم کے مارے اس نے نظروں کو نیچے
جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔

اخل کو بھی اس کی حالت دیکھ کر شدید غصہ ا رہا تھا۔۔۔
وہ رو نہیں رہی تھی پر رونے والی ہی لگ رہی تھی۔۔۔
وہ ابھی بھی دیوار کے ساتھ چپکی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

ایمن میڈم نے اس ڈریس پر بھی قبضہ کر لیا تھا۔
اخل نے بھی اس پہ غصے کی وجہ سے کچھ نہیں کہا تھا۔

اخل کو کچھ سمجھ نہیں رہا تھا اوپر سے اُترہ کی حالت۔
اب وہ کھانے کے لیے ائے تھے۔۔۔۔۔

میں تو سوشی ہی کھاؤں گی۔۔۔۔۔
ٹھنڈ ہے نا وہی بیسٹ رہے گی۔۔۔۔۔

اخل کی بلا سے ایمن کچھ بھی کھائے اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔
اُترہ تم۔۔۔۔۔

مینو کارڈ اس کے ہاتھ میں تھا۔۔۔

وہ صبح سے ان کے ساتھ گھوم رہی تھی بھوک تو اسے بھی بہت
لگی تھی۔

لیکن اب کچھ بھی کھانے کو دل نہیں تھا اس کا۔۔۔۔

جبکہ اخل کے ذہن میں بھی کئی باتیں گردش کر رہی تھیں وہ
رنگ جو اس نے اس کے لیے لی تھی پھر وہ ڈریس۔۔۔۔۔

اور ایمن اس کے سامنے شہزادیوں کی طرح سب لے رہی تھی
اور اس نے کچھ بھی نہیں لیا تھا۔

اس کا پورا حق تھا۔۔۔

اور پھر سب کے سامنے یوں انسلٹ کرنا۔۔۔

وہ اندر سے بہت شرمندہ تھا۔

لیکن یہ کہہ کے خود کو تسلی دی تھی کہ کھانے کے بعد وہ اسے
شاپنگ کروائے گا۔۔

اس کے لیے بھی سوشتی ہی ارڈر کر دو۔۔۔

اسے پسند نہیں ہے اس نے روٹا ہوا جواب دیا۔۔۔۔

اس کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے بالوں سے پکڑ کر سبق

سکھائے۔۔۔۔

اُترہ کی انکھیں رونے کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔ اخل کے دل

کا درد بھی انکھوں میں اتر آیا تھا اس کی انکھوں میں انسو چمک رہے

تھے۔۔۔۔۔

لیکن ایمن کے دل میں کچھ اور ہی پلان چل رہا تھا اس نے جان
بوجھ کر۔ سوشی کی ساس اخل کی شرٹ پر پھینک دی۔
اوایم ریلی سوری۔۔۔۔۔

اخل ایک دم سے اٹھا تھا اپنے چیئر سے شرٹ کو ہلاتے
ہوئے۔۔۔

ویٹر بھاگتا ہوا آیا تھا سر۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں خود صاف کر لوں گا۔ اخل شرٹ کے اس حصے کو
پکڑے ہوئے باتھ روم کی طرف گیا۔

اُترہ اس کے جاتے ہی ایمن اپنے ٹارگٹ پر آئی تھی۔۔۔

تم کتنی ڈیٹ لڑکی ہو اور کتنی بے شرم لڑکی ہو۔
اُرہ نے نظر اٹھا کر دیکھا اسے۔۔۔۔

وہ تمہیں بات بات پہ بعثت کرتا ہے پھر بھی بے شرموں کی
طرح اس کے ساتھ چپکی ہوئی ہو۔۔۔

دفعہ کیوں نہیں ہوتی تم یہاں سے۔۔۔۔۔

دیکھو اگر اپنی عزت پیاری ہے نا تو اسے چھوڑ دو۔۔۔

اُرہ کے لیے کچھ بھی نیا نہیں تھا۔۔۔

ایمن کا یہ رویہ اس نے ایکسپیکٹ کیا تھا۔۔۔

لیکن اس کے الفاظ اس کے دل پہ لگے تھے۔۔۔۔

ایمن نے ایک نظر پیچھے دیکھا اور اپنے بیگ سے کچھ پیسے

نکالے۔۔۔

یہ لو پیسے اور یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔۔۔

اُترہ نے اس کے پیسے اس کے ہاتھ سے لیے اور اس کے منہ پر
مارے مجھے تمہارے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اب بس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اٹھی اور باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے کہاں جانا ہے۔۔۔۔

لیکن وہ ان کی باتوں سے تنگ آگئی تھی۔۔۔۔

اسے اپنے وجود سے نفرت ہو گئی تھی اتنی ذلت۔۔۔۔

لیکن کون تھا دنیا میں وہ کس کے پاس جائے۔۔۔۔۔

اس نے بے دھیانی میں روڈ پہ پاؤں رکھا ہی تھا۔۔۔

اخل نے پیچھے سے کھینچا۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے سے ٹکڑائی تھی وہ چکر اکر گرنے لگی تھی کہ اس
نے سنبھال لیا۔

وہ آیا تو شدید غصے میں تھا لیکن اس کی ایسی حالت دیکھ کر وہ گھبرا گیا
تھا۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کا سر گود میں رکھ کے اس نے اس کے چہرے کو تھپتھپایا
تھا۔۔۔۔

پر کوئی ہلچل نہیں ہوئی اس نے فوراً اسے اسے گاڑی میں
بٹھایا۔۔۔۔

وہ اسے ہاسپٹل لے کر آیا تھا ڈاکٹروں اسے چیک کر رہے تھے اور
وہ باہر چکر کاٹ رہا تھا ایمن کی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی وہ اسے
وہیں چھوڑ آیا تھا۔۔۔

اب کیسا فل کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔
اس کی آنکھ کھلتے ہی ڈاکٹر نے پوچھا۔۔۔
وہ ایک لیڈی ڈاکٹر تھی۔
اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے کو دیکھنے لگی۔۔۔
ایسی حالت میں ایسے تریس فل کنڈیشن بچے اور ماں کی صحت پہ
بہت اثر پڑتا ہے تمہیں اپنا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔
وہ پہلے جو اطمینان سے لیٹی تھی ایک دم سے چونکی۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔

بچہ۔۔۔

جی لگتا آپ نہیں جانتی کے آپ پگنت ہے۔

مس ائرہ۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ اس نے حیرانگی سے کہا۔۔۔۔۔

اس کے ماتھے پہ پریشانی کے بل نمودار ہو چکے تھے۔۔۔

اپ لیٹے میں آپ کے ہسبینڈ ائرہ نے ڈاکٹر کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔۔

پلیز کسی کو مت بتائیے گا میں پریگنیٹ ہوں پلیز۔۔۔

میرے لیے بہت مسئلہ ہو جائے گا۔۔۔۔۔

یہ سب کچھ زبردستی ہوا میرے ساتھ۔۔۔۔۔

اس نے نظروں کو نیچے جھکاتے ہوئے کہا تھا ڈاکٹر سمجھ نہیں پارہی تھی۔

دیکھیں جو باہر ہے وہ کافی فکر مند ہے اپ کے لیے۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں ارہی اپ ان سے چھپانا کیوں چاہتی ہیں
میں خود بتا دوں گی پلیز۔۔۔۔۔

ڈاکٹر دل کی بہت اچھی تھی اس نے بھی اسے تسلی دی کہ وہ کسی
سے کوئی بات نہیں کرے گی۔ لیکن اترہ اپنا بہت خیال رکھے گی
اس نے وعدہ لیا تھا کہ وہ اپنا خیال رکھے گی۔

ڈاکٹر نے اخل کو وعدے کے مطابق یہی بتایا تھا کہ اترہ کی بس
ایسے ہی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔

اخل جو کافی فکر مند تھا ابھی جا کے ریلیکس ہوا تھا۔

لیکن وہ اسے چھوڑ کر بھاگنے لگی تھی اسے اس بات پہ شدید غصہ
تھا۔۔۔۔

ایمن کو شدید غصہ آیا تھا۔۔۔

اخل اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا اس نے گھراتے ہی ہنگامہ کیا تھا۔
وسیم نے بھی میلان کا مران کو فون کر کے بتایا تھا۔
بیٹی میں نے اس کے باپ کو فون کیا ہے دیکھنا کیسے سیدھا کرتا
ہے۔۔۔

تم اپنا مقابلہ دو ٹکے کی لڑکی سے کر رہی ہو۔۔

وسیم غصے سے اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔

فریدہ سمجھاؤ اپنی اس لاڈلی کو۔

ایمن اسی بات پہ اری تھی کہ شادی سے پہلے وہ اسے ڈیورس
دے گا۔۔۔۔

اور وسیم یہ مطالبہ رکھے گا۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے اندر سے ڈر تھا کہ اگر ہ سچ نہ بتا دے کہ اس کے کہنے
سے بھاگی تھی۔

بہت شوق ہے تمہیں بھاگنے کا۔۔۔

ہاتھوں کی مار لگتا ہے تمہیں سمجھ میں نہیں آتی اس نے ہاتھ
لہراتے ہوئے اسے کہا تھا۔

تمہیں انجیلٹ سے سمجھاؤں گا میں کہ بھاگتے کیسے ہیں۔

وہ دونوں گھر کی طرف جارہے تھے اُترہ تو بس پریگنٹ والی بات
پے اٹکی ہوئی تھی۔۔۔۔

اب کیا کرے گی وہ یہی سوچ رہی تھی اس کی کسی بات پہ دھیان
نہیں تھا اس کا۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے بلایا تھا۔۔۔۔۔
اس کی کھڑکدار آواز سے وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔
پر پھر بھی کچھ نہیں بولی۔۔۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی میلان کران دروازے پہ ہی ان کا انتظار
کر رہے تھے۔۔۔۔۔

تو لے ائے تشریف تم۔۔۔۔۔

تقریباً رات ہو گئی تھی۔۔۔

تم ایمن کوریسٹورنٹ میں اکیلا چھوڑائے تھے وہ بھی اس کے پیچھے

وہ اگے بڑے ہی تھے کہ اخل اترہ کے اگے ہوا۔۔۔۔۔

میلان کامران شدید غصے میں تھا اس کی حرکت کی وجہ سے۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیا چھوٹی بچی تھی جو راستہ بھول گئی تھی یا گھر نہیں جاسکتی تھی۔

طبیعت خراب ہو گئی تھی اس کی ہاسپٹل لے کے گیا تھا۔۔۔

اب اس معاملے میں کوئی بحث نہیں کروں گا میں اس نے اترہ

کے ہاتھ کو تھاما اور اندر کی طرف گیا۔۔۔۔۔

سبھی نے دماغ خراب کر کے رکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ اسے سیدھا اپنے کمرے میں لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

مجھے گیسٹ روم میں۔۔۔

وہ اتنا ہی بولی تھی۔

کہ اس نے اسے بیڈ پہ پٹا خا تھا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اُترہ کو اب بچے کی فکر تھی۔۔۔۔۔

کیوں بھاگی تھی تم بتاؤ۔۔۔۔۔

اور دو بارہ گیسٹ روم کا نام بھی لیا نا تو۔۔۔۔۔

وہ اگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ وہ بیڈ پہ سرک کے پیچھے ہوئی۔۔

اخل۔۔۔۔

میری طبیعت نہیں ٹھیک پلینز۔۔۔۔

اسے بھی احساس تھا وہ کافی ویک لگ رہی تھی۔۔۔۔

طبیعت نہیں ٹھیک اس نے زور سے بیڈ کو ہٹ کیا اور باہر چلا

گیا۔۔۔۔

اُترہ بھی وہیں بلینکٹ سیدھا کر کے لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اسے بالکل بھی نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اگے کیا کرنا اسے کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔۔

اب طبیعت کیسی اترہ کی۔۔۔

میں گئی تھی لیکن گہری نیند سو رہی تھی وہ۔۔۔

بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

کھانے کے ٹیبل پہ بشر ابیگم اور اخل ہی موجود تھے میلان

کا مران افس کے کسی کام سے باہر نکلے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے اس نے روٹھا ہوا جواب دیا تھا۔۔۔

وہ اگر انج بھاگ جاتی وہ اسے کہاں ڈھونڈتا یہی باتیں اس کے

ذہن میں گردش کر رہی تھی۔

اور اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

کیوں کر رہے ہو یہ سب-----

ایمن سے شادی نہیں کرنی تو صاف بتا دو اپنے باپ کو۔۔
یہ بات میں بھی اچھے سے جانتی ہوں کہ تم اُرہ سے محبت کرتے
ہو

نہیں کرتا نہیں کرتا نہیں کرتا اس نے پلیٹ کو زور سے پٹا خا تھا اور
وہاں سے اٹھ گیا تھا۔

جب چاہے وہ چھوڑ کر بھاگ جاتی ہے اور میں ہی ہمیشہ محبت
کروں۔

ڈیورس چاہیے تو دے دوں گا میں اسے۔۔۔
اتنا سا کہہ کے وہ باہر نکلا تھا بشر ابیگم نے بھی اسے اس کے حال پہ
چھوڑ دیا۔۔۔

پر وہ فکر مند تھی۔۔۔۔

اُترہ کے لیے بھی اور اس کے لیے بھی۔۔۔۔

اس سے پہلے جو تماشہ لگا تھا وہ گھر نہیں تھی لیکن گھراتے ہی
میلان کمران نے اسے ساڑھے داستان سنادی تھی کہ تمہارا بیٹا
ایمن کو چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھی تقریبات کا کھانا کھانے کے بعد دیر سے کمرے میں آیا
تھا۔

اُترہ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اسے احساسِ تھارات کے تقریباً
12 بج رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اکر اپنی سائیڈ پہ بیٹھ تھا
اس کے آنے سے ہلچل ہوئی۔ تو اترہ کی بھی آنکھ کھل گئی
تھی۔۔۔۔۔

اسے شدید ویکنس محسوس ہو رہی تھی۔
اور اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا بچے کی فکر تھی
اسے۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔

وہ جو اس کی طرف کمر کر کے اپنی سائیڈ پہ بیٹھا تھا ایک دم سے
پچھے مرا۔۔۔۔۔

اس نے اتنے پیار سے بلایا تھا اس نے ہنستے ہوئے اس کی طرف
دیکھا۔۔۔۔

مجھے کھانا لا دو۔۔۔۔

او کے لے اتا ہوں پہلے فریش تو ہو لو۔۔۔۔۔
پہلے جان بنا لو پھر بھاگنے کی کوشش کرنا۔
حالت دیکھو میری نہیں تو کم از کم اپنی حالت پہ ترس کھاؤ۔۔۔۔

مجھے بہت بھوک لگی ہے کہ کھانا مل جائے گا اس نے غصے سے کہا

۔۔۔

جار ہا ہوں اس نے اسی کے لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ فریش ہو کر دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔
اس نے ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھا۔ اگر اس نے پھر مجھے مارا تو۔

نہیں میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی۔ اسے خوشی تھی کہ
کوئی اس کا اپنا اس دنیا میں آنے والا ہے۔۔۔۔۔
لیکن وہ یہ بات اسے نہیں بتانا چاہتی تھی ہر گز نہیں بتانا چاہتی
تھی۔۔۔۔۔

کیونکہ اسے سچ میں لگتا تھا کہ وہ اسے ڈیورس دینے والا ہے اور
ایمن سے شادی کرنے والا ہے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ کھانا لے کر اچکا تھا۔

ٹرے اس کے سامنے رکھتے اس نے چیئر گھسیٹ کر اگے
کی۔۔۔۔۔

اس نے وائٹ لوز شرت پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

بھاگی کیوں تھی اب یہ بتاؤ۔۔۔۔۔

اس نے تسلی سے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

کیا میں کھانا کھالوں۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر کھانے کو اور پھر اسے دیکھا۔۔۔۔۔

اغل نے بھی ایک نظر کھانے کو پھر اسے دیکھا اور ٹانگیں بیڈ پہ
چڑھا کر چیئر کے ساتھ ٹیک لگا کے بیٹھ کے اسے دیکھنے
لگا۔۔۔۔۔

اس کے ڈر کی وجہ سے اس نے تقریباً ضرورت سے زیادہ کھانا کھا
لیا تھا۔ اور پھر بھی کھانے کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھی
تقریباً ایک گھنٹہ گزر چکا تھا ایک نظر اسے دیکھتی پھر کھانا شروع
کر دیتی۔۔۔۔۔

اغل سمجھ چکا تھا وہ بھی اغل میلان تھا۔۔۔۔۔
بس ہو گیا تمہارا اس نے ٹرے اٹھا کر سائیڈ پر رکھی۔۔
اب بتاؤ کیوں بھاگی تھی۔۔۔۔۔

اس نے ٹانگیں سیدھی کی۔۔۔۔

مجھے ایمن نے کہا تھا۔۔۔۔

اونیا جھوٹ اٹھ کر بیڈ پہ بیٹھا اس کے سامنے۔۔۔۔

وہ تمہیں کیوں بھاگنے کا مشورہ دے گی۔۔

تو تمہیں برا لگ رہا ہے کہ میں نے اس کا نام لیا۔

ہاں ہونے والی وائف ہے میری تم اس پہ الزام نہیں لگا

سکتی۔۔۔۔

تو تمہاری ہونے والی وائف نے میری بہت انسلٹ کی تھی۔

اور مجھے کچھ پیسے بھی افر کیے تھے تاکہ میں دفع ہو جاؤں۔ لیکن تمہیں ان باتوں سے کیا فرق پڑتا ہے تم نے تو خود پوری شاپ کے سامنے میری انسلٹ کی۔

میں کسی دوسرے سے کیا شکایت کروں۔۔۔۔۔

تمہاری جھوٹی کہانی میں مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں اگر دوبارہ ایسی کوئی حرکت کی نا تو سٹور میں بند کر دوں گا سانس بھی نہیں لینے دوں گا۔۔

وہ ایک دم سے اٹھا اور اسے دونوں بازوؤں سے اٹھا کر تھوڑا اوپر کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا اس نے۔۔۔

تمہاری حالت پے ترس کھا کر تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔

ورنہ وہ حشر کرنا تھا کہ ساری زندگی یاد رکھتی۔ اس نے زور سے

بیڈ پہ گرایا تھا اسے۔۔۔۔۔

اُترہ نے ساتھ ہی پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

منہ سے کہنا چاہتی تھی کہ وہ غلام نہیں ہے اس کی۔

پر وہ غصے سے بے قابو ہو جاتا اور پھر سے مارتا۔۔۔۔

لیکن اس کا غصہ ابھی بھی بے قابو ہی تھا اس نے سامنے پڑے
لیمپ کو زور سے ہاتھ مارا تھا اس کی ایک نوک اس کے شولڈر پر
چب گئی تھی۔۔۔۔

ساتھ ہی خون بہنا شروع ہو گیا تھا اس نے اس پہ ہاتھ رکھ کر غصے
سے اُترہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اور اس کے دیکھتے ہی اس نے بلیںکٹ کو منہ کے اوپر کر لیا

تھا۔۔۔۔

تاکہ اس کی شامت نہ ائے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے زور سے بیڈ کو ہٹ کیا اور اپنی شرٹ چلنج کر کے اپنی
سائیڈ پے اگیا اس نے مرہم بھی نہیں لگائی تھی بس خون کو روکا
تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کی بے حسی پہ اسے افسوس تھا۔۔۔۔۔

رات اپنے تیسرے پہر میں ڈل چکی تھی۔۔
اُترہ تو گہری نیند سو چکی تھی جب کہ وہ کروٹیں بدلتا رات گزار رہا
تھا۔۔۔۔

اُترہ نے کروٹ بدلی اور اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پہ رکھا تھا۔
جیسے اگلے ہی لمحے اس نے اپنے ہاتھ میں قید کر لیا تھا۔

وہ اس کے بہت قریب اچکی تھی۔ اس کے بالوں کو پیچھے کر کے
اس نے سر پہ بوسہ دیا تھا۔۔۔

کہ ہلچل محسوس کرتے اس نے اپنا سر اٹھا کر اس کے شولڈر پہ
رکھا زخم والی جگہ پر۔۔۔

اس نے درد سے آنکھوں کو بند کیا۔۔۔
پر اب درد شدت اختیار کر گیا تھا۔

اُترہ۔۔۔۔۔

ہم نے شائستگی سے پکارا۔۔۔
ممنم۔۔۔۔۔

ذرا سی آنکھیں کھول کر اس نے دیکھا اس کی طرف۔۔۔
پلو پے سر رکھو۔۔۔۔۔

ہم۔ مم۔

یہ کہتے اس نے کروٹ بدلی۔ اس کے سر اٹھانے سے بھی اسے
تکلیف ہوئی تھی پروہ پی گیا۔۔۔۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اس نے پھر سروہیں رکھ دیا
تھا۔ جب تک برداشت کر سکتا تھا اس نے برداشت کیا۔۔
اور اب درد شدت اختیار کر گیا تھا۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

کیا ہے اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

کچھ نہیں اس نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور اس کے بالوں سے
کھیلنے لگا درد شدید تھا لیکن اس کی نیند خراب نہیں کر سکتا تھا

اب۔۔۔۔۔

اُترہ نے بھی میدانِ حالی دیکھ کر پورا قبضہ جما لیا تھا۔۔۔
ٹھنڈ بہت زیادہ تھی تو اسے وہیں سکون مل رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ میرا فون نہیں اٹھا رہا اور اپنی شادی کے خواب دیکھ رہے
ہیں۔۔

بابا نے کہا تھا کہ وہ میلان انکل سے بات کریں گے۔۔
کیا حک بات کی ہے انہوں نے اسے مجھے سوری بولنا چاہیے
تھا۔۔۔

موم لیکن وہ تو مجھے ہی اگنور کر رہا ہے۔۔۔
ایمن و سیم کو ایڈیٹیوڈ دکھا رہا ہے۔۔۔۔
کس کے پیچھے اس دو ٹکے کی لڑکی کے پیچھے۔۔۔۔

وہ ایک لمبی سی تقریر کر کر صوفے پر بیٹھی تھی موبائل کو اس نے
ایک طرف پھینکا تھا۔۔۔۔

گون سٹائل میں نائٹی پہنی تھی اس نے۔۔۔۔

بیٹی تم ذرا اٹھنڈے دماغ سے کام لو۔۔۔۔

تم خود اس کی جگہ بنا رہی ہو فریدہ اس کے پاس آکر بیٹھی
تھی۔۔۔۔

وہ لڑکی آج نہیں تو کل دفع ہو جائے گی۔۔۔۔

ہم نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں ہے وہ تو خود اسے ڈیورس دے رہا
ہے۔۔۔۔

لیکن اگر اس نے اسے ڈیورس نہ دی تو تمہارے ڈیڈ ہاتھ پہ ہاتھ
رکھ کے نہیں بیٹھیں گے۔۔۔۔

اخل میلان کی دلہن صرف تم ہو گی اور صرف اور صرف تم۔۔۔۔

اگر وہ اخل کی زندگی سے نہ نکلی تو اسے دنیا سے نکلنا پڑے گا۔۔۔

فریدہ کی باتیں ایمن پہ گہرا اثر چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔

وہ تھوڑا مطمئن ہوئی تھی لیکن غصہ ابھی بھی چہرے پہ تھا۔

اُترہ کی آنکھ تقریباً صبح اٹھ بجے کھلی تھی۔۔۔

اس نے جیسے ہی خود کو اس کے سینے پہ پایا۔۔

وہ پزل ہوئی لیکن ساتھ ہی اٹھنے لگی تھی کہ اس نے ہاتھوں پہ

گرفت مضبوط کی۔۔۔

کہا۔۔۔۔۔

رات کو جو تنگ کیا ہے اس کا حساب تو دیتی جاؤ۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

وہ بولی ہی تھی کہ وہ اس کے اوپر سایہ بنا چکا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہے ہو وہ پریشان ہوئی۔۔۔۔۔

اپنی جان سے کرایہ وصول کر رہا ہوں ساری رات بازو پہ
برداشت کرنے کا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اس کے بولنے سے پہلے ہی وہ اس کی کان کی لو پہ اپنے لب رکھ چکا
تھا۔۔۔

وہاں سے ہوتے ہوتے وہ گردن پہ آیا تھا۔۔۔۔۔
اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ روکے تو روکے کیسے۔۔۔۔۔
اخل۔۔۔۔۔

ناشتہ پہ انتظار کر رہے ہوں گے پلینز۔۔۔
اس سے ٹیسٹی ناشتہ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔
اُترہ نے وہی رات والی میکسی پہنی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کی شہ رگ چھوڑتے ہوئے۔۔۔۔

اس کی شرٹ سرکانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا پہنا ہے یا اس نے ایک جھٹکے میں بازو کھینچا تو وہ پھٹ چکا

تھا۔۔۔۔

۔۔۔۔ اخل۔۔۔۔

اسے ڈر لگنے لگا تھا اب۔۔۔۔۔

کل سے نائیٹ پیہن کے سونا اس نے دوسری طرف سے بھی ایسے

ہی کھینچا تھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

فلحال مصروف ہے تمہارا اخل۔۔۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے اس کے اوپر سے اٹھا اور اپنی شرٹ اتار کر ایک
طرف پھینکی۔۔۔۔۔

اُرہ تو سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ کبھی ڈیورس کی بات کرتا ہے اور
کبھی۔

لیکن وہ اسے اچھے سے جانتی تھی۔ کہ وہ کتنا کی کریکٹر لیس ہے

تم یہ نہیں کر سکتے وہ پھر سے جھکنے ہی بولا تھا کہ اس نے اس کے
سینے پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔۔۔

نہ تو پہلے پوچھا تھا اور نہ اب پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے
ہاتھوں کو پیچھے جھٹکا۔۔۔

ایک ہی ایک تو لگل وائف ہو یا۔۔۔

تمہارے چکر میں باقیوں کو بھی چھوڑ دیا ہے۔۔۔

اور ایک جھٹکے میں اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا
ممنہم۔۔۔ اخل۔ وہ سانسیں بحال کرتی مشکل سے بولی تھی۔۔۔۔

تم مجھے ڈیورس دینے والے ہونا تو پھر یہ سب۔۔۔۔۔

جتنے سوال اتنی چمیاں خود بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کے اسے
گود میں بٹھایا تھا۔۔۔۔۔

وہ شدت سے بھرپور لمس اس کے ہونٹوں پہ چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

اُترہ کا دل اب تیزی سے درکنے لگا تھا وہ بے قابو ہو رہا تھا۔۔۔

اخل اس کی شدتیں بڑھتی تو وہ بھی احتجاج بڑھا دیتی تھی۔۔۔۔

اسے سانسیں رکتے ہوئے محسوس ہوئی کہ اچانک دروازے پہ
کسی نے دستک دی۔۔۔۔

اخل کی شدتوں میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔
وہ ہونٹوں کو چھوڑتا تو گردن پہ جھکتا۔۔۔۔

نہ ہی وہ کھولنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن باہر جو تھا وہ دروازے کو مسلسل پٹاخ رہا تھا۔۔۔۔

اخل کو اب غصہ ا رہا تھا کہ ایسی جرات کر کون سکتا ہے۔
کیا مسئلہ ہے یا راس نے اسے پیچھے کیا تھا کیا۔۔۔

ہٹو چھوٹ گئی جان تمہاری اسے گود سے ہٹا کر وہ اٹھا تھا۔۔۔
شرٹ پہنی اس نے۔۔۔

بٹن بند کرتا ہوا دروازے کی طرف گیا۔۔۔۔۔

اُترہ نے بھی میکسی ٹھیک کرتے ہوئے خود کو بلیںکٹ میں چھپا لیا
تھا۔۔۔۔۔

تمہیں سنائی نہیں دے رہا تھا اس نے دروازہ کھولا تو غصے میں تھا
لیکن اگے میلان کا مران تھا جو اس کا باپ تھا۔۔۔

انہوں نے غصے سے کہا تھا۔۔۔

کیا ہوا ہے وہ چہرے سے اندازہ لگا چکا تھا کہ کچھ بہت ہی برا ہوا
ہے۔۔۔۔

کہاں ہے تمہاری وہ بے شرم بیوی ہے جس نے ہمارے خاندان
کی ناک کٹوانے کی قسم کھائی ہوئی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

اسے لے کر باہر او خود پتہ لگ جائے گا کہ کیا ہوا ہے وہ غصے سے
بولتے وہاں سے چلے گئے تھے۔۔۔۔

اخل نے سوالیہ نظروں سے پیچھے دیکھا اور پھر دروازے کو بند کر
کے اس کی طرف آیا۔۔۔۔

کیا کیا ہے اب تم نے۔۔

اس گھر میں کچھ کرنے ضرورت ہی نہیں پڑتی بنا بات کے اپ کو
سزا دی جاتی ہے۔۔۔۔

مجھے تو غلام بنا لیا ہے تم لوگوں نے۔۔۔

جب دل کیا مارنا شروع کر دیا اور جب دل کیا تو وہ چپ ہو گئی
تھی۔۔۔

فریش ہو کر او باہر جانا ہے۔۔۔

یہ تقریریں بعد میں کرنا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ دونوں فریش ہو چکے تھے اور اب باہر ائے
تھے۔۔۔

لیکن باہر کا ماحول دیکھ کر ہی اخل غصے سے پاگل ہو گیا تھا اسد ایا تھا
ساتھ میں پولیس لے کر۔۔۔۔۔
پولیس کے دو انسپیکٹر تھے۔۔۔۔۔
ساتھ میں وہ افس سوٹ میں ملبوس۔۔۔۔۔

تمہاری جرات کیسے ہوئی وہ اگے بڑھا تھا اسے گریبان سے
پکڑنے پر پولیس انسپیکٹر نے روکا۔۔۔

مسٹر اخل میلان۔۔۔۔۔

ہمیں کمپلین ملی ہے کہ اپ نے زبردستی نکاح کیا اور زبردستی

لڑکی کو اپنے گھر میں قید کیا۔۔۔

اُرہ کو بشر ابیگم نے تھام لیا تھا۔۔۔

وہ پہلے سے ہی حالات کی سنجیدگی سے آگاہ تھی۔۔۔۔

اُرہ کو دیکھتے ہی اسد تھوڑا اگے آیا۔۔

کیونکہ اسے فکر تھی اس کی بہت زیادہ۔۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو اُرہ۔۔۔

اخل نے غصے سے اُرہ کی طرف دیکھا۔

اور پھر نظروں کا رخ اسد کی طرف کیا۔

وہ ٹھیک ہے بس اب تمہاری ہڈیاں ٹوٹنے لگی ہیں میرے ہاتھوں
اس نے گریبان سے پکڑ کر تیج مارا تھا اس کے منہ پہ۔۔
میلان کا مران بھی اگے بڑھا تھا اور پولیس انسپیکٹر ز بھی۔۔
اُترہ تو اس معاملے میں پڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔
پر جو ہو رہا تھا اس کے بعد کیا ہونا تھا وہ اس سے ڈر گئی
تھی۔۔۔۔

اس نے گرین ال اوور میں سمپل سا سوٹ پہنا ہوا تھا۔
دوپٹے کو شال سٹائل میں کیا ہوا تھا۔۔۔

مس اُترہ کیا اپ کو زبردستی اس گھر میں رکھا گیا ہے۔۔
اُترہ نے بشر بیگم کی طرف دیکھا جنہوں نے نہ میں سر ہلایا تھا۔
نہیں اس نے کہا ہے کہ یہ ڈیورس دے دے گا۔

اُترہ یہ تمہیں بیوقوف بنا رہا ہے اسے بولوا بھی ڈیورس دے۔
اس کا جملہ ابھی مکمل نہیں ہوا تھا کہ اخل پھر اگے بڑھا تھا۔
تو اس کا باپ لگتا ہے تو مجھے پہلے یہ بتا۔۔۔
تو اس کا ہے کون۔۔۔۔۔

تجھے زندہ چھوڑنے کا پچھتاوا مجھے رہے گا اس نے گریبان سے پکڑ
کر دیوار کے ساتھ ٹھوکا تھا۔
پر مجھے پچھتاؤں کو دوھناتا ہے اس نے ایک تیج مارا تھا۔
اسد نے بھی جواب دیا تھا تیج سے اس سے پہلے کے بات اگے
پہنچتی۔۔۔

پولیس کے بندوں نے دونوں کو پکڑ لیا تھا۔۔۔۔۔

پولیس انسپیکٹر میلان کا مران نے غصے سے بلایا۔۔۔

سب سے پہلے تو آپ کی ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں گھسنے کی
آپ جانتے ہیں نا اس کا انجام کیا ہو گا۔۔۔

اور دوسری بات یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے اچھا ہو گا کہ کوئی باہر
کا بندہ اس میں دخل اندازی نہ کرے۔۔۔

جہاں تک مجھے خبریں ہیں آپ اپنے بیٹے کی دوسری شادی کر رہے
ہیں وہ بھی اپنے بزنس پارٹنر و سیم کی بیٹی کے ساتھ تو کیا یہ جرم
نہیں ہے۔۔۔

اُرہ ابھی بھی اس گھر میں کیا کر رہی ہے۔۔۔۔

اخل مشکل سے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا۔۔۔

اسد۔۔۔۔

اُترہ یہ کہنے کے لیے اگے بڑھی تھی کہ وہ اپنے معاملات خود دیکھ لے گی۔

پر اس کے بولنے سے پہلے ہی اخل نے اسے بازو سے کھینچا اور کمرے کی طرف لے گیا۔۔۔

اسد نے روکنے کی پوری کوشش کی تھی لیکن میلان کران نے پولیس انسپیکٹر سمیت سب کو گھر سے باہر نکال دیا تھا۔
اور پولیس انسپیکٹر ز کو پیچھے سے فون اگیا تھا۔

اب وہ رک بھی نہیں سکتے تھے اور اسد اب بے بس تھا۔۔۔

اخل۔۔۔

یقین مانو میں اسے یہ کہنے لگی اس نے دروازہ بند کیا ہی تھا کہ اس
نے بولنا شروع کر دیا۔۔۔

پر اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے تھپڑ اس کے منہ
پر مارا تھا۔۔۔۔

ڈپورس کے پیپر ریڈی کروا رہا ہوں۔۔۔۔

اسی کے ساتھ دفع ہونا جہاں دفع ہونا ہے اس نے زور سے اسے
پیچھے گرایا تھا۔۔۔۔۔

خود کو مشکل سے سنبھالا تھا اس نے پیٹ کو زمین پہ لگنے سے روکا
تھا۔۔۔۔

اور وہیں لیٹ کر روزاڑو قطار رونے لگی تھی۔۔۔۔۔
میلان کا مران کو سنبھالتے بشر بیگم کو اترہ کے ٹینشن تھی۔۔۔
وہ کمرے میں آئی تھی کہ اسے زمین پر لیٹا دیکھا۔۔
اُترہ وہ ایک دم سے اگے بڑھی اسے اٹھایا۔۔
اخل بھی ہاتھ روم سے باہر اچکا تھا۔۔۔
تم نے پھر اس پہ ہاتھ اٹھایا بشر بیگم اس کی طرف بڑھی
تھی۔۔۔۔

شدید غصہ میں تھی۔۔

مجھے اس سے ڈیورس لے کے دیں۔۔

اُرہ بھی اچھے سے جانتی تھی کہ اب ڈیورس نہیں ہو سکتی لیکن وہ
اپنے بچے کے لیے کر رہی تھی کہ کہیں اسے کوئی نقصان نہ پہنچا
دے غصے میں۔۔۔

مجھے اور نہیں رہنا یہاں پہ۔۔۔
ابھی بکواس کر کے گیا تھا نا کہ دے دوں گا۔۔۔
بشرابیگم پہلے جو غصے سے اس کی طرف بڑھی تھی اب ڈیورس
والی بات پہ ادا اس ہو گئی تھی۔۔۔
دے دے گا یہ ڈیورس۔۔۔

یہ تمہارے لائق ہی نہیں ہے۔۔۔

بس تم چپ کر جاؤ بس ستر بیگم پھر سے اس کی طرف آئی اسے سہارا
دے کر بیڈ پہ بٹھایا۔۔

میری جان بس چپ کر جاؤ انہوں نے اسے تھکی دیتے ہوئے کہا
اور پانی کا گلاس اس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔۔

اخل وہی کھڑا دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے اس کی حالت کا جائزہ لے
رہا تھا۔۔۔۔۔

تھپڑ تو اس نے ایک ہی مارا تھا پر اس کی حالت ایسی تھی کہ جیسے
بہت مارے ہوں۔۔۔۔۔

کوئی دن نہیں جو سکون سے گزر جائے وہ یہ کہتا غصے سے باہر نکلا
تھا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

ایمن ڈرائنگ روم میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔
ملازمہ نے کچھ دیر پہلے کی کہانی اسے سنادی تھی۔۔
اسے اب تسلی ہو گئی تھی کہ اترہ کے تھوڑے دن ہیں اس گھر
میں۔۔۔۔

مجھے تمہارا ہی انتظار تھا ایمن۔۔۔۔

اخل غصے سے اس کی طرف بڑا تھا۔۔۔۔

ایمن اندر سے شرمنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔

تمہیں بہت شوق ہے لوگوں کو بھگانے کا۔۔۔
ایمن کے چہرے کے ری ایکشن دیکھنے والے تھے ایک دم سے
شو کڈ ہوئی تھی۔۔۔۔۔

وہ اس کے پاس آیا تو وہ بھی کھڑی ہو گئی۔۔
ک۔۔۔۔۔ کیا مطلب؟

مطلب وہی ہے جو تم سمجھ گئی ہو۔۔۔۔۔
اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکا اس نے۔۔۔۔۔
میری بات کان کھول کر سن لو۔۔۔۔۔

اسندہ اس سے دور رہنا۔

اب کوئی شکایت ملی تو بخشوں گا نہیں۔

اسے شدید غصہ تھا جب اُس نے اسے بتایا کہ اس نے اسے پیسے
افر کیے اور جانے کا کہا۔۔۔

اس کے سامنے تو اس نے ری ایکٹ نہیں کیا تھا۔۔۔

پر وہ ایمن سے ملنے کے لیے بے تاب تھا۔۔۔۔

اُس نے اس کی پر اپریٹی تھی۔۔۔۔

کوئی دوسرا نکاح بھی ڈالے تو وہ جان لینے پہ اتا تھا۔۔۔۔

اخل افس کے لیے ریڈی ہوا اور بنانا شستے کیے افس چلا گیا۔

اُس نے کو بھی اس نے اچھا خاصا اٹیوڈ دکھایا تھا۔۔۔

ریڈی ہوتے ہوئے اس کے سامنے نہ جانے کتنی چیزوں کو پٹا ہوا تھا

اس نے۔۔۔۔۔

ایمن وہاں سے گھر چلی گئی تھی اس نے ساری بات اپنے باپ کو بتائی تھی کہ اس کی انسلٹ کی گئی ہے۔

وسیم نے ساری بات میلان کا مران کو بتائی تھی۔۔۔

میلان کا مران کو اب صبح والی حرکت پہ اور اس والی حرکت پہ

شدید غصہ اربا تھا اترہ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب وہ ایک منٹ بھی اسے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

انہوں نے موبائل کو وہیں گرایا اور اس کے کمرے کی طرف

بشرابیگم جو ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھی انہیں ایسے غصے میں جاتا
دیکھ کر وہ بھی ان کے پیچھے آئی۔۔۔

میلان کہاں جا رہے ہیں کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

اس مصیبت کو ختم کرنے جا رہا ہوں جو ہمارے سروں پہ سوار ہو
گئی ہے۔۔۔

انہوں نے زور سے دروازہ کھولا تھا۔ اخل نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ جو بالکنی میں کھڑی باہر کے نظارے لے رہی تھی۔۔۔

دروازہ زور سے کھلا تو ایک دم سے پیچھے چونکی۔۔۔

اسے لگا شاید پھر سے اخل آیا ہے پر میلان کا مران تھا۔۔۔

اس گھر میں تمہاری کوئی جگہ نہیں ہے اسے بازو سے کھینچتے وہ باہر
لے کر ائے تھے۔۔

یہ اپ کیا کر رہے ہیں میلان چھوڑیں اسے۔۔۔

میں میں کہاں جاؤں گی۔۔

ہماری طرف سے جہنم میں جاؤ انہوں نے اسے زور سے باہر پھینکا
تھا۔۔۔

اس کے پیٹ میں عجیب سا درد ہونا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ پہ بھی خراشیں اگئی تھیں۔

اور ماتھے پہ بھی چوٹ لگی تھی زمین کے ساتھ لگنے سے۔۔

اپ پاگل ہو گئے ہیں اپ جانتے ہیں۔ اخل کو وہ کبھی معاف نہیں

کرے گا اپ کو اس حرکت پہ۔۔۔۔۔

گارڈ اس نے زور سے چلایا۔۔

اور بشر ابیگم کا ہاتھ اس نے پکڑا ہوا تھا تاکہ وہ اگے نہ بڑھے۔۔۔

اس کو اٹھا کر گھر سے باہر پھینکو۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ گارڈ اگے بڑھتا وہ خود ہی اٹھ گئی تھی اور باہر کی

طرف جانے لگی تھی۔۔

وہ مشکل سے ہاتھ کے سہارے سے اٹھی۔۔۔۔۔
اسے پیٹ میں بہت تکلیف تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بشرا بیگم نے اواز دی تھی لیکن اس نے نہیں سنی تھی وہ بس نظر
کو ایک جگہ ٹکائے چلی جا رہی تھی۔
شال اس نے پہلے ہی لپیٹی ہوئی تھی ٹھنڈ کی وجہ سے۔۔۔۔۔

وہ تقریباً رات کو دیر سے گھرایا تھا کھانا بھی باہر کھایا تھا غصے کی
وجہ سے۔۔۔۔۔

کمرے میں اتے ہی اسے کمرہ خالی لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میڈم پھر سے گیسٹ روم میں بھاگ گئی اس نے غصے سے ٹائی کو
اتار کر بیڈ پہ پھینکا۔۔۔۔۔

اور گیسٹ روم کی طرف بڑھا لیکن وہ بھی حالی تھا۔۔۔۔۔

بشرا بیگم نے اس کے بعد اسے کہیں کالیں کی تھی۔۔۔
پر غصے کی وجہ سے اس نے ایک کال بھی نہیں اٹھائی تھی۔۔۔۔
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اترہ کی طرف داری کرنی ہوگی۔۔۔
موم۔۔۔۔۔

اترہ۔۔۔۔۔

مر گئی ہے اُترہ۔۔۔

موم۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے کہا۔۔۔۔

کہاں ہے۔۔۔۔

تمہارے پاپ نے باہر نکال دیا۔۔۔۔۔

یہ کیا کہا رہی ہے۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ کب اور کیوں۔۔۔

اس نے ہاتھ ماتھے پے لکھرایا تھا۔۔۔

ماتھے کے بل واضح تھے۔۔۔

پر سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ وہ انہی قدموں پر باہر بھاگا وہ سب
سے پہلے اس کی پھپھو کے گھر گیا تھا کیونکہ اسے یہی تھا کہ وہ وہیں
گئی ہوں گی۔۔۔۔

لیکن اُترہ یہاں انی تھی اکبر نے اسے رکنے نہیں دیا۔۔۔
بلکہ میلان کا مران سے زیادہ بیست کر کے نکالا تھا۔۔۔

اُترہ یہاں انی ہے دروازہ کھٹکھٹاتے ہی دروازہ کھل گیا تھا اگے
خالدہ بیگم تھی۔۔۔
اُترہ۔۔۔

انہوں نے دروازہ کھولتے ہی اُترہ کا نام پکارا۔۔۔
اخل بھی حیران ہوا تھا۔۔۔
پراگے اخل تھا۔۔۔۔۔

اُترہ یہاں ائی ہے اس نے بھی اپنا سوال دہرایا۔۔۔۔

جو پہلے ہی زبان پہ اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اس کا حلیہ ویسا ہی تھا۔ افس کوٹ اتارا تھا شرٹ پہنی تھی اوپر کے
بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

تو تمہیں خیال آگیا اس کا حال دہ بیگم نے سر دلچے میں کہا تھا۔۔۔۔

میں اسے لینے آیا ہوں اسے پوری تسلی تھی کہ وہ اندر ہوگی۔
وہ یہاں ائی تھی لیکن اکبر نے اسے اندر نہیں آنے دیا۔۔۔

مجھے اس کی فکر کھائے جارہی ہے۔۔

ایسی حالت میں تم لوگوں نے اسے گھر سے باہر نکال دیا۔۔۔

کیا اس لیے نکاح کیا تھا تم نے۔۔۔۔

کیا ہوا ہے اسے اس نے ماتھے پہ بل ڈالتے پوچھا۔۔۔۔

وہ ٹھیک تو تھی وہ تھوڑا اگے ہوا۔۔۔

کیا تم نہیں جانتے وہ پریگنٹ ہے۔۔۔۔

اس کی تو جیسے سانسیں رکنے والی ہو گئی تھی۔۔۔۔

یہ اپ کیا کہہ رہی ہیں ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

اپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہوگی۔۔۔

وہ شاید یہ سننا نہیں چاہتا تھا۔۔

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی اس نے خود مجھے بتایا ہے اس نے تو
منتیں کی تھی لیکن اکبر نے ایک نہیں سنی۔۔

اُرہ اب وہ ایک منٹ بھی یہاں نہیں رک سکتا تھا بنا کوئی سوال
جواب کیے وہ گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا وہ گاڑی بہت تیز سپیڈ سے چلا رہا تھا۔۔

میرے گناہوں کی مجھے اتنی بڑی سزا مت دینا میرے اللہ۔۔

نہیں نہیں وہ دل کو تسلی دے رہا تھا۔۔

اس کے دل میں یہ وسوسے بیٹھ رہے تھے کہ کہیں اُرہ کو یا اس

کے بچے کو کچھ ہونہ گیا ہو۔۔۔۔

اور اوپر سے اس نے اتنا ٹارچر کیا۔۔۔

اس کا رویہ اس کے ساتھ۔۔۔۔

صبح ہی تو اس نے اسے گرایا تھا۔۔۔

کیوں اتنی بڑی بات چھپائی مجھ سے کیوں۔۔۔

اس نے ہاتھ سٹیننگ ویل کو مارا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا کیا آپ نے

وہ ہاسپٹل کے بیڈ پہ لیٹی ہوئی تھی۔

اس کی طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی روڈ پہ گر گئی تھی کچھ
لوگوں نے اسے ہاسپٹل پہنچایا تھا۔۔۔

دیکھیں اپ کی اور بچے کی دونوں کی جان کو خطرہ ہے کوئی تو ہوگا
اپ کا اپنا۔۔۔۔

اس بچے کا باپ ڈاکٹر سوال کر رہی تھی۔
کیا کوئی نہیں ہے۔۔

نہیں کوئی نہیں ہے۔۔۔

کوئی نہیں ہے اس دنیا میں میرا۔۔۔

اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔

اب تو ڈاکٹر کو بھی ترس آنے لگا تھا۔۔۔۔۔

جیسے ہی اپنے تیج پہ ایسی سوڈ لگاتی ہوں۔ ساتھ ہی میں گروپ
میں لگا دیتی ہوں۔ لیکن گروپ کا عملہ اتنا سلو ہے کہ کہیں پانچ
گھنٹے بعد جا کے پوسٹ اپروو ہوتی ہے۔ تو اس میں میرا کوئی قصور
نہیں ہے۔

میں ایسی سوڈ ٹائم پر دیتی ہوں۔

اپ گروپ ایڈمنز کو بولا کریں کہ وہ ٹائم پہ اپروو کر دیا
کریں۔۔۔۔

باقی لیٹ ہونے کے لیے معذرت۔۔۔۔۔
اور اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔۔۔۔۔

اُترہ کی حالت بگڑ رہی تھی وہ سانس مشکل سے لے پارہی
تھی۔۔۔۔

اسے ایک پرائیویٹ کلینک لایا گیا۔ اور وہاں پیسوں کے بغیر کوئی حرکت نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

اُترہ کے چلانے کا رونے کا کسی پہ کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔
.. دیکھیں اس کی حالت زیادہ خراب ہے۔

ہم کر دیتے ہیں کوئی نہ کوئی تو اہی جائے گا۔
وہ ڈاکٹر بڑے ڈاکٹر کو منانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس
.. کے کان پہ جوں بھی نہیں رینگ رہی تھی۔

یہ ہاسپٹل ہے کوئی امدادی سینٹر نہیں۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی اسے روڈ سے اٹھا کر لائے ہیں ہمیں کیا پتہ کوئی ہے
بھی یا نہیں۔۔۔

اگر کوئی اگیا تو علاج کر دیں گے ورنہ تھوڑی دیر میں اسے کسے
گورنمنٹ ہاسپٹل میں بھجوادو۔۔۔

اُترہ یہاں ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔
اسد نے کورٹ کو اگے کی طرف کھینچا۔۔۔

اخل کو اس کی بات پہ یقین نہیں تھا اس نے اس کے افس کی ہر
جگہ چھان لی تھی۔۔۔۔

دیکھو میں آخری دفعہ پوچھ رہا ہوں بتاؤ کہاں چھپایا ہے
اسے۔۔۔۔

تم نے اپنے شک کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ اسے نقصان پہنچایا۔

تم آج بھی وہی کر رہے ہو۔۔۔۔

اسے جا کے ڈھونڈو وہ میرے پاس ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا بلکہ
میں جا کے ڈھونڈتا ہوں۔۔۔۔

اگلے دن اسے پیچھے جھٹکا تو کوئی نہیں ہوتا اسے ڈھونڈنے والا میں
ڈھونڈ لوں گا یہ کہتا وہ باہر کی طرف بھاگا۔۔۔
تو اس قابل ہوتا تو وہ بھاگتی ہی نہ۔۔۔۔۔۔

اسد حقیقت نہیں جانتا تھا تو اس نے یہی گیسٹ لگایا تھا کہ شاید وہ
بھاگ گئی۔۔۔۔

یہ لڑکی اس سے پہلے بھی اس ہاسپٹل میں اچکی ہے اس کے ساتھ
کوئی تھا۔۔۔۔

اور اس کا تعلق بھی کسی اچھی فیملی سے ہے۔۔۔۔

تم لوگ ایسی بے وقوفی کیسے کر سکتے ہو وہ اس دن والی ڈاکٹر ابھی
انی تھی ہاسپٹل۔۔۔۔

اتے ہی اس نے کوٹ کو ایک سائیڈ پر رکھا۔۔۔

اس نے پورے عملے کو ڈانٹا تھا اور پھر بھاگتے ہوئے اس کمرے
میں گئی تھی۔۔۔

ڈاکٹر نے اس دن کی پیمنٹ کی رسید سے اخل کا نمبر اور ایڈریس
نکالا تھا کچھ دیر میں اسے کال کر کے بتایا گیا۔۔۔

اس نے پوری بات نہیں سنی تھی بس اتنا سنا تھا کہ اُس رہا اسپتال میں
ہے وہ اسی سپیڈ میں ہا اسپتال پہنچا تھا۔۔
اب تقریباً کافی رات ہو گئی تھی۔
وہ ایک منٹ بھی سکون سے نہیں بٹھا تھا۔۔۔۔۔

اُس رہا۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا ہوا ہاسپٹل آیا تھا وہ ابھی کاؤنٹر پہ ہی کھڑا تھا کہ وہ ڈاکٹر آئی
تھی۔ اخل کا حلیہ بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

تو اپ ہیں مس اترہ کے ہسبنڈ۔۔۔

خلیے سے تو اپ کسی اچھی فیملی کے لگ رہے ہیں۔ لیکن اپ جیسے
مردوں پہ افسوس ہوتا ہے۔ جو بیوی کو ایسی حالت میں بے یار و
مددگار چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔

وہ کیسی ہے وہ چیخا تھا۔۔۔۔

وہ اور کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔۔

اپ اللہ کا شکر ادا کریں کہ ماں اور بچہ دونوں صحیح سلامت
ہے۔۔۔۔۔

اس کی بگڑتی سانسیں ایک دم سے سنبھلی۔۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے اس نے گردن کو نیچے جھکایا تھا دونوں ہاتھوں
میں اپنے منہ کو چھپاتے اس نے شکر ادا کیا تھا۔۔
اُترہ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگا ہا سپٹل کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔ اُترہ نے اسے دیکھتے ہی پکارا تھا۔

ہاں اسے اس پہ شدید غصہ تھا اور اس کی غلطیاں معاف کرنے
کے قابل بھی نہیں تھی۔

پر وہ اس کے بچے کا باپ تھا۔۔۔۔

اس کا واحد سہارا وہی تھا۔۔۔

ایک ماہ ہونے کے ناطے۔

انج وہ موت کے منہ سے واپس آئی تھی۔

اپنی تکلیف تو وہ بھول جاتی لیکن اگر بچے کو کچھ ہو جاتا تو وہ کبھی خود
کو معاف نہ کرتی۔

اخل کی جان لب اس کے ماتھے پہ رکھے۔۔۔۔۔

اور ہاتھ اس کے پیٹ پہ رکھا۔۔۔

یہ کوئی معجزہ ہی ہوا ہے مسٹر اخل ورنہ ماں اور بچے دونوں کو بچانا
بہت مشکل تھا۔۔۔۔

یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے ڈاکٹر اگر آپ ٹائم پہ نہ آتی تو۔۔۔
اُرہ نے نظر اٹھا کر انہیں شکر یہ ادا کیا۔۔۔۔۔
اور پھر ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوا یا۔۔۔۔۔
اغل نے اگلے لمحے پھر سے ہاتھ پکڑا۔۔۔
جب تک میرا بچہ میرے حوالے نہیں کرتی۔ یہ ہاتھ نہیں
چھوٹنے والا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے لیکن پھر اس نے اس کے ہاتھوں کو
چما۔۔۔۔۔
اُرہ۔۔۔۔۔
اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنی خوشی بیان کیسے کرے۔۔۔

اور اسے اندر سے دکھ بھی تھا کہ اسے اتنی تکلیف کا سامنا کرنا
پڑا۔۔۔

ایم سو سو ری۔۔۔۔۔۔

اخل نے ہاسپٹل کے سٹاف کی اچھی خاصی خبر لی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ گھرا گئے تھے۔۔۔

بشرا بیگم تو خوشی سے پاگل ہو رہی تھی۔

پر میلان کامران کی اکڑا بھی تک نہیں ٹوٹی تھی۔۔۔

اخل نے بھی اچھی خاصی بحث کی تھی اترہ کو گھر سے نکالنے کی

وجہ سے۔۔۔

پر یہ خوشی اس کے لیے اتنی بڑی تھی کہ اسے اس کی اگے کچھ
نہیں سوج رہا تھا۔۔۔

اُس نے ہاتھ کا چھالا بنایا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اُس میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو یہ الٹا ہاتھ اب پڑھنا ہے
تمہیں۔۔۔

اخل۔۔۔

تم مجھے اب بھی مارو گے۔۔۔

وہ کب سے اس کی منتیں کر رہا تھا۔۔۔۔۔

نائی پہننے کے لیے۔۔۔۔۔

نہیں ابھی نہیں وہ جو اس کے برابر بیٹھی تھی اسے اٹھا کر اس نے
اپنے سینے پہ کیا۔۔۔

پر ماروں گا ضرور جب تم اس ننھی سی جان کو میری باہوں میں
دے دو گی۔۔۔

اس نے ہاتھ اس کے پیٹ پہ رکھا۔۔۔

اب پہنوں گی یا میں خود پہناؤں۔۔۔۔۔

کل پہنوں گی نا اج میں بہت تھک گئی ہوں۔۔

اور دیکھو یہ کتنی تنگ ہے اگر میں نے یہ پہن لی نا تو ہمارا بچہ بڑا

نہیں ہو پائے گا۔

اور میں نے سنا تھا کہ بچے رات کے ٹائم بڑھتے ہیں مطلب رات

کے ٹائم ہی جو ہے نا۔۔

چپ کر جاؤ چپ ہو مٹتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

تمہارے اگے اخل میلان ہے۔۔

کوئی اناڑی ہسبینڈ نہیں جس کو تم کچھ بھی کہہ کے ٹال سکتی

ہو۔۔۔

ہاں میں جانتی ہوں میرے سامنے جو بیٹھا ہے نا وہ شادی سے پہلے

ہی کئی لڑکیوں کے ساتھ اس نے ہاتھ اس کے منہ پہ رکھا۔۔۔

اب پھر میں بگڑ گیا تو تم شکایت کرو گی۔۔۔

میری شدتوں کو برداشت کرنا۔ مس اترہ کے بس کی بات نہیں

ہے۔۔۔

میلان کا مران پہ کوئی اثر نہیں پڑا تھا وہ اج بھی اس کی دوسری

شادی پہ اٹل تھا۔۔۔

میں نے وسیم کو ڈیٹ دے دی ہے دو دن بعد اگینجمنٹ کا فنکشن
رکھا جائے گا۔۔۔۔

وہ ناشتے کی ٹیبل پہ حکم دے رہا تھا۔۔۔۔۔
ایک نظر تینوں کو دیکھا اس نے۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی اترہ کا نوالہ حلق میں پھنس گیا تھا۔
پراخل ریلیکس ہو کہ کھا رہا تھا۔۔۔۔۔
اترہ کے اس ری ایکشن پہ اس نے ہنسی کو مشکل سے کنٹرول کیا
تھا۔۔۔۔۔

او کے مجھے کوئی پرابلم نہیں۔۔۔

اس کی بات سنتے ہی اترہ اور بشر ابیگم نے ایک دوسرے کی
طرف دیکھا۔۔۔

اور پھر اخل کی طرف۔۔۔۔

اخل یہ تم کیا کہہ رہے ہو بشر ابیگم نے غصے سے کہا۔
میلان اپ پاگل ہو گئے ہیں۔۔

وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔۔۔

میں نے نہ اسے قبول کیا تھا اور نہ ہی اس کے بچوں کو قبول کرنے
والا ہوں۔۔۔۔

ایک قاتل کی اولاد۔۔

ڈیڈ وہ غصے سے بولا۔۔۔۔

میں نے کہا نا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اس بات کو یہیں ختم
کریں۔۔۔

اور اُترہ کو بھی مجھے لگتا ہے کوئی مسئلہ نہیں ہے اس نے اس کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

اُترہ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بشر ابیگم کی طرف سوالیا نظروں
سے دیکھا۔۔۔۔

کیا آپ سچ کہہ رہی ہیں وہ ابھی بھی مان گیا شادی کے لیے۔
ہاں میں تمہیں کب سے کہہ رہی تھی تم اپنا مقابلہ اس دوستکے کی
لڑکی کے ساتھ مت کرو۔۔۔

تمہارے سامنے ہم نے عاُترہ کو نہیں ٹکنے دیا وہ تو پھر اُترہ
ہے۔۔۔

فریدہ کا کہنا بلند ہوا۔۔۔

فریدہ۔۔۔۔۔

وسیم نے غصے سے کہا میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ ایسی باتیں مت کیا کرو دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں۔۔۔

وہ افس کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کب سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔
پر وہ تیاری میں ایسا مصروف تھا کہ جیسے کچھ سنائی نہیں دے
رہا۔۔۔۔۔

یا وہ جان بوجھ کر کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے کوٹ کے اوپر بیٹھ گئی تھی۔ جو وہ اٹھانے کے لیے اگے
بڑھا تھا۔۔۔

اب تم مجھے مار نہیں سکتے تو ایسے مار چر کر رہے ہو یہ سب کیا
تھا۔۔۔

شادی کر رہا ہوں دوسری۔۔۔۔
اخل۔۔۔۔

نے آرام سے اسے اٹھایا نیچے سے کوٹ اٹھایا۔
اُترہ کے دونوں بازو اس کے کاندھے پہ تھے۔۔۔
جو اخل نے خود ہی رکھے تھے۔۔۔

کیوں کر رہے ہو۔۔۔
اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔۔۔

کیوں کہ

میں اپنی اس وائف کے ساتھ مطمئن نہیں ہوں اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اس نے اس کے ہونٹوں کو ہونٹوں میں قید کر لیا

قفا

اتنی قربت کو اگنور کیسے کر سکتا تھا۔۔

[illegible]

وہ شدت سے بھرپور لمس چھوڑ رہا تھا۔۔

کوٹ کو بیڈ پہ گرا چکا تھا اور اس کا ایک ہاتھ اس کی کمر پہ گردش

کر رہا تھا۔ جبکہ دوسرا بالوں میں۔۔۔۔

اسی دوران بیڈ پہ بیٹھتے اسے گود میں بٹھا چکا تھا۔

اس کے احتجاج کرتے ہاتھ اس کے سینے پہ تھے۔۔
پر وہ ہونٹوں کو بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔۔

اسے پیچھے کرتی وہ اٹھی تھی۔ کہ اس نے پھر سے گود میں
بٹھایا۔۔۔

تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے نامیں دوسری شادی کر رہا ہوں
اس نے غصے سے کوٹ اٹھایا۔۔۔۔۔

وہ بھی فوراً سے ہی اٹھ گئی تھی اس کے ہونٹ سرخ ہو گئے
تھے۔۔۔

کم از کم ایسا نہیں کرے گی۔۔۔۔۔
میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہو۔۔۔۔۔

اور میں تمہارے بچے کا باپ-----
اس نے تسلی سے کوٹ پہنا-----
اور ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھا-----
وہ کتنا ریلیکس تھا-----

اُترہ کی سمجھ میں نہیں ا رہا تھا کہ وہ ایسے کیسے کر سکتا ہے-----

لیکن اس کے سوالوں سے پہلے وہ کمرے سے باہر نکل گیا
تھا-----

اخل-----

اس نے اس کا بازو پکڑا ہی تھا۔ کہ اخل نے دیوار کے ساتھ
لگایا۔۔۔

کیا ایک کس سے کچھ نہیں بنا میری جان کا۔۔۔
کہتی ہو تو رک جاتا ہوں۔۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے اس کی آنکھ میں آنسو اگتے تھے۔۔۔
کوئی سولڈ ریزن بھی تو ہونی چاہیے نا۔۔۔

ہمیشہ میں ہی کیوں پہل کرتا ہوں تم نے کبھی کی۔۔۔۔
اور مجھے ایسی بیوی بالکل بھی نہیں چاہیے۔۔۔۔

مجھے تو ایمن جیسی چاہیے۔۔۔

یہ دیکھو نا کل اس نے مجھے پکچر بھیجی ہے اب اس کا کیا مطلب
ہے۔۔۔

وہ بھی ناٹٹی میں اف ففففففف

تم اس سے بات کرتے ہو۔۔۔۔

ابھی بیوی بنی نہیں ہے لیکن بیویوں والے فرض ادا کر رہی
ہے۔۔

اس کی بات کو اگنور کرتے اس نے کہا۔۔

جب کہ ایک تم ہو۔۔۔۔

اس نے موبائل کو دوبارہ پاکٹ میں ڈالا۔۔۔۔

تم میری نیچر سے اچھے سے واقف ہو۔۔۔۔

پھر وہ ڈیمانڈز کیوں کرتے ہو جن پہ میں کبھی پورا نہیں اتر
سکتی۔۔۔

اُرہ نے بھی اپنی پرابلم ایکسپلین کرنے کی کوشش کی۔

او کے ٹھیک ہے پھر تم بھی شکایت مت کرو وہ دور ہٹا اور ہاتھ کے اشارے سے کہا۔۔

اب میں نے بھی تو ضروریات کو پورا کرنا ہے نا۔۔۔۔

اپنا اور اس ننھی جان کا بہت خیال رکھنا۔۔۔

اس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔۔

وہ اس کی بے باقیوں پہ حیران تھی۔۔۔

اخل۔۔۔۔

وہ اس کے پیچھے ہی آئی تھی پر اس نے دروازہ باہر سے لاک کر دیا

تھا۔۔

اور دو منٹ کھڑا ہو کر ہنسا تھا۔۔۔

اُترہ کی بے چینی پہ۔۔۔۔۔

اس کے افس جانے کے بعد وہ کچن میں بشر ابیگم کے لیے کافی بنا
رہی تھی جب ایمن کی آمد ہوئی۔۔۔

ویسے کتنی بے شرم ہو تم۔۔۔۔۔

اُترہ نے نظر انداز کرنا چاہا اور باہر جانے لگی لیکن اس نے ہاتھ اگے
کیا۔

مجھے تو سمجھ نہیں اتی تم جیسی لڑکیوں کو آخر چاہیے کیا ہوتا ہے۔۔
بس لوگوں کی زندگیوں کو تباہ کرنا ہوتا ہے۔۔۔

آخر جان چھوڑ کیوں نہیں دیتی ہماری۔۔۔

وہ جینز پینٹ میں ملبوس تھی۔۔

اُترہ نے فل وائٹ ال اور میں سوٹ پہنا تھا۔۔

بالوں کو ایک سائیڈ پہ گرایا ہوا تھا۔۔

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی پلیرز میرا راستہ چھوڑو۔۔

دیکھو میں تمہیں ٹائم دے رہی ہوں اگر تم اس کی زندگی سے نہ نکلی۔

تو میں تمہیں دنیا سے نکال دوں گی میری بات یاد رکھنا۔

وہ صرف میرا ہے اور صرف میرا یمن نے پاؤں زمین پر مارا اس

نے ہائی ہیلز پہنی ہوئی تھی

شیڈ پہ پڑے کپ کوزمین پر گرا دیا۔۔

اب ان کانچ کے ٹکڑوں کو اٹھا کر صاف کر دینا یہی اوقات ہے
تمہاری۔۔۔۔

ایڈیٹ۔۔۔۔

اُترہ نے اپنا رخ دوسری طرف کیا۔۔۔
اخل اس نے دل پہ ہاتھ رکھا تھا۔

-

اسے کھونے کا ڈر اسے اندر ہی اندر ڈرا رہا تھا۔۔
وہ کچھ بھی ایکسپیکٹ کر سکتی تھی۔ اخل سے وہ جو چاہتا تھا وہی تو
کرتا تھا۔۔۔

پر اس کی کچھ دن کی مہربانیوں سے وہ اسے اچھا لگنے لگا تھا۔
شاید پھر سے محبت کا شعلہ بھڑک اٹھا تھا۔۔۔۔

—

اسے کچن سے نکلتا دیکھ کر بشرہ بیگم کو اُترہ کی فکر ہونے لگی تھی۔
اس نے بشرہ بیگم کو سلام کیا تھا لیکن انہوں نے نظر انداز کر دیا
اور کچن کی طرف بڑی۔۔۔۔۔

اُترہ بیٹی میں کب سے کافی کا انتظار کر رہی ہوں بشرہ بیگم کچن میں
اُئی تھی کپ ٹوٹا دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی اُترہ تم ٹھیک ہونا۔۔۔
کیا ایمن نے کہا ہے کچھ۔۔۔۔۔

میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔

وہ سچ میں دوسری شادی کر رہا ہے۔۔

بڑی بشر ابیگم اگے آئی۔۔۔

کلثوم انہوں نے کلثوم کو بھی اواز دی تھی کانچ اٹھانے کے لیے۔۔۔

میں حقیقت نہیں جانتی کہ وہ کیا کرنے لگا ہے۔
پر یہ بات تسلی سے کہہ سکتی ہوں کہ وہ تمہارا دل اب نہیں دکھا سکتا۔

اور اب بھی تب جب تم اس کے بچے کی ماں بننے والی ہو۔
ایسا ممکن نہیں ہے۔

ایسا ہی ہے اس نے صاف لفظوں میں کہا ہے۔

کہ میں ایمن جیسی نہیں ہوں اسی لیے۔۔۔

دیکھو اب ایسی حالت میں تم ٹرس لے رہی ہو۔۔۔۔

بہت ہی کوئی احمق اولاد ہے میری۔۔۔۔

بشرابیگم کو اب اس پہ غصہ ا رہا تھا۔

اُرہ اس سے پہلے جو کچھ برداشت کر چکی تھی۔۔۔۔۔

اب وہ اسے اور تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔

اور اس کی حالت کو لے کر بھی وہ پریشان تھی۔۔۔

ہاں بولو اب کیوں فون کیا ہے اُرہ نے غصے سے موبائل کان کے

ساتھ لگایا۔۔۔

تمہارے لیے نہیں کیا میں اپنے بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

بچے کو اس نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔

ہاں مجھے پکچر بنا کے بھیجو۔۔۔۔۔

لگتا ہے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔

دیکھا پھر بات نہیں مانتی اور پھر کہتی کہ دوسری شادی کیوں کر رہا

ہو۔۔۔

تمہاری ان نافرمانیوں کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔

اوکے تو پھر کر لو۔۔۔

مجھے پرواہ نہیں ہے اس نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے اج رات کاڈنر میں اپنی ہونے والی وائف کے

ساتھ کروں گا۔

میرا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس نے فوراً فون بند کر دیا

تھا۔۔۔

اخل-----

____&&

انج گھر جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔ اخل کے بزنس پارٹنر وہیل
نے اسے یوں بیٹھے دیکھا کیونکہ ٹائم بہت ہو گیا تھا۔
تو ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ اس نے بھی اطمینان سے جواب دیا پر اس کی
ہنسی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔۔۔

صحیح کہاں ہے کسی نے۔۔۔۔
شادی کے بعد گھر جانے کو دل نہیں کرتا۔۔
ایسا نہیں ہے یا راخل نے چیئر سے کوٹ اتارا۔۔۔

بس بیوی کو تھوڑا تنگ کرنے کا ارادہ ہے اس نے کوٹ پہنتے
ہوئے کہا وہ بھی تنزیہ مسکرایا تھا۔۔۔۔

روہیل اس کا بزنس پارٹنر ہونے کے ساتھ ساتھ کچھ تھوڑا بہت
دوست بھی تھا۔

مطلب اتنی کلوز دوستی نہیں تھی بس تھوڑی بہت۔۔
تو وہ بھی اُس کے متعلق جانتا تھا ویسے تو افس میں کوئی نہیں جانتا
تھا۔۔۔

ایسے ہی ہنسی مذاق کرتا وہ اس کے ساتھ افس سے نکلتا تھا پھر اپنی
گاڑی میں بیٹھا تھا۔

اج گھر وہ سچ میں دیر سے جانا چاہتا تھا۔
تو ڈنر کے لیے ایک ریسٹورنٹ میں رک گیا۔۔۔۔

ریسٹورنٹ میں داخل ہوتے ہی اس کا فون بجا تھا ایمن کی کال
تھی پر اس نے ڈس کنیکٹ کر دی۔۔۔
اور اُس نے تو نہ جانے کتنی کولیں اسے کی تھی۔۔۔

یہ میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہا ایمن نے ایک نظر فون کو دیکھا پھر
ملانے کی کوشش کی لیکن پھر سے ڈس کنیکٹ کر دی گئی
تھی۔۔۔۔۔

کیا تماشا ہے یہ۔۔۔۔۔
ایمن کو اب شدید غصہ ا رہا تھا۔۔۔۔۔
پر اس کے بس میں بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔

ایک تورات بھی ہو گئی تھی اور دوسرا اس کا جانا بھی پاسبیل نہیں تھا۔

کیونکہ وہ پہلے ہی اپنا میچ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔
ورنہ تو ایک منٹ بھی نہیں لگاتی۔۔۔

اُترہ نہ جانے کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اس نے کئی دفعہ اسے فون کیا تھا۔۔۔
پر اس نے جان بوجھ کر نہیں اٹھایا تھا۔۔۔۔
وہ سچ میں ایمن کے ساتھ ہے کیا۔۔۔۔۔

ایک ناٹھی ہی تو نہیں پہنی تھی۔۔۔

اور پھر پکچر۔۔۔

بچے کی پکچر میں بنا بھی کیسے سکتی ہوں۔

وہ دماغ پہ زور لگا رہی تھی کہ اس نے اس کی کون کون سی بات
نہیں مانی۔۔۔۔

میں نے کون سا گناہ کر دیا وہ شیشے کے سامنے کھڑی خود سے سوال
کر رہی تھی موبائل کو اس نے شیشہ ڈراپہ رکھ دیا تھا۔۔۔۔

وہ کبڈ کی طرف بڑھی اس نے نائٹی باہر نکالی۔۔۔

اور پھر چینجنگ روم میں جا کر چینج کر لی۔۔

اس کی شرٹ بہت چھوٹی تھی۔۔۔

مشکل سے گھٹنوں پہ ارہی تھی۔۔۔
اور اسے ایسے کپڑوں کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔
وہ تو کچھ بھی پہن کے سو جاتی تھی۔۔۔۔

وہ سکون سے کھانا کھا کر ریسٹورنٹ سے نکلا تھا اس نے موبائل
چیک کیا اور ہنسنے لگا تعداد کا لز مس اترہ کی۔۔۔
ابھی کہاں ابھی تو گیم شروع ہوئی ہے۔۔۔۔۔

سٹوری لمبی ہوتی ہے تو بور ہو جاتی ہے اس لیے میں لاسٹ کرنے
لگی ہوں۔ باقی اس کا سیکنڈ پارٹ اور لاسٹ لمپیٹ سوڈ میں تیج پہ تو
صبح کردوں گی۔ باقی گروپ کا سویا ہوا عملہ جب اپروو
کرے۔۔۔۔۔

اس کے اندر راتے ہی اس نے پکارا۔۔۔۔۔

اور بلیںکٹ کو پیچھے کیا۔۔۔

۔ یہ دیکھو میں نے نائٹی پہن لی۔۔۔۔

جیسے بچے خوشی سے کپڑے دکھاتے ہیں اس نے ایسے ہی بہیو کیا

تھا۔۔۔

نہ سلام نہ دعا اتے ہی بس جو اس کے دماغ میں جو چل رہا تھا وہی

اس نے کہہ دیا۔۔۔۔۔

ہاں میں دیکھ سکتا ہوں میں اندھا نہیں ہوں۔۔

ہنسی کو کنٹرول کرتے اس نے اپنا رخ بدلا۔۔۔۔۔

اچھا ہے اب تم کمفرٹیبل سوگی اس نے اپنا کوٹ اتار کر سائیڈ پہ
رکھا۔۔۔۔۔

اس کے جواب پہ وہ مایوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔
پر کہیں اسے اپنی بچوں والی حرکت پہ بھی شرمندگی تھی۔۔۔۔۔

اخل انے بہت کوشش کی تھی کہ اسے نہ دیکھے پر نظر نہیں ہٹ
رہی تھی۔۔۔

اندر سے اخل کے جذبات مچل رہے تھے اسے شارٹس میں
دیکھ کر۔ لیکن خود کو کنٹرول کیے۔

وہ اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔۔۔

بابا کی جان اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے پاس نہیں انا۔۔۔۔۔
وہ بھی پرانے ایڈیٹیوڈ میں آگئی تھی۔۔۔

اُرہ نے ایک نظر خود کو دیکھا غصے سے پھر سے بلینکٹ کر
لیا۔۔۔۔۔

بابا کی جان کو چھونے سے تم مجھے نہیں روک سکتی اس نے بلینکٹ
میں ہی ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

پھر بلینکٹ کو صحیح کر کے اس کے اوپر دیا۔۔۔۔۔

اور اس کا ایک بازو جو باہر تھا اسے بھی بلینکٹ میں کیا۔۔۔

کیا تم ایمن کے ساتھ تھے۔۔۔۔

اس نے اگلا سوال کیا۔۔۔۔

ہاں میرا خیال ہے میں بتا کر گیا تھا کہ میں ایمن کے ساتھ ڈنر
کروں گا۔۔

نہیں سوری میں نے کال پہ بتایا تھا۔۔۔۔

اس نے سرسری سا جواب دیا۔۔

اور بازو پہ بندھی گھڑی اتارنے لگا۔۔۔۔

وہ چینجنگ روم کے سامنے پہنچ چکا تھا۔۔

اور وہ مجھے ایسے تمہاری طرح نہیں ملی تھی اس نے رخ بدلا ہاتھ
اس کی طرف کرتے کہا۔۔۔

جیسے ہی مجھے دیکھا بھاگتے ہوئے میرے پاس آئی۔۔۔

ہو نٹوں کو یہاں رکھ لیا اس نے اس نے اپنے ہو نٹوں پہ ہاتھ
رکھا۔۔۔

اُترہ نے ہاتھ اپنے منہ پہ رکھ لیا۔۔

سب کے سامنے۔۔۔۔۔ ریسٹورنٹ میں۔۔۔۔۔

ہاں سب کے سامنے۔۔۔۔۔

ریسٹورنٹ میں۔۔۔

وہ بھی تمہاری طرح بے شرم ہے۔ اُترہ کو شدید غصہ آیا تھا۔

میں تو بس کنفرم کر رہی تھی اتنی بھی نہیں کر سکتی۔۔

میں اس کا ہونے والا شوہر۔۔۔۔۔ کامون یار۔۔۔۔۔

ہسبینڈ سے کیسی پرائیویسی۔۔۔۔۔

یہ تم جیسی ایڈیٹ لڑکیاں ہوتی ہیں وہ شرٹ کے بٹن کھولتے
ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔

فففففففف

کیا کس تھی اترہ یار۔۔۔۔۔

تمہیں ایسے سمجھ نہیں آئے گی دراصل اخل خود پہ کنٹرول نہیں
کر پارہا تھا اسے شارٹس میں دیکھ کر۔۔۔۔

میں کر کے بتاتا ہوں وہ پاس آیا۔۔

اُرہ سچ سمجھ رہی تھی۔

وہ اخل تھا اس کے لیے کیا مشکل تھی۔

وہ تو راہ جاتی لڑکی کو پکڑ لے وہ تو پھر اس کی ہونے والی وائف
تھی۔۔۔

وہ ابھی سوچ رہی تھی کہ وہ اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔

اخل۔۔۔۔

یار میں پریکٹیکل کر کے بتا رہا ہوں تاکہ تمہیں سمجھ آئے۔

اس کے بال پیچھے کرتے وہ بولا۔۔۔۔۔

اُس نے بھی ہتھیار ڈال دیے تھے۔۔۔۔۔

شاید اسے اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کے ہونٹوں کو قید کرتا ایک چٹکے میں اسے قریب کر چکا

قصا

اس نے بس احتجاج کرتے ہاتھوں کو روکا تھا اندر سے وہی ڈر

حقا

وہ شدت سے بھرپور لمس چھوڑ رہا تھا۔۔۔۔۔

اخل کے دونوں ہاتھ اس کے بازوؤں پر تھے جو مسلسل گردش کر

۱۰۰

اس کے ہونٹوں کو سرخ کرچکا تھا وہ پرا بھی بھی چھوڑنے کا ارادہ نہیں تھا۔۔۔

ا۔ اخل

ایک دم سے اس کے احتجاج پر وہ بد مزہ ہوا۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا ہے۔۔۔۔۔

اخل جو اس کے نشے میں مدہوش تھا نظر دروازے کی طرف
دہرائی۔۔۔

دیکھا یہی تو فرق ہے۔۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔

یہی چیز مجھے مجبور کرتی ہے وہ اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ ریسٹورنٹ میں سب کے سامنے نہیں ڈری۔۔

اور تم۔۔۔۔۔

میں نے بس یہی کہا ہے ناکہ دروازہ کھلا ہے۔۔۔۔۔

وہ جو چینجنگ روم کا رخ کرنے والا تھا۔ ہنسا اس کی جیلیسی اور بے

چینی کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

دروازہ کھلا ہے۔ ہنسی کو جلد ہی پیتے اس نے لہجہ پھر سرد کیا۔۔

اور پھر چینجنگ روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

السلام علیکم کیسی ہیں آپ۔۔۔

ایمن ہال میں داخل ہی ہوئی تھی بشر ابیگم جو بیٹھی بک پڑ رہی
تھی۔ انہیں سلام کیا۔۔۔۔

اسے دیکھتے ہی انہوں نے عینک کو اتارا۔۔۔

تم اس ٹائم یہاں کیا کر رہی ہو۔ سلام کا جواب دینا انہوں نے
مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

وہ مجھے اخل سے ضروری بات کرنی تھی۔

بشر ابیگم تو کب سے اسے سنانا چاہتی تھی لیکن آج موقع اچھا تھا۔
یہ کوئی وقت ہے بات کرنے کا وہ کھڑی ہوئی تھی کتاب کو ایک
سائیڈ پر رکھا۔۔

رات کے اس ٹائم تم بات کرنے آئی ہو ایسی کون سی بات ہے۔۔

بشر امیلان کمران نے پکارا۔۔۔۔

وہ اس کی ہونے والی بیوی ہے جب چاہے اس سے بات کر سکتی ہے۔

ایمن بیٹا تم کمرے میں جاؤ وہ کمرے میں ہی ہے۔۔۔۔۔
ایمن نے بھی ایکٹنگ کرتے ہیں بشر کی باتوں کو نظر انداز کیا۔

ورنہ دل میں تو وہ گالیاں نکال رہی تھی۔
اسے کہا تمیز و لحاظ تھا بڑے چھوٹے کا۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔۔

وہ اس سے پہلے کہ خود کو کوستی ایک اور قیامت سر پہ کھڑی
تھی۔۔۔

ایمن۔۔۔۔۔

اور وہ ایک دم سے بیڈ سے اٹھی۔۔۔
دروازہ کھلا تھا تو وہ ایسے ہی اندر آگئی۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

کیا اگیا ہے اس نے غصے سے پوچھا تھا پر لہجہ دیماتھا۔ خود کو کنٹرول
اس لیے رکھا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کمرے میں ہے۔۔۔

وہ جو چینجنگ روم میں تھا الموسٹ چلیج کر چکا تھا اب شرٹ پہن رہا تھا۔

اس کی اواز سنتے ہی ایک دم سے باہر نکلا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کہیں راز فاش نہ ہو جائے۔

مطلب جھوٹ سامنے نہ آجائے۔۔۔

ارے بے بی تم۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے ابھی صرف نیچے کے دو بٹن بند کیے تھے۔۔۔
ایک ہاتھ سے شرٹ کے بٹن بند کرتے وہ اس کے پاس آیا تھا۔۔۔

وہ وائٹ لوز شرٹ جو رات کو پہن کے سوتا تھا۔۔

وہی پہنی تھی نیچے بلو جینز۔۔۔۔

اُترہ۔۔۔۔

نے گہرا سانس لیا۔۔۔۔

مطلب وہ سب سچ تھا۔۔۔

اس سے پہلے جو کچھ امید تھی کہ شاید وہ اسے تنگ کر رہا ہے۔ اب

دل بیٹھے جا رہا تھا۔۔۔۔

ایمن تو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی کہ اس نے اسے بے بی بولا

ہے۔۔۔۔

لگتا ہے تمہارا دل نہیں بھرا۔۔۔۔

اس کی اس بات پہ اس نے ماتھے پہ بل ڈالے۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیا تھا کہ وقت پراگیا۔

ورنہ سارا جھوٹ سامنے آجاتا۔۔۔

اپنی پریشانی سے جیسے نکلاتو نظر اُترہ پہ پڑی۔۔۔۔

ننگے پاؤں بنا کسی جڑ سی وغیرہ کے۔۔۔

وہ سٹیٹ کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

ارے ارے ارے ارے۔۔۔

وہ لفظ کو کھینچتے ہوئے اس کے پاس آیا اسے فکر ہو رہی تھی۔۔۔

ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔۔

اس کے پاس اتے ہی وہ پھر سے بیڈ پہ بیٹھ گئی تھی۔ اس ڈر سے
کہ کہیں اسے کمرے سے باہر نہ نکال دے۔ یہ اکیلے میں کوئی
بات نہ کر لیں۔ اس نے بلیںکٹ سیدھا کیا ایمن تو اندر سے جل
رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر پہلے کی خوشی غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔

ہاں بے بی وہ پھر سے اس کی طرف مڑا۔۔۔۔۔

اُترہ کو اب شدید غصہ ا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی وہ کیسے اس کے سامنے۔۔۔

مجھے بات کرنی ہے کیا ہم دو منٹ باہر چلے۔۔۔
ہاں کیوں نہیں بنا اسے دیکھے اسے کچھ کہے وہ اسے لے کر باہر چلا
گیا تھا۔۔۔

تم گٹیا انسان ہو اس نے اپنا موبائل زمین پہ پھینکا۔۔
جو سائڈ ٹیبل پر پڑا تھا۔۔۔

اور کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔

بولو یہ ٹائم ہے بات کرنے کا باہر اتے ہی اخل نے اپنا لہجہ
بدلا۔۔۔

رات کے اس ٹائم تمہیں کیا بات کرنی ہے۔
اس نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکائے اور اس کا جائزہ لینے لگا۔
ہمارے انگلیجمنٹ ہونے والی ہے اس کے بعد ہماری شادی ہونے
والی ہے۔

تم نامیری کا لڑا اٹھاتے ہو نا میسج کا جواب دیتے ہو۔۔۔
مجھے سمجھ نہیں ارہی تم ایسا کیوں کر رہے ہو۔۔
دیکھو ابھی ہونے والی ہے ہوئی نہیں ہے تو اچھا ہو گا کہ اپنی لمٹس
میں رہو۔۔۔۔

اور میں ابھی تھکا ہوا افس سے آیا ہوں۔۔۔

جو بھی بات ہے صبح کرنا بھی نہیں۔۔۔۔۔
اخل۔

وہ اس کے بولنے سے پہلے ہی کمرے کا رخ کر چکا۔۔۔

یہ سب اس کی وجہ سے سب کچھ اس کی وجہ سے ہے اس نے غصے
سے پاؤں زمین پر مارا۔۔۔۔۔

پر اب اور نہیں رک سکتی تھی انہی قدموں پہ واپس گئی۔۔۔۔۔

اُترہ لیٹی تھی پر سوئی نہیں تھی لیکن اس کے کمرے میں اتے ہی
اس نے خود کو بلینکٹ میں چھپا لیا تھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ پر اس نے صاف کر لیے۔ شاید اس
کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔۔۔

وہ اپنی سائیڈ پہ ا کے بیٹھا تھا کہ اس نے رخ اپنی سائیڈ پہ
کیا۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ سوچتی یا اسے کچھ کہتی اس کا ہاتھ اسے اپنی
کمر پہ محسوس ہوا۔۔۔
کیا ہے اب۔۔۔۔۔

اس نے غصے سے اس کے ہاتھ کو جھٹکا اور روخ اس کی طرف
کیا۔۔۔

سونے لگا ہوں اور کیا ہے۔۔۔
تو سو جاؤ نادھر کیوں اگتے ہو۔۔۔۔۔

وہ جو لیمپ بند کر چکا تھا پھر سے ہاتھ بڑھا کے لیمپ کو ان
کیا۔۔۔۔

کہیں جلسی تو نہیں ہو رہی۔۔۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں ہو رہی مجھے بہت نیند آئی ہے اور میں بہت
تھک گئی ہوں۔۔۔

حالانکہ اندر سے اسے اگ لگی تھی کہ انہوں نے بات کیا کی ہے۔
اس گھر میں تو ڈرامے ہی نہیں ختم ہوتے۔۔۔
وہ بھی دیکھو ادھی رات کو منہ اٹھا کر گئی۔۔۔۔
اس کا لہجہ کافی سرد تھا۔
اگر وہ پریگنٹ نہ ہوتی تو ابھی تک تو تھپڑ کھا چکی ہوتی۔۔۔
اس نے بلینکٹ کو زور سے کھینچا اور پھر سے رخ بدل لیا۔۔
ویسے مار کھائے ہوئے کتنے دن ہو گئے ہیں۔۔۔۔
تمہاری پھر سے ٹیوننگ کرنی پڑے گی۔
یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو۔۔۔
اسی لہجے میں جو تم ڈیزرو کرتے ہو۔۔۔۔

لہجہ ویسا ہی سرد تھا۔ کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ اس حالت میں وہ
بے بس ہے۔ اس کے اگے۔۔۔۔

کیا ایمن کو بھی ایسے ہی مارو گے اس نے پھر سے رخ بدلہ۔۔۔۔

پاگل سمجھ رکھا ہے جو اتنی رومینٹک وائف کو ماروں گا۔

پاس بھی نہیں آنے دے گی۔۔۔۔

یہ ہاتھ تو صرف تمہیں مارنے کے لیے بنا ہے۔

میری ان رومینٹک وائف اس کے گال کھینچتے ہوئے اخل نے

کہا۔۔۔۔

اور پھر بلینکٹ سیدھا کیا۔۔۔۔

اس کے جذبات کو پھر سے چھیڑتے وہ رخ بدل گیا تھا۔۔۔
پر وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔۔

اور اس کی باتیں مجبور کر رہی تھی۔

کہ وہ بھی اب رومینٹک ہو جائے۔۔۔
پر کیسے۔۔۔۔

یہ اس کے بس کا کام نہیں تھا۔۔۔

میں نہیں جانتی۔۔۔

ماما کچھ بھی کریں اس اُترہ کو یہاں سے دفع کریں۔۔

جب تک وہ اس کی زندگی میں ہے وہ میری طرف نہیں ہو سکتا۔

اپ کے سامنے میں نے کتنی کوشش کی۔۔

بٹی ایک دفعہ انگیجمنٹ ہو جائے سب ٹھیک ہو جائے گا
وہ بس وقتی طور پر اس کے ساتھ ہے۔

وہ لڑکی ہمارے لیول کی نہیں ہے۔۔
اج نہیں توکل اسے احساس ہو جائے گا۔۔

شاید اپ بھول رہی ہیں کہ وہ پریگنٹ ہے اس کے بچے کی ماں
بننے والی ہے۔

وہ کیسے اسے چھوڑے گا مجھے بتائیں کیسے۔۔۔۔

یہ میرے باتیں ہاتھ کا کام ہے۔۔

اس بچے کو کسی صورت بھی اس دنیا میں نہیں آنے دوں گی۔
بلکہ اگر ضرورت پڑی تو اس کے ساتھ اسے بھی بھیج دوں گی۔۔

پر اپنی بیٹی کی خوشیوں کو نہیں چھیننے دوں گی۔۔

وہ صرف تمہارا ہے اور میلان کا مران کی بہو صرف تم ہو۔۔

میری جان صرف اور صرف تم۔۔۔۔

اس کے پاس اتنے اس کے بالوں کو سرہاتے ہوئے وہ اسے سمجھا
رہی تھی۔

تو اب اپ کیا کرنے والی ہیں۔۔۔

تم یہ مجھ پر چھوڑ دو۔۔۔۔

بس تم اپنا موڈ اب ٹھیک کرو۔۔

تمہارے پاپا تمہیں ایسے دیکھ کر پتہ ہے ناکتنے پریشان ہو جاتے

ہیں۔۔۔

انہوں نے جو کچھ کیا ہے وہ تمہارے لیے کیا ہے وہ اتنی آسانی سے

ہار نہیں مانیں گے۔

تمہیں میلان کا مران کی بہو بنانے کے لیے وہ کچھ بھی کریں

گے۔

اور اب تو کھیل ہمارے ہاتھ میں ہے۔

بیٹا اس نے خود ہاں کی ہے۔۔۔

اپ یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں ارہی اس کی زبردستی شادی کیوں کروانا چاہتے ہیں۔

بشر ابیگم میلان کا مران کو کوٹ پہناتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔
بیگم یہ تم بھی جانتی ہو۔

وسیم سے میں پہلے ہی وعدہ کر چکا تھا۔
اگر مجھے پتہ ہوتا کہ وہ کسی اور میں انٹر سٹڈ ہے۔
تو میں یہ بات کبھی نہ کرتا۔

پر تم جانتی ہو کہ وسیم سے میں نے خود ایمن کا ہاتھ مانگا تھا۔
اور تمہارے لاڈلے نے بھی خامی بڑی تھی۔۔

لیپ ٹاپ کو بیڈ سے اٹھاتے ہوئے وہ بول رہا تھا۔۔۔

اور ویسے بھی جب اسے کوئی اعتراض نہیں تو تم بھی اس بات کو
جتنا جلدی ہو جائے ایکسیپٹ کر لو۔۔

اور رہی بات اُترہ کی تو ایک۔۔۔

وہ کل بھی میرے لیے عدنان کی بیٹی تھی اور اج بھی میرے لیے
عدنان کی بیٹی ہے۔

وہ اتنی سی بات کہہ کے باہر کی طرف چلا گیا۔۔۔

آخری بات پہ لہجہ خاصہ سرد تھا۔

عائزہ کی وجہ سے وہ کبھی بھی اس سے قبول نہ کرنے کی قسم کھا چکا تھا۔

پر عدنان کا نام سن کر بشر ابیگم بھی پیچھے چلی گئی تھی۔
انہوں نے الماری سے پرانی، سیلیم نکالی اور پھر سے عائزہ کو یاد کرنے لگی۔۔۔

ان کا زخم پھر سے تازہ ہو گیا تھا۔۔۔۔
بہت لاڈلوں سے پالا تھا۔۔۔۔

کیسے کوئی اتنی قیمتی جان کو گولیوں کی نظر کر دیتا ہے۔
روپے کی گولی ہنستے مسکراتے انسان کو ایک پل میں 20 30
ختم کر دیتی ہے۔۔
ماں کے جگروں کو چیر دیتی ہے۔۔۔۔

وہ البم پہ ہاتھ پھیرے زار و قطار رونے لگی تھی۔۔۔۔

_____&&&&

وہ پلیٹ میں پڑے املیٹ سے کھیل رہی تھی۔
دماغ اس کی رات والی باتوں کی طرف تھا اس کا۔۔۔
اور اس کی اگینجمنٹ کی طرف۔۔۔۔

اخل نے اسے یوں گرم سم پایا تو اس کے سامنے پرے گلاس میں
جوس ڈالا۔۔۔۔

اسے ختم کرو اسے ارڈر دیتے ہوئے۔۔۔

اس نے بریڈ کا ایک پیس اٹھایا اور اس پہ جیم لگانے لگا۔۔۔

میلان کا مران صبح ہی افس چلے گئے تھے۔۔۔

ورنہ ابھی ناشتے کے ٹیبل پہ انگیجمنٹ کی ڈسکشن جاری

ہوتی۔۔۔۔۔

کیونکہ اس گھر میں وہی تھے جو انگیجمنٹ کی تیاریاں دیکھ رہے

تھے۔

باقی گھر میں کسی کو پرواہ نہیں تھی بشر بیگم سمیت

اُترہ بیٹی کہاں گم ہو۔۔۔۔۔

کھانے کے معاملے میں تم بہت اسی ہو۔۔۔

ایسی حالت میں۔۔۔۔

تمہیں زیادہ کھانا چاہیے تم نے تو پہلے سے بھی کم کر دیا ہے۔

ہممم۔۔ نہیں کھا رہی ہوں۔۔۔۔

ان کی آواز پہ وہ چونکی اور بس یہی کہا۔۔۔

موم اس کی ٹیوننگ نہیں ہوئی نا۔ اسی لیے سلو موشن پہ

ہے۔۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا خبردار جواب اسے کچھ کہا۔۔۔۔

میری موم کو چھین لیا ہے تم نے مجھ سے۔۔۔

اسے کہنی مارتے جو س کا گلاس اس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔

X اج ڈاکٹر کے پاس جانا ہے اُترہ۔۔۔۔

اپوائنٹمنٹ ہے یاد ہے نا۔۔۔۔۔

جلدی سے ختم کرو۔۔

دیر نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

اخل ایسے بیہیو کر رہا تھا جیسے سب کچھ بہت نارمل ہے۔۔۔

ہاتھ اس کی کمر میں ڈال کر اسے قریب کیا اس نے اُترہ کو وہ کب

سے ڈاکٹر کے پاس نہ جانے کا احتجاج کر رہی تھی۔۔۔

احتجاج اور ضد کی وجہ انگیجمنٹ تھی۔۔۔

اغل۔۔۔۔

اُترہ کا لہجہ خاصہ سرد ہوا تھا۔۔۔

پر اس پہ سرد لہجہ کہاں عصر کرتا تھا۔۔

اس کی قربت میں۔۔۔۔

بولونا اغل کی جان۔۔۔۔

کل تمہارے ڈیڈ تمہاری اگینجمنٹ کر رہے ہیں۔۔۔

اور تمہیں یہ سب اتنا نارمل لگ رہا ہے۔۔۔۔

اف یہ جیلیسی اس نے اس کے بالوں کو پیچھے کیا۔۔۔

اور ڈیٹ نہیں کر رہے یہ میں خود چاہتا ہوں۔۔۔

وہ افس سوٹ میں ملبوس اسے قریب سے قریب تر کرتا جا رہا

تھا۔۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔

اُترہ کالہجہ اور سرد ہوا۔۔۔

اگینجمنٹ کل ہے لیکن اج کا ٹائم ہے تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا

ہوں۔۔۔۔

سب سے پہلے ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے وہ اس کے بالوں کے

ساتھ کھلتا اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔

اس کے بعد میری جان اس نے اس کے گالوں پہ لب رکھے۔۔۔

کسی اچھے سے ریسٹورنٹ میں رومینٹک ساڈنر کریں گے۔۔۔

ہاں میں جانتا ہوں ایمن جیسی کس نہیں ملے گی۔۔۔۔

پر کوئی نہیں میں میج کر لوں گا۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اُرہ کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔

میلان دیکھو اگینجمنٹ یا نکاح کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔

کل ہم ایمن کا اور اترہ کا نکاح کریں گے ہم اس نے کافی کا ایک
شپ لیا اور کپ ٹیبل پر رکھ دیا دونوں ہی افس سوٹ میں ملبوس
تھے۔۔۔۔۔

جب سے انہوں نے اترہ کے پریگنٹ ہونے کا سنا تھا۔
اپنے پلان اور خواب چکنا چور ہوتے نظر آ رہے تھے۔۔۔
اس لیے وہ سب جلدی جلدی کرنا چاہتے تھے۔۔

میلان کے چہرے سے پرشانی واضح تھی۔۔۔
اخل کیسے مانے گا۔۔۔

اترہ کے لیے اس کا جنون دیکھ کر وہ تو انگیجمنٹ کے لیے بھی
پریشان تھا کہ عین موقع پہ منکر نہ جائے۔۔۔

پر اس نے صاف انکار بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

... اس نے ٹیبل پر رکھی کافی کا کیپ اٹھا لیا۔

اس نے اس معاملے میں اس سے کافی بحث کی تھی لیکن اب اس کی ماننا اس کی مجبوری تھی۔

یا پھر شاید اُسے کو اور برداشت نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

وسیم نے بھی بزنس لندن شفٹ کرنے کا کہا تھا۔

کہ اس لیے یہ سب جلدی کر رہے ہیں کہ وہ لندن شفٹ ہو رہا ہے۔

ڈاکٹر سے ہوتے ہوئے وہ اسے شاپنگ کے لیے لے کے گیا تھا۔

اور اسے انتہا کی شاپنگ کروائی تھی اس نے۔۔۔

اتنا غصہ ا رہا تم پر دل کر رہا ہے اس نے غصے سے چیئر کو اگے کیا اور
اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ایک ریسٹورنٹ میں پہنچ چکے
تھے۔۔۔۔۔

اُرہ نے ریڈ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔۔۔۔
اور شال کو اگے پیچھے لپیٹا ہوا تھا۔

جو دل کر رہا ہے وہ کر کیوں نہیں دیتے۔۔
اب میں کسی کو ہائر کروں گا جو 24 گھنٹے تمہارے سر پہ رہے گی
اور تمہارے کھانے پینے کا دھیان رکھے گی۔ وہ بالکل اس کے
سامنے بیٹھا تھا اور مینیو دیکھنے لگا تھا۔۔

جب سے ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا کہ اُرہ اور بے بی دونوں ویک ہیں
تب سے اسے اُرہ پہ شدید غصہ ارہا تھا۔۔۔۔۔

یہ ویکنس نہ کھانے کی وجہ سے نہیں ہے جو تم ہر اے دن مجھے
ٹارچر کرتے ہو نا یہ اس کی وجہ ہے۔۔۔۔۔

اور وہ کیوں نہ ویک ہو جب اس کا باپ دوسری شادی کر رہا ہو۔۔

اُرہ کی سوئی اٹکی ہوئی تھی اور اٹکے بھی کیوں نہ وہ کیسے اپنے شوہر
کو کسی اور کے ساتھ برداشت کر سکتی تھی۔۔

صرف اگینجمنٹ ہو رہی ہے اور تم ابھی سے۔۔۔

اخل۔۔۔ گول ٹیبل تھا چار کرسیاں پڑی تھی وہ اٹھ کر اس کے
ساتھ والی کرسی پہا کے بیٹھی۔۔۔

اور اس کے بازو پہ اپنے ہاتھ جمائے۔۔۔
پلیز نہیں کرونا پلیز۔۔۔

تو پھر ایک اچھی سی بیوی بن جاؤ نا۔۔
کیا کمی ہے مجھ میں وہ چیخی تھی۔۔۔

تھوڑا رومینٹک ہو جاؤ بس اور کچھ نہیں چاہیے۔۔
بس اتنی سی ڈیمانڈ ہے میری۔۔۔

دیکھ لو اج کی پوری رات پڑی ہے۔۔

ورنہ کل مجھ سے شکایت مت کرنا اس نے ویٹر کو اشارہ کیا۔۔۔

—
اپ پاگل ہو گئے ہیں انگلیجمنٹ سے ایک دم سے نکاح۔۔۔
مجھے سمجھ نہیں آتی آپ کی۔۔۔

وہ چھوڑ کر دبئی چلا جائے گا آپ یہی چاہتے ہیں شاید آپ۔

لیکن میں آپ کو بتا دوں اگر وہ کہیں بھی گیا تو میں اس کے ساتھ
جاؤں گی۔

اللہ نے اتنی بڑی نعمت سے نوازا۔

بشر ابیکم بس کر دو بس بس وہ سرد لہجے میں بولتا ہوا صوفے سے
اٹھ گیا تھا وہ دونوں ایک ہی صوفے پہ بیٹھے تھے۔

میں اگے بہت پریشان ہوں اور میں خود اس سے بات کر لوں گا۔

انگلیجنٹ کر رہا ہے تو اگر نکاح کر لے گا تو کیا مسئلہ ہے۔

مجھے تو وسیم کے ارادے کچھ اچھے نہیں لگ رہے۔

یہ وہی وسیم ہے جس نے اپ کے بزنس میں کتنی گڑ بڑ کی تھی۔
لیکن پھر سے۔۔۔

بشرا بیگم نے ہر طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی تھی پر ان
کے سر پہ نکاح کا بوت سوار تھا۔

میلان کا مران کے بس میں بھی کچھ نہیں تھا۔

کیونکہ وہ وسیم کو پہلے ہی زبان دے چکے تھے۔

اور انہیں ایسے لگتا تھا کہ وسیم ان کا کوئی بہت ہی زیادہ قریبی ہے

جو ایک انکار سے دوستی اور سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

وہ کھانا کھا چکے تھے ابھی ریستورنٹ سے نکل رہے تھے کہ اُترہ کو
پیچھے سے کسی نے اواز دی۔۔۔

وہ اسد تھا۔۔۔۔

جوا بھی ابھی کسی لڑکی کے ساتھ ریستورنٹ میں داخل ہوا
تھا۔۔۔

بس اس کی کمی تھی وہ بھی چابی کو گول گھماتے اس کی طرف
مرا۔۔۔

تمہیں اب کیوں مسئلہ ہو رہا ہے۔
جب تمہیں اس سے انگیجمنٹ کر رہے ہو تو میں کسی سے بات
بھی نہ کروں وہ غصے سے اسد کی طرف بڑی۔۔۔۔

اخل نے اپنے غصے کو پتہ نہیں کیسے کنٹرول کیا تھا۔۔

دونوں ہاتھوں کا مکہ بناتے زور سے دباتے وہ ان کی طرف بڑھا

کیسی ہوا میں نے سنا تھا تمہارے بارے میں بہت پریشان تھا

میں---

میں ٹھیک ہوں----

اس نے ہاتھ اگے بڑھایا۔

اُس نے بھی ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔

اُس۔۔۔

اب کنٹرول مشکل تھا۔۔۔

اس نے الجھی ہوئی نگاہ اسد پہ ڈالی آنکھوں میں شدید غصہ تھا۔

اسد کے ساتھ اس کے بزنس پارٹنر تھی جس کے ساتھ وہ ڈنر پہ
ایا تھا۔

اور اترہ کا بازو زور سے پکڑا اور باہر کی طرف لے کے آیا۔۔
اخل۔۔۔۔

اخل نے اس کا وہ ہاتھ اٹھا کر دیکھا جو اس نے اس کے ہاتھ میں دیا
تھا۔

مر گیا تمہارا اخل۔۔۔

اسے دوسری سائیڈ پہ لے کے گیا گاڑی میں بٹھایا اور سیٹ بیلٹ
باندھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتا تھا سپیڈ پہ اب اس کا کنٹرول نہیں رہنا۔۔

اسے بٹھا کر دروازے کو زور سے بند کیا۔۔۔

اور گاڑی کو تینچ مارتے اپنی سائیڈ پہ آیا۔۔

پریگنٹ نہ ہوتی ایک منٹ میں سیدھا کر دیتا ہوں

تمہیں بھی اور اسے بھی۔

اُترہ اس کے غصے سے یوز ٹو تھی تو چپ چاپ اپنا رخ دوسری
طرف کر لیا۔۔

اسے زندہ چھوڑنا میری سب سے بڑی غلطی تھی سب سے بڑی
اس نے دو تین پیچ سٹیلنگ ویل پہ مارے۔۔۔
جو وہ شاید اُترہ کو مارنا چاہتا تھا۔۔۔

اور بریک پہ ہاتھ رکھ کے گاڑی کو سٹارٹ کر لیا سپیڈ پہ واقعی اس
کا کنٹرول نہیں رہا تھا۔۔۔

پر جہاں سٹاپ اتا بیلٹ باندھنے کے باوجود وہ اپنا ہاتھ اس کے اگے
رکھ لیتا تھا۔۔۔۔
کہ کہیں سر نہ ٹکرائے۔۔۔۔

گھر جا کر اس نے تیزی سے گاڑی کو بریک لگائی۔۔۔
خود نکلا۔۔۔

کوٹ کو اگے کی طرف کھینچا اور اس کی طرف آیا۔
وہ بھی گاڑی میں بیٹھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

مہرانی کو ایک نوکر مل گیا ہے۔۔۔۔

غصے سے دروازہ کھولا اور اس کا بیٹ کھولا۔۔۔۔۔
سیٹ بیٹ کھولتے ہوئے بھی اس نے اسے غصے سے دیکھا
تھا۔۔۔

بشرابیگم نہ جانے کب سے انتظار کر رہی تھی۔۔۔

اندر اتے ہی اترہ انہیں ملی اور ڈاکٹر نے سب ٹھیک بتایا ہے یہ
بتایا۔۔

اخل غصے سے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔
اسے کیا ہوا ہے بشرابیگم نے پوچھا ماتھے پہ بل ڈالتے۔۔۔

ریسٹورنٹ میں اسد مل گیا تھا میں نے اسے ہیلو ہائی کر لی تو یہ حال
ہو گیا اور خود وہ انگیجمنٹ کر رہا ہے۔۔۔

بشر ابیگم تھوڑی اور پریشان ہو گئی تھی کیونکہ نکاح کے بارے
میں اسے کیسے بتائے۔۔

وہ تو انگیجمنٹ پہ اتنا پریشان ہے۔

اور پریشان ہو بھی کیسے نہ شوہر ہے اس کا۔۔۔

کہ اتنی دیر میں میلان کمران آیا۔۔۔۔

کلثوم اس نے غصے سے بلایا۔۔۔

کلثوم جو بچن میں تھی بھاگتی ہوئی آئی۔۔۔

اخل کو بلا کے یہاں لاؤ۔۔۔

اُرہ کا دل دھڑکنے لگا تھا کیونکہ وہ اگینجمنٹ کی بات ہی کرنے
والے تھے وہ جانتی تھی۔۔۔

میلان وہ دونوں ابھی ائے ہیں۔۔۔

بشرا بیگم بولنے ہی لگی تھی کہ میلان نے ہاتھ کے اشارے سے
چپ رہنے کا کہا۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ باہر آگیا تھا چلیج کر کے۔۔۔

اخل وہ سب اپ ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔

۔وسیم صبح افس ایا تھا۔۔۔

نیکسٹ منتھ وہ اور فریدہ واپس جارہے ہیں۔۔۔

وہ اپنا بزنس بھی لندن سیٹ کر رہا ہے۔۔۔

اس لیے وہ جانے سے پہلے ایمن کے فرض سے فارغ ہونا چاہتا

ہے۔۔۔

اس نے مجھے کہا کہ انگیجمنٹ کی جگہ اگر ہم ڈائریکٹ شادی رکھ
لیں۔۔

نکاح کا فنکشن ہی ہوگا۔۔

مجھے بھی بات مناسب لگی۔۔

اخل نے نظر اٹھا کر اترہ کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی
سوالیہ نظروں سے۔۔

او کے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔

اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے غصے سے کہا۔۔

اُترہ کی انکھیں ایک دم سے نم ہو گئی تھی۔
وہ ایک دم سے اٹھی بشر ابیگم بھی اس کے ساتھ اٹھ گئی۔
ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ۔۔
کیوں میری خوشیوں کے دشمن بنے ہیں۔

یہ جرم ہے میری مرضی کے بغیر یہ شادی نہیں کر سکتا۔

اخل کو اس پہ غصہ تھا شدید غصہ اسد کی وجہ سے۔۔

لڑکی تم سے کسی نے مرضی نہیں پوچھی۔
اخل نے بھی کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا۔
یا غصے سے اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

میلان بھی ایک دم سے کھڑا ہوا تھا۔

میلان وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے بشر ابیگم نے بھی اس کی ہاں
میں ہاں ملائی۔۔

اخل تم ایسا کیسے کر سکتے ہو وہ اس کے پاس آئی تھی۔
اس کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھ کے وہ وہیں بیٹھ گئی تھی۔

میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔۔

تم مجھ سے شادی کر چکے ہو نا۔

یا پھر مجھے چھوڑ دو۔۔۔

اُرہ تم ہی اس گھر کی بہو ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔

بشرابیگم اگے آئی اور اسے سہارا دے کر اٹھایا۔ جو اس کے گھٹنوں
پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی۔۔

بشرابیگم کو اس کی حالت پر ترسا رہا تھا اور اپنے بیٹے پر غصہ۔۔۔

یہ اس گھر کی بہو کبھی نہیں بن سکتی کبھی نہیں۔
ایک قاتل کی۔۔۔

ڈیڈ وہ غصے سے اٹھا۔۔

پلیز۔۔۔۔

ہاتھ کے اشارے سے انہیں چپ کروایا۔۔

لہجہ خاصہ سرد تھا۔۔۔۔

میں نے کہا نا مجھے کوئی اعتراض نہیں اس کا مطلب کوئی اعتراض
نہیں اور تمہیں بھی نہیں ہونا چاہیے اب وہ اترہ کی طرف آیا
تھا۔۔۔

اور یہ کہتے ہوئے اسے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھا اور کمرے
کی طرف چلا گیا۔

بشر ابیگم تم تیاری کرو صبح تمہارے بیٹے کا نکاح ہے۔۔۔
میں و سیم کو اطلاع کرتا ہوں۔۔۔

اپ جھوٹ بول رہی ہیں ماما کیا سچ میں وہ نکاح کے لیے راضی ہو گیا۔

وہ خوشی سے جھومی تھی۔

ہاں ہاں سچ میں۔۔۔

صبح اترہ کا کام بھی تمام کر دوں گی۔۔

بس آج کی رات اس بیچاری کے لیے آخری رات ہے۔

کل کی رات نہیں دیکھ پائے گی۔۔

فریدہ بیگم کو اب عائرہ کی طرح اترہ بھی کھٹکھٹنے لگی تھی۔

موم اپ میری شادی کی پہلی رات ہی خراب کریں گی۔

بیٹی۔۔۔

ایک رات خراب ہونے سے ساری زندگی سکون میں گزرے
گی۔

تم بس دیکھتی جاؤ۔۔

ہاں ہاں دیکھ لوں گی لیکن سب سے پہلے مجھے یہ ڈریس چینج کروانا
ہے یہ تو میں نے انگیجمنٹ کا سوچ کے لیا تھا۔
ایمن کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔

تم بس اتنی سی غلطی کی مجھے اتنی بڑی سزا دے رہے ہو۔
اخل میں مر جاؤں گی پلیز۔۔

اُرہ۔۔۔۔۔

تو پھر کیوں کرتی ہو غلطیاں۔۔۔

یہ بات جانتے ہوئے بھی کہ اسد مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔
اور تم نے ہاتھ ملا لیا اسے پھر غصہ آنے لگا تھا شدید غصہ۔

تم نے اس سے ہاتھ ملا لیا ہاتھ ملا لیا وہ غصے سے بولا۔۔
ایک جملے کو دو دفعہ بولا تھا اس نے اور ہاتھ دیوار پہ دے مارا۔۔۔
یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔۔

اس کے سامنے آیا اور بیڈ کو زور سے پاؤں سے ہٹ کیا۔۔

اخل۔۔۔۔

اب دوبارہ نام نہ لینا اپنے منہ سے۔۔۔۔
اس نے اتنا سا کہا ہی تھا کہ اس کا موبائل بچنے لگا یمن کی کال تھی
نام شوہر ہاتھ اتر رہے بھی دیکھا تھا۔

تم نہیں اٹھاؤ گے اس نے موبائل اس کے ہاتھ سے کھینچا اور فون
بند کر دیا۔

موبائل واپس کرو نہیں کروں گی۔۔

اس نے دونوں ہاتھوں سے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا اور بیڈ پہ بیٹھ
گئی۔۔

اُسے ادھر دو میں کیا کہہ رہا ہوں۔۔

بولانہ نہیں دوں گی اس نے موبائل کو پیچھے کر لیا تھا۔

اس نے بھی ہاتھ پیچھے کیا لیکن وہ پیچھے کی طرف لیٹ گئی تھی۔

وہ بھی اس کے اوپر جھکا پر اسے اپنے اتنے قریب پا کر اس کا غصہ

غائب ہو گیا تھا۔۔

دونہ یار۔۔۔۔

اسے نظر انداز کرتے ہوئے اس نے ہاتھ اس کی کمر کے پیچھے
رکھا۔۔۔۔۔

کہا نہ نہیں دے رہی وہ وہی لیٹی رہی۔۔۔۔۔
اُترہ۔۔۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ اس کے بالکل اوپر جھکا ہوا تھا
۔۔۔

بس کنٹرول اخل۔۔۔

اس نے دل ہی دل میں کہا۔

اتنی جلدی ہتھیار نہیں پھینکنے والا تھا۔۔

او کے نہ دو وہ بھی اٹھا۔۔

اخل اُترہ نے اس کا بازو پکڑا اور پھر سے بٹھا دیا۔۔

مجھے۔۔۔۔۔

وہ چپ ہوئی۔۔۔

ہاں بولو کیا وہ بھی سننا چاہتا تھا کیونکہ وہ شرمسار ہی تھی۔۔۔

مجھے کس کرنا ہے تمہیں۔۔۔

اس نے نظروں کو نیچے جھکا لیا۔۔۔

ہاں تو کرو شوہر ہو تمہارا۔۔۔

اُترہ کو لگتا تھا شاید وہ ان حرکتوں کی وجہ سے دوسری شادی کر رہا

ہے۔

اس لیے اس نے افریدی تھی۔

پر اپ کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

پر اخل کہ جذبات اس بات پے چل گئے تھے۔

انتظار اس کے لیے بھی مشکل تھا۔

کرو بھی یار۔

یامو بائل تو میں ایمن کو فون کروں اس نے بھی اس کی کمزوری
پکڑ لی تھی۔۔۔

کر رہی ہو۔۔

پر پھر تم نکاح نہیں کرو گے۔۔

اس نے بھی ڈیمانڈ رکھ دی تھی۔

اوکے ٹھیک ہے پھر میں جا رہا ہوں۔

اس نے پھر سے اٹھنا چاہا اس نے بازو پکڑ لیا اچھا ٹھیک ہے کر رہی

ہوں۔۔

اس کے معصومیت بڑی لہجے نے اسے ہنسنے پہ مجبور کر دیا تھا۔ پر

ہنسی کو کنٹرول کرتے پھر سے بیٹھ گیا۔۔

وہ نہ جانے کب سے بیٹھا اترہ کا منہ دیکھ رہا تھا اور اترہ اس کا۔۔۔۔

اترہ اس نے سر دلہجے میں پکارا۔۔۔۔

پر اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی کوئی اثر نہیں ہوا تھا اس کے سر دلہجے کا۔۔

اچھا ٹھیک ہے جا رہا ہوں ویسے بھی کل سے دوسری آنے والی ہے۔۔۔۔

تمہاری طرح ستائے گی تو ہر گز نہیں۔۔۔۔

اس نے بازوؤں کو کہنیوں تک فولڈ کرتے ہوئے کہا۔
دھیان ابھی ابھی اس کی طرف تھا کہ کیا پتہ روک لے۔

تمہاری بالکل بھی ضرورت نہیں رہے گی اس نے غصے کہا
تھا۔۔۔۔

کب سے اسے کس کالا لچ دے کر اس نے بٹھایا ہوا تھا۔۔۔
کوشش کرتی پر پیچھے ہو جاتی بہت مشکل کام تھا اس کے لیے۔۔۔

اب اخل کے لیے بھی انتظار کرنا مشکل تھا اس لیے دھمکا رہا تھا۔
اسے کیا پتا تھا کہ دھمکی الٹی پڑ جائے گی۔۔۔

او کے یہ لومو بائل ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔۔۔

اور کل تک کا انتظار کیوں کر رہے ہو۔۔

ابھی بلا لو اسے۔۔

اس کے مقابل کھڑی ہوئی اور موبائل اس کے ہاتھ میں تھمایا

زور سے۔۔۔۔

اب ایمن کو ہی سب کچھ سمجھنا وہ غصے سے اپنی طرف انی بلینگٹ

اور الیٹ گئی۔۔۔۔

میں بھی دیکھتی ہوں کیسے کھاتی ہے وہ تھپڑ تمہارے۔۔۔

ایک ماڑو گے اگے سے دو ماڑے گی۔

ہر دفعہ تمہیں اڑہ نہیں ملے گی۔۔۔۔

جس پہ زور زبردستی چلا کر سب کچھ کر لو۔۔۔۔

اُترہ نے انسوؤں کو صاف کیا۔۔۔۔

ہو گی تمہاری تقریر ختم۔۔۔۔

ڈرامہ کوین۔۔۔۔

اخل نے ایک ہاتھ ماتھے پہ ٹکایا اور اسے دیکھنے لگا۔۔

جتنی باتیں اس نے کی تھی اب پہل تو نہیں کر سکتا تھا تو باہر جانا

ہی مناسب سمجھا اس نے۔۔۔۔

خود پہ کنٹرول مشکل سے تھا اس لیے۔۔۔۔

تم اس لڑکی کی حمایت کر رہی ہو جس کے باپ نے تمہاری بیٹی کو

مارا۔۔۔

بشر اتم جانتی کتنا ہوا سے۔۔۔

جس بیٹی کو تم نے ہاتھوں سے پالا تھا اس کے باپ نے اسے
منٹوں میں ختم کر دیا تھا۔۔

ہماری عائرہ کو ہمارے جگر کے ٹکڑے کو۔۔۔۔

بشر ابیگم کے احتجاج پر وہ شدید غصے میں آیا تھا۔ میلان کا مران
کافی سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

میرے دل میں وہ چاہ کر بھی اپنی جگہ نہیں بنا سکتی یہ جادو ٹونے
صرف تمہارے اور تمہارے نکلے اور نالائق بیٹے یہ کام آسکتے
ہیں۔۔

میں تو شکر ادا کر رہا ہوں کہ اترہ کے ہوتے ہوئے بھی اس نے
ایمن کا رشتہ دے دیا۔

میلان اپ کیوں بھول رہے ہیں۔۔۔۔

وہ اس گھر کو وارث دینے والی ہے۔۔

وہ اپ کا خون ہے۔۔۔

بشر ابیگم نہ میں نے اسے قبول کیا ہے اور نہ ہی اس بچے کو کروں
گا۔۔۔

تمہاری ممتا مر گئی ہو گی۔۔۔۔

پر میرے اندراج بھی وہ اگ لگی ہوئی ہے۔۔

وہ زخمِ اج بھی ہرے ہیں ہرے ہیں بشرِ ابیگم۔۔۔۔
اس نے ایک جملے کو دو دفعہ دہرایا۔۔

وہ غصے سے باہر گیا۔۔

عدنان کے مرنے کے بعد بھی وہ اس سے اتنی ہی نفرت کرتا
تھا۔۔۔

چاہتے ہوئے بھی وہ اُترہ کو ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا تھا۔۔

پرانہوں نے کبھی کوشش بھی نہیں کی تھی۔

ان دونوں نے ہی رات ایک دوسرے سے کنارہ کر کے گزاری
تھی۔۔۔

اسے اسد پہ اور اسے ایمن پہ غصہ تھا۔۔۔

صبح تقریباً اترہ کی انکھ اس سے پہلے کھل گئی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنا رخ بدل کر اسے دیکھتی اسے اپنی کمر پہ اس
کا ہاتھ محسوس ہوا جسے اس نے زور سے جھٹکا۔۔

دوبارہ مجھے ہاتھ لگانے کی کوشش مت کرنا اس نے رخ اس کی
طرف کیا۔۔۔

اس نے سفید شرٹ پہنی تھی سینے سے بٹن کھلے ہوئے تھے۔۔

ہاں رات کو شدید غصہ تھا پر صبح اس کا معصومانہ چہرہ دیکھ کر وہ
کنٹرول نہیں کر پار ہاتھا۔

اور اس کی قربت بھی تو عجیب ہی جادو کرتی تھی اخل پے۔۔

تمہیں نہیں لگا رہا اپنے بچے کو لگا رہا ہوں اس نے کمر میں ہاتھ ڈال
کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔

ایمن کو کہنا وہ دے گی بچے تمہیں اب ہٹ جاؤ۔۔۔
اس نے ہنسی کو مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔۔

اس نے بات ہی ہنسنے والی کی تھی۔۔۔

یہ صرف میرا بچہ ہے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔
ساری محنت میری اور بچا تمہارا یہ بھی ٹھیک ہے۔۔

اوکے ایز یو ویش وہ بھی بلینکٹ کو ایک طرف پھینکتا دوسری
طرف پاؤں رکھے اٹھ کھڑا ہوا پر نظریں اسی پر تھی اور مسکرا بھی
رہا تھا۔

کیونکہ جانتا تھا اب ٹف ٹائم اس کا شروع ہونے والا ہے۔

اُترہ کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اج کی صبح اس کے لیے
ڈراونے خواب جیسی تھی۔۔۔۔

اتنی دیر میں ایک ملازمہ اخل کے کپڑے لے کر کمرے میں
آئی۔۔۔۔

وہ شاور لے رہا تھا۔

_____&

تھوڑی دیر میں وہ اس کے سامنے ہی تیار ہوا تھا وہ بیڈ سے نہیں
اٹھی تھی۔۔۔

اٹھ جاؤ بیگم اج تمہارے شوہر کا نکاح ہے۔۔

اتنی دیر میں کلثوم ناشتہ لے کر آئی۔۔۔

جسے اخل نے ہی ارڈر دیا تھا۔

کیونکہ وہ اچھے سے جانتا تھا اج میڈم باہر نہیں آئے گی۔

مجھے کچھ نہیں کھانا ٹرے کو دیکھتے ہی اس نے منہ بنایا اور پھر سے

لیٹ گئی بلینکٹ اور کر۔۔۔

اخل نے کلثوم کو ٹیبل پہ رکھنے کا اشارہ کیا وہ ٹیبل پر رکھ کر باہر جا

چکی تھی۔۔

اخل نے وائٹ شرٹ کے اوپر بلیک ویسکوٹ اور اس کے اوپر
بلیک کوٹ پہنا تھا۔۔

ایک دفعہ خود کو شیشے میں دیکھا پھر کوٹ اتار دیا۔
شاید ناشتہ کے بعد پہننا تھا اس نے۔۔

ٹیبل کو اٹھا کر بیڈ کے پاس رکھا۔۔۔

اس کے پاس جگہ بنا کر بیٹھ گیا۔۔۔
بلینکٹ کو نیچے کھینچتے ہوتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

میں نکاح نہیں کر رہا۔۔۔
وہ سنتے ہی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

کیا مطلب تمہارا۔۔۔

تھوڑا سا اطمینان ملا تھا۔

پر چہرے پہ ابھی بھی باڑا بجے تھے۔

اس نے ٹرے میں سے ایک اپیل کا پیس اٹھایا اور اس کے منہ میں

ڈالا۔۔۔۔

مطلب تمہیں وہاں جا کے سمجھاؤں گا اب جلدی سے ناشتہ کرو۔

کہاں جا کر میں تو کہیں نہیں جا رہی۔۔

اپنے اکلوتے ہسبنڈ کے نکاح میں نہیں جاؤ گی۔۔

اخل وہ سرد لہجے میں بولی تھی کیونکہ بات ہی کچھ عجیب تھی پہلے
نہیں کرنا اور اب کرنا ہے۔۔۔

اخل بی ری ایکشن سمجھ گیا تھا۔ اس کے چہرے کا

کہاں نا وہاں جا کے سب سمجھ اجائے گی۔

لیکن شرط یہ ہے کہ تمہیں ساتھ چلنا ہو گا اگر تم نہیں گئی تو ہو سکتا
ہے مجھے نکاح کرنا پڑے۔۔۔

اس نے املیٹ کو کانٹے کے ساتھ کاٹا اور ایک پیس اس کے منہ
میں ڈالا۔۔۔

جوس کا گلاس بڑا اور اس کے ہاتھ میں دیا۔

اب یہ تو خود پی لویا۔۔

تم دونوں نے پاپا کو ملازم بنار کھا ہے ہاں اس نے پیٹ پہ ہاتھ رکھا

تم ماما پہ نہ چلے جانا۔۔۔

اگر یہ تم پر گیانا تو قسم سے بڑا پیٹے گا مجھ سے۔۔۔

ہنستے ہوئے اس نے ناشتہ شروع کیا۔

اُترہ کے ماتھے کے بل ملے نہیں ہوئے تھے بلکہ اور واضح ہو گئے

تھے۔

کہ وہ کیا کرنے والا ہے یا کیا ہونے والا ہے۔

تقریباً ساری تیاریاں مکمل کر کے۔۔۔

میلان کا مران-----

نے سبھی کچھ پہلے ہی ارڈر کر دیا تھا جواب گھرا چکا تھا۔

اور وقفے وقفے سے وسیم کی طرف جارہا تھا۔

یہ ان کی روایات تھی۔ مہنگے تحفے۔-----

لڑکی کے پورے خاندان کو دیے جاتے تھے۔

دن کے 12 ایک بجے وہ ریسٹورنٹ پہنچے تھے۔

اُترہ کو اخل نے زبردستی تیار کیا تھا۔۔۔

میلان کا مران اس بات پہ خفا تھے۔ پر ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں

تھا۔

بشر ابیگم اترہ سے زیادہ اداس اور پریشان تھی۔ اور انہیں بھی سمجھ
نہیں ا رہا تھا۔ کہ اخل یہ سب کیوں کر رہا ہے۔
ان کے پوچھنے پہ وہ بات ٹال دیتا تھا۔

موم یہ کیوں اتی ہے ایمن نے اسے دیکھتے ہوئے غصے سے
کہا۔۔۔۔

گڑے کلر کی میکسی پہنی جو باربی سٹائل میں تھی۔۔۔۔

سٹیج پر پہلے ہی کھڑی تھی۔۔
انہوں نے ایک ریسٹورنٹ بک کروایا تھا۔۔

جیسے بہت ہی اچھا ڈکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔

بیٹا تم فکر مت کرو تمہیں تو خوشی ہونی چاہیے کہ یہ خود ہمارے
جال میں پھنسنے لگئی۔۔۔

ورنہ میرے لیے بھی رات تک کا انتظار کرنا بہت مشکل تھا۔
اس کی کمر کو تھپتھپاتے اس نے کہا اور ان کے ویلکم کے لیے اگے
بڑھی۔۔

پرائیمن کو تسلی نہیں ہوئی تھی۔
وہ ماتھے پہ وٹ ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔

دیکھو تو کتنی خوبصورت لگ رہی ہے یار۔۔۔
ایسی لڑکیاں کہاں ملتی ہے۔

اس نے اُترہ کو سرگوشی میں کہا۔۔
ارادہ اسے تنگ کرنے کا تھا۔
لگ تو وہ بھی کسی سے کم نہیں رہی تھی۔
مہرون کلر کی میکسی پہنی تھی اس نے بال کھلے ہوئے تھے۔
دونوں ساتھ میں چلتے پرفیکٹ کیل لگ رہے تھے۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی فریدہ بیگم اگے آئی۔۔۔

ویکم ویکم اس نے سب کو ویکم کیا۔۔۔
اور اُرہ کو ترشی نگاہ سے دیکھا۔۔۔

ایمن اپنے غصے پہ کنٹرول نہیں کر پار ہی تھی۔
وہ غصے سے سیج سے اتری اور پھر سے میک اپ روم میں چلی
گئی۔۔۔

اُرہ نے اسے نوٹس کیا تھا۔

اخل کیسٹس کو ملتے ملتے اگے چلا گیا تھا جب کہ وہ وہیں کھڑی
تھی بت بنے۔۔۔
گہری سوچ میں گم تھی۔

لڑکی میلان نے غصے سے پکارا۔۔۔

میں نہیں چاہتا لوگ تمہارے بارے میں سوال کریں۔۔

اس لیے اچھا ہو گا کہ کسی سائیڈ کمرے میں جا کر بیٹھ جاؤ۔۔

ساتھ ہی ایک ویٹر کو اشارہ کیا اور اسے سمجھایا کہ اسے کہیں جا کے
بٹھا دے۔۔۔

اُسے داخل کو بتانا چاہتی تھی لیکن وہ مہمانوں میں مصروف تھا۔
میلان کا مران اسے انکھیں نکال رہا تھا۔

وہ بھی ویٹر کے پیچھے پیچھے چلی گئی وہ اسے میک اپ روم میں لے
گئی تھی اور دروازہ کھول کے اندر جانے کا کہہ کے وہ وہاں سے
چلی گئی۔۔۔

اُترہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی تو وہ پہلے سے موجود تھی۔
اُترہ نے فوراً اسے باہر کا رخ کرنا چاہا لیکن اس نے روکا۔۔۔
چلتے ہوئے اس کے پاس آئی۔۔۔

بہت ہی کوئی ڈیٹ قسم کی لڑکی ہو تم اس نے اس کا رخ اپنی
طرف کیا۔۔۔۔

ہماری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتی۔۔۔

بولو کتنے پیسے چاہیے بولو۔۔۔

اسے پہلے ہی غصہ تھا اس پر۔
انج تو وہ ساتھ ہی آگئی تھی۔۔۔

ایمن مجھے تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اس لیے اچھا ہو گا کہ تم
بھی۔۔۔

اوہیلو اس نے چٹکی بجائی۔۔۔
تمہارا مسئلہ ہونے یا نہ ہونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔

اس نے اسے بازو سے پکڑا
تم جیسی لڑکیاں ایسے باز نہیں آتی۔

اج تمہارا کھیل اور اس بچے کا کھیل بھی میں ایک منٹ میں ختم
کروں گی۔۔۔

اخل بس اس بچے کی وجہ سے اہمیت دے رہا ہے نا اج یہی نہیں
رہے گا۔۔۔

اور اس کے ساتھ تم بھی نہیں۔

اس نے غصے سے اس کا بازو پکڑا تو اُس نے اس کا ہاتھ پیچھے کرنے
کی کوشش کی۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑے۔
ایک نوک دار چاکو کو اٹھا لیا۔
جو فروٹس کے ساتھ پڑا تھا۔
اب تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

ایمن یہ تم کیا کر رہی ہو اس نے اس کے چاکو والے ہاتھ کو پکڑا

اج تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا کوئی نہیں اس نے پھر زور
سے ہاتھ اگے کیا ہی تھا۔۔

کہ اخل نے اس کے چاکو والے ہاتھ کو پکڑ کر پیچھے پٹا ہا۔

اس کے گرنے سے پہلے ہی اسے بازو سے پکڑ کر اٹے ہاتھ کا تھپڑ
مارا۔۔۔۔

اخل۔۔۔

اس کی سانسیں پہلے ہی اٹکی ہوئی تھی وہ زمین سے جا کر لگی۔۔

پراخل غصے سے پاگل ہو گیا تھا اس نے ساتھ ہی اسے دوسرا تھپڑ
مارا اور اترہ کی طرف آیا۔۔۔
جو دڑی سہمی دیکھ رہی تھی۔

میری جان اسے دونوں ہاتھوں سے تھاما۔۔۔
مجھے بنانا کیسے اسکتی ہو تم۔۔۔
اسے انہونی کا ڈر تھا کہ اگر کچھ ہو جاتا۔۔۔

اُترہ کو اس نے سینے سے لگایا

ایمن زمین پر بیٹھے زار و قطار روئے جا رہی تھی۔۔۔
تم سے میں بعد میں نمٹتا ہوں۔۔۔

وہ لڑکی اُترہ کہاں ہے

فریدہ بیگم ریسٹورنٹ کے کچن میں آئی تھی اس نے ایک ویٹر کو
اچھے خاصے پیسے دیے تھے اور جو س میں زہر ٹائپ کے ہی کچھ
ڈراپس ڈالے تھے جو اس نے اسے اُترہ کو دینے کا کہا تھا۔۔۔
یہ ڈراپس کچھ ٹائم بعد اثر کرتے تھے۔

پیسوں کی لالچ میں وہ بھی راضی ہو گئی تھی۔۔

وہ میک اپ روم میں ہے۔

اوکے یہ تو میک اپ روم میں لے کے جاؤ۔
فریدہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور باہر آگئی۔۔
کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ اس پہ شک جائے۔

تھوڑی دیر میں اخل اُترہ کو لے کر باہر اچکا تھا۔۔۔
نکاح پہ ابھی اس نے کوئی بات نہیں کی تھی۔
کیونکہ وہ اپنے اگلے پلان کو چلانا چاہتا تھا۔

نکاح کے لیے مولوی اچکا تھا ویٹر نے اندر ا کے ایمن کو بتایا تھا۔۔
ایمن تھوڑا حیران ہوئی تھی کیونکہ اسے لگا تھا کہ باہر تو تماشہ لگا
ہوگا۔

ایمن واش روم میں گئی تھی منہ دھونے کیونکہ رونے سے میک
اپ خراب ہو گیا تھا۔۔۔

وہ ویٹر میک اپ روم میں آئی اسے واش روم میں پانی کی آواز آئی تو وہ سمجھی کہ اُترہ وہیں پہ ہے اس نے وہ جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھا اور اور باہر چلی گئی۔۔۔

اس نے انکار کیوں نہیں کیا اس کے ذہن میں کہیں سوال تھے۔

ایمن جیسے ہی کمرے میں آئی اس نے جوس دیکھا تو اسے پی لیا کیونکہ اسے پانی کی طلب تھی لیکن پانی وہاں نہیں تھا۔ اور اسے اور کیا چاہیے تھا۔ اخل مل رہا تھا وہ اسی میں خوش تھی۔

میری جان۔۔۔

وہ فریدہ بیگم کو سب بتانا چاہتی تھی لیکن ابھی اس پہ صرف نکاح کا
بوت سوار تھا وہ کسی طرح اس سے نکاح کر کے اُترہ کو نیچا دکھانا
چاہتی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اب وہ ہاں کرے گا یا انکار کرے گا لیکن وہ
چاہتی تھی کہ یہ سب جلدی میں ہو جائے۔۔۔

تھوڑی دیر میں فریدہ اسے لے کر سٹیج پر آئی تھی۔۔۔

اُترہ کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

اخل کی نظریں بھی اسی پر تھی۔

کہ اتنا سب ہونے کے باوجود وہ نکاح کر رہا ہے۔ یہ بات اس کے
من میں کھٹک رہی تھی۔

مہمانوں سے حال بڑا ہوا تھا۔

مولوی نکاح شروع ہی کرنے لگا تھا کہ۔ اخل ایک دم سے کھڑا
ہوا۔۔۔

اُترہ کی جان میں جان آئی۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔۔۔ میلان کران بھی کھڑے ہوئے اور پریشانی کے عالم
میں اسے دیکھنے لگے۔۔۔

اخل انہوں نے نظروں سے اشارہ کیا تھا۔

بشر ابیگم نے بھی سکون کا سانس لیا تھا۔
جبکہ ایمن کی سانسیں اگے پیچھے ہو رہی تھی۔

وہ سٹیج سے نیچے اتر اور اترہ کے پاس آیا۔۔۔

اپنے اترہ کو اج تک ایکسیپٹ اس لیے نہیں کیا نا کہ اس کے
باپ نے عائرہ کا قتل کیا تھا۔۔۔

سبھی لوگ حیرانگی سے دیکھنے لگے تھے کیونکہ اترہ کا تعلق۔ کیا ہے
کوئی نہیں جانتا تھا۔
میلان فیملی سے۔۔۔۔۔

سہمی۔۔۔۔

اس نے اواز دی تو وہ دو بندوں کو پکڑ کر اندر لے کر آیا۔۔
اخل پہلے سے سب جانتا تھا کہ عائرہ کے قتل میں کون انوالو
ہے۔۔

میلان کامران انہیں دیکھتے ہی غصے سے پاگل ہو رہا تھا کیونکہ وہ
وہی تھے۔۔

جو عدنان کے ساتھ قتل میں موجود تھے۔۔۔۔
سی سی ٹی وی فوٹیج میں ان کا چہرہ صاف واضح تھا۔
عدنان ان دونوں کے نیچے کام کر رہا تھا اور یہ دونوں وسیم کے
نیچے۔

عدنان صرف ان دونوں کو جانتا تھا ایز۔۔۔

as a boss بوس۔۔۔

میلان کا مران غصے سے اگے بڑھنے لگا تھا کہ اخل نے روکا۔

بتاؤ کس کے کہنے پہ قتل کیا تھا۔

وسیم کے ماتھے پہ پسینہ آنے لگا تھا۔۔۔

فریدہ کا بھی یہی عالم تھا۔۔۔

وہ دونوں لڑکے زخموں سے چور تھے۔۔۔

سارے زخم اخل کے لگائے ہوئے تھے۔

اُترہ بھی حیرانگی سے سب دیکھ اور سن رہی تھی۔۔۔۔

ابھی جا کے اس نے سکون کا سانس لیا تھا۔

جبکہ بشر ابیگم کے انسو نکلنے لگے تھے وہ سب پھر سے جیسے سامنے
اگیا ہو۔۔۔

اُترہ ان کے قریب گئی اور انہیں تھاما۔

ان دونوں لڑکوں نے وسیم کی طرف اشارہ کیا تھا اور تھوڑی ہی
دیر میں ساری کہانی سبھی کو سنادی تھی۔
کہ انہوں نے نہ صرف عائرہ کا بلکہ مہر و اور علی کا بھی قتل اس کے
کہنے پہ کیا تھا۔۔۔
اُترہ کے بھی زخم تازہ ہو گئے تھے۔

اغل نے انہیں مہر اور علی کے قتل کے چکر میں پکڑا تھا پر جب
پکڑا تو کہانی الگ ہی سامنے آئی۔۔۔

جب اسے مہر اور علی کے قتل کی خبر ملی تو وہ ان کے پیچھے پڑ گیا
تھا۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی وہ اس کے ہاتھ لگے تھے۔ کیونکہ وسیم
نے بہت کوشش کی تھی۔

انہیں سب کی نظروں سے چھپانے کی۔۔

ہال میں موجود سبھی لوگ وسیم پہ تھو تھو کر رہے تھے۔
وہ اہستہ اہستہ سبھی لعنت بیچ کر جانے لگے تھے۔۔۔

وسیم کو اب کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔

۔ تھوڑی دیر میں پولیس آگئی تھی جنہوں نے وسیم کو پکڑ لیا تھا۔

فریدہ بیگم سوائے چیخنے چلانے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکی۔

ایمن پہ جو س اپنا اثر چھوڑ رہا تھا جو ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں
ارہی تھی۔

کہ تھوڑی دیر میں وہ ٹھہ کر کے سٹیج پر گری تھی اس کے منہ سے
جاگ نکلنے لگی تھی۔۔۔

فریدہ بیگم ایک دم سے نیچے گری ایمن وہ چہی تھی۔

وسیم جسے پولیس نے ہتھکڑیاں باندھی ہوئی تھی اس نے بھی
بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن ہتھکڑیوں میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔۔
وہ بے بسی کے عالم میں دیکھ رہا تھا۔
یہ اللہ کا انصاف تھا جو سامنے آیا تھا اج۔

یہ کیا ہو گیا بیٹی۔۔۔

وہ جو اس نے اس ووٹرز کی طرف دیکھا جو سامنے ہی کھڑی
تھی وہ جو س کیا تم نے میری بیٹی کو پلا دیا۔
نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

یہ کیا ہو گیا۔۔

تھوڑی دیر میں جو س کی کہانی بھی سبھی کے سامنے آگئی تھی۔

فریدہ بیگم کو سمجھ نہیں ارہی تھی۔

اپنے ہاتھوں سے اس نے اپنی بیٹی کو مار دیا تھا۔

تم جیسوں کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے بشر بیگم چہی تھی۔

اور جب اپنی بیٹی مری تو کیسا دکھ ہو رہا ہے اور جب میری بیٹی
چھینی تھی اس نے فریدہ کو کھڑا کیا۔۔۔

یہ سب کچھ انہوں نے دولت کی لالچ میں کیا تھا کہ سب کچھ ان
کی بیٹی کے نصیب میں اجائے۔

پر اللہ نے بیٹی کے نصیب میں موت لکھی تھی وہ بھی جوانی میں
اور بے شک اللہ کا انصاف سب سے باری ہوتا ہے۔

انسان کتنا بھی شاتر اور تیز کیوں نہ ہو وہ پکڑ ہی لیتا ہے۔

یہ ترکیبیں وہاں نہیں چلتی۔۔۔

میری بیٹی کے قاتل ہو تم لوگ میلان کا مران اگے بڑھا اور بشر ا
بیگم کو تھاما۔۔

میلان کا مران بھی شرمندہ تھا۔

کہ وہ اپنی بیٹی کے قاتل کی بیٹی کو بہو بنانے لگا تھا۔

اس نے بھی وسیم کو سات اٹھ تیج ماڑے تھے۔ اگر پولیس نہ ہوتی
تو شاید وہ اسے اپنے ہاتھوں سے ختم کر دیتا۔۔

اخل نے ڈائمنڈ رنگ لی تھی ارہ کے لیے۔

اب وہاں سے وہ اسے ایک ریسٹورنٹ میں لے کر گیا تھا اور وہ
انگوٹھی اسے پہنائی تھی اس نے میلان کا مران اور بشر بیگم بھی
موجود تھے۔۔

میلان کا مران نے بھی اسے قبول کر لیا تھا۔ بلکہ اپنے سلوک پر
معافی مانگی تھی۔۔۔۔

ایرہ نے بھی انہیں دل سے معاف کر دیا تھا۔۔۔۔

—\$—

After 2 year

ماما نے تو صرف بازو پہ قبضہ جمایا ہوا تھا۔

بابا کا شیر تو پورے سینے پہ قبضہ جمائے بیٹھا ہے۔۔۔

شایان میلان کو اس نے اپنے سینے پہ لٹایا ہوا تھا۔ جو پورے ایک
سال کا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اخل۔۔۔۔۔

اُرہ نے غصے سے آنکھ کھولی تھی۔۔۔

وہ جس کا سر اس کے شولڈر پر اور ایک ہاتھ شایان کے اوپر تھا۔۔

وہ ابھی سویا ہے کتنی مشکل سے سلا یا میں نے اسے۔۔۔۔

پھر سے اٹھا رہے ہیں وہ جو اس کے بالوں سے کھیل رہا تھا اس کے
ہاتھ کو پکڑا اُرہ نے۔۔۔۔

پھر خود سے کھیلنے دو اسے سائیڈ پہ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

دیکھو اس کا کوئی پار ٹر لے اتے ہیں۔۔۔۔

پھر تم تھوڑا ریلیکس ہو جاؤ گی۔۔۔

اغل۔۔۔۔۔

اس نے سر دلہجے میں پکارا۔۔۔

اس نے شایان کو بیڈ کے ساتھ پڑے جھولے میں لٹایا۔

اُترہ اس کے ارادوں کو بھاپ گئی تھی بلینکٹ کو فوراً اپنے اوپر

کیا۔۔۔۔

اور خود کو چھپا لیا۔۔۔۔۔

کیوں ہاتھ کو زحمت دینی ہے اُرہ اخل نے بھی لہجہ سرد کیا۔۔۔

وہ جگہ بناتے اس کے ساتھ بیٹھا اور لب اس کے ماتھے پہ
رکھے۔۔۔

لگتا بابا کا شیر کچھ زیادہ ہی تنگ کرتا ہے ماما کو۔۔۔
اس نے بلیںکٹ کو کھینچا۔۔۔

ابھی اٹھے کلاس لیتا ہوں۔۔۔۔

اُرہ نے ہلکی سی سائل کی۔۔۔۔

اور دایاں ہاتھ اس کے چہرے پہ رکھا۔۔۔

بیٹے سے زیادہ باپ تنگ کرتا ہے مجھے پہلے اپنی کلاس لو۔۔۔